عمران سیریز
ماسٹر مشن
مظہر کلیم ایم اے
www.pakistanipoint.com
پاکستانی پوائنٹ

عمران سیریز

ماسٹر مشن

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
--------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 185/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''ماسٹر مشن'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اپنے نام کی طرح انتہائی دلچسپ اور خوبصورت موضوع کا حامل ہے۔ یہ ناول عمران اور اس کے ساتھیوں کی طویل اور بہترین جدوجہد کا حامل ہے جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس قدر ناقابل یقین اور قابل تحسین کارنامہ سرانجام دیا ہے جسے آپ یقیناً سراہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس ناول کی انفرادیت اور نیا انداز آپ کو یقیناً اپنے اندر سمو لے گا اور آپ اس وقت تک ناول ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے جب تک آپ ناول مکمل طور پر ختم نہیں کر لیتے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا کیونکہ اس میں آپ کی دلچسپی کے تمام پہلوؤں کو مدِنظر رکھا گیا ہے۔ جاسوسی ادب میں یہ ایک انتہائی منفرد موضوع ہے۔ ایسا موضوع جو عام ڈگر پر لکھی گئی کہانیوں سے مختلف ہے۔ اپنی رائے سے مجھے ضرور آگاہ کریں اور ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور پر کم نہیں ہیں۔

لاہور سے محمد شریف صاحب لکھتے ہیں۔ آپ نے عمران کے کردار کو ضرورت سے کچھ زیادہ ہی مافوق الفطرت دکھانا شروع کر

دیا ہے۔ ہر کہانی میں اب مجرم عمران کو ناکوں چنے چبوانے پر مجبور کر دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود عمران آخر عمران ہے۔ اس کا ماسٹر مائنڈ ہر مجرم کا مقابلہ کرنے میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ایسے ایسے کام کر جاتا ہے جسے پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ میں آپ کو عرصہ دراز سے بدستور خوبصورت اور نئے نئے انداز کے ناول لکھنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ نے ٹرومین اور روزی راسکل پر ناول لکھنے بند کر دیئے ہیں۔ یہ آپ کے ناولوں کے بہترین سلسلے ہیں جسے جاری رہنا چاہئے۔ امید ہے آپ میری گزارش پر ضرور دھیان دیں گے اور جلد ہی ٹرومین اور روزی راسکل پر ناول لکھیں گے۔

محترم محمد شریف صاحب۔ سب سے پہلے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ جیسے قارئین میرے لئے اثاثہ ہیں اور میں ہمیشہ آپ سب دوستوں کو ذہن میں رکھ کر ناول لکھتا ہوں۔ عمران میں واقعی مافوق الفطرت صلاحیتیں پیدا ہوگئی ہیں لیکن اس بات کا حوالہ آپ نے خود ہی دے دیا کہ عمران مجرموں کے خلاف اپنی تمام تر صلاحیتیں کو بروئے کار لا کر ہی کامیابیاں حاصل کرتا ہے اور تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا اگر مافوق الفطرت صلاحیتوں کے زمرے میں آتا ہے تو اس سے بڑھ کر اور کیا اچھی بات ہوسکتی ہے۔ عمران کو مجرموں کی نفسیات کا علم ہو جاتا ہے اور پھر وہ ان کے انداز اور کرداروں کو سامنے رکھ کر اپنا کام کرتا ہے اور کامیابیوں سے ہمکنار ہو جاتا ہے اور پھر حق اور باطل کے ہر معاملے میں جیت ہمیشہ حق کی ہی ہوتی ہے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔ رہی بات ٹرومین اور روزی راسکل کے ناولوں کی تو انشاء اللہ جلد ہی میں ان پر کام کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گوجرانوالہ سے حماد صدیقی صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کے تمام ناول پڑھے ہیں اور تمام کے تمام ناول ایک سے بڑھ کر ایک اور منفرد موضوعات کے حامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو واقعی بہترین ذہن عطا کیا ہے جس کا آپ نے بہترین استعمال کر کے ہم جیسے ہزاروں قارئین کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ آپ کو ایسے شاندار اور بہترین ناول لکھنے پر میں اپنی طرف سے اور اپنے دوستوں کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ سے ایک سوال پوچھنا ہے کہ مجرم ہو یا عمران یا پھر اس کے ساتھی یہ جب بھی کہیں جاتے ہیں تو صرف کار کے تین بار یا مخصوص انداز میں ہی ہارن بجاتے ہیں۔ اپنی آمد کے بارے میں بتانے کے لئے کیا ان کے پاس کوئی اور طریقہ موجود نہیں ہے۔

محترم حماد صدیقی صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے اس سے مجھے یقین کریں دلی مسرت ہوئی ہے کہ آپ جیسے قارئین میرے ناولوں کو اس قدر پسند کرتے ہیں۔ آپ جیسے قارئین میرا اثاثہ ہے جس

پر میں فخر کرتا ہوں۔ آپ نے کار کے ہارن کا ذکر کیا ہے تو اس کے لئے اتنا ہی کہوں گا کہ مخصوص انداز میں ہلکے یا تیز انداز میں ہارن اس طریقے سے بجایا جاتا ہے کہ عمارت میں موجود افراد کو اس بات کا علم ہو سکے کہ آنے والا کون ہو سکتا ہے۔ جب مخصوص انداز میں ہارن بجتا ہے تو ان کی تسلی ہو جاتی ہے اور یہ ہارن بجانے والے اور اس کی آواز سننے والے کے درمیان مخصوص کوڈ ہوتا ہے کہ آنے والا ان کا دوست ہے، دشمن نہیں۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ہوٹل ڈائمنڈ کی پارکنگ میں روکی اور کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ آج کل اس کے پاس کوئی کام نہ تھا اور مطالعہ کا اس کا موڈ نہ تھا اس لئے اس پر آوارہ گردی کا بھوت سوار تھا۔ وہ کار لئے بے مقصد سڑکوں پر گھومتا پھرتا رہتا تھا اور لنچ کے وقت وہ کار کسی ہوٹل یا ریسٹورنٹ کی طرف موڑ لیتا تھا۔ اس وقت بھی وہ کار لئے سڑکوں پر گھوم پھر رہا تھا کہ ہوٹل ڈائمنڈ کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے کار کا رخ ہوٹل کی طرف موڑ لیا تھا۔

اس ہوٹل کا مالک حماد ارشد اس کا پرانا دوست تھا۔ وہ اکثر اس سے ملنے آتا رہتا تھا۔ چند روز پہلے عمران اس سے ملنے ہوٹل آیا تھا تو حماد ارشد اسے نہ مل سکا تھا۔ اس کے بارے میں ہوٹل انتظامیہ سے اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ کسی نجی کام کے سلسلے میں ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ اب ہوٹل دیکھ کر اسے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ واپس آ چکا ہو اسی لئے اس نے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی تھی۔

عمران نے کار لاک کی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر موجود دربان نے اسے دیکھ کر بے اختیار سلام کیا اور دروازہ کھول دیا۔

''کیسے ہو شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر''...... عمران نے اس کے قریب رکتے ہوئے مسکرا کر کہا تو دربان بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کا اصل نام تو جلال الدین تھا لیکن عمران جب بھی اس سے ملتا تھا وہ اسے شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کہتا تھا۔

''میں ٹھیک ہوں صاحب۔ آپ سنائیں''...... جلال الدین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا سناؤں۔ دیپک راگ یا بھیرویں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جلال الدین بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں آپ کا حال چال پوچھ رہا تھا صاحب''...... جلال الدین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں میرے حال کو کیا ہوا ہے۔ کیا میں تمہیں بے حال دکھائی دے رہا ہوں جبکہ میرے خیال میں تو میرا حال بھی ٹھیک ہے اور چال میں بھی کوئی فرق نہیں پڑا ہے''...... عمران نے کہا تو جلال الدین ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ میں آپ کی طبیعت کا پوچھ رہا تھا''۔ جلال الدین نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ طبیعت ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ تمہارے صاحب کیسے

ہیں۔ سنا ہے بڑے غصیلے اور نک چڑھے آدمی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے صاحب۔ ہمارے صاحب تو بڑے مہربان آدمی ہیں۔ وہ ہم سب کا بے حد خیال رکھتے ہیں اور ہماری بہت مدد کرتے ہیں البتہ کام کے معاملے میں وہ سختی ضرور برتتے ہیں۔ اس معاملے میں وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتے اور ایسا ہونا بھی چاہئے کیونکہ محنت کرنے والے کو ہی ثمر ملتا ہے''...... جلال الدین نے کہا۔

''کون سا ثمر میٹھا یا کھٹا''...... عمران نے کہا۔

''یہاں ملنے والا ثمر تو میٹھا ہی ہوتا ہے''...... جلال الدین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا میں میٹھا ثمر دینے والے تمہارے صاحب سے ملنے جا رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو جلال الدین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چونکہ عمران اکثر ہوٹل کے مالک سے ملنے آتا رہتا تھا اور ہوٹل کے مالک حماد ارشد نے نہ صرف دربان بلکہ ہوٹل کے تمام عملے سے کہہ رکھا تھا کہ عمران جب اس سے ملنے آئے تو اسے روکا نہ جائے۔ وہ جب چاہے اس کے آفس میں آ سکتا ہے۔ عمران تیزی سے اس راہداری کی طرف بڑھ گیا جہاں مینجر اور ہوٹل کے مالک کے آفسز تھے۔ مینجر کا نام آصف حسن تھا عمران کی اس سے بھی خاصی علیک سلیک تھی۔ مینجر کے ساتھ والا آفس ہوٹل کے مالک حماد ارشد کا

تھا۔ آفس کے باہر ایک کوئی دربان موجود نہ تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ہوٹل کے مالک حماد ارشد کے آفس کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اور پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ حماد ارشد کے سامنے کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ ادھیڑ عمر آدمی نے قیمتی کپڑے کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ شکل وصورت سے وہ غیر ملکی دکھائی دے رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر حماد ارشد اور غیر ملکی نے بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا اور پھر دونوں عمران کو دیکھ کر چونک پڑے۔

''دخل در نامعقولات کی معافی چاہتا ہوں''...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا تو غیر ملکی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں عمران پر جم گئیں۔ عمران کو دیکھ کر اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی اور انتہائی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ عمران نے ہوٹل کے مالک حماد ارشد کے چہرے پر بھی الجھن اور جھنجلاہٹ کے تاثرات ابھرتے دیکھ لئے تھے۔

''اوکے۔ میں چلتا ہوں پھر کبھی آؤں گا۔ گڈ بائی''...... غیر ملکی نے کہا اور پھر وہ مڑا اور عمران پر نظر ڈالتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر آفس سے باہر نکل گیا۔

''آئیں عمران صاحب''...... حماد ارشد نے اٹھ کر چہرے پر زبردستی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا۔ یہ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں''۔ سلام و دعا کے بعد عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اوہ۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں''۔ حماد ارشد نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ عمران اس کے سامنے میز کے دوسری طرف ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''سچ بتاؤ کیا معاملہ ہے۔ کون تھا وہ آدمی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ تمہیں ڈرا دھمکا رہا تھا اور تم سے بھتہ وصول کرنے آیا تھا۔ تمہارے چہرے سے بھی ایسا لگ رہا ہے جیسے تم اس سے خاصے ڈرے ہوئے ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ حماد ارشد کے چہرے کا رنگ اب بھی بدلا ہوا تھا۔ وہ اپنی پریشانی اور الجھن چھپانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے عمران کے سامنے وہ بھلا اپنی اس کوشش میں کیسے کامیاب ہو سکتا تھا۔ اس کے چہرے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں میں بھی تشویش کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے اور عمران کو ایسا لگ رہا تھا جیسے جو غیر ملکی وہاں سے اٹھ کر گیا تھا وہ حماد ارشد کو کسی بات پر ڈرا دھمکا رہا تھا۔

''ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ غیر ملکی آدمی تھا اور مجھ سے بزنس ڈیل کے لئے آیا تھا اور بس''...... حماد ارشد نے کہا۔

"کیسی بزنس ڈیل"...... عمران نے کہا۔

"وہ مجھ سے میرا یہ ہوٹل خریدنا چاہتا ہے اور میں نے انکار کر دیا تھا۔ جس پر اس کی اور میری تھوڑی سی تلخ کلامی ہوئی تھی۔ میں اسے یہاں سے چلے جانے کا کہہ رہا تھا لیکن وہ ڈھٹائی پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہوٹل کے دام بڑھا کر مجھے بار بار لالچ دینے کی کوشش کر رہا تھا"...... حماد ارشد نے منہ بنا کر اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے جھوٹ کب سے بولنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تو حماد ارشد بے اختیار چونک پڑا۔

"جھوٹ۔ کیا مطلب۔ میں نے کون سا جھوٹ بولا ہے"۔ حماد ارشد نے چونک کر کہا۔

"میرے بھائی، میرے دوست، میرے ہمدم، میرے پیارے تمہارا چہرہ اور تمہاری آنکھیں کچھ اور کہہ رہی ہیں اور تمہاری زبان کچھ اور۔ سچ سچ بتاؤ کیا معاملہ ہے البتہ اگر تم مجھے دوست نہیں سمجھتے تو تمہاری مرضی"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو حماد ارشد ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ چند لمحے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔

"ٹھیک ہے۔ یہ سچ ہے کہ آپ سے کچھ چھپانا ناممکن ہے۔

آپ چہرہ دیکھ کر دل کی بات سمجھ لیتے ہیں"...... حماد ارشد نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہوتا تو اب تک میں نجانے کتنے بچوں کا باپ بن چکا ہوتا۔ میں نے کئی لڑکیوں کے چہرے دیکھے ہیں لیکن ان میں سے کسی کے دل تک نہ پہنچ سکا اور نہ ہی ان کے دلوں کی بات جان سکا ہوں کہ شاید ان میں سے کوئی میری ہمنوا بننے کا سوچ رہی ہو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو حماد ارشد اس کی بات سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کہاں کی باتیں کہاں لے جاتے ہیں"...... حماد ارشد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باتوں کی مرضی ہوتی ہے جہاں چاہیں چلی جائیں ان پر پابندی تو نہیں لگائی جا سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو حماد ارشد ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اچھا بتائیں۔ آپ کے لئے کیا منگواؤں۔ مشروب یا پھر ڈنر کا اہتمام کروں"...... حماد ارشد نے کہا۔

"فی الحال میرے لئے ایک لائم جوس منگوا لو۔ ابھی لنچ کا ٹائم نہیں ہے ورنہ میں لنچ کر لیتا"...... عمران نے کہا تو حماد ارشد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے انٹرکام پر اپنی پرسنل سیکرٹری کو دو لائم جوس لانے کا کہا اور پھر اس نے انٹرکام آف کر دیا۔

"اب شروع ہو جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کیا شروع ہو جاؤں"...... حماد ارشد نے کہا۔

"یہ مارٹن تمہارے پاس کیا لینے آیا تھا"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو حماد ارشد بے اختیار چونک پڑا اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ اسے جانتے ہیں"...... حماد ارشد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف میں بلکہ وہ بھی مجھے بخوبی جانتا ہے اسی لئے مجھے دیکھ کر وہ چونکا تھا اور پھر فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر میں نے پریشانی اور ناگواری کے تاثرات دیکھے تھے جیسے اسے میرا اچانک یہاں آنا پسند نہ آیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں اسے کافی دیر سے جانے کا کہہ رہا تھا لیکن وہ جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ مسلسل مجھے دھمکیاں دے رہا تھا لیکن آپ کو دیکھتے ہی وہ اٹھ کر چلا گیا"...... حماد ارشد نے کہا۔

"کس بات کے لئے وہ تمہیں دھمکیاں دے رہا تھا"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"میں آپ کو ساری بات بتاتا ہوں"...... حماد ارشد نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ایک فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... حماد ارشد نے کہا۔

"سر آپ سے مسٹر مارٹن بات کرنا چاہتے ہیں وہ یہاں کاؤنٹر پر موجود ہیں"...... دوسری طرف سے ہال کے کاؤنٹر سے کاؤنٹر مین کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو حماد ارشد کے چہرے پر ناگواریت کے تاثرات پھیل گئے۔

"کراؤ بات"...... حماد ارشد نے منہ بنا کر کہا۔

"ہیلو۔ مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"بولو"...... حماد ارشد نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے جس سلسلے میں بات کر رہا تھا۔ اس کے بارے میں عمران کو کچھ معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ایسا ہوا تو تم جانتے ہو کہ میں تم سمیت تمہارے اس پورے ہوٹل کو ملیا میٹ کر دوں گا"۔ دوسری طرف سے مارٹن کی سرد آواز سنائی دی۔

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ نانسنس"...... حماد ارشد نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ دھمکی نہیں ہے۔ میں جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرنا بھی جانتا ہوں۔ تمہارے لئے زبان بند رکھنا ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ ورنہ......" دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور پھر اس سے پہلے کہ حماد ارشد کچھ کہتا دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔

"سنو۔ میری بات سنو۔ ہیلو"...... حماد ارشد نے غصیلے لہجے میں

کہا لیکن فون بند ہو چکا تھا۔

''نانسنس۔ مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔ مجھے زبان بند رکھنے کا کہہ رہا ہے۔ نانسنس''...... حماد ارشد نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''اسی مارٹن کی کال تھی''...... عمران نے پوچھا تو حماد ارشد چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہاں۔ کہہ رہا تھا کہ میں آپ کے سامنے زبان بند رکھوں۔ اگر میں نے آپ کو کچھ بتایا تو وہ نہ صرف مجھے ہلاک کر دے گا بلکہ میرے ہوٹل کو بھی ملیا میٹ کر دے گا۔ نانسنس۔ نجانے خود کو کیا سمجھتا ہے''...... حماد ارشد نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دونوں چونک پڑے۔

''یس۔ کم ان''...... حماد ارشد نے اونچی آواز میں کہا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں لائم جوس کے دو گلاس تھے جن پر بڑی نفاست سے ٹشو پیپر لپیٹے گئے تھے اور ان پر شیشے کے ڈھکن رکھے ہوئے تھے۔ ویٹر نے میز کے قریب آ کر ٹرے سے ایک گلاس اٹھا کر عمران کے اور دوسرا گلاس میز کی دوسری طرف حماد ارشد کے سامنے رکھ دیا۔

''تم جاؤ''...... حماد ارشد نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

''معاملہ کیا ہے۔ وہ تمہیں مجھے کیا نہ بتانے کا کہہ رہا تھا''۔

عمران نے ویٹر کے جانے کے بعد حماد ارشد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پہلے آپ بتائیں۔ کیا آپ پاکیشیا کے کسی سائنس دان ڈاکٹر محسن شیرازی کو جانتے ہیں''...... حماد ارشد نے اسے جواب دینے کی بجائے اس سے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا تو عمران سائنس دان کا نام سن کر چونک پڑا۔

''سائنس دان ڈاکٹر محسن شیرازی۔ نہیں۔ کیوں''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ایس ایس ٹی لیبارٹری کے بارے میں تو جانتے ہیں نا''۔ حماد ارشد نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے اور وہ حماد ارشد کی طرف اس طرح دیکھنے لگا جیسے یکلخت حماد ارشد کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں یا پھر حماد ارشد نے اچانک اس کے سر پر بم مار دیا ہو۔

''ایس ایس ٹی لیبارٹری۔ کیا مطلب۔ یہ نام تم نے کہاں سنا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ پہلے آپ میری بات کا جواب دیں۔ اس لیبارٹری کا پورا نام سوپر سونک ٹرائیگا لیبارٹری ہے جسے کوڈ میں ایس ایس ٹی لیبارٹری کہا جاتا ہے''...... حماد ارشد نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کو زبردست جھٹکا لگا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ پاکیشیا کی انتہائی سیکرٹ اور اہم لیبارٹری ہے جس کے بارے میں سوائے اعلیٰ حکام کے اور کوئی نہیں جانتا

ہے۔ اس لیبارٹری کو پوری دنیا سے خاص طور پر مخفی رکھا گیا ہے اور تم اس لیبارٹری کا یوں نام لے رہے ہو جیسے تم اس لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ جانتے ہو اور باقاعدہ اس لیبارٹری میں کام کرتے رہے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ نام میں نے ڈاکٹر محسن شیرازی سے ہی سنا ہے۔ وہ اسی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور آج صبح سے وہ یہاں میرے ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھے''...... حماد ارشد نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

''ڈاکٹر محسن شیرازی جو پاکیشیا کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنس دان ہیں۔ وہ تمہارے ہوٹل میں تھے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم انہیں جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں میں انہیں پہلے سے نہیں جانتا تھا۔ ان کے بتانے پر مجھے پتہ چلا کہ وہ ڈاکٹر محسن شیرازی ہیں اور ان کا تعلق ایس ایس ٹی لیبارٹری سے ہے''...... حماد ارشد نے کہا۔

''کیا یہ بات انہوں نے تمہیں خود بتائی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں۔ یہ سب کچھ وہ اس مارٹن کو ہی بتا رہے تھے۔ انہوں نے باقاعدہ مارٹن سے اپنا تعارف کرایا تھا۔ مارٹن اور ڈاکٹر محسن شیرازی کی تقریباً ایک گھنٹے تک ایک کمرے میں میٹنگ ہوئی تھی۔ ان دونوں نے ایک ڈیل کی تھی اور پھر پہلے ڈاکٹر محسن

شیرازی نے کمرہ چھوڑا اور ان کے جانے کے کچھ دیر بعد مارٹن بھی چلا گیا تھا۔ جب ڈاکٹر محسن شیرازی کمرے سے نکلے تو میں نے اپنے کمرے سے نکل کر ایک نظر انہیں دیکھا تھا۔ بظاہر تو وہ سائنس دان دکھائی نہیں دے رہے تھے لیکن انہوں نے مارٹن سے اپنا تعارف سائنس دان کی حیثیت سے کرایا تھا اس لئے مجھے یقین کرنا ہی پڑا کہ ملک کے ایک مایہ ناز سائنس دان میرے ہوٹل میں رہے ہیں۔ ڈاکٹر محسن شیرازی کے جانے کے بعد جب مارٹن ان کے کمرے سے نکلا تو میں اپنے کمرے کے دروازے کے پاس ہی کھڑا تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ وہ چند لمحے مجھے دیکھتا رہا پھر وہ چلا گیا۔ اس کے بعد آج وہ مجھے خصوصی طور پر ملنے کے لئے آیا تھا۔ اس نے مجھ پر الزام عائد کیا ہے کہ میں نے اس کی اور ڈاکٹر محسن شیرازی کی باتیں نہ صرف سنی ہیں بلکہ ان کی ریکارڈنگ بھی کی ہے۔ وہ مجھے ڈرا دھمکا رہا تھا کہ میں نے ان کی میٹنگ کی جو ریکارڈنگ کی ہے وہ میں اسے دے دوں ورنہ وہ مجھے ہلاک کر دے گا اور میرا ہوٹل بھی بموں اور میزائلوں سے اُڑا دے گا۔ میں نے اسے ہر ممکن طریقے سے یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ میں نے اس کی اور اس کے ساتھ موجود شخص کی کوئی بات نہیں سنی اور نہ ہی میں نے ان کی میٹنگ کی کوئی ریکارڈنگ کی ہے لیکن وہ اس بات پر مصر تھا۔ اس نے کہا کہ اسے اس بات کی مستند اطلاع ملی ہے کہ میں نے ان کی میٹنگ کی ریکارڈنگ کی ہے''...... حماد ارشد

نے جواب دیا۔

’’جس طرح تم ڈاکٹر محسن شیرازی اور لیبارٹری کے بارے میں بتا رہے ہو اس سے تو صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ تم نے ان کی میٹنگ میں ہونے والی باتیں سنی ہیں‘‘۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’جی ہاں۔ یہ سچ ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ میں نے ان کی میٹنگ کی ریکارڈنگ بھی کی تھی لیکن یہ بات بھلا میں مارٹن کے سامنے کیسے مان سکتا ہوں۔ اگر میں اس کے سامنے اس بات کا اقرار کر لیتا کہ ہاں میں نے ایسا کیا ہے تو وہ یقیناً مجھے ہلاک کر دیتا اور میرے ہوٹل کو بھی تباہ کرنے سے گریز نہ کرتا‘‘...... حماد ارشد نے کہا۔

’’لیکن تم نے ایسا کیوں کیا تھا۔ تمہیں ان کی میٹنگ سننے اور ریکارڈ کرنے میں کیا دلچسپی تھی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’دراصل مارٹن کا تعلق بھی میری طرح ہوٹل بزنس سے ہے۔ وہ دارالحکومت کے ایک ہوٹل لارن کا مالک اور جنرل منیجر ہے۔ اور یہ درست ہے کہ اس نے مجھ سے متعدد بار اس ہوٹل کو خریدنے کی کوشش کی ہے وہ مجھے اس ہوٹل کا منہ مانگا معاوضہ بھی دینے کے لئے تیار ہے لیکن میں نے ہر بار اسے منع کر دیا تھا۔ اس کا میرے ہوٹل میں کم ہی آنا جانا ہوتا تھا۔ کل مجھے پتہ چلا کہ وہ ہوٹل میں آیا ہے اور میرے ہوٹل کے ایک گیسٹ سے ملنا چاہتا ہے جس کا

نام ڈاکٹر ہارون ہے تو میں چونک پڑا کہ اسے میرے ہوٹل کے گیسٹ سے ملنے کی کیا ضرورت آن پڑی۔ میں نے فوری طور پر معلوم کیا تو مجھے بتایا گیا کہ ہوٹل کے تھرڈ فلور پر موجود کمرہ نمبر تین سو دس میں واقعی ڈاکٹر ہارون کے نام کا ایک گیسٹ موجود ہے۔ یہ اتفاق کی بات ہے کہ اسی فلور کا کمرہ نمبر تین سو گیارہ میرا اسپیشل روم ہے۔ مجھے جب بھی ریسٹ کرنا ہوتا ہے یا میرا کوئی قریبی عزیز مجھے ملنے آتا ہے تو میں اسے اسی روم میں ملتا ہوں۔ مجھے نجانے کیوں مارٹن کے آنے پر تشویش ہو رہی تھی۔ میں فوراً آفس سے نکل کر اپنے روم میں پہنچ گیا۔ میرے پاس کچھ سائنسی آلات ہیں جن کی مدد سے میں شک پڑنے پر نہ صرف کمروں کو چیک کر سکتا ہوں بلکہ کمروں میں ہونے والی بات چیت بھی سن سکتا ہوں۔ یہ سارا سائنسی سامان میں نے ایسے افراد کو چیک کرنے کے لئے منگوایا ہوا ہے جو عارضی طور پر ہوٹلوں میں ٹھہرتے ہیں اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث رہتے ہیں۔ میں نے کمرے میں آتے ہی فوراً سائنسی آلات نکالے اور پھر میں نے کمرے سے باہر آ کر خاموشی سے ایک چھوٹا سا بگ ڈاکٹر ہارون کے دروازے کے پاس رکھا اور اسے ایک ریموٹ کنٹرول آلے سے چلا کر کمرے میں پہنچا دیا۔ یہ بگ چھوٹا ضرور ہے لیکن اس میں انتہائی طاقتور مائیکروفون نصب ہے جس سے میں اپنے کمرے میں موجود رسیور پر ان کی بات چیت سن سکتا تھا۔ بگ کو ڈاکٹر ہارون کے کمرے میں پہنچا کر میں

واپس اپنے کمرے میں آیا اور میں نے رسیور آن کیا اور اس کے ساتھ منسلک ہیڈ فون کانوں پر چڑھا لئے۔ میں نے رسیور کے ساتھ لگے ہوئے ریکارڈر کو بھی آن کر لیا تھا۔ میں مارٹن کی باتوں کی ریکارڈنگ اس لئے کرنا چاہتا تھا تاکہ اگر وہ میرے خلاف یا میرے ہوٹل کے خلاف کسی سازش میں مصروف ہو تو نہ صرف مجھے اس کا پتہ چل سکے بلکہ اس کی ریکارڈنگ سے میں اس کے خلاف پروف بھی حاصل کر سکوں اور پھر اس کے خلاف ضابطے کی کارروائی عمل میں لا سکوں لیکن جب ان دونوں نے باتیں کرنا شروع کیں تو میں ان کی باتیں سن کر حیران رہ گیا''...... حماد ارشد نے کہا۔

''کیا باتیں ہوئی تھیں ان میں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس گیسٹ نے کمرہ حاصل کر رکھا تھا اس نے ہوٹل کے ریکارڈ میں اپنا نام ڈاکٹر ہارون لکھوایا تھا لیکن جب مارٹن اس سے ملنے آیا تو اس نے اسے اپنا نام ڈاکٹر محسن شیرازی بتایا تھا اور اس نے بتایا کہ وہ اس سے ملنے ایس ایس ٹی لیبارٹری سے آیا ہے''...... حماد ارشد نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ان کی باتوں کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''آپ خود ان کی گفتگو کی ریکارڈنگ سن لیں۔ میں ریکارڈنگ لے کر آپ کے ڈیڈی کے پاس جانا چاہتا تھا تاکہ انہیں بتا سکوں

کہ پاکیشیائی سائنس دان اور ایک غیر ملکی کے درمیان کیا باتیں ہوئی ہیں اور وہ کس طرح پاکیشیا کے خلاف سازش کر رہے ہیں''۔ مارٹن نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''سازش''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے لیبارٹری سے کوئی فارمولا چوری کیا تھا اور یہ فارمولا اس نے مارٹن کو ایک کروڑ ڈالر میں بیچ دیا تھا۔ اس نے فارمولے کی مائیکرو فلم مارٹن کو دی تھی جس کے بدلے میں مارٹن نے اسے نقد پچاس لاکھ ڈالر ادا کئے تھے جو ایک بڑے سوٹ کیس میں بھرے ہوئے تھے۔ مارٹن کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر محسن شیرازی آدھا معاوضہ پہلے ہی لے چکا تھا۔ یہ ملک کے خلاف سازش نہیں تو کیا ہے''...... حماد ارشد نے کہا تو عمران کا دماغ جیسے بھک سے اُڑ گیا۔

''ڈاکٹر محسن شیرازی نے اس مارٹن کو فارمولا فروخت کیا تھا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہی جو میں نے سنا اور ریکارڈ کیا تھا''...... حماد ارشد نے جواب دیا۔

''کون سا فارمولا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اس فارمولے کے بارے میں تو مجھے تفصیلات کا علم نہیں ہے لیکن ڈاکٹر محسن شیرازی اس کا کوڈ نام لے رہا تھا۔ بی آر میزائل کا فارمولا''...... حماد ارشد نے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت زردی

سی پھیل گئی۔

''بی آر میزائل کا فارمولا''...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ اس نے اصل فارمولے کی مائیکروفلم بنائی تھی جسے وہ لیبارٹری سے نکال لایا تھا۔ وہی مائیکروفلم اس نے مارٹن کو دی تھی اور مارٹن نے اسے بھاری معاوضہ ادا کیا تھا''...... حماد ارشد نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر تناؤ سا آ گیا۔

''کیا وہ ریکارڈنگ اب بھی تمہارے پاس محفوظ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں''...... حماد ارشد نے کہا۔

''میں وہ ریکارڈنگ سننا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اس کے لئے آپ کو میرے ساتھ میرے سپیشل روم میں چلنا پڑے گا۔ ریکارڈنگ کا سارا سامان وہیں پڑا ہے''...... حماد ارشد نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ حماد ارشد کی بتائی ہوئی باتیں سن کر اس کے دماغ میں دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔

''ارے۔ پہلے لائم جوس تو پی لیں''...... حماد ارشد نے کہا۔

''یہ سب بعد میں۔ میرے لئے یہ ریکارڈنگ سننا بے حد ضروری ہے''...... عمران نے کہا تو حماد ارشد نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں کمرے سے نکل کر لفٹ کی بڑھ گئے اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ تھرڈ فلور پر پہنچ گئے۔ سامنے ایک راہداری تھی۔ حماد

ارشد، عمران کو لے کر راہداری میں آگے بڑھنے لگا۔ راہداری میں کئی کمرے تھے۔ حماد ارشد، عمران کو لے کر راہداری کے تقریباً آخر میں موجود کمرہ نمبر تین سو گیارہ کے پاس آ گیا۔ اس نے جیب سے ایک کی چین نکالی جس میں کئی چابیاں موجود تھیں۔ حماد ارشد نے دروازے کا لاک کھولنے کے لئے ایک چابی لاک میں لگائی ہی تھی کہ وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا''...... اسے چونکتے دیکھ کر عمران نے پوچھا۔

''لاک تو پہلے سے ہی کھلا ہوا ہے''...... حماد ارشد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لاک کھلا ہوا ہے۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا تو حماد ارشد نے دروازے کو پریس کیا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

''رک جاؤ۔ اندر کوئی موجود ہو سکتا ہے''...... عمران نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن اندر کون ہو سکتا ہے۔ دروازے کو تو میں نے خود لاک کیا تھا اور اس کمرے کے دروازے کے لاک کی چابی تو ہر وقت میرے پاس ہوتی ہے''...... حماد ارشد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران چونکہ آوارہ گردی کرنے کے لئے نکلا ہوا تھا اس لئے وہ اپنے ساتھ کوئی اسلحہ نہ لایا تھا۔ وہ دروازے کی سائیڈ پر موجود دیوار کے ساتھ لگ گیا تھا۔ حماد ارشد کو بھی اس نے دیوار کے ساتھ لگا لیا تھا۔ دیوار کے ساتھ لگ کر عمران نے کھلے ہوئے

دروازے سے اندر جھانکا اور اندر کی سن گن لینے لگا لیکن کمرے میں مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

''تم یہیں رکو۔ میں اندر جا کر چیک کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے سیدھا ہوا اور غڑاپ سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کمرے کی ہر چیز بکھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ سامنے موجود الماریاں بھی کھلی ہوئی تھیں اور الماریوں کا سامان ہر طرف بکھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہی نہیں کمرے میں موجود بیڈ بھی اپنی جگہ سے کھسکا ہوا تھا اور صوفے بھی بری طرح سے کٹے پھٹے دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کمرے میں آ کر کسی نے بھرپور انداز میں تلاشی لی ہو اور اپنی مطلوبہ چیز کو تلاش کرنے کے لئے اس نے کمرے میں موجود ہر چیز کو تہس نہس کر دیا ہو۔ سامنے ایک کھڑکی بھی کھلی ہوئی تھی۔ عمران تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھا۔ دوسری طرف ایک اور راہداری موجود تھی۔ اس راہداری میں بھی کمروں کے دروازے تھے۔ عمران نے کمرے کا بغور جائزہ لیا اور پھر وہ واش روم کی طرف بڑھا۔ واش روم کا بھی دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔

''تو آنے والا اپنا کام کر کے نکل گیا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ ٹھیک ہیں''...... باہر سے حماد ارشد

کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ تم اندر آ جاؤ''...... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے حماد ارشد کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بری طرح سے ٹھٹھک گیا اور پھر وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمرے کا حشر دیکھنے لگا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ کیسے ہو گیا''...... اس کے منہ سے کھوئی کھوئی سی آواز نکلی۔

''جو کچھ ہوا ہے۔ میرے کمرے میں آنے سے پہلے ہوا ہے۔ اس میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں لیکن۔ یہ سب کس نے کیا ہے اور کیوں''...... حماد ارشد نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''یہ ساری اس مارٹن کی کارستانی لگتی ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''مارٹن کی کارستانی لیکن وہ تو چلا گیا تھا۔ اس نے مجھے جاتے ہوئے ہال کے کاؤنٹر سے کال کی تھی''...... حماد ارشد نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تو پھر یقیناً یہاں اس کا کوئی اور ساتھی بھی ہو گا۔ مارٹن تمہیں ڈاج دینے کے لئے تمہارے آفس میں آیا ہو گا اور اس کا ساتھی یہاں اپنا کام کر رہا ہو گا۔ اس نے تمہیں اپنی باتوں میں الجھا لیا اور اس کا ساتھی اطمینان سے اپنا کام کرتا رہا ہو گا''...... عمران نے

کہا۔

''اوہ۔ لیکن اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی''...... حماد ارشد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید وہ تمہاری ریکارڈنگ لینے آئے تھے''...... عمران نے کہا تو حماد ارشد اچھل پڑا۔ وہ تیزی سے ایک کھلی ہوئی الماری کی طرف بڑھا اور پھر الماری کے پاس پہنچ کر وہ یوں ساکت ہو گیا جیسے کسی جادوگر نے اسے جادو کی چھڑی گھما کر پتھر کا بت بنا دیا ہو۔

''اوہ اوہ۔ وہ سب کچھ لے گیا ہے۔ میرے سائنسی آلات اور وہ ریکارڈر بھی جس میں مارٹن اور ڈاکٹر محسن شیرازی کی باتیں ریکارڈ تھیں''...... حماد ارشد نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

''یہاں جو ہونا تھا ہو چکا ہے۔ اب واپس اپنے آفس میں چلو اور مجھے ساری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''لیکن......'' حماد ارشد نے کہنا چاہا۔

''چڑیاں کھیت چگ چکی ہیں پیارے۔ اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ حماد ارشد کے چہرے پر تشویش اور غصے کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ آگے بڑھا اس نے کمرے کی کھڑکی سے باہر راہداری میں جھانکا اور پھر اس نے کھڑکی بند کی اور کمرے میں ادھر ادھر بکھرا ہوا سامان دیکھ کر وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔ ابھی وہ دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک دروازے کے پیچھے سے

ایک ہاتھ باہر آیا۔ ہاتھ دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ اسی لمحے ہاتھ میں موجود کوئی چیز نکل کر تیزی سے حماد ارشد کی طرف آئی اور حماد ارشد کے سینے سے ٹکرائی اور اس کے لباس سے چپک گئی۔

''اوہ۔ یہ کیا ہے''...... عمران نے اس چیز کو دیکھ حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے سائیڈ میں پڑے ہوئے بیڈ کی طرف چھلانگ لگا دی لیکن اس سے پہلے کہ وہ بیڈ کے پیچھے جاتا۔ اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور کمرے میں ہر طرف خون اور گوشت کے لوتھڑے پھیلتے چلے گئے۔

کمرے کا دروازہ زور دار دھماکے سے کھلا تو دفتری انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایکریمیا کی ایک سرکاری ڈارک اسکائی ایجنسی کے سپر سیکشن کا چیف جو ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا یکلخت چونک پڑا۔ اس نے دروازے کی طرف دیکھا اور پھر کمرے میں ایک نوجوان کو داخل ہوتا دیکھ کر اس کے چہرے پر یکلخت ناگواری کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''یہ کیا حرکت ہے راجر''...... ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ خبر ایسی تھی کہ میں خود کو نہ روک سکا''...... آنے والے نوجوان نے جس کا نام راجر تھا معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''خبر جو بھی ہو لیکن میں ایسا جذباتی پن برداشت نہیں کرتا۔ آئندہ محتاط رہنا''...... ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اب بتاؤ۔ کیا بات ہے''...... ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ راڈنی نے پاکیشیا کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری سے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر اعجاز آفریدی کا بی آر فارمولا حاصل کر لیا ہے''...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

''ہونہہ۔ بیٹھو''...... ادھیڑ عمر آدمی نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر موجود سختی اور کرخت پن کے تاثرات نوجوان کی بات سن کر بھی کم نہ ہوئے تھے۔ نوجوان میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''کہاں ہے فارمولا''...... ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''وہ مارٹن کے پاس ہے۔ فارمولا مائیکرو فلم میں ہے اور وہ مائیکرو فلم لے کر مارٹن جلد ہی ایکریمیا پہنچ جائے گا اور یہاں پہنچ کر وہ مائیکرو فلم آپ کو ہینڈ اوور کر دے گا''...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یہ خبر کس نے دی ہے''...... چیف نے پوچھا۔

''میگی نے۔ اس نے مجھے فیز تھری پر کال کی تھی۔ اس نے

مجھے بتایا تھا کہ فارمولا راڈنی سے مارٹن نے لے لیا ہے اور وہ جلد ہی اسے لے کر ایکریمیا یہاں پہنچ جائے گا“...... راجر نے کہا۔

”کیا تفصیل بتائی ہے اس نے“...... چیف نے پوچھا۔

”چیف۔ یہ مشن راڈنی کو سونپا گیا تھا اور اسے بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا میں ایک ٹاپ سیکرٹ سائنسی لیبارٹری میں پاکیشیا کے مایہ ناز سائنس دان برائٹ ریز میزائل تیار کر رہے ہیں۔ جس کا کوڈ نیم بی آر میزائل ہے۔ یہ ایسا میزائل ہے جس میں نہ کیمیائی مواد استعمال کیا جاتا ہے اور نہ ہی کوئی بلاسٹنگ مواد۔ یہ ٹوٹل ریز میزائل ہے یہ میزائل نہ صرف ٹارگٹ کو تمام رکاوٹیں عبور کر کے ہٹ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ اس سے ایسی شعاعیں نکلتی ہیں جو ایک ہزار کلو میٹر کے دائرے میں پھیل کر ہر چیز کو لمحوں میں فنا کر دیتی ہیں۔ برائٹ ریز زمین کی کئی سو فٹ گہرائی تک مار کرتی ہیں اور وہاں موجود ہر چیز کو راکھ بنا ڈالتی ہیں۔ ہماری اطلاع کے مطابق بی آر میزائل کا موجد پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر اعجاز آفریدی ہے جو بی آر میزائل کا فارمولا تیار کر چکا تھا اور اب وہ ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری میں اس میزائل کو تیار کرنے پر کام کر رہا تھا۔ راڈنی کو پاکیشیا بھیج کر یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ وہ ڈاکٹر اعجاز آفریدی یا ایس ایس ٹی لیبارٹری کا پتہ لگائے اور وہاں بننے والے بی آر میزائل کا فارمولا حاصل کرے اور اگر ممکن ہو سکے تو وہ پاکیشیا کی اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دے۔ راڈنی پر نظر رکھنے کے لئے میں نے

آپ کے حکم پر میگی کو بھیج دیا تھا جو راڈنی پر سائنسی آلات سے مسلسل نظر رکھ رہی تھی اور مجھے اس کے بارے میں اس کی تمام مصروفیت کی تفصیل فراہم کر رہی تھی۔ میگی نے مجھے بتایا تھا کہ اسے اور راڈنی کو اس بات کا تو پتہ نہیں چل سکا ہے کہ ایس ایس ٹی لیبارٹری کہاں ہے لیکن راڈنی نے دن رات کام کر کے ایس ایس ٹی لیبارٹری میں کام کرنے والے ایک سائنس دان ڈاکٹر محسن شیرازی کا پتہ لگا لیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر محسن شیرازی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے پتہ چلا کہ وہ ایک انتہائی چالاک اور شاطر ہونے کے ساتھ ساتھ دولت کا رسیا اور حسن پرست انسان ہے۔ دولت کے حصول کے لئے وہ کچھ بھی کرنے پر آمادہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ راڈنی نے ڈاکٹر محسن شیرازی کو اپنا ہدف بنایا اور اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنی شروع کر دیں۔ ڈاکٹر محسن شیرازی عیاش طبع آدمی تھا۔ اسے جوا کھیلنے کے ساتھ ساتھ مہنگی ترین شراب پینے کی بھی لت لگی ہوئی ہے۔ وہ یہ سارے کام لیبارٹری سے باہر رہ کر کرتا تھا۔ وہ اکثر لیبارٹری سے چھٹی لے کو عیاشی کے لئے اپنی رہائش گاہ یا پھر کسی فائیو سٹار ہوٹل میں چلا جاتا تھا۔ اس کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ جب بھی کسی ہوٹل میں جائے تو وہ ماسک میک اپ کر کے اپنی شناخت کو چھپا لے۔ وہ ہوٹلوں میں اپنا غلط نام اور پتہ لکھواتا تھا اور پھر ہوٹل میں رہ کر اپنے عیاشی کے کام سر انجام دیتا تھا۔ راڈنی کو یہ بھی پتہ چلا کہ

ڈاکٹر محسن شیرازی کی جوئے کی عادت نے اسے بہت زیادہ مقروض کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے اس نے اپنی قیمتی کار، رہائش گاہ اور بہت سی زرعی جائیداد گروی رکھوائی ہوئی ہے۔ اس کے باوجود وہ جوئے کا قرض اتارنے میں ناکام رہا ہے۔ اسے دولت کی اشد ضرورت ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ڈاکٹر محسن شیرازی کو تیس لاکھ ڈالر کی ضرورت تھی تاکہ وہ اپنا قرض اتار کر اپنی گروی رکھوائی ہوئی جائیداد کو واپس حاصل کر سکے لیکن اس کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہ تھا کہ وہ تیس لاکھ ڈالر کہیں سے حاصل کر سکے۔ یہ ساری معلومات ملتے ہی راڈنی نے ڈاکٹر محسن شیرازی سے ملنے کا پروگرام بنا لیا اور اس کی رہائش گاہ میں پہنچ گیا۔ اتفاق سے ڈاکٹر محسن شیرازی ان دنوں اپنی رہائش گاہ پر آیا ہوا تھا۔ پہلے تو اس نے راڈنی سے ملنے سے انکار کر دیا لیکن جب اسے راڈنی نے بتایا کہ وہ اس کا قرض اتارنے اور اسے اس کی توقع سے زیادہ دولت دینے کے لئے آیا ہے تو وہ فوراً اس سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا۔ چنانچہ راڈنی نے ڈاکٹر محسن شیرازی سے ملاقات کی۔ اس کے سامنے یہ شرط رکھی گئی کہ اگر وہ ایس ایس ٹی لیبارٹری کی انہیں تفصیل بتا دے تو وہ انہیں پچاس لاکھ ڈالر دے سکتا ہے لیکن ڈاکٹر محسن شیرازی کے کہنے کے مطابق وہ لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔ اس نے بتایا کہ لیبارٹری میں لے جانے کے لئے اس کی رہائش گاہ میں سرکاری طور پر ایک ایمبولینس آتی ہے اور ایمبولینس میں اسے بے ہوشی کا

انجکشن لگا کر لے جایا جاتا ہے۔ اسے اس بات کا علم نہیں ہوتا تھا کہ ایمبولینس میں اس کا سفر کتنا طویل ہوتا تھا اور اسے ملک کے کس حصے میں لے جایا گیا ہے۔ اسے ہوش آتا تو وہ لیبارٹری کے ایک مخصوص حصے میں ہی موجود ہوتا تھا۔ اسی طرح جب وہ لیبارٹری سے آتا تب بھی اسے انجکشن لگا کر بے ہوش کر دیا جاتا تھا اور اسے اپنی رہائش گاہ میں ہی ہوش آتا تھا۔ اس کی رہائش گاہ کے افراد کے کہنے کے مطابق اسے ایمبولینس میں ہی بے ہوشی کی حالت میں لایا جاتا تھا اور وہ ایمبولینس کے جانے کے دو سے تین گھنٹوں بعد ہوش میں آتا تھا۔ راڈنی نے اس سے لیبارٹری کے رابطہ نمبروں کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر محسن شیرازی نے بتایا کہ لیبارٹری میں فون نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ اس لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ کسی سائنس دان کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو وہ یا تو خود لیبارٹری سے باہر جاتا تھا اور تمام سائنس دانوں کو اسی طرح لیبارٹری کے باہر ان کی رہائش گاہوں میں پہنچایا جاتا تھا جس طرح ڈاکٹر محسن شیرازی کو لایا اور لے جایا جاتا تھا''...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس قدر راز داری''...... چیف نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''یس چیف''...... راجر نے جواب دیا۔

''تو پھر انہیں جب لیبارٹری میں واپس جانا ہوتا تھا تو وہ کیا کرتے تھے''...... چیف نے پوچھا۔

''ڈاکٹر محسن شیرازی کے کہنے کے مطابق جو سائنس دان جس کام کے لئے باہر جاتا تھا اپنا کام پورا کر لینے کے بعد جب اسے واپس لیبارٹری میں واپس آنا ہوتا تھا تو وہ ایک ہاٹ لائن پر کال کرتا تھا۔ ہاٹ لائن پر کال ہونے کے بعد متعلقہ سائنس دان یا لیبارٹری کے کسی بھی ورکر کو لینے ایمبولینس ہی آتی ہے اور پھر اس کی آنکھ لیبارٹری میں ہی کھلتی ہے''...... راجر نے جواب دیا۔

''ایسی صورتحال میں ڈاکٹر محسن شیرازی نے لیبارٹری سے فارمولا کیسے حاصل کیا تھا''...... چیف نے پوچھا۔

''ڈاکٹر محسن شیرازی کا تعلق لیبارٹری کے اسٹرانگ روم سے ہے۔ وہ اسٹرانگ روم کا انچارج ہے۔ وہاں سے کوئی بھی فارمولا نکالنا اس کے لئے مشکل نہیں تھا۔ اس کے لئے اصل مسئلہ فارمولے کی کاپی بنا کر اسے لیبارٹری سے باہر لانے کا تھا۔ ڈاکٹر محسن شیرازی کی جب راڈنی سے بات ہوئی تو ڈاکٹر محسن شیرازی نے اس سے یہ ڈیل کی کہ اگر وہ اسے ایک کروڑ ڈالر کی خطیر رقم دے تو وہ اس کا یہ کام کر سکتا ہے اور اس کے لئے لیبارٹری سے فارمولے کی کاپی لا سکتا ہے چنانچہ راڈنی نے ڈاکٹر محسن شیرازی کی یہ ڈیل منظور کر لی۔ ان کے درمیان معاہدہ طے پا گیا۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے آدھا معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر پہلے وصول کیا اور آدھا معاوضہ کام مکمل ہو جانے کے بعد لینے کا کہہ دیا۔ راڈنی نے ڈاکٹر محسن شیرازی کو ایک نمبر دے کر کہا کہ جب وہ لیبارٹری سے

فارمولا نکال لائے تو وہ اس نمبر پر اسے کال کر کے اطلاع دے سکتا ہے۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے لیبارٹری میں جا کر اصل فارمولا اڑا لانے کی بجائے فارمولے کی ایک جدید کیمرے سے مائیکرو فلم بنائی اور پھر اس نے اس مائیکرو فلم کو نگل لیا۔ مائیکرو فلم نگل لینے کے بعد اس کا لیبارٹری سے باہر آنا بے حد ضروری تھا۔ اس لئے اس نے طبیعت خراب ہونے کا بہانہ بنایا تو اسے لیبارٹری سے باہر بھجوا دیا گیا۔ اپنی رہائش گاہ میں پہنچ کر ڈاکٹر محسن شیرازی نے پیٹ میں موجود مائیکرو فلم نکالی اور اپنے پاس محفوظ کر لی اور پھر وہ میک اپ کر کے فوری طور پر ڈائمنڈ ہوٹل میں نئے نام سے منتقل ہو گیا۔ ہوٹل میں منتقل ہونے کے بعد اس نے راڈنی کے دیئے ہوئے نمبر پر کال کی اور اپنی کامیابی پر اطلاع دی۔ یہ نمبر ہمارے فارن ایجنٹ مارٹن کا تھا جو پاکیشیا میں طویل عرصے سے ایکریمی ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا مارٹن کو میں نے راڈنی کی مدد کرنے کے لئے کہا تھا۔ مارٹن نے ڈاکٹر محسن شیرازی کی کامیابی کے بارے میں راڈنی کو بتایا تو اس نے مارٹن کو ڈائمنڈ ہوٹل میں بھیج دیا کہ وہ وہاں جا کر ڈاکٹر محسن شیرازی سے ملاقات کرے اور اس سے فارمولے کی فلم حاصل کر لے۔ چنانچہ مارٹن ڈائمنڈ ہوٹل میں جا کر ڈاکٹر محسن شیرازی سے ملا اور اس نے ڈاکٹر محسن شیرازی سے فارمولا حاصل کرنے کی تفصیل پوچھی اور پھر اسے باقی آدھا معاوضہ دے کر اس سے مائیکرو فلم لے کر وہاں سے روانہ ہو گیا اور پھر اس نے وہ

مائیکروفلم لا کر راڈنی کے حوالے کر دی۔ مائیکروفلم حاصل ہوتے ہی راڈنی نے فوراً پاکیشیا سے روانہ ہونے کا فیصلہ کیا اس نے ایکریمیا کے لئے فلائٹ بک کرائی ۔ اس کی فلائٹ رات کو روانہ ہونا تھی اس لئے وہ میک اپ کر کے ایک ہوٹل میں چھپ گیا تھا۔ آپ کی چونکہ مجھے واضح ہدایات تھی کہ اس مشن کے مکمل ہو جانے کے بعداس ساری چین کوختم کر دیا جائے جو اس مشن میں ملوث تھی اس لئے میں نے فوری طور پر مارٹن کو کال کیا کہ وہ اس ہوٹل میں پہنچ جائے جہاں راڈنی میک اپ میں نئے نام سے موجود ہے۔ مارٹن فوراً وہاں پہنچا اور اس نے راڈنی کو ہلاک کر دیا اور اس سے مائیکرو فلم حاصل کر لی''...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ لیکن جب راڈنی کو مائیکروفلم مل گئی تھی تو پھر اس نے ڈاکٹر محسن شیرازی کو زندہ کیوں چھوڑ دیا تھا۔ اگر اس نے پکڑے جانے کی صورت میں منہ کھول دیا تو''...... چیف نے کہا۔

''نو چیف۔ راڈنی نے مائیکروفلم حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر محسن شیرازی کو ٹھکانے لگانے کا ٹاسک ایک ٹارگٹ کلر کو دے دیا تھا اور اس نے اپنا کام بخوبی نبھایا ہے۔ ڈاکٹر محسن شیرازی جیسے ہی ڈائمنڈ ہوٹل سے نکل کر باہر گیا تھا۔ باہر پہلے سے موجود اس ٹارگٹ کلر نے ڈاکٹر محسن شیرازی کا تعاقب کیا اور پھر موقع ملتے ہی اس کی کار کی ایک ہیوی لوڈر سے ٹکر کرا دی جس کے نتیجے میں ڈاکٹر محسن شیرازی کی کار مکمل طور پر تباہ ہو گئی اور وہ موقع پر ہی ہلاک

ہو گیا تھا''...... راجر نے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ اب اس بات کا کسی کو کچھ پتہ نہیں چل سکتا ہے کہ ڈاکٹر محسن شیرازی نے ہلاک ہونے سے پہلے ایس ایس ٹی لیبارٹری کے اسٹرانگ روم میں موجود بی آر فارمولے کی کاپی بنائی تھی اور وہ کاپی اس نے ایکریمیا کی ڈارک اسکائی ایجنسی کے ایجنٹوں کے حوالے کر دی تھی''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ راڈنی نے بھی اس ساری کارروائی کے تمام کلیوز ختم کر دیئے تھے تاکہ پاکیشیا کی کسی بھی ایجنسی بشمول پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کا کوئی سراغ نہ مل سکے''...... راجر نے کہا۔

''گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو۔ یہ ڈارک اسکائی ایجنسی کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ ہم نے نہ صرف پاکیشیا کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری سے جدید ترین بی آر میزائل کا فارمولا حاصل کر لیا ہے بلکہ اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان بھی نہیں چھوڑا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بات کی ہوا بھی لگ سکے کہ بی آر فارمولا کی چوری میں ایکریمیا کی ڈارک اسکائی ایجنسی کا ہاتھ ہے اور فارمولا چوری کرنے والے ڈاکٹر محسن شیرازی کو بھی اسی نے ہلاک کرایا ہے۔ ریئلی گڈ شو''...... چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینک یو چیف''......راجر نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا میگی ابھی تک پاکیشیا میں ہی موجود ہے''...... چیف نے

چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''یس چیف۔ وہ دارالحکومت میں ہی موجود ہے''...... راجر نے کہا۔

''اسے کال کرو اور اسے کہو کہ وہ فوراً مجھ سے بی فائیو ٹرانسمیٹر پر بات کرے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... راجر نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جانے کے بعد چیف نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کی ایجنسی کے ٹاپ سیکشن نے یہ پاکیشیائی مشن آسانی سے مکمل کر لیا تھا۔ اس نے ٹاپ سیکشن کو پاکیشیا کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری سے بی آر فارمولا حاصل کرنے کا ٹاسک دیا تھا جو اس نے بہت کم وقت میں پورا کر لیا تھا گو کہ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے ایک کروڑ ڈالر خرچ کئے گئے تھے لیکن چیف جانتا تھا کہ اس ایک کروڑ ڈالر کے عوض اس کے ایجنٹوں نے پاکیشیا کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری سے جو بی آر فارمولا حاصل کیا ہے وہ ہزاروں گنا قیمتی تھا اور اب وہ فارمولا ایک مائیکرو فلم کی شکل میں بہت جلد اس کے پاس پہنچنے والا تھا۔ وہ ابھی انہی خیالوں میں گم تھا کہ اچانک کمرے میں سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو چیف چونک پڑا۔ اس نے فوراً میز کی نچلی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے آ

رہی تھی اور اس پر لگا ہوا ایک بلب بھی جل بجھ رہا تھا۔ چیف نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو نہ صرف سیٹی کی آواز بند ہو گئی بلکہ جلتا بجھتا بلب بھی بجھ گیا۔ چیف نے ایک اور بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے ایک عورت کی آواز سنائی دینے لگی۔

''ہیلو ہیلو۔ میگی کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے مسلسل کال دی جا رہی تھی۔

''یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چیف نے سخت اور انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''میگی بول رہی ہوں چیف۔ راجر نے کال کر کے کہا ہے کہ میں فوری طور پر آپ سے رابطہ کروں۔ اوور''...... دوسری طرف سے میگی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم اس وقت کہاں پر ہو۔ اوور''...... چیف نے پوچھا۔

''میں پاکیشیائی دارالحکومت میں ہی موجود ہوں چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے میگی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب میری بات دھیان سے سنو۔ تم جانتی ہو کہ پاکیشیائی مشن مکمل کرنے کے لئے ڈارک اسکائی ایجنسی کے دو ایجنٹوں کو بھیجا گیا تھا۔ ایک تمہیں اور دوسرا راڈنی کو اور تم دونوں کو مشن کی تفصیلات بتا دی گئی تھیں۔ اوور''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... میگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس معاملے کو سیکرٹ رکھنے کے لئے راڈنی کو ہلاک کر دیا

گیا تھا اور بی آر فارمولے کی مائیکروفلم اس وقت ایکریمین فارن ایجنٹ مارٹن کے پاس موجود ہے مارٹن دارالحکومت میں لارن ہوٹل کا مالک اور مینجر ہے۔ میں اسے کال کر کے تمہارے بارے میں بتا دیتا ہوں تم اس حوالے کے طور پر ایجنسی اور اپنا نام بتاؤ گی تو وہ مائیکروفلم تمہیں دے دے گا۔ تم نے اس سے مائیکروفلم لے کر اسے ہلاک کر دینا ہے اور پھر تم یہ مائیکروفلم لے کر آج رات کی فلائٹ سے ایکریمیا کے لئے روانہ ہو جاؤ گی لیکن تم اس فلائٹ سے ڈائریکٹ ایکریمیا نہیں آؤ گی بلکہ تم راستے میں آلینڈ میں ڈراپ ہو جاؤ گی۔ وہاں تمہیں میرا ایک اور ایجنٹ پرائڈ ملے گا۔ کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد تم مائیکروفلم اس کے حوالے کر دو گی اور اس کے بعد وہ تمہیں ایک خفیہ ٹھکانے پر پہنچا دے گا جس کے بعد تمہارا کام ختم ہو جائے گا۔ سمجھ گئی تم۔ اوور“...... چیف نے احکامات دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ چیف۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ اوور“...... میگی نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مائیکروفلم پرائڈ کے حوالے کر کے تم مجھے اسی ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو گی۔ اوور“...... چیف نے کہا۔

”او کے۔ چیف۔ اوور“...... میگی نے کہا تو چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران جیسے ہی دانش منزل میں داخل ہوا اس کا حلیہ دیکھ کر بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔ عمران کا سارا جسم خون میں رنگا ہوا تھا اور اس کے جسم پر گوشت کے لوتھڑے چپکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

”اوہ اوہ۔ عمران صاحب۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ خون“...... بلیک زیرو نے کرسی سے ایک جھٹکے سے اٹھ کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے بے حد متوحش لہجے میں کہا۔

”یہ میرا خون نہیں ہے“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

”آپ کا خون نہیں ہے تو پھر کس کا ہے یہ خون اور یہ سب ہوا کیسے ہے“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر اجازت دو تو میں بیٹھ کر دو منٹ ستا لوں پھر اطمینان سے تمہارے باتوں کے جواب دیتا ہوں۔ مسلسل کار دوڑا دوڑا کر

میرا تھکن سے برا حال ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ واقعی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میری کار دوڑتی رہی ہے۔ وہ بے چاری تھکی ہوئی ہے۔ پہلے مجھے جا کر نہا لینا چاہئے اور لباس بھی بدل لینا چاہئے پھر میں تمہارے پاس آ کر بیٹھوں گا اور تمہارے دماغ میں ناچنے والے سوالوں کے جواب دوں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران آپریشن روم سے نکل کر باہر چلا گیا۔ بلیک زیرو چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ اٹھا اور کچن کی طرف چلا گیا۔ وہ عمران کے نہانے اور لباس بدل کر آنے سے پہلے اس کے لئے اور اپنے لئے چائے بنا لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چائے کے دو کپ لے کر واپس آ گیا۔ عمران ابھی واپس نہ آیا تھا۔ بلیک زیرو کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا۔ عمران جلد ہی نہا کر اور نیا لباس پہن کر واپس آ گیا۔

"اب آپ ہشاش بشاش دکھائی دے رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی مسکرا دیا۔

"بر دکھاوے پر جانے سے پہلے مردوں کو اسی طرح نہا دھو کر اور نیا لباس زیب تن کر کے فریش ہونا ہی پڑتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"تو آپ بر دکھاوے پر جانے کے لئے نہا دھو کر اور نیا لباس

پہن کر آئے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور نہیں تو کیا۔ اب تم کوئی حسین عورت بلکہ سرے سے عورت ہی نہیں ہو تو تمہارے لئے تو میں یہ سب کچھ نہیں کر سکتا نا اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا چائے پی لیں۔ میں ابھی بنا کر لایا ہوں۔ ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے سامنے میز پر پڑا ہوا چائے کا کپ اٹھا لیا۔

"ویسے ہوا کیا تھا۔ وہ خون اور گوشت کے لوتھڑے"...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے اچانک ڈائمنڈ ہوٹل جانے اور وہاں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"جیسے ہی میں نے وہ چیز حماد ارشد کے جسم پر چپکتے دیکھی مجھے سمجھنے میں دیر نہ لگی تھی کہ حماد ارشد پر میگنٹ بم پھینکا گیا تھا۔ میں نے فوراً وہاں موجود بیڈ کے عقب میں چھلانگ لگا دی تھی لیکن اس سے پہلے کہ میں بیڈ کے عقب میں پہنچتا، حماد ارشد کے جسم پر چپکنے والا بم پھٹ گیا اور اس کے جسم کے پرخچے اڑ گئے جس کے نتیجے میں میرا جسم اس کے خون سے آلود ہو گیا تھا۔ حیرت انگیز بات تھی کہ دروازے سے جس نے بھی میگنٹ بم پھینکا تھا اس کا نشانہ بے حد شاندار تھا۔ بم سیدھا حماد ارشد سے ٹکرایا تھا اور اس کے جسم پر

ہی مقناطیس کی طرح چپک گیا تھا اور پھر جب بم بلاسٹ ہوا تو اس سے صرف حماد ارشد کے ہی پرخچے اُڑے تھے، اس بم کے دھماکے سے کمرے کے کسی سامان کو کوئی نقصان نہ پہنچا تھا۔ حماد ارشد کی بھیانک موت دیکھ کر میں کچھ دیر کے لئے تو ساکت رہ گیا تھا لیکن پھر جیسے ہی میرے ہوش ٹھکانے آئے میں تیزی سے راہداری میں پہنچا لیکن اس وقت تک بم پھینکنے والا نکل چکا تھا۔ میرا لباس بری طرح سے خراب ہو چکا تھا۔ میرا وہاں رکنا خطرناک ہو سکتا تھا کیونکہ یہ طے تھا کہ مارٹن کی ایماء پر اس کا جو ساتھی حماد ارشد کے سپیشل روم میں آیا تھا اور اس نے حماد ارشد کی ہوئی ریکارڈنگ حاصل کی تھی وہ اسی ہوٹل کے کسی کمرے میں موجود تھا۔ حملہ کرتے ہی وہ واپس کمرے میں چلا گیا تھا۔ اگر میں وہاں رکتا تو مجھ پر بھی حملہ ہو سکتا تھا۔ میرے سامنے ایک سائنس دان اور اس کی چوری کے بارے میں اہم انکشاف ہوا تھا اس لئے میں جلد سے جلد اس کا پتہ لگانا چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے وہاں سے نکل جانا ہی مناسب سمجھا اور پھر میں ہوٹل سے سیدھا یہاں آ گیا۔ یہاں آتے ہوئے راستے میں، میں نے ٹائیگر سے رابطہ کیا تا کہ وہ جلد سے جلد ہوٹل لارن پہنچ کر۔ اس مارٹن کو گرفت میں لے سکے۔ میں نے ٹائیگر کو ہدایات دی ہیں کہ وہ مارٹن کو اٹھا کر دانش منزل پہنچا دے۔ میں وہاں جا کر اس سے خود بات کرنا چاہتا ہوں۔ ٹائیگر کے علاوہ میں نے ایکسٹو کی حیثیت سے جولیا کو بھی کال کر دی تھی کہ وہ اپنے

ساتھیوں کو لے کر ڈائمنڈ ہوٹل پہنچ جائے اور تھرڈ فلور پر موجود تمام کمروں کی چیکنگ کریں اور انہیں وہاں جو بھی مشکوک آدمی ملے وہ اسے بھی رانا ہاؤس پہنچا دیں''...... عمران نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ اگر یہ ساری کارروائی مارٹن کی ہے تو پھر وہ اس طرح کھلے عام بغیر میک اپ کے ڈاکٹر محسن شیرازی سے ملنے کیوں پہنچ گیا۔ اس طرح تو یہ معاملہ کسی کی بھی نظروں میں آ سکتا تھا کہ اس نے ہوٹل ڈائمنڈ میں موجود ڈاکٹر محسن شیرازی سے ملاقات کی ہے جو پہلے سے ہی ہوٹل ڈائمنڈ میں موجود تھا''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسے اس کی حماقت ہی کہا جا سکتا ہے''......عمران نے کہا۔

''افسوس اس بات کا ہے کہ حماد ارشد آپ کو پوری تفصیل بتانے سے پہلے ہی ہلاک ہو گیا ہے اور اس نے ڈاکٹر محسن شیرازی اور مارٹن کی جو باتیں ریکارڈ کی تھیں وہ ریکارڈنگ بھی اس کے کمرے سے چوری کر لی گئی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اس بات کا مجھے بھی افسوس ہے لیکن بہرحال حماد ارشد نے ڈاکٹر محسن شیرازی کے بارے میں مجھے بتا دیا تھا۔ اس کے نام کے ساتھ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ڈاکٹر محسن شیرازی کا تعلق پاکیشیا کی ٹاپ سیکرٹ ایس ایس ٹی لیبارٹری سے ہے۔حماد ارشد نے جو ریکارڈنگ کی تھی اس سے یہ ساری باتیں سامنے آ سکتی تھیں

لیکن اسے ہلاک کر کے ریکارڈنگ چوری کر لی گئی۔ بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا۔اب مجھے اس سلسلے میں سرداور سے بات کرنی پڑے گی وہی اس راز سے پردہ اٹھا سکتے ہیں کہ ڈاکٹر محسن شیرازی، ایس ایس ٹی لیبارٹری میں کیا کام کرتا تھا اور اب وہ کہاں ہے''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔عمران نے چائے سپ کرتے ہوئے گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ اس نے چائے ختم کر کے کپ ایک طرف رکھا اور سامنے پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکا لیا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے سرداور کا ڈائریکٹ نمبر ملایا تھا جو وہ خود ہی رسیو کرتے تھے۔

''نو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نو۔ کیا مطلب۔کون بول رہے ہو تم''...... دوسری طرف سے سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ میں کون ہوں۔ کیا ہوں۔ کیسا ہوں۔ کہاں سے اور کیوں بول رہا ہوں اس کے بارے میں تو شاید میں خود بھی کچھ نہیں جانتا''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو یہ تم ہو شیطان''...... دوسری طرف سے سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے میں نے آپ کو مکمل سلام کیا ہے اگر شیطان ہوتا تو آپ کو سلام کیوں کرتا۔ ویسے آپ میرے بڑے ہیں اس لئے اگر میں شیطان ہوں تو آپ کیا ہوئے یہ میں اپنی زبان سے نہیں کہہ سکتا کیونکہ مجھے تو بڑوں کی عزت کرنا سکھایا گیا ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''تو تم مجھے بڑا شیطان کہہ رہے ہو''...... دوسری طرف سے سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے توبہ۔ توبہ۔ میری یہ مجال کہ میں بڑوں کے بارے میں ایسا سوچوں۔ اگر میں نے آپ کو اتنا بڑا درجہ دیا تو اماں بی خواب میں آ کر ہی جوتے مار مار کر میرا سر گنجا کر دیں گی''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سرداور کی ہنسی تیز ہو گئی۔ بلیک زیرو بھی عمران کی باتوں پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

''یہ تم میری تعریف کر رہے ہو یا مجھے بتانے کی کوشش کر رہے ہو کہ میں......'' سرداور نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا۔

''عقلمند انسان وہی ہوتا ہے جو ہر بات کا مطلب خود ہی سمجھ لیتا ہے اور میرے نزدیک آپ عقلمند ترین آدمی ہیں۔ بلکہ مہا عقلمند ہیں''...... عمران نے کہا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''اچھا بتاؤ۔ کیوں فون کیا ہے۔ میں ایک ضروری فائل کا مطالعہ

کر رہا ہوں''...... سر داور نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اصل میں مجھے رات کو نیند نہیں آتی ہے۔ کوٹھی میں ہوتا تھا تو اماں بی یا تو لوری دے کر سلاتی تھیں یا پھر ان کی ہارڈ جوتی ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی اور جب میں ان کی لوری سن کر بھی نہیں سوتا تھا تو وہ جوتیاں میرے سر پر برسا دیتی تھیں جوتیاں کھانے کے بعد ظاہر ہے مجھے چارو ناچار سونا ہی پڑتا تھا۔ اب چونکہ میں کوٹھی میں نہیں رہتا اس لئے نیند بھی مجھ سے کوسوں دور رہتی ہے''۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

''تو کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں سلانے کے لئے میں اپنے ہارڈ جوتے لے کر تمہارے فلیٹ میں آ جاؤں''...... سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ نہیں۔ میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو کوئی لوری آتی ہے تو وہ مجھے فون پر یاد کرا دیں۔ میں اسے سلیمان کو یاد کرا دوں گا اور جب میں سونے لگوں گا تو اس سے کہوں گا کہ وہ تب تک میرے سرہانے کھڑا رہ کر لوری سناتا رہے جب تک میں نیند کی حسین وادیوں میں پریوں کے جھرمٹ میں نہ چلا جاؤں تاکہ میں ان کے حسین رنگ برنگے آنچلوں سے کھیل سکوں''...... عمران نے کہا۔

''میں سمجھ گیا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو''...... دوسری طرف سے سر

داور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا سمجھ گئے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے ڈیڈی سے تمہارے لئے کسی حسین اور رنگین آنچل والی کی تلاش کے بارے میں بات کروں تاکہ رات کو تمہیں لوریاں سنا کر سلانے والی مل جائے۔ کیوں ایسا ہی ہے نا''...... سر داور نے کہا تو عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

''ارے باپ رے۔ اگر آپ نے ڈیڈی کو فون کر کے ایسا کہہ دیا تو انہوں نے خود آنے کی بجائے اماں بی کو بھیج دینا ہے اور پھر اماں بی اس وقت تک میرے سر پر جوتیاں برساتی رہیں گی جب تک میں واقعی کسی رنگین آنچل والی کے جال میں پھنس کر ایڈوانس میں تین بار ہاں نہیں کہہ دیتا''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایڈوانس میں تین بار ہاں۔ میں سمجھا نہیں''...... سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ نکاح کے وقت تین بار جو ہاں کی جاتی ہے وہ اماں بی نے مجھ سے لڑکی دیکھنے سے پہلے ہی کروا لینی ہے اور عین وقت پر مجھے ہاں یا نا کرنے کا موقع بھی نہیں دینا''۔ عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو دوسری طرف لائن پر موجود سر داور ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ویسے تمہارے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ تم سے واقعی ایڈوانس میں ہی ہاں کروا لینی چاہئے تاکہ عین موقع پر تم نہ کرنے کا سوچ بھی نہ سکو"...... سرداور نے کہا تو ان کے خوبصورت جواب پر عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بس تو پھر سر منڈواتے ہی اولے پڑنے ہیں"...... عمران نے کہا تو سرداور کی ہنسی تیز ہو گئی۔

"اب بتاؤ گے کہ فون کیوں کیا ہے"۔ سرداور نے پوچھا۔

"صرف یہ بتا دیں کہ ایس ایس ٹی لیبارٹری کے انچارج کون ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"کیوں تم نہیں جانتے"...... چند لمحوں بعد سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جانتا ہوں۔ پہلے ڈاکٹر اعجاز آفریدی صاحب تھے لیکن ان کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ وہ جلد ہی ریٹائرڈ ہونے والے ہیں۔ میں نے کافی وقت سے ایس ایس ٹی لیبارٹری کا چکر نہیں لگایا اس لئے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر اعجاز آفریدی ریٹائرڈ ہو چکے ہوں اور ان کی جگہ کسی اور سینئر سائنسدان کو انچارج مقرر کر دیا گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایک اہم میزائل فارمولے پر عمل کر رہے تھے اس لئے انہیں مزید ایکسٹینشن دے دی گئی ہے اور اب اگلے دو سالوں

تک وہی لیبارٹری کے انچارج ہوں گے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ جانتے ہیں کہ لیبارٹری میں کتنے سائنس دان کام کر رہے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں اکثر اس لیبارٹری میں جاتا رہتا ہوں۔ تقریباً تمام سائنس دانوں سے میری علیک سلیک ہے"...... سرداور نے کہا۔

"تو پھر بتائیں کہ یہ ڈاکٹر محسن شیرازی کون ہیں۔ وہ اس لیبارٹری میں کس عہدے پر فائز ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر محسن شیرازی۔ یہ ڈاکٹر اعجاز آفریدی کے اسسٹنٹ بھی ہیں اور ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے انہیں لیبارٹری کے اسٹرانگ روم کا انچارج بھی بنایا ہوا ہے"...... سرداور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اسٹرانگ روم کا انچارج۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کی لیبارٹری کے فارمولوں تک رسائی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہی اسٹرانگ روم سے فارمولے نکال کر لاتے ہیں اور انہیں لے جا کر واپس رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی کو اسٹرانگ روم میں جانے کی اجازت ہے اور نہ ہی کوئی ان کے کام میں مداخلت کرتا ہے۔ لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ڈاکٹر محسن شیرازی کے بارے میں ایک خبر ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیسی خبر''...... سر داور نے پوچھا۔

''یہ کہ انہوں نے ایس ایس ٹی لیبارٹری کے اسٹرانگ روم سے ایک اہم فارمولا بی آر نکال کر اس کی مائیکرو فلم کاپی بنائی اور پھر وہ اسے لیبارٹری سے باہر لے گیا۔ اس کے بعد انہوں نے وہ فارمولا ایک غیر ملکی کو فروخت کر دیا اور اس کے بدلے میں انہوں نے کثیر معاوضہ لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو عمران بیٹے۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ ڈاکٹر محسن شیرازی کو میں بھی بخوبی جانتا ہوں۔ وہ بے حد ذہین، محب وطن اور انتہائی قابل سائنس دان ہیں۔ وہ بھلا ایسا کیسے کر سکتے ہیں''...... سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے پاس مصدقہ خبر ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر محسن شیرازی کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ لیبارٹری سے کسی فارمولے کی مائیکرو فلم بنا کر اسے لیبارٹری سے باہر لا سکیں۔ تم شاید لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں نہیں جانتے۔ وہاں ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے اس قدر فول پروف انتظامات کر رکھے ہیں کہ لیبارٹری کے اندر نہ تو ایک سوئی تک لائی جا سکتی ہے اور نہ ہی لیبارٹری سے ایک تنکا تک باہر لے جایا جا سکتا ہے۔ اگر میں تمہاری یہ بات مان بھی لوں کہ ڈاکٹر محسن شیرازی نے اسٹرانگ روم سے فارمولا نکال کر اس کی مائیکرو فلم بنائی تھی تب بھی ڈاکٹر محسن شیرازی کے لئے

اس مائیکرو فلم کا باہر لانا ناممکن ہے''...... سر داور نے کہا۔

''کیوں۔ ناممکن کیوں ہے۔ کیا وہ لیبارٹری سے باہر نہیں جاتے''...... عمران نے کہا۔

''جاتے ہیں۔ لیبارٹری کا ہر سائنس دان مختصر یا طویل مدت کے لئے لیبارٹری سے باہر جاتا رہتا ہے لیکن اسے لیبارٹری سے باہر جانے یا واپس لیبارٹری میں آنے کے لئے کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ جب تک وہ ان تمام مرحلوں سے نہ گزر جائے اسے نہ تو لیبارٹری سے باہر جانے دیا جاتا ہے اور نہ ہی لیبارٹری کے اندر آنے دیا جاتا ہے''...... سر داور نے کہا۔

''وہ مراحل کیا ہیں''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اس کے بارے میں اگر تم خود ڈاکٹر اعجاز آفریدی سے بات کر لو تو وہ تمہیں مفصل جواب دے سکیں گے''...... سر داور نے کہا۔

''کیا آپ کے پاس ڈاکٹر اعجاز آفریدی کا کوئی ڈائریکٹ نمبر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں دیتا ہوں''...... سر داور نے کہا اور پھر انہوں نے عمران کو ایک نمبر نوٹ کرا دیا۔

''اگر کہو تو میں ڈاکٹر اعجاز آفریدی کو فون کر کے تمہارے بارے میں بتا دوں تاکہ وہ تمہاری ہر بات کا تسلی بخش جواب دیں''...... سر داور نے کہا۔

''ہاں۔ ڈاکٹر صاحب کانی تک چڑھے ہیں اور غصیلی طبیعت

کے مالک ہیں۔ ان سے بات کرتے ہوئے تو میری بھی روح فنا ہو جاتی ہے۔ وہ مجھے ننھا بچہ سمجھ کر یوں ڈانٹنا شروع ہو جاتے ہیں جیسے بچے کو ایک سے دس تک گنتی یا پھر حروف تہجی یاد کرانے کے لئے استاد غصہ کرتا ہے''...... عمران نے سہم جانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے میں انہیں تمہارے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ تم دس منٹ بعد انہیں کال کر لینا''...... سرداور نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کے دوست حماد ارشد نے واقعی ڈاکٹر محسن شیرازی کو ہی دیکھا تھا''...... بلیک زیرو نے عمران کو رسیور رکھتے دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں۔ اس کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر محسن شیرازی نے مارٹن سے خود اپنا تعارف اسی نام سے کرایا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اور جس آدمی کو اس نے ہوٹل میں دیکھا تھا کیا وہ بھی ڈاکٹر محسن شیرازی ہی تھا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ کوئی اور سائنس دان ہو اور اس نے

جان بوجھ کر ڈاکٹر محسن شیرازی کا نام استعمال کیا ہو تاکہ اگر لیبارٹری میں کبھی فارمولا چوری ہونے کی بات سامنے آئے تو ڈاکٹر محسن شیرازی کو ہی مورد الزام ٹھہرایا جا سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ممکن ہے لیکن تم نے ابھی سرداور کی بات نہیں سنی۔ لیبارٹری کے فارمولوں تک سوائے ڈاکٹر محسن شیرازی کے کسی اور رسائی حاصل نہیں ہے۔ وہ لیبارٹری کے اسٹرانگ روم کا فل انچارج ہے۔ لیبارٹری سے فارمولے نکالنا اور انہیں وہاں رکھنا اسی کا کام ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی اسٹرانگ روم میں نہیں جاتا''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور سیل فون کی اسکرین کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔

''ٹائیگر کی کال ہے''...... عمران نے اسکرین پر ٹائیگر کا نام دیکھ کر کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے سیل فون کا ایک بٹن پریس کیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

''یس ٹائیگر۔ کیا رپورٹ ہے۔ تم نے مارٹن کو رانا ہاؤس میں پہنچایا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''سوری باس۔ مارٹن کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''مارٹن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے ہوا یہ سب۔

کس نے ہلاک کیا ہے اسے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ابھی اس بات کا پتہ نہیں چل سکا ہے کہ مارٹن کو کس نے ہلاک کیا ہے لیکن جب میں اس کے ہوٹل میں پہنچا تو وہاں پہلے ہی ہڑبونگ مچی ہوئی تھی۔ ایک ویٹر سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ مارٹن کو اس کے آفس میں کسی نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ میں بھی ہڑبونگ کا فائدہ اٹھا کر مارٹن کے آفس کے پاس چلا گیا۔ اس کی لاش میز کے پیچھے کرسی پر پڑی ہوئی تھی اور اس کا پورا جسم گولیوں سے چھلنی تھا جیسے اس پر مشین گن یا پھر مشین پسٹل کا پورا برسٹ مارا گیا ہو''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کیا تم نے اس بات کا پتہ نہیں کیا کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ ایک لڑکی مارٹن سے ملنے آئی تھی۔ آنے سے پہلے اس نے مارٹن کو کال کر کے وقت لیا تھا۔ جب وہ ہوٹل پہنچی تو ایک ویٹر نے اسے مارٹن کے آفس میں پہنچا دیا تھا۔ آفس میں جانے کے بعد اسی ویٹر نے انہیں شراب سرو کی تھی اور کمرے سے باہر آ گیا تھا۔ ایک گھنٹے بعد جب ویٹر دوبارہ مارٹن کے آفس میں گلاس لینے گیا تو اس نے کرسی پر مارٹن کی خون سے لت پت لاش دیکھی تھی اور اس کے کہنے کے مطابق وہ لڑکی وہاں موجود نہ تھی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو کیا وہاں سے کسی نے اس لڑکی کو نکلتے ہوئے نہیں دیکھا

تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس ویٹر کے کہنے کے مطابق وہ اسی راہداری میں ہی موجود تھا جہاں مارٹن کا آفس تھا اور مارٹن کے آفس کے باہر دو مسلح افراد بھی ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس لڑکی کو اندر جاتے دیکھا تھا لیکن باہر آتے نہ دیکھا تھا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس لڑکی کا حلیہ کیا تھا''...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر اسے اس لڑکی کا حلیہ بتانے لگا جو مارٹن سے ملنے آئی تھی۔

''کیا ویٹر اور ہوٹل کے کسی آدمی کو معلوم ہے کہ وہ لڑکی کون تھی اور مارٹن سے کیوں ملنے آئی تھی''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں نے معلومات حاصل کی ہیں۔ اسٹاف نے لڑکی کو دیکھا ضرور تھا لیکن وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ انہوں نے پہلے لڑکی کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ پہلی بار ان کے ہوٹل میں آئی تھی۔ ان کے کہنے کے مطابق لڑکی خاصی حسین تھی۔ وہ مقامی لڑکی تھی اور سب جانتے تھے کہ مارٹن عیاش طبع انسان ہے اور اس سے لڑکیاں اکثر ملنے آتی رہتی ہیں اس لئے کسی نے اس پر زیادہ دھیان نہ دیا تھا۔ اس لڑکی نے مارٹن کو ڈائریکٹ کال کی تھی اور مارٹن نے کاؤنٹر مین کو لڑکی کا نام بتا کر کہا تھا کہ اس نام کی کوئی لڑکی کاؤنٹر پر آئی تو اسے اس کے آفس میں بھجوا دیا جائے پھر جب وہ آئی تو اس نے کاؤنٹر پر اپنا نام بتایا تو کاؤنٹر مین نے ایک

ویٹر کو بلا کر اسے اس کے ساتھ مارٹن کے آفس کی طرف بھیج دیا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کیا نام بتایا تھا اس لڑکی نے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ مقامی لڑکی تھی باس۔ اس نے اپنا نام میگی بتایا تھا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''تو تم نے اس کی تلاش میں اب تک کیا کیا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''میں اسے تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں باس۔ اس لڑکی کا جو حلیہ بتایا گیا ہے اس سے مجھے شک ہے کہ وہ لڑکی میک اپ میں تھی''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ہاں۔ تم نے مجھے لڑکی کا جو حلیہ بتایا ہے مجھے بھی لگ رہا ہے کہ وہ لڑکی میک اپ میں ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''میں کوشش کر رہا ہوں کہ جلد ہی اس لڑکی کے بارے میں، میں کوئی سراغ لگا لوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اپنی کوشش جاری رکھو اور جیسے ہی اس لڑکی کے بارے میں کچھ پتہ چلے فوراً مجھے کال کر کے رپورٹ دینا''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس اور باس میں نے ڈاکٹر محسن شیرازی کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے ہوٹل میں ڈاکٹر ہارون کے نام سے روم بک کرایا تھا۔ اس کے کاغذات بھی

اصل نہ تھے۔ ہوٹل میں ہر جگہ سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ میں نے ان تمام کیمروں کی فوٹیج چیک کی تھیں۔ ان فوٹیج میں مجھے ڈاکٹر محسن شیرازی بھی نظر آیا تھا۔ وہ ایک ٹیکسی میں آیا تھا۔ ٹیکسی ایک مخصوص کمپنی گرین ویلی کی تھی۔

وہ جس ٹیکسی میں ہوٹل آئے تھے اس ٹیکسی کا مجھے نمبر بھی مل گیا تھا۔ جب ڈاکٹر محسن شیرازی ہوٹل سے واپس گیا تو اس نے اسی کمپنی سے ایک ٹیکسی ہائر کی تھی۔ وہ ٹیکسی اسے لینے پہنچ گئی۔ مجھے اس ٹیکسی کا نمبر بھی فوٹیج میں مل گیا۔ میں نے متعلقہ کمپنی والوں سے رابطہ کر کے اس ڈاکٹر ہارون کو لے جانے والی ٹیکسی کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ جس روز وہ ٹیکسی ڈاکٹر ہارون کو پک کر کے ہوٹل سے روانہ ہوئی تو آدھے گھنٹے بعد ہی اس ٹیکسی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ اس ٹیکسی کو سامنے سے ایک ہیوی لوڈر ٹرک نے بری طرح سے ٹکر ماری تھی اور ٹیکسی کو کچلتا ہوا نکل گیا تھا''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

''اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ اس ٹیکسی میں ڈاکٹر محسن شیرازی تھا اور وہ ہلاک ہو چکا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''یس باس۔ ٹیکسی ڈرائیور اور ٹیکسی میں موجود مسافر دونوں بری طرح سے کچلے گئے تھے لیکن اتفاق سے ڈاکٹر محسن شیرازی کا چہرہ قابل شناخت تھا۔ اس کی لاش سٹی ہسپتال لے جائی گئی تھی۔ اس

کے پاس چونکہ کوئی شناخت نامہ نہ تھا اس لئے ہسپتال والوں نے اور متعلقہ تھانے والوں نے ضروری کارروائی کرنے کے بعد لاش کو سرد خانے بھیج دیا تھا۔ اس کے بعد پولیس نے اس لاش کی تصویر مقامی اخبارات میں بھی شائع کرائی تھی تاکہ اس کی شناخت ممکن بنائی جا سکے لیکن تاحال کسی نے کوئی کلیم نہیں کیا ہے۔ میں نے ہسپتال کے سرد خانے میں جا کر اس لاش کو خود چیک کیا تھا اور آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ لاش پر ماسک میک اپ تھا۔ میں نے اس لاش کے چہرے سے جھلی نما ماسک اتارا تو اس کا اصل چہرہ واضح ہو گیا اور وہ چہرہ ڈاکٹر محسن شیرازی کا ہی تھا“۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مارٹن نے ڈاکٹر محسن شیرازی سے ملاقات کی اس سے مائیکرو فلم لی اور اسے معاوضہ ادا کیا اور پھر جب ڈاکٹر محسن شیرازی وہاں سے نکلا تو اس پر فوراً قاتلانہ حملہ کرا دیا گیا۔ ڈاکٹر محسن شیرازی چونکہ میک اپ میں تھا اس لئے اسے ہلاک کرنے والوں کا خیال ہو گا کہ وہ گمنامی کی موت مارا جائے گا اور کسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے گا کہ مرنے والا میک اپ میں ڈاکٹر محسن شیرازی ہے“...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ اب تک کے حالات سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے اور جس طرح سے ٹیکسی پر لوڈر چڑھایا گیا تھا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اس ٹیکسی کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا گیا تھا۔ لوڈر کے ڈرائیور نے

اپنا کام کیا اور پھر وہاں سے بھاگ گیا۔ اطلاع کے مطابق وہ لوڈر بھی چوری کیا گیا تھا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”تو یہ سب سوچی سمجھی اسکیم کے تحت کیا گیا ہے“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اس لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ اگر اس نے مارٹن کو ہلاک کیا ہے تو پھر فارمولے کی فلم بھی یقیناً اسی کے پاس موجود ہو گی“...... عمران نے کہا۔

”یس باس“...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے سیل فون کان سے ہٹایا اور کال ڈراپ کر کے سیل فون اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر اب گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

”کیا کہہ رہا تھا ٹائیگر“...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ چونکہ عمران نے سیل فون آن کر کے کان سے لگا لیا تھا اور سیل فون کا لاؤڈر آن نہ کیا تھا اس لئے بلیک زیرو ان کے درمیان ہونے والی بات چیت نہ سن سکا تھا۔ عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

”معاملہ کافی گمبھیر ہوتا جا رہا ہے۔ مارٹن کو شاید آپ کی وجہ سے ہلاک کیا گیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”میری وجہ سے۔ کیا مطلب“...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ اتفاق سے اپنے دوست سے ملنے اس کے آفس میں چلے گئے تھے۔ آپ کے دوست کے آفس میں مارٹن پہلے سے ہی موجود تھا۔ وہ شاید آپ کے دوست کو ڈرا دھمکا اور باتوں میں الجھا رہا تھا تاکہ اس دوران اس کا کوئی آدمی آپ کے دوست حماد ارشد کے سپیشل روم کو چیک کر کے وہاں سے وہ ریکارڈنگ حاصل کر سکے۔ جب مارٹن نے آپ کو دیکھا تو وہ وہاں سے فوراً چلا گیا۔ اس بات کی خبر اس نے یقیناً اپنے باس کو دے دی ہو گی جس کا تعلق کسی غیر ملکی ایجنسی یا پھر مجرم تنظیم سے ہوسکتا ہے۔ آپ کا ذکر سن کر فوراً ہی غیر ملکی ایجنسی یا مجرم تنظیم حرکت میں آ گئی ہو گی اور مارٹن کو ہلاک کر دیا یا کرا دیا ہو گا تاکہ جب آپ کو فارمولے کی چوری کا پتہ چلے تو آپ مارٹن تک نہ پہنچ سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہوسکتا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ مارٹن کا تعلق کس سے ہے۔ کیا وہ کسی غیر ملکی سرکاری ایجنسی کا فارن ایجنٹ تھا یا پھر وہ کسی مجرم تنظیم کا آلہ کار تھا"...... عمران نے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور سر داور کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ ڈاکٹر اعجاز آفریدی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک باوقار اور کرخت آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ عزت مآب جناب ڈاکٹر اعجاز

آفریدی صاحب۔ مسمی علی عمران ولد سر عبدالرحمن، بندۂ نادان، بے سرو سامان، جس کی آپ کے سامنے چلتی نہیں زبان، بمشکل تمام بول رہا ہوں"...... عمران نے سہمی ہوئی آواز میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرانے لگا۔

"ہونہہ۔ تم۔ بس چل پڑا تمہاری زبان کا چرخہ۔ میں نے سر داور سے کہا بھی تھا کہ تمہاری مجھ سے بات نہ کرائے۔ تم خواہ مخواہ اوٹ پٹانگ باتیں کرنا شروع کر دیتے ہو اور میرا قیمتی وقت برباد کرتے ہو لیکن انہوں نے کہا تھا کہ تم مجھ سے بے حد اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہو۔ بہرحال وعلیکم والسلام و رحمتہ اللہ و برکاتہ"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے قدرے ناگوار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ۔ کس بات کا شکریہ"...... ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کو مکمل سلام کیا تھا اور آپ نے مجھے اس کا مکمل جواب دیا ہے اس بات کا شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مکمل سلام کرنے والے کو مکمل جواب دیا ہی جاتا ہے نانسنس۔ ہمارے مذہب میں یہی سکھایا جاتا ہے۔ تمہاری یہی بات مجھے پسند ہے کہ تم پورا سلام کرتے ہو ورنہ آج کل کے نوجوان پورا تو کیا

بڑوں کو سلام کرنا ہی بھول گئے ہیں۔ جسے دیکھو بڑا فرنگی بنا پھرتا ہے اور ہیلو ہائے سے ہی کام چلاتا رہتا ہے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے کہا۔

''بجا فرمایا آپ نے جناب۔ میری کیا مجال ہے جو آپ کی کسی بھی بات پر اختلاف کر سکوں۔ آپ مجھ سے سینکڑوں سال بڑے اور انتہائی جہاندیدہ انسان ہیں''...... عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سینکڑوں سال۔ کیا مطلب۔ یہ تم سے کس نے کہہ دیا کہ میں تم سے سینکڑوں سال بڑا ہوں۔ کیا تم میرا مذاق اُڑا رہے ہو۔ نانسنس''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں جناب۔ میری بھلا ایسی مجال کہاں کہ میں آپ کا مذاق اُڑا سکوں۔ میں تو آپ کی ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی بھی اُڑانے سے قاصر ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یہ تم کیا فضول باتیں کر رہے ہو۔ نانسنس۔ کیا تم نے مجھے ہنسی مذاق کرنے کے لئے فون کیا ہے۔ نانسنس''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے اور زیادہ غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں جناب۔ میں تو۔ میں تو۔ میں......'' عمران نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''یہ تم نے میں تو، میں تو کرنا کیوں شروع کر دیا ہے۔ بولو۔

کس لئے فون کیا ہے ورنہ میں رسیور رکھ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے اور زیادہ بھڑکتے ہوئے کہا۔

''وہ جناب۔ وہ۔ میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے۔ کہ وہ۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ وہ......'' عمران نے اسی انداز میں کہا جیسے ڈاکٹر اعجاز آفریدی کے سامنے اسے بولنے کی ہمت ہی نہ ہو رہی ہو۔

''دیکھو عمران۔ میرا وقت بے حد قیمتی ہے۔ میں تم سے بلا وجہ بات کر کے اپنا قیمتی وقت برباد نہیں کرنا چاہتا۔ سر داور نے کہا ہے کہ تم مجھ سے کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم واقعی کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہو تو بولو ورنہ میں واقعی رسیور رکھ دوں گا۔ سمجھے تم''...... ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا آپ کی شادی ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے ڈاکٹر اعجاز آفریدی بے اختیار اچھل پڑے ہوں۔

''شادی۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ کیا تم نے مجھ سے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے۔ یہ ہے تمہاری اہم بات۔ نانسنس''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کریڈل پر زور سے رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار رسیور کان سے ہٹا لیا۔

''آپ انہیں بلاوجہ پریشان کر رہے ہیں۔ اس لئے انہیں غصہ آ گیا اور انہوں نے فون بند کر دیا ہے۔ اب شاید وہ دوبارہ آپ سے بات نہیں کریں گے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''ہاں شاید۔ لیکن میرا ان سے بات کرنا ضروری ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور ری ڈائل کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی کی غصیلی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''...... عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم۔ میں نے کال منقطع کر دی تھی پھر تم نے دوبارہ کیوں کال کی ہے نانسنس''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیوں کیا میرا دوبارہ کال کرنا گناہ ہے''...... عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

''میں مصروف ہوں۔ میرا قیمتی وقت ضائع مت کرو۔ اب دوبارہ فون نہ کرنا''...... ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے کہا۔

''کیا قیمت ہے آپ کے وقت کی''...... عمران نے کہا۔

''قیمت۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو''...... ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے غرا کر کہا۔

''آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ آپ کا وقت قیمتی ہے تو آپ کے وقت کی جو بھی قیمت ہے میں ادا کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''تم۔ تم۔ تم میری توہین کر رہے ہو نانسنس۔ تمہاری یہ جرأت۔ کیا تم نے مجھے اس قدر بے اہم سمجھا ہوا ہے جو تم مجھ سے اس انداز میں بات کر رہے ہو۔ میں تمہاری شکایت کر دوں گا۔ نانسنس''۔ ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے کر دیں۔ میں بھی اعلیٰ حکام کو آپ کی شکایت کر دوں گا کہ آپ کی لیبارٹری سے آپ کی ناک کے نیچے سے پاکیشیا کا ایک ٹاپ سیکرٹ فارمولا چوری کر لیا گیا ہے۔ بی آر میزائل کا فارمولا جس کے موجد آپ ہیں اور جس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی آپ کی تھی''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بی آر میزائل کا فارمولا چوری ہو گیا ہے۔ کس نے کیا ہے چوری۔ تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے''...... اس بار دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے تھرائی ہوئی آواز میں کہا تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''یہ کام آپ کی ہی لیبارٹری کے ایک سائنس دان نے جو لیبارٹری کے اسٹرانگ روم کا انچارج بھی ہے کیا ہے۔ اس نے اسٹرانگ روم سے فارمولا نکالا اور پھر اس کی مائیکروفلم بنا لی اور اس نے ہی مائیکروفلم ایک غیر ملکی کو دے کر اس سے کثیر معاوضہ لیا تھا وہ بھی ڈالر کی شکل میں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ اسٹرانگ روم کا انچارج تو ڈاکٹر محسن شیرازی ہے۔ وہ۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس نے ایسا ہی کیا ہے جناب اور اس کے خلاف میرے پاس ناقابل تردید ثبوت ہیں۔ فارمولا لیبارٹری سے باہر لایا گیا ہے اور غیر ملکی کو فروخت کیا گیا ہے''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''ناممکن۔ قطعی ناممکن۔ میں نے لیبارٹری میں سیکورٹی کے تحت اور انتہائی فول پروف انتظامات کر رکھے ہیں۔ ان انتظامات کے ہوتے ہوئے کوئی کاغذ کا ایک ٹکڑا بھی لیبارٹری سے باہر نہیں لے جا سکتا فارمولا یا اس کی کاپی لے جانا تو بہت دور کی بات ہے''۔ ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے وثوق بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا ڈاکٹر محسن شیرازی اس وقت لیبارٹری میں ہی موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ وہ دو روز کی رخصت پر ہے''...... ڈاکٹر اعجاز آفریدی

نے جواب دیا۔

''دو روز کی نہیں۔ وہ ہمیشہ کی رخصت پر جا چکے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ ہمیشہ کی رخصت۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کو تفصیل بعد میں بتاؤں گا پہلے آپ یہ بتائیں کہ کیا آپ کی لیبارٹری میں ایسی سہولیات ہیں جن سے اس بات کو پتہ چل سکتا ہو کہ اسٹرانگ روم سے فارمولا نکال کر اس کی کاپی کی گئی ہے یا اس کی مائیکروفلم بنائی گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ساری ذمہ داری ڈاکٹر محسن شیرازی کی ہی تھی۔ وہی اسٹرانگ روم کا فل انچارج تھا۔ فارمولا نکال کر لانا اور اسے واپس رکھنا اسی کا کام تھا۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر وہ لیبارٹری سے فارمولا باہر نکال کر کیسے لے جا سکتا ہے۔ اس لیبارٹری سے باہر جانے والا کوئی بھی فرد مخصوص مرحلوں سے گزرے بغیر نہ باہر جا سکتا ہے اور نہ ہی واپس لیبارٹری میں آ سکتا ہے۔ اس سارے سسٹم کے بارے میں تم بھی بخوبی جانتے ہو''۔ ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے کہا۔

''ڈاکٹر محسن شیرازی نے یقیناً اس کا کوئی نہ کوئی توڑ نکال لیا ہو گا کہ جب اسے بے ہوشی کی حالت میں لیبارٹری سے باہر لے جایا جائے گا تو وہ اپنے ساتھ مائیکروفلم کیسے لے جا سکتا ہے''...... عمران

نے کہا۔

"کیسا توڑ۔ بے ہوشی کے عالم میں باہر جانے والوں کے لباس بھی بدل دیئے جاتے ہیں اور ان کی اسکن چیکنگ کی جاتی ہے"۔ ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے جواب دیا۔

"صرف اسکن چیکنگ ہی کی جاتی ہے۔ باقاعدہ اندرونی جسمانی نظام کی چیکنگ میرا مطلب ہے ایکسرے تو نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر محسن شیرازی نے وقتی طور پر مائیکرو فلم کو کسی کیپسول کی طرح نگل لیا ہو اور لیبارٹری سے باہر آ کر ہوش میں آنے کے بعد اگل لیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ بالکل ایسا ہو سکتا ہے اور اگر ایسا ہوا ہے تو بہت برا ہوا ہے۔ بی آر میزائل کا فارمولا انتہائی حساس اور قیمتی فارمولا ہے یہ فارمولا اگر کسی دشمن ملک کے ہاتھ لگ گیا تو ہمیں اس نئی ٹیکنالوجی کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ دشمن اس کا اینٹی بھی بنا سکتا ہے اور ہم سے پہلے اس میزائل کو تیار کر کے ہم پر تجربہ بھی کر سکتا ہے۔ یہ برا ہوا ہے۔ بہت ہی برا"...... ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے کہا۔

"بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا۔ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا کہ ڈاکٹر محسن شیرازی نے فارمولے کی کاپی جس کسی کو بھی فروخت کی ہے اس سے وہ واپس لا سکوں اس کے لئے چاہے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا کر کے تم مجھ پر ہی نہیں پوری قوم پر احسان کرو گے بیٹا۔ میری یہ ایجاد ملک و قوم کے لئے ہے اور میں کسی طور پر یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ جو فارمولا میں نے اپنے ملک اور اپنی قوم کے لئے ایجاد کیا ہے اس کا کوئی دوسرا ملک بھی فائدہ اٹھائے"۔ ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ آپ کا یہ فارمولا دوسرا کوئی ملک استعمال نہیں کر سکے گا۔ میں اس فارمولے کو پاکیشیا سے نکلنے ہی نہیں دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ"...... ڈاکٹر اعجاز آفریدی نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب اس لڑکی کا پتہ چلنا چاہئے جس نے مارٹن کو ہلاک کیا ہے۔ اس نے یقیناً اس فارمولے کے لئے ہی مارٹن کو ہلاک کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ مارٹن کو میری وجہ سے ہلاک کیا ہے اور اب تم سیاست دانوں کی طرح اپنا بیان بدل رہے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حالات اب مکمل طور پر میرے سامنے واضح ہوئے ہیں۔ اس لئے میں نے یہ بات کہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ ایک بار پھر عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر جیب

سے سیل فون نکالا۔ اسکرین پر ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے سیل فون کا بٹن پریس کر کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ میں نے اس لڑکی کا پتہ لگا لیا ہے''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

''گڈ۔ کون ہے وہ اور کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''مارٹن کو ہلاک کرنے کے بعد وہ لڑکی مارٹن کے دفتر کی کھڑکی سے دوسری راہداری میں نکل کر ہوٹل کے عقب کی طرف چلی گئی تھی۔ ہوٹل کے عقب میں بھی چند ٹیکسیاں موجود تھیں۔ ان سے پوچھ گچھ کرنے پر اس لڑکی کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ گرین ویلی کی ہی ایک ٹیکسی میں جاتی دیکھی گئی ہے۔ ایک آدمی نے اس ٹیکسی کا نمبر اور اس کے ڈرائیور کا نام بھی بتا دیا۔ میں نے کمپنی سے معلومات لیں تو پتہ چلا کہ ڈرائیور کا نام ماجد خان ہے۔ میں نے ماجد خان کا فون نمبر لے کر اس سے بات کی تو اس نے بتایا کہ اس نے اس لڑکی کو لارن ہوٹل کے عقب سے پک کر کے گریشن ہوٹل میں پہنچایا تھا۔ میں فوراً ہوٹل گریشن پہنچ گیا۔ ہوٹل گریشن کے ریکارڈ سے پتہ چلا کہ وہ لڑکی اسی ہوٹل میں فورتھ فلور کے کمرہ نمبر چار سو دس میں رہائش پذیر تھی۔ لڑکی کا نام ایانا تھا۔ اس کا تعلق تارکی سے تھا اور وہ پچھلے چھ روز سے اسی ہوٹل میں مقیم تھی۔

میرے پہنچنے سے پہلے اس نے ہوٹل چھوڑ دیا تھا اور وہ ہوٹل کی ہی ایک سروس کار کے ذریعے ایئر پورٹ روانہ ہوئی تھی۔ میرے پاس وقت کم تھا میں فوراً ایئر پورٹ روانہ ہو گیا۔ ایئر پورٹ سے معلومات حاصل کرنے پر پتہ چلا کہ اس نام کی کسی لڑکی نے کوئی فلائٹ نہیں لی تھی۔

میں نے ایئر پورٹ کی چیکنگ کی تو ایئر پورٹ کے لیڈیز واش روم میں ایک جھلی موجود تھی۔ وہاں ایک عورت کا لباس بھی موجود تھا اور یہ وہی لباس تھا جسے پہن کر ایانا نامی لڑکی ہوٹل گریشن سے روانہ ہوئی تھی۔ اس نے یہاں آتے ہی واش روم میں جا کر اپنا لباس اور میک بدلا اور پھر یہاں سے نکل گئی۔ اب چونکہ مجھے اس کے لباسوں اور اس کے حلیئے کے بارے میں معلومات نہیں ہیں اس لئے مجھے اسے تلاش کرنے میں مشکل پیش آ رہی ہے''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو وہ لڑکی یہاں سے نکلنے کی تیاری میں ہے''۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اس دوران ایئر پورٹ سے اب تک کون کون سی فلائٹ روانہ ہوئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میرے پہنچنے سے پہلے یہاں سے ابھی تک صرف ایک ہی فلائٹ روانہ ہوئی ہے باس اور وہ ایکریمیا کی فلائٹ تھی''...... ٹائیگر

نے کہا۔

''تم اس فلائٹ میں جانے والے افراد کی لسٹ حاصل کرو۔ میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو کال کر دیتا ہوں پھر تمہیں ایئر پورٹ کے مانیٹرنگ روم میں بھی داخلے کی اجازت مل جائے گی۔ وہاں جا کر تم اس فلائٹ میں جانے والے افراد کا جائزہ لینا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکی اسی فلائٹ سے گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اسے چند مزید ضروری ہدایات دیں اور رابطہ ختم کر دیا۔

''تم فوراً سر سلطان سے بات کرو اور ان سے کہو کہ وہ ایئر پورٹ کی متعلقہ اتھارٹی سے بات کریں اور ٹائیگر کو مانیٹرنگ روم میں جانے اور اس کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی ہدایات کر دیں''...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور فون کا رسیور اٹھا کر سر سلطان کے نمبر پریس کرنے لگا۔ عمران نے سیل فون کے نمبر پریس کئے اور پھر رابطے کا بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس۔ جولیا بول رہی ہوں''...... رابطہ ملتے ہی جولیا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''کوئی رپورٹ''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہم نے سارا ہوٹل چھان مارا ہے لیکن ہمیں یہاں کوئی بھی مشکوک آدمی نہیں ملا ہے البتہ تم نے جس تھرڈ فلور کے کمروں

کی ہمیں چیکنگ کا کہا تھا وہاں ہمیں ایک کمرہ خالی ملا ہے۔ وہاں ایک آدمی رہائش پذیر تھا لیکن اب وہ جا چکا ہے۔ کمرہ بالکل خالی ہے۔ ہوٹل انتظامیہ کے مطابق اس روم میں پاکیشیا کے دوسرے شہر سے آنے والا ایک عام سا کاروباری آدمی رہائش پذیر تھا۔ اس کا نام احسن تھا۔ وہ کل آیا تھا اور ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ یہاں سے جا چکا تھا۔ ہم نے اس کا نام و پتہ نوٹ کر لیا ہے۔ اس کا سیل فون نمبر بھی ملا ہے لیکن وہ نمبر آف جا رہا ہے۔ شاید یہی وہ آدمی تھا جس نے ہوٹل کے مالک کو ہلاک کیا ہے اور کام مکمل ہوتے ہی وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر اس کا فون نمبر بند ہے تو پھر اس کے بارے میں ملنے والی معلومات بھی جعلی ہی ہوں گی''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم واپس آ جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا میں چیف کو رپورٹ کر دوں''...... جولیا نے کہا۔

''چیف کے کہنے پر ہی میں نے تم سے رپورٹ لی ہے۔ میں انہیں خود ہی رپورٹ دے دوں گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سیل فون کان سے ہٹایا اور اسے آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔ اس اثناء میں بلیک زیرو، سر سلطان سے بات کر چکا تھا۔

"اگر وہ لڑکی اسی ایکریمی فلائٹ میں ہوئی تو"...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تو پھر ہمیں اس کے پیچھے جانا ہو گا۔ وہ پاکیشیا کا فارمولا لے گئی ہے اور میں کسی مجرم کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ پاکیشیا کا کوئی بھی فارمولا چوری کر کے لے جائے"...... عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"فلائٹ کے بارے میں پتہ چل جائے اور مانیٹرنگ روم سے ٹائیگر کو یہ پتہ چل جائے کہ وہ لڑکی کس حلیے میں ہے تو ہم ایکریمی فارن ایجنٹ کو کال کر کے ایکٹیو کر سکتے ہیں کہ وہ لڑکی جیسے ہی ایکریمیا پہنچے اس سے فارمولے کی مائیکرو فلم حاصل کر لی جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکریمیا جانے والی کوئی بھی فلائٹ ڈائریکٹ ایکریمیا نہیں جاتی۔ فیول حاصل کرنے کے لئے اسے متعدد ممالک میں لینڈنگ کرنی پڑتی ہے اور ہر ملک سے مسافر اس فلائٹ میں سوار بھی ہوتے ہیں اور اترتے بھی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکی ایکریمیا کی بجائے کسی اور ملک میں جا رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو ہم ان ممالک کی لسٹ حاصل کر لیتے ہیں جہاں جہاں یہ فلائٹ لینڈ کرتی ہے۔ تقریباً ہر ملک میں ہمارے فارن ایجنٹ موجود ہیں۔ لڑکی جہاں بھی اترے گی اس پر نظر تو رکھی جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ ٹھیک ہے۔ ٹائیگر کی کال آتی ہے تو میں اسے ان ممالک کی لسٹ حاصل کرنے کا کہتا ہوں جہاں یہ فلائٹ سٹے اور فیول حاصل کرنے کے لئے لینڈ کرے گی۔ اس کے بعد ہم ان ممالک کے فارن ایجنٹوں کو ایئر پورٹ روانہ کر دیں گے تاکہ وہ اس لڑکی کو تلاش اور پھر اس کی نگرانی کر سکیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈارک اسکائی ایجنسی کے سپر سیکشن کا چیف اپنے آفس میں مخصوص کرسی پر بیٹھا ایک فائل کو دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک میز پر پڑے مختلف رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... چیف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''پرائڈ کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بات کراؤ''...... چیف نے کہا تو ایک لمحے کے لئے فون میں خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو۔ پرائڈ بول رہا ہوں چیف''...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... چیف نے پوچھا۔

''کام ہو گیا ہے چیف''...... دوسری طرف سے پرائڈ نے

جواب دیا۔

''گڈ شو۔ تفصیل بتاؤ''...... چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میگی آلینڈ میں ہی اتر گئی تھی چیف۔ میں نے آلینڈ میں اپنے گروپ کو حکم دے کر پہلے ہی ایئر پورٹ روانہ کر دیا تھا اور پھر میں خود بھی تیز رفتار ہیلی کاپٹر لے کر آلینڈ پہنچ گیا۔ وہ جیسے ہی ایئر پورٹ سے باہر آئی۔ میں نے اس کا استقبال کیا اور پھر اسے لے کر روانہ ہو گیا۔ آپ سے فون پر بات کرانے کے بعد میں نے اس سے مائیکروفلم لی اور پھر میں راستے میں ہی اتر گیا۔ میں نے اسے ایک بند باڈی والی وین میں ایک سیکرٹ اڈے پر پہنچنے کا کہا تھا۔ میں نے وین کے نیچے ایک طاقتور بم نصب کر دیا تھا۔ جب میں اس سے مائیکروفلم لے کر وین سے اترا اور وین اسے لے کر روانہ ہوئی تو میں نے ریموٹ کنٹرول سے بم بلاسٹ کر دیا جس کے نتیجے میں وین کے ساتھ اس کے بھی پرخچے اُڑ گئے۔ اسے ہلاک کرنے کے فوراً بعد میں وہاں سے نکل آیا تھا''...... دوسری طرف سے پرائڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اب وہ مائیکروفلم کہاں ہیں''...... چیف نے پوچھا۔

''میں نے مائیکروفلم ہیڈ کوارٹر کے چیف سیکورٹی آفیسر کو دے دی ہے''...... پرائڈ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم فوراً انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ جب تک میں نہ

کہوں اس وقت تک تم باہر نہیں آؤ گے۔ سمجھ گئے تم''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے پرائنڈ نے جواب دیا تو چیف نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے رسیور رکھتے ہی میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ہیڈ کوارٹر''...... رابطہ ملتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

''ایڈورڈ بول رہا ہوں۔ سپر چیف سے بات کراؤ''...... چیف نے کرخت لہجے میں کہا۔

''وائس چیکنگ کے بعد رابطہ ہو جائے گا''...... دوسری طرف سے اسی انداز میں کہا گیا۔

''یس کرنل مورگن''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری اور خشک آواز سنائی دی۔

''ایڈورڈ بول رہا ہوں سپر چیف''...... ایڈورڈ نے اس با مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیوں فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے اسی انداز میں ک گیا۔

''ڈارک اسکائی ایجنسی کا مشن پورا ہو گیا ہے سپر چیف۔ پاکیش سے ڈاکٹر اعجاز آفریدی کے بی آر فارمولے کی کاپی مل گئی ہے''

ایڈورڈ نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ کہاں ہے فارمولا''...... دوسری طرف سے سپر چیف نے کہا۔

''پرائنڈ نے فارمولے کی مائیکرو فلم ہیڈ کوارٹر کے چیف سیکورٹی آفیسر کو دے دی ہے''...... ایڈورڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں چیف سیکورٹی آفیسر سے مائیکرو فلم لے کر اسے فوری طور پر ہارڈ لیبارٹری کے ڈاکٹر شیفرڈ کو بھیج دیتا ہوں۔ وہی فارمولا چیک کر کے بتا سکتا ہے کہ مائیکرو فلم میں بی آر میزائل کا اصل فارمولا ہے یا نہیں''...... سپر چیف نے کہا۔

''یس سپر چیف''...... ایڈورڈ نے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے سوپر چیف نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ سپر چیف نے ایڈورڈ سے اس بات کی تفصیل نہیں پوچھی تھی کہ پاکیشیا سے بی آر میزائل کا فارمولا کس نے اور کیسے حاصل کیا تھا۔ دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوا تو ایڈورڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''راجر بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں''...... ایڈورڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ حکم''...... دوسری طرف سے راجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو راجر۔ میں نے میکی کو آئی لینڈ پہنچنے کا حکم دیا تھا اور اس کے پیچھے پرائڈ کو بھیج دیا تھا۔ پرائڈ نے میرے احکامات پر عمل کرتے ہوئے میکی سے مائیکروفلم لے کر اسے ہلاک کر دیا ہے۔ میکی کو ہلاک کرنے کے بعد پرائڈ واپس یہاں آ گیا تھا اور اس نے مائیکروفلم ڈارک اسکائی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دی ہے۔ پرائڈ فیلڈ کا آدمی ہے۔ وہ نہ صرف میرے تمام ٹھکانوں کے بارے میں جانتا ہے بلکہ اسے ہیڈ کوارٹر کا بھی علم ہے۔ چونکہ اس نے آئی لینڈ میں جا کر میکی کو ہلاک کیا تھا اور اس سے مائیکروفلم لے کر یہاں آیا تھا اس لئے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اگر کسی بھی طرح اس بات کا علم ہو گیا کہ پاکیشیا کی ایک ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری سے بی آر میزائل کے فارمولے کی کاپی چوری کی گئی ہے تو وہ جاننے کی کوشش کرے گی کہ فارمولا کس نے چوری کیا تھا اور چوری کر کے اسے کہاں پہنچایا گیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والے عمران کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ انتہائی سیکرٹ اور ناممکن باتوں کا سراغ بھی لگا لیتے ہیں۔ یہ میرا ماسٹر مشن تھا جو مکمل ہو گیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ یہ مشن کسی بھی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس

کو پتہ چل سکے۔ اس لئے میں نے ان تمام ایجنٹوں کو ہلاک کرا دیا ہے جنہوں نے اس فارمولے کے حصول کے لئے کام کیا تھا۔ اب آخری آدمی پرائڈ زندہ بچا ہے۔ اسے اس معاملے کی تفصیلات کا علم ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم فوری طور پر اسے ختم کر دو تاکہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا سے سراغ لگاتے ہوئے ایکریمیا پہنچ بھی جائیں تو انہیں اس بات کی خبر نہ مل سکے کہ بی آر میزائل فارمولے کی کاپی چوری کرانے میں ڈارک اسکائی ایجنسی کا ہاتھ ہے۔ تم میری بات کا مطلب سمجھ رہے ہو نا''۔ ایڈورڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے راجر نے جواب دیا۔

''تو پھر یہ کام ابھی اور اسی وقت مکمل کرو اور جا کر پرائڈ کو ختم کر دو۔ اس کی لاش بھی اس طرح ٹھکانے لگا دو کہ اس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے''...... ایڈورڈ نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا چیف۔ میں پرائڈ کو ہلاک کر کے اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کر دوں گا جس سے اس کا نام و نشان تک مٹ کر رہ جائے گا''...... راجر نے کہا۔

''ہاں۔ یہی مناسب رہے گا۔ دھیان رکھنا پرائڈ بے حد تیز، ذہین اور خطرناک ایجنٹ ہے۔ اسے اس بات کی بھنک نہیں لگنی چاہئے کہ میں نے تمہیں اس کی ہلاکت کا آرڈر دیا ہے۔ اگر اسے

اس بات کی بھنک لگ گئی تو وہ غائب ہو جائے گا اور پھر اس کا ہاتھ آنا ناممکن ہو جائے گا''...... ایڈورڈ نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں اسے کچھ بھی معلوم ہونے سے پہلے ہی اس کے سر پر موت بن کر پہنچ جاؤں گا اور اس پر ایسا وار کروں گا کہ اس کے زندہ بچنے کی ایک فیصد بھی امکان نہ رہے گا''...... راجر نے کہا۔

''اوکے''...... چیف نے کہا اور پھر اس نے راجر کو چند مزید ہدایات دیں اور رسیور رکھ دیا۔

''اس پرائڈ کی ہلاکت کے بعد میرا ماسٹر مشن مکمل طور پر سیف ہو جائے گا اور اگر عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا سے ملنے والے کلیوز کے بل بوتے پر یہاں پہنچ بھی گئے تو انہیں اس بات کا پھر بھی علم نہ ہو سکے گا کہ یہ کام ڈارک اسکائی ایجنسی کا ہے''۔ ایڈورڈ نے اطمینان بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز کی سائیڈ پر پڑی ہوئی وہ فائل اٹھائی جو وہ پہلے دیکھنے میں معروف تھا اور اسے کھول کر اپنے سامنے رکھا اور اس کے مطالعے میں معروف ہو گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کچھ پتہ چلا''...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ٹائیگر نے بہت کچھ معلوم کر لیا ہے''...... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا معلوم کیا ہے اس نے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''گریٹن ہوٹل سے جو لڑکی ایئر پورٹ گئی تھی۔ مانیٹرنگ روم میں ٹائیگر کو اس لڑکی کو ٹریس کر لیا تھا۔ اس نے واقعی لیڈیز واش روم میں جا کر نہ صرف لباس تبدیل کیا تھا بلکہ اپنا میک اپ بھی بدل لیا تھا اور پھر وہ اسی فلائٹ کے ذریعے ایکریمیا روانہ ہو گئی تھی۔ ٹائیگر نے ایئر پورٹ امیگریشن پر اس کے کاغذات کی بھی جانچ پڑتال کی تھی۔ ان کاغذات کے مطابق اس کا تعلق مشی گن

سے تھا اور اس کا نام میرینا تھا۔ کاغذات کی رو سے وہ یہاں محض سیر و تفریح کے لئے آئی تھی اور پھر واپس روانہ ہو گئی تھی۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ میرینا نے مشی گن کی بجائے ایکریمی ریاست آلینڈ کا ٹکٹ لیا تھا۔ اتفاق سے ٹائیگر کے چند دوست جن کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے آلینڈ میں موجود تھے۔ اس نے ان سے رابطہ کیا اور انہیں اس لڑکی کا حلیہ بتا کر ان سے کہا کہ وہ ایئر پورٹ پہنچ کر اس لڑکی کی نگرانی کریں اور اس بات کا پتہ چلائیں کہ وہ آلینڈ میں کیا کرنے آئی ہے اور کس سے ملتی ہے۔ ٹائیگر نے مزید رپورٹ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ میرینا واقعی آلینڈ میں ڈراپ ہو گئی تھی۔ جب وہ ایئر پورٹ پر پہنچی تو اس کے استقبال کے لئے اس کا ایک فرینڈ وہاں موجود تھا۔ میرینا اس کے ساتھ ہی روانہ ہوئی تھی۔ میرینا کا فرینڈ اپنے ساتھ ایک بند باڈی والی وین لایا تھا۔ جب وہ میرینا کو لے کر بند باڈی والی وین میں روانہ ہوا تو ٹائیگر کے آدمیوں نے اس وین کا پیچھا کیا۔ وین شہری حدود سے نکل کر مضافاتی علاقے کی طرف جا رہی تھی پھر راستے میں رکی اور میرینا کا دوست اس وین سے باہر نکل گیا۔ اس وین کے پیچھے ایک اور کار بھی مسلسل آ رہی تھی۔ میرینا کا دوست اس کار میں سوار ہوا اور وین آگے روانہ ہو گئی اور پھر تھوڑی دور جاتے ہی اچانک زور دار دھماکہ ہوا اور اس وین کے پرخچے اُڑ گئے۔ وین کو دھماکے سے تباہ ہوتے دیکھ کر میرینا کا فرینڈ اپنی کار لے کر وہاں سے نکل گیا تھا۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ میرینا کے فرینڈ نے وین میں بم لگا رکھا تھا۔ اس نے شاید میرینا سے مائیکرو فلم حاصل کر لی تھی اور وین سے باہر آ گیا تھا اور پھر جیسے ہی وین آگے روانہ ہوئی اس نے کسی ریموٹ کنٹرول آلے سے بم کو بلاسٹ کر کے میرینا کو ہلاک کر دیا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو اب میرینا کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے یہ میرینا بھی فرضی نام معلوم ہو رہا ہے اور اگر اس لڑکی کا تعلق مشی گن سے تھا تو پھر اسے آلینڈ جانے کی کیا ضرورت آن پڑی تھی''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی سوچنے کی بات ہے۔ اس لڑکی کے ہلاک ہونے کے بعد اس بات کا بھی پتہ نہیں چل سکتا کہ اس کا تعلق ایکریمیا کی کس تنظیم یا کس ایجنسی سے تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جب تک اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ مارٹن اور اس لڑکی کا تعلق کس تنظیم یا ایجنسی سے ہے۔ ہمارے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہو گا کہ فارمولا چوری کرانے میں کس کا ہاتھ ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ اس دوران تو فارمولا نجانے کہاں سے کہاں پہنچ چکا ہو اور یہ فارمولا ہے بھی کاپی۔ اس کی نجانے اب تک کتنی مزید کاپیاں بنائی جا چکی ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

ی بات سے میں پریشان ہوں۔ فارمولا حاصل کرنے والوں نے اس بار اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان نہیں چھوڑا ہے جس سے ہمیں معمولی سا بھی کلیو مل سکتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"انہوں نے نہایت ذہانت، چالاکی اور ہوشیاری سے ساری پلاننگ کی ہے اور اب وہ فارمولے کو آگے بھیجتے ہوئے پیچھے ان تمام کڑیوں کو توڑتے چلے جا رہے ہیں جو اس چین سے منسلک تھیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ بھی ہو۔ میں ہر صورت میں اس بات کا پتہ چلاؤں گا کہ ڈاکٹر محسن شیرازی سے فارمولا خریدنے والی پارٹی کون تھی اور مارٹن اور اس لڑکی کا تعلق کس تنظیم یا کس ایجنسی سے تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس بات کا اب پتہ چلے گا کیسے"...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ سب معلوم کرنے کے لئے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے پڑیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ گہری سوچ میں گم ہو گیا۔ کچھ دیر اسی طرح بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری دفاع"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں

پلیز"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وزارت دفاع کے سیکرٹری کا نام سر راشد تھا وہ نہ صرف عمران کو بخوبی جانتے تھے بلکہ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہے۔ عمران کی ان سے اکثر بات چیت ہوتی رہتی تھی اس لئے پی اے بھی عمران کو جانتا تھا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ راشد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سیکرٹری دفاع سر راشد کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار مخصوص شگفتگی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم۔ آج اتنے دنوں بعد میری یاد کیسے آ گئی"...... دوسری طرف سے سر راشد نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب کیا کروں۔ ایک تو آپ خود مرد ہیں اور دوسرا آپ نے اپنا پی اے بھی مرد ہی رکھا ہوا ہے۔ اگر کوئی نسوانی آواز والی بات ہوتی تو پھر آپ کو شاید یہ جملہ الٹ ہی بولنا پڑتا کہ یہ کیا تم ہر وقت مجھے فون کرتے رہتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سر راشد بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سے خدا سمجھے۔ تمہارے بارے میں سر سلطان واقعی درست کہتے ہیں۔ بہرحال بتاؤ کیوں کال کیا ہے۔ میں نے ایک

ضروری میٹنگ میں جانا ہے“...... سرراشد نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ایس ایس ٹی لیبارٹری میں کام کرنے والے ایک سائنس دان ڈاکٹر محسن شیرازی جو لیبارٹری کے اسٹرانگ روم کے انچارج بھی تھے۔ وہ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ مجھے ان کے بارے میں مکمل تفصیلات چاہئیں“...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ ان کی ناگہانی موت پر مجھے بھی بے حد افسوس ہوا ہے لیکن یہ بات میرے لئے انتہائی حیرت کا باعث بنی ہے کہ وہ میک اپ میں ایک ہوٹل میں موجود تھے اور واپسی پر ایک ٹیکسی میں سفر کرتے ہوئے ایک ہیوی لوڈر سے ان کی ٹیکسی کا ایکسیڈنٹ ہوا اور وہ اس حادثے میں موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے“...... سرراشد نے کہا۔

”ان کی موت حادثاتی نہیں تھی بلکہ ایک غیر ملکی آدمی نے جس کا تعلق یا تو کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے یا پھر کسی غیر ملکی سرکاری ایجنسی سے ہے اسے ہلاک کرایا ہے۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے ایس ایس ٹی لیبارٹری کا ایک اہم فارمولا کاپی کر کے مجرموں کے حوالے کیا تھا جس کے بدلے میں انہیں کثیر معاوضہ ملا تھا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو ایسے آدمی نہیں تھے۔ تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے عمران بیٹے“......سرراشد نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرے پاس ان کے خلاف ناقابل تردید ثبوت ہیں جناب۔ آپ میرا کسی ایسے آدمی سے رابطہ کرا دیں جو ان کے آفس ورک کے بارے میں اور ان کی ذات کے بارے میں پوری تفصیلات جانتا ہو“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ واقعی انتہائی افسوسناک بات ہے۔ بہرحال تم مجھے پانچ منٹ کا وقت دو۔ میں تمہیں ابھی یہ سب معلوم کر کے بتاتا ہوں“...... سرراشد نے کہا۔

”اوکے۔ میں آپ کو دس منٹ بعد کال کرتا ہوں“...... عمران نے کہا اور اس نے رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو اس دوران چائے کا کپ لا کر عمران کے سامنے رکھ چکا تھا اور دوسرا کپ لے کر اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ عمران نے کپ اٹھایا اور چائے کے سپ لینے لگا۔ دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے لگا۔

”پی اے ٹو سیکرٹری وزارت دفاع“ دوسری طرف سے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب آپ۔ میں باس سے آپ کی بات کراتا ہوں“...... دوسری طرف سے پی اے نے کہا۔

”ہیلو۔ راشد بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد سرراشد کی آواز

سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''عمران بیٹے۔ تمہیں ڈاکٹر محسن شیرازی کے بارے میں جو کچھ بھی معلوم کرنا چاہتے ہو وہ تم ان کے دوست ڈاکٹر احمد عالم سے معلوم کر سکتے ہو۔ وہ تم سے مکمل تعاون کریں گے''......سر راشد نے کہا۔

''ان کا فون نمبر بتا دیں اور کیا وہ لیبارٹری میں ملیں گے یا اپنی رہائش گاہ پر''......عمران نے کہا۔

''وہ ان دنوں رخصت پر ہیں اور اپنی رہائش گاہ میں موجود ہیں۔ میں تمہیں ان کے فون نمبر کے ساتھ رہائش کا ایڈریس بھی بتا دیتا ہوں''...... سر راشد نے کہا اور پھر انہوں نے عمران کو ڈاکٹر احمد عالم کا فون نمبر اور ان کی رہائش گاہ کا پتہ نوٹ کرانا شروع کر دیا۔

''بے حد شکریہ۔ اللہ حافظ''......عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے سر راشد کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ڈاکٹر احمد عالم ریزیڈنسی''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر احمد عالم سے بات کرائیں''۔ عمران نے کہا۔

''او کے۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ڈاکٹر احمد عالم بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ سیکرٹری وزارت سائنس صاحب نے آپ سے ابھی میرے بارے میں بات کی ہو گی''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یس سر۔ فرمائیں سر''...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے آپ سے ڈاکٹر محسن شیرازی کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کیا آپ مجھے ملنے کا وقت دے سکتے ہیں''......عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ کیوں نہیں۔ آپ یہاں میری رہائش گاہ میں تشریف لے آئیں یا پھر آپ جہاں کہیں میں آپ سے خود ملنے کے لئے پہنچ جاؤں گا''...... ڈاکٹر احمد عالم نے کہا۔

''میں خود آپ کی رہائش گاہ آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ میں آپ کا منتظر رہوں گا''...... ڈاکٹر احمد عالم نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''او کے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔

''کیا ہوا۔ آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے عمران کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''پریشان نہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کیا یہ آدمی ڈاکٹر محسن شیرازی کے بارے میں وہ سب کچھ بتا بھی سکے گا جو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ایک بار اس سے مل لیں ہو سکتا ہے کہ اسے کچھ معلوم ہو یا اس سے کوئی ایسی ٹپ مل جائے جس سے آگے بڑھنے کے لئے کوئی لائن آف ایکشن ہی مل جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں اس سے ملنے جا رہا ہوں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران اسے اللہ حافظ کہہ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار میں سوار ڈاکٹر احمد عالم کی رہائش گاہ کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ آدھے گھنٹے بعد اس نے کار کاسٹرن کالونی کی کوٹھی نمبر تین سو دس کے بند پھاٹک کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ سائیڈ پر موجود کال بیل کے بٹن کی طرف بڑھ گیا۔ ستون پر ڈاکٹر احمد عالم کی نیم پلیٹ موجود تھی جس میں نام کے نیچے ڈگریاں بھی درج تھیں۔

ان ڈگریوں کے مطابق ڈاکٹر احمد عالم ایک سرکاری ہسپتال کے عام سے ڈاکٹر تھے۔ چونکہ وہ پاکیشیا کی سب سے بڑی اور انتہائی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری میں کام کرتے تھے اس لئے انہوں نے اپنی

شناخت چھپانے کے لئے یہ نیم پلیٹ لگائی ہوئی تھی۔ عمران نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ وہ اپنے لباس اور انداز سے ہی ملازم دکھائی دے رہا تھا۔

''جی جناب''...... ملازم نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے اور مجھے ڈاکٹر صاحب نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ رکیں۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں پھر آپ کار اندر لے آئیں''...... ملازم نے کہا اور واپس چلا گیا۔ عمران دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا تو عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ عمران نے کار اس کے پیچھے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ملازم کا انتظار کرنے لگا کیونکہ کوٹھی پر خاموشی طاری تھی اور ایسا لگتا تھا کہ یہاں ملازم کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔

''آئیں جناب''...... اسی لمحے عقب سے ملازم کی آواز سنائی دی تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ملازم کے پیچھے چلتا ہوا وہ سائیڈ میں بنے ہوئے ایک چھوٹے سے ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔

''آپ تشریف رکھیں میں صاحب کو آپ کی آمد کی اطلاع کرتا

ہوں''...... ملازم نے کہا۔

''رکو۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام آصف ہے جناب''...... ملازم نے جواب دیا۔

''یہ کوٹھی پر اس قدر خاموشی کیوں طاری ہے۔ کیا تمہارے صاحب کی فیملی کہیں گئی ہوئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ان کی بیگم گاؤں میں رہتی ہیں اور صاحب خود یہاں رہتے ہیں اور ان کے ساتھ صرف میں یہاں رہتا ہوں''۔ آصف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آصف باہر چلا گیا۔ اسی لمحے اسے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر لیکن صحت مند آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گھریلو لباس تھا اور آنکھوں پر نظر کا چشمہ۔ عمران اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

''مجھے ڈاکٹر احمد عالم کہتے ہیں''...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے علی عمران کہتے ہیں''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر اپنی ڈگریاں نہ بتائی تھیں تاکہ ڈاکٹر احمد عالم اسے بس سیکرٹ سروس کا ایک عام سا ممبر ہی سمجھے۔

''تشریف رکھیں''...... ڈاکٹر احمد عالم نے کہا اور پھر خود بھی وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ملازم آصف اندر داخل

ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشروف کی ایک بوتل تھی جس پر سرخ رنگ کا ٹشو لپٹا ہوا تھا۔ اس نے بوتل عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔

''آپ نہیں لیں گے''......عمران نے کہا۔

''جی نہیں۔ مجھے ڈاکٹر نے منع کیا ہوا ہے''...... ڈاکٹر احمد عالم نے روکھے سے لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''آپ ڈاکٹر محسن شیرازی کے بارے میں کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں اور کیوں''...... ڈاکٹر احمد عالم نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد خود ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ ڈاکٹر محسن شیرازی کو کب سے جانتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گذشتہ چار سالوں سے جب میں نے ایس ایس ٹی لیبارٹری کو جوائن کیا ہے''...... ڈاکٹر آصف نے جواب دیا۔

''کیا ڈاکٹر محسن شیرازی آپ سے سینئر تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ لیکن صرف چھ ماہ''...... ڈاکٹر احمد عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر محسن شیرازی کی ذاتی زندگی کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں''...... ڈاکٹر احمد عالم نے کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ ان کے دوست ان کے مخصوص ملاقاتی۔ ان کی گھر سے باہر پسندیدہ ایکٹیویٹیز''...... عمران نے کہا۔

'' وہ میرے انتہائی بے تکلف دوست تھے اور چونکہ میں یہاں اکیلا رہتا ہوں اس لئے میں اکثر ان کی رہائش گاہ پر چلا جاتا تھا اور ہم رات گئے تک اکٹھے رہتے تھے''...... ڈاکٹر احمد عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا غیر ملکیوں سے بھی ان کی دوستی تھی''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر احمد عالم بے اختیار چونک پڑا۔

''غیر ملکیوں سے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات''۔ ڈاکٹر احمد عالم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں نے بڑے سادہ سے الفاظ استعمال کئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ دوستی سے آپ کی کیا مراد ہے۔ غیر ملکی کلبوں اور ہوٹلوں میں تو ملتے ہی رہتے''...... ڈاکٹر احمد عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا کوئی غیر ملکی ان کی رہائش گاہ پر بھی آتا جاتا رہتا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسا میرے سامنے تو کبھی نہیں ہوا اور نہ میں نے کبھی سنا ہے لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... ڈاکٹر احمد عالم نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''آپ کا کوئی دوست جو حال ہی میں غیر ملک سے آیا ہو اور وہ یہاں کوٹھی میں بھی آیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ لیکن آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں''...... ڈاکٹر احمد عالم نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میری اطلاع کے مطابق ڈاکٹر محسن شیرازی نے چند روز قبل آپ کے ایک بنک اکاؤنٹ میں کثیر رقم جمع کرائی ہے۔ کیا یہ درست ہے''...... عمران نے اچانک کہا تو ڈاکٹر احمد عالم بے اختیار اچھل پڑا۔ عمران نے اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کے تاثرات دیکھ کر اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے یہ بات کی تھی لیکن اس کے سوال پر جس بری طرح سے ڈاکٹر احمد عالم اچھلا تھا یہ دیکھ کر عمران واقعی حیران رہ گیا تھا۔

''م۔ م۔ میرے اکاؤنٹ میں رقم۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... ڈاکٹر احمد عالم نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر محسن شیرازی ہلاک ہو چکے ہیں انہوں نے ایس ایس ٹی لیبارٹری کے اسٹرانگ روم سے پی آر میزائل کا فارمولا نکالا تھا اور اس فارمولے کی مائیکرو فلم بنائی تھی۔ وہ فارمولا لیبارٹری سے باہر لائے تھے اور پھر انہوں نے فارمولا ایک غیر ملکی کو دیا تھا جس کے بدلے میں ڈاکٹر محسن شیرازی کو پچاس لاکھ ڈالر کیش دیئے گئے تھے۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے غیر ملکی سے فارمولے کا سودا ایک کروڑ

ڈالر میں کیا تھا۔ جس کے لئے آدھا معاوضہ وہ پہلے لے چکے تھے اور آدھا معاوضہ انہیں فارمولے کی مائیکروفلم دینے کے بعد دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے مائیکروفلم لارن ہوٹل کے مالک مارٹن کو دی تھی اور اسی نے مائیکروفلم کے بدلے انہیں پچاس لاکھ ڈالر دیئے تھے اور آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ ڈاکٹر محسن شیرازی جب مارٹن کو مائیکروفلم دے کر نکلے تو راستے میں ایک ہیوی لوڈر ٹرک نے اس ٹیکسی کو ہٹ کیا تھا اور اسے کچل کر رکھ دیا تھا جس میں ڈاکٹر محسن شیرازی سوار تھے اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ کام مارٹن کے آدمیوں نے کیا تھا۔ فارمولا انہیں مل چکا تھا اس لئے انہوں اس بات کو چھپانے کے لئے کہ ڈاکٹر محسن شیرازی نے لیبارٹری سے فارمولا چوری کر کے کس کے حوالے کیا تھا انہیں ہلاک کروا دیا''...... عمران نے بغور ڈاکٹر احمد عالم کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ ڈاکٹر احمد عالم نہ صرف اس معاملے کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے بلکہ اس کا انداز اور پھر اس کی بدلتی ہوئی حالت ظاہر کر رہی تھی کہ وہ بذات خود بھی اس چکر میں ملوث ہے۔

''اوہ۔ لیکن ان سب باتوں سے میرا کیا تعلق ہے۔ آپ مجھے یہ سب کیوں بتا رہے ہیں''...... ڈاکٹر احمد عالم نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں کھوکھلا پن نمایاں تھا۔

''آپ لیبارٹری کے ان سائنس دانوں میں سے ایک ہیں جو

لیبارٹری میں آنے اور جانے والوں کو مخصوص ڈوز دے کر بے ہوش کرتے ہیں اور ان کے جانے اور آنے کی نگرانی کرتے ہیں اور ان کے جسموں کی اسکیننگ کرتے ہیں تاکہ باہر سے آنے والا اپنے ساتھ کوئی بھی چیز لیبارٹری میں نہ لا سکے اور نہ ہی کوئی خفیہ طور پر لیبارٹری کی کوئی چیز لیبارٹری سے لے جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ایسا ہی ہے''...... ڈاکٹر احمد عالم نے پریشانی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

''آخری بار جب ڈاکٹر محسن شیرازی لیبارٹری سے باہر جانا چاہتے تھے تو آپ نے انہیں بے ہوش کر کے ان کے جسم کی اسکیننگ کی تھی''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ بالکل کی تھی''...... ڈاکٹر احمد عالم نے کہا۔

''تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کی نظروں میں وہ مائیکروفلم نہیں آئی جو ڈاکٹر محسن شیرازی نے اپنے پاس چھپا رکھی تھی''۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر احمد عالم کا رنگ اُڑ گیا۔

''ایسا کچھ نہیں تھا ان کے پاس۔ میں نے ان کی مکمل اسکیننگ کی تھی۔ اگر ان کے پاس کوئی مائیکروفلم ہوتی تو وہ مجھے ضرور نظر آ جاتی۔ آپ کو اس معاملے میں یقیناً بڑی غلط فہمی ہوئی ہے''۔ ڈاکٹر احمد عالم نے کہا لیکن اس کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ اس معاملے میں یقینی طور پر ملوث ہے۔

"آپ کو سیکرٹری دفاع صاحب نے میرے بارے میں کیا بتایا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں اور چیف کے اختیارات صدر مملکت سے بھی زیادہ ہیں اور آپ مجھ سے ڈاکٹر محسن شیرازی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر احمد عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ آپ کے تعاون کا شکریہ۔ اب اجازت دیں"۔ عمران نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر احمد عالم بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے پھر وہ عمران کو چھوڑنے اس کی کار تک آیا۔ ملازم نے پھاٹک کھولا تو عمران اپنی کار باہر لے آیا لیکن دور جانے کی بجائے اس نے کار نزدیک ہی ایک سائیڈ روڈ پر روکی اور پھر سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس میں سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور اس کا اینٹی اٹھا کر جیب میں رکھا اور پھر کار سے باہر آ گیا۔

عمران نے کار کا دروازہ لاک کیا اور پھر وہ دوبارہ ڈاکٹر احمد عالم کی کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے کوٹھی کی تفصیلی تلاشی لینے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ ڈاکٹر احمد عالم اپنے انداز اور رویئے کی بنا پر اسے مشکوک لگ رہا تھا۔ ڈاکٹر احمد عالم کے چہرے پر اس نے ایسے تاثرات دیکھ لئے

تھے کہ وہ اس معاملے میں یا تو براہ راست ملوث تھا یا پھر اسے اس بات کا علم تھا کہ ڈاکٹر محسن شیرازی لیبارٹری سے مائیکرو فلم باہر کیسے لے گیا تھا۔ اس لئے وہ ڈاکٹر احمد عالم کو اچھی طرح چیک کرنا چاہتا تھا۔

عمران نے کوٹھی کی سائیڈ گلی میں پہنچ کر جیب سے گیس پسٹل نکالا اور اس کا رخ کوٹھی کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹک ٹک کی آواز کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار کیپسول پسٹل سے نکل کر کوٹھی کے اندر جا گرے۔ عمران نے پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ عقبی طرف ایک تنگ سی گلی تھی جس میں کوٹھیوں کے عقب حصے تھے۔ کوٹھی کی چار دیواری کچھ زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے عمران اس طرف سے آسانی سے کوٹھی میں داخل ہو سکتا تھا لیکن وہ تقریباً پانچ منٹ تک گلی میں ہی موجود رہا تاکہ اندر فائر ہونے والی گیس کے اثرات ختم ہو جائیں۔ پانچ منٹ بعد عمران نے اچھل کر چار دیواری پر دونوں ہاتھ رکھے اور ایک جھٹکے سے وہ دیوار پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ اندر موجود ڈاکٹر احمد عالم اور اس کا ملازم دونوں بے ہوش پڑے ہوں گے اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں سائیڈ راہداری سے ہوتا ہوا سامنے کی سمت پہنچ گیا۔ پورچ میں کار ویسے ہی موجود تھی۔
عمران کوٹھی میں داخل ہوا اور پھر اس نے ملازم آصف کو ایک کمرے میں کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے چیک کر لیا۔ وہ کرسی پر

اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے آرام کر رہا ہوں اور اس حالت میں ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا اس لئے نیچے گرنے سے محفوظ رہا تھا عمران آگے بڑھا اور پھر اس نے وہ کمرہ تلاش کر لیا جس میں ڈاکٹر احمد عالم موجود تھا۔ یہ بیڈ روم تھا لیکن ڈاکٹر احمد عالم بیڈ کی بجائے ایک صوفہ پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ عمران نے اطمینان سے کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن کمرے میں کوئی مشکوک چیز موجود نہ تھی۔ عمران نے اس کمرے کے علاوہ کوٹھی کے ہر کمرے کی تفصیل سے تلاشی لے ڈالی لیکن کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جس سے اسے اس معاملے میں کوئی مدد مل سکتی۔ پھر اس نے سٹور سے رسی کا بنڈل اٹھایا اور واپس ڈاکٹر احمد عالم کے بیڈ روم میں پہنچ کر اس نے رسی کی مدد سے ڈاکٹر احمد عالم کو کرسی پر باندھ دیا اس کے بعد اس نے جیب سے اینٹی گیس کی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی ڈاکٹر احمد عالم کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن لگا کر اسے اس نے جیب میں ڈال کر صوفے کے سامنے پڑی ہوئی میز اٹھا کر ایک سائیڈ پر رکھی اور دوسری کرسی اٹھا کر ڈاکٹر احمد عالم کے سامنے رکھ کر اس پر وہ خود بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر احمد عالم کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ

ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

''یہ۔ یہ کیا مطلب۔ تم۔ تم۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔ کیا مطلب''...... پوری طرح ہوش میں آتے ہی ڈاکٹر احمد عالم نے تقریباً چیختے ہوئے اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر محسن شیرازی کو مائیکرو فلم باہر لے جانے میں تم نے ہی مدد کی تھی۔ تم اور ڈاکٹر محسن شیرازی آپس میں ملے ہوئے تھے اور مارٹن کو فارمولے والی مائیکرو فلم دے کر اس سے ملنے والے معاوضے کے برابر کے حصہ دار تھے۔ بولو۔ یہ سچ ہے نا''...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مم۔ مم میں اس میں ملوث نہیں ہوں۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... ڈاکٹر احمد عالم نے چونک کر کہا۔

''سنو ڈاکٹر احمد عالم۔ تمہارا ملازم بے ہوش پڑا ہوا ہے اور اب یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہے اس لئے اگر تم زندگی بچانا چاہتے ہو تو سب کچھ خود ہی تفصیل سے بتا دو''...... عمران کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

''یہ سب بکواس ہے۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ساری تمہاری من گھڑت باتیں ہیں۔ کون ہو تم کیا تم میرے دشمنوں کے آدمی ہو''...... ڈاکٹر احمد عالم نے یکلخت

چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس طرح چیخنے چلانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ میں نے صرف ٹریگر دبانا ہے اور تمہاری لاش گٹڑ میں بہتی نظر آئے گی۔ جو سچ ہے خود ہی بتا دو ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بڑی آسانی سے یہ معلوم کر لے گی کہ تم نے ڈاکٹر محسن شیرازی کو مائیکروفلم کیسے لے جانے دی تھی اور تمہارے اکاؤنٹ میں ڈاکٹر محسن شیرازی نے کتنی رقم ٹرانسفر کی تھی لیکن تم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور زندگی بار بار نہیں ملا کرتی۔ تم انتہائی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔ انتہائی اعلیٰ عہدے پر فائز ہو۔ ہوسکتا ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے تم نے یہ قدم اٹھایا ہو اس لئے اب بھی وقت ہے کہ تم خود ہی سب کچھ بتا دو۔ اس طرح تمہاری زندگی بچ سکتی ہے اور تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے لیکن اگر تم نے ضد کی تو اس کا نتیجہ تمہارے حق میں انتہائی عبرتناک نکلے گا۔ میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں۔ انکار کی صورت میں میں مشین پسٹل کا سارا میگزین تم پر خالی کر دوں گا''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم نجانے کیا کہہ رہے ہو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے تو تم کیوں مجھ پر زبردستی کر رہے ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تم پر اور حکومت پر اپنی بے گناہی ثابت کر دوں گا''...... اس بار ڈاکٹر احمد عالم نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اب تمہاری مرضی۔ اگر تم خودکشی کرنا ہی چاہتے ہو تو میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر مشین پسٹل کی نال ڈاکٹر احمد عالم کی کنپٹی سے لگا کر اسے دبا دیا۔

''صرف تین تک گنوں گا پھر ٹریگر دبا دوں گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رک رک کر گنتی شروع کر دی۔ ڈاکٹر احمد عالم کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں خوف کی شدت سے باہر کو ابل آئیں اور اس کا چہرہ پسینے میں بھیگ گیا۔

''رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تم واقعی گولی چلا دو گے۔ رک جاؤ''...... ڈاکٹر احمد عالم نے انتہائی خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''بولتے جاؤ ورنہ گنتی وہیں سے شروع ہو جائے گی جہاں سے رکی تھی اور یہ بھی سن لو کہ جو کچھ تم بتاؤ گے اسے کنفرم بھی کیا جائے گا''...... عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا۔

''میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ۔ لیکن یہ مشین پسٹل ہٹا لو۔ میں سب کچھ بتا دوں گا سب کچھ۔ مجھے حکومت کی دی ہوئی سزا قبول ہے لیکن تم مجھے مار مت''...... ڈاکٹر احمد عالم نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران پیچھے ہٹ کر دوبارہ سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ مشین پسٹل کا رخ اس نے ڈاکٹر احمد عالم کی طرف ہی رکھا تھا۔

"پپ پپ۔ پانی۔ مجھے پانی دو۔ میں مر جاؤں گا۔ مجھے پانی دو"...... ڈاکٹر احمد عالم نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا عمران نے اس کی حالت دیکھی تو وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس نے کچن میں جا کر گلاس میں پانی بھرا اور واپس آ کر اس نے گلاس ڈاکٹر احمد عالم کے منہ سے لگا دیا۔ ڈاکٹر احمد عالم نے اس طرح پانی پینا شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب گلاس خالی ہو گیا تو عمران نے گلاس ہٹایا اور اسے ایک طرف میز پر رکھ دیا۔ پانی پینے کے بعد اب ڈاکٹر احمد عالم کی حالت پہلے کی نسبت کافی بہتر ہو گئی تھی۔

"سنو۔ کیا تم مجھ سے سودا کرتے ہو۔ یہ دولت تم لے دو اور میری نشاندہی نہ کرو تو میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دیتا ہوں"...... ڈاکٹر احمد عالم دوبارہ سودے بازی پر اتر آیا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ فطرتی طور پر انتہائی حریص آدمی ہے۔

"اس کا فیصلہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ تم مجھے پہلے پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"پلیز وعدہ کرو۔ چلو ایسا ہے کہ آدھی دولت تم لے لو اور آدھی مجھے دے دینا۔ میرے پاس پچیس لاکھ ڈالر ہیں"...... ڈاکٹر احمد عالم نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"وقت ضائع مت کرو ڈاکٹر احمد عالم۔ اس سے پہلے کہ جو کچھ تم نے کسی کے حوالے کیا ہے وہ ملک سے باہر نکال جائے تم مجھے

تفصیل بتا دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نن نن۔ نہیں ایسے نہیں۔ پہلے تم وعدہ کرو"...... ڈاکٹر احمد عالم اپنی بات پر اڑ گیا۔

"وعدہ کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو تمہاری زندگی بخش دی جائے گی ورنہ......" عمران نے کہا تو ڈاکٹر احمد عالم کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ۔ میں بتاتا ہوں۔ ڈاکٹر محسن شیرازی اور میں دونوں گہرے دوست تھے۔ ڈاکٹر محسن شیرازی ایس ایس ٹی لیبارٹری کے اسٹرانگ روم کے انچارج تھا۔ ایک روز ڈاکٹر محسن شیرازی نے مجھے بتایا کہ ایک غیر ملکی پارٹی اس سے ایک اہم فارمولا حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کے عوض وہ کثیر دولت دینے پر تیار ہے۔ وہ مجھے آدھی دولت دینے پر تیار تھا کیونکہ میری آمادگی کے بغیر وہ یہ مائیکرو فلم یا کسی بھی چیز پر لیبارٹری سے باہر نہ لے جا سکتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ایک کروڑ ڈالر کا سودا ہے۔ اس نے پچیس لاکھ ڈالر میرے اکاؤنٹ میں پہلے ہی منتقل کرا دیئے تھے اور باقی پچیس لاکھ ڈالر کام ہو جانے کے بعد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے چونکہ خود ہی سودا طے کر لیا تھا اور خود ہی میرے انٹرنیشنل اکاؤنٹ میں پچیس لاکھ ڈالر ٹرانسفر کرا دیئے تھے اس لئے میں آمادہ ہو گیا اور پھر اس نے اسٹرانگ روم سے بی آر میزائل کے فارمولے کی مائیکرو فلم بنائی اور اسے ایک میٹل کیپسول میں ڈال کر نگل لیا۔ اس کے بعد

اس نے رخصت لی اور جب اسے لیبارٹری سے نکالنے کے لئے پروسس کا آغاز ہوا تو میں نے اس بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے اس کی خود اسکیننگ کی کہ اس کے پیٹ میں کیپسول موجود ہے وہ کسی بھی مشین سے ظاہر نہ ہو۔ اس طرح ڈاکٹر محسن شیرازی مائیکرو فلم لے کر نکل گیا۔ لیکن پھر اطلاع ملی کہ ڈاکٹر محسن شیرازی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھ گیا کہ اب شاید مجھے مزید پچیس لاکھ ڈالرز نہیں ملیں گے۔ میرے پاس پچیس لاکھ ڈالر پہنچ چکے تھے میرے لئے یہی بہت تھے۔ اس لئے میں نے خاموشی اختیار کر لی''...... ڈاکٹر احمد عالم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کون سی پارٹی تھی جس نے ڈاکٹر محسن شیرازی سے فارمولے کا سودا کیا تھا۔ اس کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''اس ایجنسی کا نام ڈارک اسکائی ہے''...... ڈاکٹر احمد عالم نے دھیمی آواز میں جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ڈارک اسکائی ایجنسی۔ تمہارا مطلب ہے ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی''۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''ہاں''...... ڈاکٹر احمد عالم نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ مارٹن کا تعلق ایکریمیا کی ڈارک اسکائی

ایجنسی سے تھا اور فارمولا اسی ایجنسی نے حاصل کیا ہے''۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے''...... ڈاکٹر احمد عالم نے کہا۔

''کیا تمہیں یہ خیال نہ آیا کہ تم پاکیشیا کا اہم ترین فارمولا تھوڑی سی دولت کے لئے دشمنوں کو فروخت کر رہے ہو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر احمد عالم نے بے اختیار سر جھکا لیا۔ اس کے چہرے پر اب ندامت کے تاثرات واضح دکھائی دے رہے تھے لیکن اب اس ندامت کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ اس نے ڈاکٹر محسن شیرازی کے ساتھ مل کر ملک کے ایک اہم دفاعی ہتھیار کے فارمولے کا سودا کر کے اسے دشمنوں کے حوالے کر دیا تھا۔

''مم مم۔ مجھ سے غلطی ہو گئی''...... ڈاکٹر احمد عالم نے دھیمی آواز میں کہا۔

''یہ غلطی نہیں۔ جرم ہے۔ ناقابل تلافی جرم جو غداری کے زمرے میں آتا ہے اور اس ملک میں غداری کی کیا سزا ہے یہ تم بخوبی جانتے ہو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر احمد عالم خاموش ہو گیا۔

''مجھے یہ کہتے ہوئے بے حد دکھ اور افسوس ہو رہا ہے ڈاکٹر احمد عالم کہ تم نے اس قدر اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود ملک سے غداری کی ہے اور غداری کی سزا ہمیشہ موت ہوتی ہے''...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

''مم۔مم۔مگر تم نے وعدہ کیا تھا''...... ڈاکٹر احمد عالم نے عمران کے لہجے سے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے وعدہ کیا تھا میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا لیکن تم جیسے غدار کو اگر میں نے زندہ چھوڑ دیا تو قوم مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی اور میری زندگی صرف اور صرف ملک وقوم کی امانت ہے''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں ڈاکٹر احمد عالم کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور ڈاکٹر احمد عالم کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی۔ اس کا بندھا ہوا جسم چند لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور اٹھ کر اس نے ڈاکٹر احمد عالم کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھول دیں۔ اس نے ایک بار پھر تسلی کے ساتھ ڈاکٹر احمد عالم کی رہائش گاہ کی تلاشی لی لیکن اسے وہاں سے ڈارک اسکائی ایجنسی کے بارے میں کوئی ثبوت نہ مل سکا۔ ڈاکٹر احمد عالم کا ملازم ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اسے دو گھنٹوں تک ہوش نہیں آسکتا۔ وہ بے گناہ تھا اس لئے عمران نے اسے زندہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ڈارک اسکائی کے چیف کا نام کرنل مورگن تھا۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا آفس ورک میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل مورگن نے کرخت لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے البرٹ کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ بات کراؤ''...... کرنل مورگن نے چونک کر کہا۔ البرٹ پاکیشیا میں ڈارک اسکائی ایجنسی کا فارن ایجنٹ تھا۔

''ہیلو۔ البرٹ بول رہا ہوں پاکیشیا سے''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کرنل مورگن بول رہا ہوں''...... کرنل مورگن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں نے ایک اہم اطلاع دینے کے لئے آپ کو کال

کی ہے''...... دوسری طرف سے البرٹ نے کہا۔

''کیا اطلاع ہے''...... کرنل مورگن نے سخت لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر محسن شیرازی نے لیبارٹری کے جس سائنس دان ڈاکٹر احمد عالم کی مدد حاصل کی تھی اسے ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے البرٹ نے جواب دیا تو کرنل مورگن بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ کس نے قتل کیا ہے اسے''...... کرنل مورگن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''میرے ایک ساتھی کی اطلاع کے مطابق وہ ڈاکٹر احمد عالم کی رہائش گاہ کی نگرانی کر رہا تھا تاکہ موقع ملنے پر ڈاکٹر احمد عالم کو ہلاک کیا جا سکے۔ ہمیں اس بات کی خبر ملی تھی کہ ڈاکٹر محسن شیرازی نے لیبارٹری سے فارمولے کی مائیکروفلم نکالنے کے لئے ڈاکٹر احمد عالم کی مدد حاصل کی تھی جو لیبارٹری سے باہر جانے اور واپس آنے والے ہر انسان کے جسم کی مکمل اسکیننگ کرتا ہے۔ وہ بھی ڈاکٹر محسن شیرازی کی طرح دولت کا رسیا ہے اور دولت کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے اسے ایک کروڑ ڈالر کا آدھا حصہ دینے کا کہا تھا اور اس نے ہم سے پچاس لاکھ ڈالرز ایڈوانس وصول کر کے آدھا معاوضہ پہلے ہی ڈاکٹر احمد عالم کے انٹرنیشنل اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیا تھا۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے اسے مزید پچیس لاکھ ڈالر دینے کا وعدہ کیا تھا اس لئے ڈاکٹر احمد عالم اس کا ساتھ دینے

پر آمادہ ہو گیا تھا اور اس نے ڈاکٹر محسن شیرازی کو مائیکروفلم سمیت محفوظ انداز میں لیبارٹری سے نکل جانے کا موقع فراہم کر دیا تھا۔ جب یہ بات میرے علم میں آئی تو میں نے اپنے طور پر ڈاکٹر احمد عالم کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ معلومات حاصل کرنے پر مجھے پتہ چلا کہ وہ ڈاکٹر محسن شیرازی کا انتہائی کلوز فرینڈ ہے اور انہوں نے مل کر لیبارٹری سے پہلے بھی کئی قیمتی چیزیں اُڑائی تھیں اور دونوں ایک دوسرے سے کوئی راز نہ چھپاتے تھے۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے ڈاکٹر احمد عالم کو اس معاملے کے بارے میں بھی ساری تفصیل بتا دی تھی کہ اس نے ایکریمیا کی ڈارک اسکائی ایجنسی سے سودا کیا ہے کہ وہ ایک کروڑ ڈالرز کے عوض ہے لیبارٹری سے بی آر میزائل فارمولے کی کاپی بنا کر انہیں دے گا''...... دوسری طرف سے البرٹ نے کہا تو کرنل مورگن بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ یہ بات ڈاکٹر محسن شیرازی کو کس نے بتائی تھی''۔ کرنل مورگن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہ حماقت راڈنی سے سرزد ہوئی تھی چیف۔ اس نے ڈاکٹر محسن شیرازی کو قائل کرنے کے لئے ڈارک اسکائی ایجنسی کا حوالہ دیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر محسن شیرازی سے کہا تھا کہ ڈارک اسکائی ایجنسی ایک بار جو سودا کر لیتی ہے۔ سودا پورا کرنے کے بعد گارنٹی سے پورا معاوضہ ادا کرنے کی پابند ہوتی ہے۔ ایکریمیا اور ڈارک اسکائی ایجنسی کا سن کر ہی ڈاکٹر محسن شیرازی نے اطمینان کا اظہار کیا تھا

اور کام کرنے کی حامی بھری تھی''...... البرٹ نے کہا۔

''یہ راڈنی انتہائی نانسنس تھا۔ اسے منع بھی کیا گیا تھا کہ وہ ایجنسی کا نام کسی بھی صورت میں ظاہر نہیں کرے گا پھر اس نے اتنی بڑی حماقت کیوں کی تھی''...... کرنل مورگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''راڈنی کی عادت ہے چیف کہ اسے جس کام سے منع کیا جائے وہ کام وہ ضرور کرتا ہے اس کی اس عادت کی وجہ سے ایجنسی کو کئی بار نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس کے باوجود آپ نے فارمولے کے حصول کا کام اسے سونپ دیا تھا۔ اس کی حماقت کی وجہ سے ڈارک اسکائی ایجنسی کا نام ڈاکٹر محسن شیرازی کو معلوم ہوا اور ڈاکٹر محسن شیرازی نے اس کی تفصیل ڈاکٹر احمد عالم کو بتا دی جو اس کا دوست تھا''...... البرٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ ڈاکٹر احمد عالم کی ہلاکت کے بارے میں تم کچھ بتا رہے تھے''...... کرنل مورگن نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ جب مجھے اس ساری تفصیل کا علم ہوا تو مجھے خدشہ لاحق ہوگیا کہ اگر ڈاکٹر احمد عالم کو کسی سرکاری ایجنسی یا پاکیشیا سیکرٹ سروس نے گھیر لیا تو وہ ان کے سامنے آسانی سے منہ کھول سکتا ہے اور انہیں بتا سکتا ہے کہ ڈاکٹر محسن شیرازی سے فارمولا کس نے حاصل کیا ہے اس لئے میں نے فوری طور پر اسے ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تا کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری لیکن اس سے پہلے کہ ہم اسے ہلاک کرتے اسے کسی اور نے ہلاک کر دیا گیا اور

آپ کو یہ سن کر یقیناً افسوس ہوگا کہ ڈاکٹر احمد عالم کو ہلاک کرنے والا علی عمران ہے''...... دوسری طرف سے البرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور آخر میں اس کے منہ سے علی عمران کا نام سن کر کرنل مورگن اس بری طرح سے اچھلا جیسے اسے یکلخت کسی انتہائی زہریلے بچھو نے کاٹ لیا ہو۔

''علی عمران''...... کرنل مورگن کے منہ سے نکلا۔

''یس چیف۔ علی عمران کو ڈاکٹر احمد عالم کی رہائش گاہ سے باہر نکلتے دیکھا گیا ہے اور اس کے جانے کے بعد جب میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ اس رہائش گاہ میں داخل ہوا تو وہاں ہمیں ڈاکٹر احمد عالم کی لاش چھلنی حالت میں ملی تھی۔ عمران نے اسے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا''...... البرٹ نے جواب دیا تو کرنل مورگن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران، ڈاکٹر احمد عالم تک پہنچ گیا تھا اور اس نے ڈاکٹر احمد عالم کا منہ کھلوا لیا تھا''...... کرنل مورگن نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ ڈاکٹر احمد عالم کی لاش جس حالت میں ملی ہے اسے دیکھ کر صاف لگ رہا ہے کہ اس سے پہلے پوچھ گچھ کی گئی ہے اور پھر اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے''...... البرٹ نے کہا۔

''تو تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر احمد عالم نے عمران کو بتا دیا ہے کہ ڈاکٹر محسن شیرازی سے بی آر میزائل کا فارمولا ایکریمیا

کی ڈارک اسکائی ایجنسی نے حاصل کیا ہے''...... کرنل مورگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ ڈاکٹر احمد عالم کا تعلق بھی ایس ایس ٹی لیبارٹری سے ہے۔ اگر اس نے عمران کو کچھ نہ بتایا ہوتا تو عمران اسے اس طرح ہلاک کر کے نہ جاتا''...... البرٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر عمران کے سامنے ڈارک اسکائی ایجنسی کا نام آ گیا ہے تو پھر وہ یقینی طور پر ایکریمیا پہنچنے کی کوشش کرے گا تاکہ ڈارک اسکائی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر یہاں سے فارمولے کی نقل واپس حاصل کر سکے''...... کرنل مورگن نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔

''یس چیف۔ بی آر میزائل کا فارمولا پاکیشیا کے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے ہر صورت میں واپس حاصل کرنے کی کوشش کرے گی''...... البرٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے بروقت یہ ساری باتیں بتا دیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اب مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا ہے۔ تم اب فوری طور پر سارے کام چھوڑ کر اس علی عمران پر نظر رکھو۔ جب وہ ملک سے باہر جانے لگے تو مجھے فوراً کال کر کے رپورٹ دو گے''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''یس چیف۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ میں عمران کی سائنسی آلات کی مدد سے نگرانی کر سکوں۔ میرا اس سے دور رہنا ہی بہتر

ہے''...... البرٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پوری طرح محتاط رہ کر اس کی نگرانی کرو لیکن اسے کسی صورت بھی تمہاری نظروں سے اوجھل نہیں ہونا چاہئے''۔ کرنل مورگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو دو بار پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ہارڈ ایجنسی کے سابقہ چیف کرنل جیکب سے بات کراؤ''۔ کرنل مورگن نے کہا۔

''یس چیف''...... پرسنل سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ کرنل جیکب ہارڈ ایجنسی کا سابقہ چیف اور اس کا دوست تھا اور وہ چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے متعدد بار ٹکرا چکا تھا اور وہ ان کے خلاف کام کرنے کا وسیع تجربہ رکھتا تھا اس لئے وہ ان کے بارے میں اسے اہم معلومات فراہم کر سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''کرنل جیکب سے بات کریں چیف''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ کرنل مورگن بول رہا ہوں''...... کرنل مورگن نے کہا۔

"یس کرنل۔ میں کرنل جیکب بول رہا ہوں۔ اتنے دنوں بعد آج میری یاد کیسے آ گئی"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ انداز بے حد بے تکلفانہ تھا۔

"کرنل جیکب۔ تمہارے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کیا معلومات ہیں"...... کرنل مورگن نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... دوسری طرف سے کرنل جیکب نے چونک کر کہا۔

"مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ ایک معاملے میں شاید ہمارا ان سے ٹکراؤ ہو جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس بارے میں پہلے سے معلومات حاصل کر لوں"...... کرنل مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ان کے بارے میں مجھے جو کچھ معلوم ہے میں بتا دیتا ہوں۔ یہ خاصی تیز اور فعال سروس ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا عمران نامی ایجنٹ انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمران کے پوری دنیا میں تقریباً ہر فیلڈ کے اہم آدمیوں سے رابطے رہتے ہیں اور وہ ایسی معلومات بھی آسانی سے حاصل کر لیتا ہے جنہیں حاصل کرنا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ وہ انتہائی ذہین ہونے کے ساتھ ہر قسم کے حالات سے نپٹنے کا ہنر جانتا ہے اور اسے شکست دینا تقریباً ناممکن ہے"...... کرنل جیکب نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ساری باتیں میرے علم میں بھی ہیں لیکن میرا اور میری ایجنسی کا کبھی ان سے ٹکراؤ نہیں ہوا اور نہ ہی میرے پاس ان کا کوئی ریکارڈ موجود ہے۔ کیا تمہارے پاس ان کے حلیوں کے بارے میں کوئی تفصیل ہے یا ان کی کوئی تصاویر ہیں"...... کرنل مورگن نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ یہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ اکثر یہ لوگ میک اپ میں ہوتے ہیں البتہ اس عمران کے بارے میں فائل موجود ہے جس میں اس کے اصل چہرے کی تصاویر بھی ہیں"۔ کرنل جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم اس عمران کی فائل کی کاپی مجھے بھجوا دو"...... کرنل مورگن نے کہا۔

"اوکے۔ میں بھجوا دیتا ہوں"...... کرنل جیکب نے کہااور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل مورگن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہونہہ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرنل جیکب جیسا آدمی اس قدر تعریف کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ سروس واقعی خطرناک ہو گی اس لئے مجھے اس کے یہاں آنے سے پہلے ہی اس

WWW.PAKISTANIPOINT.COM
PAKISTANIPOINT

کا بندوبست کر لینا چاہئے''...... کرنل مورگن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر کریڈل کو دو بار پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ٹریسا جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ''...... کرنل مورگن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل مورگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل مورگن نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''مادام ٹریسا لائن پر ہیں چیف''...... پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کراؤ بات''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''ٹریسا بول رہی ہوں چیف''...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''اس وقت کہاں موجود ہو تم''...... کرنل مورگن نے پوچھا۔

''یہیں ناراک میں ہوں چیف''...... ٹریسا نے جواب دیا۔

''انتونیو کہاں ہے''...... کرنل مورگن نے پوچھا۔

''انتونیو بھی میرے ساتھ ہے''...... ٹریسا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''انتونیو کو ساتھ لے کر میرے آفس میں آجاؤ۔ تم سے انتہائی ضرورت بات کرنی ہے''...... کرنل مورگن نے تیز لہجے میں کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو دو بار دبا دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''انتونیو اور اس کی گرل فرینڈ ٹریسا کو میں نے کال کیا ہے۔ انہیں میرے آفس بھجوا دینا''...... کرنل مورگن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ یہ دونوں ڈارک اسکائی ایجنسی کے بے حد ذہین، فعال اور ٹاپ ایجنٹ تھے۔ دونوں متناسب اور ورزشی جسموں کے مالک تھے۔ نشانہ بازی اور مارشل آرٹ میں بھی وہ دونوں ماہر تھے۔ ہر قسم کا اسلحہ چلانے میں بھی مہارت رکھتے تھے اس لئے ان کے نام سے بے شمار کارنامے منسوب تھے۔ وہ ناراک کے ایک لگژری فلیٹ میں رہتے تھے۔ انتونیو سنجیدہ طبع آدمی تھا اور وہ کسی یونیورسٹی کے پروفیسر کی طرح ہر وقت سوچ میں غرق اور بے حد سنجیدہ نظر آتا تھا جبکہ ٹریسا خوش مزاج اور قدرے باتونی طبیعت کی مالک تھی اس لئے وہ انتونیو کو خشک مزاج کہہ کر چھیڑتی تھی۔ دونوں کٹر یہودی تھے اور دنیا بھر میں یہودیوں کی سربلندی کے خواہاں رہتے تھے۔ کرنل مورگن، ٹریسا کو کال کر کے خود اپنے دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ پھر نجانے کتنی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر انٹرکام کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''چیف۔ ٹریسا اور انتونیو حاضری کی اجازت چاہتے ہیں''۔

دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''او کے۔ بھجوا دو''...... کرنل مورگن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے موجود فائل کو بند کر کے میز کی دراز میں رکھ کر دراز بند کی ہی تھی کہ دروازہ کھلا اور درمیانے قد اور ورزشی جسم کا مالک ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس سے قدرے نکلتی ہوئی قدآور تناسب جسم کی عورت تھی جس کے سر کے تراشے ہوئے اور بھورے رنگ کے تھے۔ مرد کے چہرے پر سنجیدگی اور قدرے سوچ کا تاثر نمایاں تھا۔ جبکہ عورت کے چہرے پر ہلکی سی شوخی نمایاں طور پر نظر آ رہی تھی۔ دونوں نے کمرے میں داخل ہو کر کرنل مورگن کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''آؤ ٹریسا اور انتونیو۔ بیٹھو''...... کرنل مورگن نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ انتونیو نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور سرخ رنگ کی ٹائی باندھ رکھی تھی جبکہ ٹریسا نے جینز کی پینٹ اور سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول نمایاں نظر آ رہے تھے۔ کاندھے پر ایک لیدر بیگ لٹکا ہوا تھا جو اس نے کاندھے سے اتار کر کرسی کے ساتھ رکھ دیا تھا۔

''کیا تم دونوں کبھی ایشیا گئے ہو''...... کرنل مورگن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے کئی مشن وہاں مکمل کئے ہیں''...... ٹریسا

نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور تم''...... کرنل مورگن نے انتونیو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ مجھے ایشیا بے حد پسند ہے اور میں کئی بار وہاں جا چکا ہوں''...... انتونیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پسند کی وجہ کیا ہے''...... چیف نے چونک کر کہا۔

''مجھے ایشیا اس لئے بھی پسند ہے کہ وہاں کی عورتیں بڑی خوبصورت ہوتی ہیں اور مرد ان کے آگے پیچھے گھومتے نظر آتے ہیں''...... انتونیو نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل مورگن بے اختیار مسکرا دیا جبکہ اس کی بات سن کر ٹریسا اسے گھورنے لگی۔

''پاکیشیا بھی گئے ہو''...... کرنل مورگن نے پوچھا تو دونوں چونک پڑے۔

''پاکیشیا''...... ان دونوں کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

''ہاں۔ پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کیا ہے تم نے''...... کرنل مورگن نے پوچھا۔

''نو چیف۔ ہم وہاں گھومنے پھرنے کے لئے تو ضرور گئے تھے لیکن وہاں کبھی کوئی مشن مکمل نہیں کیا''...... ٹریسا نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے''...... کرنل مورگن نے کہا تو اس بار ٹریسا اور انتونیو دونوں بے

اختیار چونک پڑے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو ایک لمحے کے لئے معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تو کسی کو مکمل معلومات حاصل نہیں ہیں کیونکہ یہ لوگ اور ان کا چیف سب خفیہ رہتے ہیں۔ البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک ایجنٹ علی عمران بے حد معروف ایجنٹ ہے۔ اس کے بارے میں ہم بہت کچھ جانتے ہیں۔ وہ واقعی ایک خطرناک اور انتہائی ذہین ایجنٹ ہے''...... ٹریسا نے جواب دیا۔

''کیا تمہاری اس سے ذاتی طور پر ملاقات ہوئی ہے''...... کرنل مورگن نے پوچھا۔

''نو چیف۔ ایک بار ہمارا اس سے مقابلہ ہوتے ہوتے رہ گیا تھا۔ چونکہ ہم وہاں صرف سیر وتفریح کے لئے گئے ہوئے تھے اس لئے ہم نے مقابلہ کرنے کی بجائے وہاں سے واپس آنا زیادہ بہتر سمجھا اور ہم دونوں وہاں سے کافرستان آگئے لیکن آپ کیوں یہ سب پوچھ رہے ہیں۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کوئی مشن ہے''...... ٹریسا نے کہا۔

''مشن ہمارا نہیں ہے۔ ان کا ہے''...... کرنل مورگن نے جواب دیا تو ٹریسا اور انتونیو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''اوہ۔ ان کا مشن لیکن کہاں اور کیا ہے ان کا مشن''...... ٹریسا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں''...... کرنل مورگن نے کہا اور پھر پاکیشیا سے بی آر میزائل کے فارمولے کو چوری کرانے کی تفصیل مختصر طور پر بتا دیا۔

''اب یہ حتمی اطلاع ملی ہے کہ عمران نے ڈاکٹر احمد عالم کو ہلاک کر دیا ہے اور اس کی لاش جس حالت میں پائی گئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر احمد عالم نے اسے ہماری ایجنسی کے بارے میں تفصیلات فراہم کر دی ہیں۔ عمران کے سامنے چونکہ حتمی طور پر ڈارک اسکائی ایجنسی کا نام آ چکا ہے تو اسے اس بات کا بھی یقین ہو گا کہ فارمولا بھی ڈارک اسکائی ایجنسی کے پاس موجود ہے۔ وہ ہر صورت میں اس فارمولے کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور اس کے لئے ظاہر ہے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں آئے گا اس لئے میں نے سوچا کہ بجائے اس کے کہ وہ لوگ یہاں آئیں تب ہم ان کا مقابلہ کریں۔ کیوں نہ ہم پیشگی حملہ کر کے اس عمران کا خاتمہ کر دیں اور میں نے تمہیں اسی کام کے لئے بلایا ہے''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ چاہتے ہیں کہ ہم پاکیشیا جا کر اس علی عمران کو ہلاک کر دیں''...... انتونیو نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''ہمارا وہاں ٹارگٹ صرف عمران کا خاتمہ ہو گا''...... ٹریسا نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سمجھو روح ختم ہو جائے گی۔ باقی لوگ اگر ادھر آئے بھی سہی تو ان کا مقابلہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے''...... کرنل مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ آپ جیسے حکم دیں۔ ہم ویسا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ سوچ لیں کہ اگر یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن پر کام کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں تو یہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کریں گے اس لئے ایسا نہ ہو کہ جب ہم وہاں پہنچ کر اس عمران کے خاتمے کے لئے کوئی پلاننگ کریں اور اس دوران یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں''...... ٹریسا نے کہا۔

''میں بھی ٹریسا سے اتفاق کرتا ہوں چیف۔ یہ ہمارا ملک ہے جبکہ پاکیشیا ان کا ملک ہے۔ وہاں انہیں سب سہولیات مہیا ہوں گی جو ہمیں یہاں میسر ہیں اس لئے ان کا یہاں مقابلہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ وہ لامحالہ کسی فلائٹ کے ذریعے ہی یہاں پہنچیں گے۔ ہم مستقل طور پر یہاں ایئر پورٹ پر چیکنگ کا انتظام کر دیتے ہیں اور پھر یہاں پہنچتے ہی جب ان پر اچانک فائرنگ ہو گی تو وہ کیسے بچ سکیں گے''...... انتونیو نے کہا۔

''بس چیف۔ عمران بے حد تیز اور فعال آدمی ہے۔ یہاں آتے ہی وہ ڈارک اسکائی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا کیونکہ اس کے بارے میں بہت سے افراد جانتے ہیں اور پھر وہ انتہائی تیزی سے کام کر کے ڈارک اسکائی کے ہیڈ

کوارٹر تک پہنچ جائے گا۔ اب آپ جیسے حکم دیں اگر یہاں اس کے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جال نہ بچھایا گیا تو وہ ہر صورت میں ڈارک اسکائی کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائے گا اور اگر ایسا ہوا تو پھر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کیا کر سکتا ہے''...... ٹریسا نے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں انہیں یہاں آنے سے روکو۔ اس کے لئے تمہیں چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے تم نے ہر صورت میں اس کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم اس کی رہائش گاہ کو میزائلوں سے اڑا سکتے ہو یا اس کی کار پر میزائل مار سکتے ہو یا پھر اسے سرعام گولی سے اڑا سکتے ہو''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''تو یہ کام ہم یہاں بیٹھے بھی کر سکتے ہیں چیف''...... ٹریسا نے کہا تو کرنل مورگن چونک پڑا۔

''وہ کیسے''...... کرنل مورگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم کوئی کرمنل گروپ ہائر کرتے ہیں جو یہ تمام کام آسانی سے کر سکتے ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق پاکیشیا میں ایک صامالی گروپ ایسا ہے جو ایسے کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتا ہے۔ میرا اس گروپ کے انچارج سے رابطہ ہے۔ اس کا نام کیونگا ہے۔ خاصا معاوضہ لیتا ہے لیکن ایسے کام کرنے میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ آپ کہیں تو میں اس سے رابطہ کرتی ہوں اور اسے عمران کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دے دیتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اس کے حملے سے نہ بچ سکے گا''...... ٹریسا نے کہا۔

''نہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ ایسا میں بھی کر سکتا تھا لیکن مجھے مجرم گروپوں کی کارکردگی اور ایجنٹوں کی کارکردگی میں فرق کا اندازہ ہے اس لئے وہی کام تم اور انداز میں کرو گے جبکہ مجرم گروپ اور انداز میں کریں گے''...... کرنل مورگن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ درست کہہ رہے ہیں''...... انتونیو نے کہا۔

''اگر تم پاکیشیا جا کر اسے ہلاک نہیں کرنا چاہتے تو ٹھیک ہے۔ تم یہاں رہ کر ان کا انتظار کرو۔ وہ پاکیشیا سے جیسے ہی روانہ ہوں گے مجھے ان کے بارے میں اطلاع مل جائے گی اور میں تمہیں ان کی آمد کے بارے میں بتا دوں گا اور پھر یہ تمہاری ذمہ داری ہو گی کہ تم ان سب کو ہر صورت میں ہلاک کر دو۔ مجھے ہر صورت میں ان کی موت سے مطلب ہے اور بس''...... کرنل مورگن نے کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد کہا تو دونوں کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''اوکے چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر یہاں آئے تو ہم ان پر موت بن کر جھپٹ پڑیں گے۔ میں اور انتونیو آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم انہیں کسی بھی صورت میں ڈارک اسکائی کے ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچنے دیں گے۔ وہ جیسے ہی یہاں پہنچیں گے ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے''...... ٹریسا نے کہا۔

''گڈ۔ تو اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا تمہاری ذمہ داری ہے''...... کرنل مورگن نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ونگٹن کے ایک معروف ہوٹل کے کمرے میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے اور کاغذات کے مطابق ان کی یہاں آمد کا مقصد سیر و سیاحت تھا۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے تین گھنٹوں سے زیادہ وقت گزر چکا تھا اور اب تک انہوں نے سوائے گپ شپ کرنے کے اور کچھ نہ کیا تھا۔

''کیا ہم یہاں صرف اس طرح کمرے میں بیٹھ کر گپیں ہانکنے اور وقت گزارنے کے لئے ہی آئے ہیں''...... اچانک صالحہ نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''ہاں۔ عمران صاحب ہم تو واقعی اس ہوٹل کے کمرے تک ہی محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ آپ کا آخر پروگرام کیا ہے۔ کیا آپ نے معلوم کر لیا ہے کہ ڈارک اسکائی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں ڈارک اسکائی ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا پڑے گا اب

یہ تو ممکن نہیں ہے کہ ہم باہر جائیں اور کسی سے بھی پوچھیں تو وہ ہمیں بتا دے کہ ڈارک اسکائی کا ہیڈ کوارٹر فلاں جگہ موجود ہے''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اس کے لئے ہمیں باہر جا کر ہاتھ پیر تو مارنے ہی پڑیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''تمہارے خیال میں ہمیں کہاں کہاں ہاتھ پاؤں مارنے چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے یہ ہیڈ کوارٹر کتنا بھی خفیہ ہو بہرحال اس کے بارے میں کوئی نہ کوئی تو جانتا ہوگا۔ معلومات حاصل کرنے کے لئے ہمیں باہر تو نکلنا ہی پڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''تو کیا تمہارے خیال میں کوئی کام جوتے گھسائے بغیر ممکن نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تم سوچ سکتے ہو ہم نہیں۔ اگر تمہارا ارادہ نہیں ہے تو بتا دو یہ کام ہم سب مل کر کر لیتے ہیں۔ تم پڑے رہو یہاں اور کرو آرام''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''سچ تو یہی ہے ابھی میرا کام کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ میں واقعی آرام کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''یہ تم کہہ رہے ہو''...... جولیا نے اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس بار میں نے بھی تنویر کی طرح سوچنا شروع کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تنویر کی طرح۔ کیا مطلب''...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ یہ ٹریس کرنے والا کام تم کرو۔ جب تم ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لو گے تو میں اور تنویر ڈائریکٹ ایکشن کر کے مشن مکمل کر لیں گے۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا۔

''تم کیسے ڈیشنگ ایجنٹ بن سکتے ہو۔ تم تو ہر کام کے لئے لمبی چوڑی پلاننگ کرنے کے عادی ہو''...... تنویر نے برا سا منہ بنا کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ان کی ہنسی رک گئی۔ عمران نے سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے کہ یہاں فون کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ ایئر پورٹ سے سیدھے یہاں پہنچے تھے اور ابھی تک انہوں نے کسی سے کوئی رابطہ نہ کیا تھا۔

''لیس مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

''رونالڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لیس رونالڈ۔ کہاں ہو تم''...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

اس نے چونکہ فون کا لاؤڈر آن کر دیا تھا اس لئے اس کے ساتھی

بھی ان کی باتیں سن رہے تھے۔

"میں بحفاظت اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا ہوں۔ انہیں ڈاج دینے میں مجھے مشکل تو پیش آئی تھی لیکن بہرحال میں انہیں ڈاج دینے میں کامیاب ہو گیا تھا"...... دوسری طرف سے رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے ہوا تھا یہ سب۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے حکم پر میں اور میرے چھ ساتھی عام سے میک اپ کر کے ٹراؤن ایئر پورٹ سے اسی جہاز میں سوار ہوئے تھے جن میں آپ اور آپ کے ساتھی موجود تھے۔ آپ کے حکم پر جب جہاز ناراک پہنچا تو ہم جہاز سے پہلے اتر گئے اور امیگریشن سے کلیئرنس کرانے کے بعد ہم جان بوجھ کر الگ الگ راستوں پر چلے گئے۔ باہر ڈارک اسکائی ایجنسی کے متعدد مسلح افراد سویلین لباسوں میں موجود تھے۔ ہم نے چونکہ عام سے میک اپ کئے ہوئے تھے اور ان کے پاس جدید کیمرے تھے جن سے وہ ایئر پورٹ سے نکلنے والوں کا بغور جائزہ لے رہے تھے اس لئے ہمارے میک اپ چیک ہونے پر وہ چونک پڑے۔ ہم چونکہ الگ الگ راستوں سے باہر آئے تھے اور ہم جان بوجھ کر پبلک مقام سے ہوتے ہوئے جا رہے تھے اس لئے انہیں ہم پر حملہ کرنے کا کوئی موقع نہ ملا۔ میرے ساتھی لوگوں کی بھیڑ میں گم ہو گئے اور مختلف پوائنٹس پر پہنچ کر انہوں نے نہ صرف میک اپ تبدیل کئے بلکہ لباس بھی بدل

لئے۔ میرے پیچھے ٹریسا لگی ہوئی تھی جو کسی طرح بھی میرا پیچھا چھوڑنے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔ میرا قد کاٹھ آپ سے ملتا جلتا تھا اس لئے وہ مجھے عمران ہی سمجھ رہی تھی۔ وہ ہر ممکن طریقے سے مجھے پکڑنا چاہتی تھی۔ میں نے ایئر پورٹ کے باہر سے ایک کار چوری کی اور وہاں سے نکل گیا۔ ٹریسا مسلسل میرے پیچھے تھی۔ میں جان بوجھ کر ایسے راستوں پر کار دوڑاتا رہا جہاں ٹریفک زیادہ تھی۔ مجھے شک تھا کہ وہ میری کار پر منی راکٹ یا منی میزائل فائر کر سکتی ہے اس لئے میں اس سے مسلسل فاصلہ بڑھاتا رہا تھا۔ شہر میں پہنچتے ہی میں نے کار ایک بزنس پلازہ میں چھوڑ دی اور پھر میں اس بزنس پلازہ کے واش روم میں پہنچ گیا۔ یہاں مجھے میک اپ اور لباس بدلنے کا موقع مل گیا۔ میں نے پہلے والا میک اپ واش کر کے خصوصی میک اپ کیا اور لباس بدل کر باہر آ گیا۔ ٹریسا اور اس کا منگیتر بھی وہیں تھے اور ہر طرف مجھے تلاش کر رہے تھے لیکن میں میک اپ اور لباس بدلنے کی وجہ سے محفوظ ہو گیا تھا اس لئے مجھے انہیں وہاں سے ڈاج دے کر نکلنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی تھی"...... دوسری طرف سے رونالڈ نے جواب میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باقی سارے ساتھی بھی محفوظ ٹھکانوں پر پہنچ گئے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... دوسری طرف سے رونالڈ نے کہا۔

"ہمارے لئے کس رہائش گا کا انتظام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر ہوسٹن کالونی پہنچ جائیں۔ بلاک ٹین میں آپ کے لئے جدید ترین کوٹھی موجود ہے۔ وہاں آپ کی ضروریات کا تمام انتظام کر دیا گیا ہے۔ کوٹھی نمبر چار سو لو ہے اور اس پر نمبرنگ لاک لگا ہوا ہے۔ لاک نمبر ون تھری نائن سکس ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"اوکے۔ یہ ٹریسا اور اس کا منگیتر انتونیو کہاں ملے گا"۔ عمران نے کہا۔

ریڈ اسکوائر کی برائٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ بی بلاک میں ان کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر کورانٹو کے شمال مشرقی علاقے میں ہے۔ اس سے زیادہ باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکا البتہ آپ کوشش کریں تو ہو سکتا ہے کہ ٹریسا اور انتونیو آپ کو کچھ بتا دیں"...... رونالڈ نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم ریسٹ کرو۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں خود کال کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا چکر ہے یہ"...... اسے رسیور رکھتے دیکھ کر جولیا نے اسے

گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ ناراک ایئر پورٹ پر ڈارک اسکائی ایجنسی کے مسلح افراد نے ہمارے استقبال کے لئے بھرپور تیاری کر رکھی ہے۔ بے شمار افراد سادہ لباسوں میں ایئر پورٹ کے اندر اور باہر موجود ہیں اور ان کے پاس جدید میک اپ چیکر بھی موجود ہیں جن سے وہ ہر آنے والی فلائٹ کے مسافروں کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ گو کہ ہم نے جدید ترین میک اپ کر رکھے ہیں۔ وہ ہمیں کسی بھی مشین یا کیمرے سے چیک نہیں کر سکتے تھے لیکن اس کے باوجود میں کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا اس لئے میں نے ایکریمیا کی ریاست ٹراؤن میں موجود رونالڈ سے رابطہ کیا جو وہاں فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ میں نے اسے یہ ساری ہدایات دی تھیں کہ وہ ٹراؤن ایئر پورٹ سے کسی طرح اسی جہاز میں سوار ہو جائیں جس میں ہم موجود ہیں۔ پھر جب جہاز ناراک پہنچے تو وہ اس انداز میں ایئر پورٹ سے نکلیں کہ ایئر پورٹ پر موجود بلیک اسکائی کے ایجنٹ انہیں مشکوک سمجھیں اور ان کے پیچھے لگ جائیں اور پھر جو کچھ ہوا وہ تم رونالڈ کی زبانی سن ہی چکے ہو۔ ڈارک اسکائی ایجنسی کے ایجنٹوں ٹریسا اور اس کا منگیتر انتونیو نے رونالڈ اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر یہی سمجھا کہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں۔ اس لئے ان کی ساری توجہ ان پر مبذول ہو گئی اور وہ ان کے پیچھے لگ گئے۔ اسی لئے ہمیں وہاں سے آسانی سے

نکلنے کا موقع مل گیا تھا۔ چونکہ رونالڈ اور اس کے ساتھی یہیں کے رہنے والے ہیں اور انتہائی گھاگ ہیں اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ ٹریسا اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے ڈاج دے کر نکل جائیں گے اور یہی ہوا ہے۔ چیف نے اسے ہمارے لئے محفوظ رہائش گاہ کا انتظام کرنے اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا بھی کہا تھا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن انہوں نے ہمارے لئے اتنا رسک کیوں لیا تھا۔ اگر ڈارک اسکائی کے ایجنٹ انہیں دیکھتے ہی حملہ کر دیتے تو''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اس بات کی انہیں مکمل ٹریننگ ہے۔ اسی لئے وہ جان بوجھ کر ایسے راستوں سے گزرتے تھے جہاں لوگوں کا ہجوم تھا۔ اب ظاہر ہے سرکاری ایجنسی کے ایجنٹ عام انسانوں پر تو حملہ کرنے کا رسک نہیں لے سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ مسلح افراد کا تعلق بلیک اسکائی ایجنسی سے ہے اور ان میں کوئی لیڈی ایجنٹ ٹریسا اور اس کا منگیتر انتونیو بھی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''انہوں نے لباس تو عام سے پہنے ہوئے تھے لیکن جلد بازی میں وہ ایک بے احتیاطی کر گئے تھے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کسی بے احتیاطی''...... صفدر نے پوچھا۔

''ایک تو ٹریسا اور انتونیو میک اپ میں نہیں تھے دوسرا وہ اور ان کے ساتھیوں نے اپنے لباسوں پر ڈارک اسکائی ایجنسی کے مخصوص بیج لگائے ہوئے تھے۔ چیف کو چونکہ اس بات کا پہلے سے ہی خدشہ تھا کہ ہماری یہاں آمد کا ڈارک اسکائی ایجنسی کو علم ہو سکتا ہے اس لئے چیف نے ایئر پورٹ پر ہماری آمد سے پہلے ہی ایک فارن ایجنٹ بھیج دیا تھا تاکہ وہ مشکوک افراد کو چیک کر سکے اور ڈارک اسکائی ایجنسی کے ان دو ایجنٹوں کی بے احتیاطی نے انہیں ظاہر کر دیا اور چیف نے مجھے راستے میں ہی سیل فون پر کال کر کے ساری تفصیل بتا دی تھی''...... عمران نے کہا۔

''تو اب ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہمیں ٹریسا اور اس کا منگیتر انتونیو بتا سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''شاید''...... عمران نے کہا۔

''تو تم ساتھیوں کو لے کر اس رہائش گا پر پہنچو۔ میں اور صالحہ اس ٹریسا اور انتونیو سے معلومات حاصل کرنے کے بعد وہاں پہنچ جائیں گیں''...... جولیا نے کہا۔

''اپنے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا انہوں نے معقول انتظام کر رکھا ہو گا۔ تم سب میک اپ میں ہو اور یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ عام مجرم نہیں ہیں اور اہم بات یہ ہے کہ فارمولا ان کے پاس نہیں ہو گا۔ فارمولا یقیناً ڈی ایس ہیڈ کوارٹر میں ہو گا اور ان سے ٹکراؤ کی صورت میں فارمولا کہیں اور نہ پہنچا دیا جائے یا

اس کی مزید کاپیاں نہ بنا لی جائیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''جب تک ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہیں چلے گا ہم کارروائی کیسے کر سکتے ہیں۔ اگر ٹریسا اور انتونیو کا تعلق ڈارک اسکائی سے ہے تو پھر ان سے ملنا ہمارے لئے بے حد ضروری ہے۔ وہ یقیناً جانتے ہوں گے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کورانٹو کے شمال مغرب میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹریسا اور انتونیو کا گروپ ایئر پورٹ پر ناکامی کے بعد یقینی طور پر پورے ناراک میں ہمیں تلاش کر رہا ہوگا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یقینی بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر میں اور صالحہ اس ٹریسا اور انتونیو سے ہی نپٹتے ہیں۔ تم کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر کو لے کر کورانٹو روانہ ہو جاؤ۔ ہمارے پاس بی سکس ٹرانسمیٹر ہے۔ جس پر ہم کسی بھی وقت تم سے رابطہ کر سکتی ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کر لیتے ہیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے میز پر موجود کاغذ اٹھا کر اس نے اس پر لسٹ بنانا شروع کر دی۔

''صفدر۔ یہ کاغذ لے جاؤ اور کسی بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹور سے یہ سامان لے آؤ تاکہ میں سب کا سپیشل میک اپ کر دوں اور تنویر تم

کیپٹن شکیل کے ساتھ جا کر مارکیٹ سے ضروری اسلحہ لے آؤ۔ وہاں کورانٹو میں شاید اسلحہ خریدنے کا وقت ہی نہ مل سکے''...... عمران نے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تو عمران نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پریس کئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ایئر پورٹ کا نمبر بتائیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور بتائے ہوئے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے تاکہ وہ کورانٹو جانے والی فلائٹس کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے۔

ثریا اور انتونیو ناراک میں اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھے۔ ناکامی کی وجہ سے ان کے چہرے بری طرح سے بگڑے ہوئے تھے۔

''میں نے اسے پکڑنے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن وہ لوگ آخر ہمیں ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو ہی گئے تھے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر انہیں اس بات کا علم کیسے ہوا کہ ہم نے ایئر پورٹ پر ان کے لئے موت کا جال پھیلا رکھا ہے''...... ثریا نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

''وہ لوگ بہت چالاک ہیں ثریا۔ تم نے دیکھا نہیں وہ کس طرح سے الگ الگ ایئر پورٹ سے نکلے تھے تاکہ ان کے ساتھ ہم بھی بکھر جائیں اور پھر وہ بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر نکل جائیں۔ ہمارے لئے مجبوری تھی کہ ہم بھیڑ میں ان پر حملہ نہیں کر سکتے تھے ورنہ ان میں سے شاید ایک بھی زندہ نہ بچتا''...... انتونیو نے کہا۔

''مجھے تو اس عمران پر غصہ آ رہا ہے۔ میں نے دور تک اس کا تعاقب کیا تھا لیکن پھر اچانک وہ ایک بزنس پلازہ میں گھس کر میرے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا''...... ثریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس بات کا چیف کو علم ہوا تو وہ ہم پر سخت غصہ کرے گا اس لئے ہمیں جلد سے جلد انہیں نہ صرف ٹریس کرنا ہو گا بلکہ انہیں ہلاک بھی کرنا ہو گا''...... انتونیو نے کہا۔

''میں نے ان کی تلاش کے لئے پورے نارک میں تمام گروپس کو پھیلا دیا ہے لیکن ابھی تک کسی بھی طرف سے حوصلہ افزاء رپورٹ نہیں ملی ہے۔ نجانے وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ انہیں زمین نے نگل لیا ہے یا آسمان نے اٹھا لیا ہے''...... ثریا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''کچھ بھی ہو۔ ان کا ملنا بے حد ضروری ہے''...... انتونیو نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک ثریا کے سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ثریا نے منہ بناتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یس۔ ثریا بول رہی ہوں''...... ثریا نے سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''گروپ فائیو کا انچارج جیکسن بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے''...... ثریا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''مادام میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے''...... دوسری طرف سے جیکسن نے کہا تو ثریا کے ساتھ ساتھ انتونیو بھی اچھل پڑا۔

''کہاں ہے۔ کیسے معلوم ہوا۔ جلدی بتاؤ۔ ان کی تعداد کتنی ہے''......ثریا نے تیز لہجے میں کہا۔

''عمران کے ساتھ تین مرد اور دو عورتیں ہیں مادام۔ میں نے آپ کا حکم ملتے ہی ناراک کے تمام ہوٹلوں میں اپنے آدمیوں کو تعینات کر دیا تھا اور پھر برائٹ ہوٹل سے اطلاع ملی کہ یہاں ایسا ایک گروپ پہنچا ہے جس پر عمران اور اس کے ساتھیوں ہونے کا شک کیا جا سکتا ہے۔ میں نے ان کمروں میں خصوصی انتظامات کر دیئے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان میں سے ایک کمرے میں ایک فون کال آئی اور اس کا ٹیپ میرے پاس پہنچ گیا ہے۔ وہاں جو گفتگو ہوئی ہے اس کی تفصیل بھی مجھے مل گئی ہے اور اس ٹیپ اور گفتگو سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہی گروپ ہے''...... دوسری طرف سے جیکسن نے کہا۔

''کیا تفصیل ہے''......ثریا نے کہا۔

''میں آپ کو اہم باتیں بتا دیتا ہوں۔ فون کال سیف سیلائٹ فون سے کی گئی تھی۔ کال کرنے والے نے اپنا نام رونالڈ بتایا تھا۔

رونالڈ نے بتایا ہے کہ اس نے اور اس کے چند ساتھیوں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ڈاج دے دیا تھا۔ وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو متوجہ کرنے کے لئے عام سے میک اپ میں اسی فلائٹ سے ناراک پہنچے تھے جس میں عمران اور اس کے ساتھی آ رہے تھے اور پھر وہ جان بوجھ کر آپ کو ایئر پورٹ سے نکال کر غلط راستوں پر لے گئے تھے جبکہ ان کے اور آپ کے جانے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی ایئر پورٹ سے باہر نکلے تھے''۔ جیکسن نے کہا اور پھر وہ عمران اور رونالڈ سمیت ان کے کمرے میں ہونے والی باتوں کی تفصیل بتاتا چلا گیا جس میں جولیانامی لڑکی صالحہ نامی لڑکی کے ساتھ ثریا اور انتونیو کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا پلان بنا رہی تھی جبکہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں کوارنٹو روانہ ہونے کی تیاری میں مصروف تھے۔ ساری باتیں سنتے ہوئے ثریا اور انتونیو کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ انہوں نے جن افراد کو عمران اور اس کے ساتھی سمجھ کر ان کا تعاقب کیا تھا وہ محض انہیں ڈاج دینے کے لئے سامنے لائے گئے تھے۔

''ہونہہ۔ تو یہ لوگ یہ ساری پلاننگ کر رہے ہیں''......ثریا نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''......جیکسن نے کہا۔

''یہ رونالڈ کون ہے اور کیا تم نے اس کال کا مرکز معلوم کیا

ہے“...... ثریا نے کہا۔

”اس نے سیٹلائٹ فون سے کال کی تھی مادام۔ میں کوشش کے باوجود ابھی تک اس کا نمبر ٹریس نہیں کر سکا ہوں“...... جیکسن نے جواب دیا۔

”یہ لوگ اب کب اور کس میک اپ میں وہاں سے روانہ ہوں گے“...... ثریا نے پوچھا۔

”ابھی یہ لوگ ہوٹل کے کمروں میں ہی موجود ہیں مادام۔ جب وہ باہر نکلیں گے تو ہم ان کے نئے میک اپ چیک کر لیں گے اور پھر ایئر پورٹ پر ہی بتایا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ کس فلائٹ سے کورانٹو پہنچ رہے ہیں“...... جیکسن نے کہا۔

”جس کوٹھی کا انہیں بتایا گیا ہے اب شاید وہ وہاں نہ جائیں کیونکہ دونوں لڑکیاں یہاں رک کر میرا اور انتونیو کا شکار کرنا چاہتی ہیں جبکہ عمران اور اس کے باقی ساتھی کورانٹو پہنچ کر ڈی ایس ہیڈ کوارٹر تلاش کرنا چاہتے ہیں“...... ثریا نے کہا۔

”یس مادام“...... جیکسن نے کہا۔

”تم نے مجھے تفصیلی معلومات فراہم کرنی ہیں۔ میں تمہاری کال کی منتظر رہوں گی اور ان لوگوں کی نگرانی کرتے ہوئے تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے بھی خصوصی طور پر محتاط رہنا ہے۔ اگر ان لوگوں کو معمولی سا بھی شبہ ہو گیا تو پھر یہ فوراً غائب ہو جائیں گے“...... ثریا نے کہا۔

”یس مادام۔ میں سمجھتا ہوں۔ اسی لئے میں تمام چیکنگ کے لئے ٹراپ ٹو کا استعمال کر رہا ہوں“...... جیکسن نے کہا۔

”اوکے۔ بہرحال میں تمہاری کال کی منتظر رہوں گی“...... ثریا نے کہہ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل پریس کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”آئیڈیل کلب“...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ثریا بول رہی ہوں۔ فاسٹر سے بات کراؤ“...... ثریا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ ابھی بات کراتا ہوں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

”فاسٹر بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

”ثریا بول رہی ہوں فاسٹر“...... ثریا نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس مادام۔ حکم“...... فاسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تم کہاں موجود ہو“...... ثریا نے پوچھا۔

”میں اپنے کلب میں موجود ہوں مادام“...... فاسٹر نے کہا۔

”اوکے۔ تم فوراً اپنا گروپ لے کر ایئر پورٹ پر پہنچ جاؤ۔ گروپ فائیو کے انچارج نے رپورٹ دی ہے کہ عمران اور اس کے تین ساتھی مخصوص میک اپ میں ایئر پورٹ پہنچنے والے ہیں اور وہ ایئر پورٹ سے کسی فلائٹ میں کورانٹو جانا چاہتے ہیں۔ جیکسن جیسے

ہی مجھے ان کے حلیوں کے بارے میں بتائے گا میں تمہیں ایئر پورٹ پر ہی کال کر دوں گی۔ تم نے پوری طرح سے تیار رہنا ہے۔ وہ جیسے ہی ایئر پورٹ پر نظر آئیں تم نے ان پر فوراً اور بھرپور انداز میں اٹیک کر دینا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ بچنے پائے اور اگر ان کے ساتھ چند دوسرے لوگ بھی فائرنگ کی زد میں آ جائیں تو ان کی بھی پرواہ مت کرنا۔ ہمیں ہر صورت میں ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ سمجھ گئے تم''...... ثریا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ اگر ان کے حلیوں کا پتہ چل جائے تو پھر ان کی موت سو فیصد یقینی ہو جائے گی''...... فاسٹر نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''بے فکر رہو۔ میں تمہیں ان کے بارے میں مکمل تفصیل بتاؤں گی اور ہاں اپنے ساتھ ایف سکس ٹرانسمیٹر لے جانا۔ میں اسی پر تم سے رابطہ کروں گی''...... ثریا نے کہا۔

''اوکے مادام''...... فاسٹر نے کہا تو ثریا نے ایک بار پھر کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔

''ڈریک بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ثریا بول رہی ہوں''...... ثریا نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس مادام۔ حکم''...... دوسری طرف سے یکلخت مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

''ڈریک۔ ہمارے ہیڈ کوارٹر پر دو پاکیشیائی لیڈیز ایجنٹ حملہ کرنے پہنچ رہی ہیں۔ تم فوری طور پر ریڈ الرٹ جاری کر دو۔ وہ جیسے ہی یہاں آئیں انہیں فوراً ختم کر دینا''...... ثریا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... ڈریک نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ثریا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا خیال ہے چیف کو نہ رپورٹ کر دی جائے''...... انتونیو نے کہا جو اس دوران خاموش تھا۔

''نہیں۔ ابھی نہیں۔ پہلے کام پورا ہو جانے دو پھر ہم چیف کو کامیابی کی رپورٹ دیں گے''...... ثریا نے کہا تو انتونیو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ ناراک ایئر پورٹ پر موجود ایک ریسٹورنٹ میں تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں پہنچے تھے۔ جولیا اور صالحہ ثریا اور اس کے منگیتر کا شکار کرنے کے لئے پہلے ہی نکل گئی تھیں۔ عمران نے ان سب کا خود میک اپ کیا تھا۔ جب جولیا اور صالحہ وہاں سے روانہ ہوئیں تو عمران نے ان تینوں کو ساتھ لیا اور پھر وہ سب اپنا اپنا سامان اٹھا کر ہوٹل سے نکلے اور پھر الگ الگ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر ایئر پورٹ روانہ ہو گئے۔ عمران نے ان سب کو اس ریسٹورنٹ میں پہنچنے کا کہا تھا۔

چونکہ ابھی فلائٹ میں خاصا وقت تھا اس لئے عمران ایئر پورٹ پر یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کہیں ڈارک اسکائی کے ایجنٹ وہاں موجود نہ ہوں اور وہ نادانستگی میں ان کا شکار بن جائیں۔ لیکن اسے وہاں کوئی مشکوک آدمی دکھائی نہ دیا تھا۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد اس کے ساتھی وہاں پہنچ گئے اور پھر وہ عمران کے کہنے پر صفدر

نے کافی منگوا لی۔

عمران نے چونکہ ہوٹل سے ہی کورانٹو کے لئے چار سیٹیں ریزرو کرا لی تھیں اس لئے وہ مطمئن تھے۔ اسی لمحے اچانک عمران چونک پڑا۔

''کیا ہوا۔ کسی سانپ نے کاٹ لیا ہے کیا''...... اسے چونکتے دیکھ کر تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں ابھی آتا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس سے کوئی کچھ پوچھتا عمران اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا ریسٹورنٹ کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں واش رومز لکھا ہوا تھا۔

عمران واش رومز جانے والی ایک راہداری کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ واش رومز کے باہر پہنچ کر وہ یکلخت دروازے کی سائیڈ سے لگ گیا۔ اسی لمحے اسے باہر سے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے واش روم کے پاس ایک آدمی کو چیک کیا تھا۔ اس آدمی کے گلے میں ایک چھوٹے سائز کا کیمرہ لٹک رہا تھا۔ وہ سائیڈ میں کھڑا بڑے محتاط انداز میں تصویریں بنا رہا تھا۔ اسے دیکھ کر عمران نے فوراً پہچان لیا تھا کہ وہ میک اپ میں ہے۔ چنانچہ وہ جان بوجھ کر واش روم کی طرف آیا تھا۔ اسے امید تھی کہ اگر وہ آدمی مشکوک ہے اور ان پر نظر رکھ رہا ہے تو یقیناً وہ اس کے پیچھے آئے گا اور پھر وہی ہوا۔ قدموں کی آوازیں قریب آ رہی تھیں اور پھر عمران نے اس

آدمی کو واش روم میں داخل ہوتے دیکھا۔ جیسے ہی وہ آدمی اندر آیا عمران اس پر یکلخت کسی تیز رفتار عقاب کی طرف جھپٹا اور اس آدمی کی ہلکی سی چیخ نکلی۔ عمران نے اسے دونوں ہاتھوں میں دبوچ لیا تھا۔ اس کے گلے میں ایک چھوٹا سا کیمرہ تسموں سے بندھا لٹک رہا تھا۔

عمران نے پیر مار کر واش روم کا دروازہ بند کیا۔ اتفاق سے پورا واش روم خالی تھا۔ عمران نے یکلخت اسے نیچے دھکیل دیا۔ وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور نیچے گر کر اٹھتے ہوئے آدمی کا جسم ایک دھاکے سے واپس گرا اور پھر اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں لگیں۔ اس کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔

''کون ہو تم۔ اپنا نام بتاؤ جلدی''...... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

''پالر۔ پالر۔ مم مم۔ میرا نام پالر ہے''...... اس آدمی کے منہ سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی۔

''یہاں کیوں آئے ہو اور کس پر نظر رکھ رہے ہو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر''...... پالر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ تمہیں ہمارے بارے میں کیا معلوم ہے''۔ عمران

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے بوٹ کی نوک اس کی گردن پر موڑ دی۔ دوسرے لمحے فاسٹر اس بری طرح سے تڑپنے لگا جیسے اسے کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو۔

''بب بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک پیر ہٹاؤ۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ انتہائی خوفناک عذاب''...... پالر نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کی گردن سے پیر کا دباؤ قدرے کم کر لیا۔

''کس نے بھیجا ہے تمہیں۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ.....'' عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''فف فف۔ فاسٹر۔ میرا تعلق فاسٹر گروپ سے ہے''...... پالر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کون ہے یہ فاسٹر اور اس کا تعلق کس سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹریسا۔ اسے ٹریسا نے کال کیا تھا۔ ٹریسا نے تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے بارے میں بتایا تھا کہ تم اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ ایئر پورٹ پہنچنے والے ہو۔ ٹریسا نے فاسٹر کو حکم دیا تھا کہ تم سب کو دیکھتے ہی گولیاں مار دی جائیں''...... پالر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو پھر تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ ہمیں دیکھ کر گولیاں کیوں نہیں ماریں''...... عمران نے کہا۔

''فاسٹر کا حکم تھا کہ پہلے میں تم سب کی تصویریں بنا کر اسے بھیجوں۔ اس جدید کیمرے سے تمہارے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے اصل چہرے واضح نظر آئیں گے۔ میں یہی کرنے آیا تھا اس کے بعد میں اپنے ساتھیوں کو بلاتا جو تم پر بے تحاشہ فائرنگ کرتے اور تم سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیتے''...... پالمر نے کہا۔

''کتنے ساتھی ہیں تمہارے''......عمران نے پوچھا۔

''چھ''...... پالمر نے کہا۔

''وہ کہاں ہیں''......عمران نے کہا۔

''ان کے پاس اسلحہ تھا اس لئے میں نے انہیں پارکنگ میں ہی رکنے کا کہا تھا۔ تمہارے تصویریں لینے کے بعد میں انہیں کال کر کے بلاتا اور تمہاری نشاندہی کر دیتا اور بس''...... پالمر نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''فاسٹر کو ہمارے حلیوں کا کیسے پتہ چلا تھا''......عمران نے کہا۔

''اسے ثریا نے کال کر کے بتایا تھا''...... پالمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران اس سے سوال کرتا گیا اور وہ تکلیف زدہ انداز میں اس کے سوالوں کے جواب دیتا چلا گیا۔ اس کی باتیں سن کر عمران کے ذہن میں دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ فاسٹر نے اسے جس طرح ان سب کے تفصیلی حلیئے بتائے تھے اس سے عمران کو صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ ثریا کو ان کے بارے میں ساری معلومات حاصل ہو گئی ہیں۔ اگر وہ یہ جانتی ہے کہ عمران اور اس

کے کچھ ساتھی ایئر پورٹ پر موجود ہیں تو پھر اسے یقیناً اس بات کا بھی علم ہو گا کہ جولیا اور صالحہ ان کے شکار کے لئے ان کے ہیڈ کوارٹر پہنچ رہی ہیں اور اس صورت میں جولیا اور صالحہ کی زندگیاں شدید خطرے میں تھیں۔

''کہاں ملے گا یہ فاسٹر۔ جلدی بتاؤ ورنہ میں گردن توڑ دوں گا''......عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''آئیڈیل کلب میں۔ وہ آئیڈیل کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے''...... پالمر نے جواب دیا۔ عمران نے پالمر سے چند مزید باتیں معلوم کیں اور پھر اس نے ہیر کو پوری طرح موڑ دیا اور پالمر کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے اس کے گلے سے اس کا کیمرہ نکال کر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر وہ واش روم کا دروازہ کھول کر باہر آیا اور یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کہ ابھی وہاں کوئی نہ آیا تھا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا ہال میں آیا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کے قریب سے گزرتے ہوئے انہیں آئی کوڈ میں مخصوص اشارہ کیا اور پھر وہ کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔ اس نے بل کی پےمنٹ کی اور پھر وہ ریسٹورنٹ سے باہر نکل آیا اور ٹہلنے والے انداز میں دائیں طرف موجود ایک پارک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔

''کیا ہوا''......صفدر نے اس کے قریب آ کر کہا تو عمران نے پالمر سے ملنے والی معلومات اسے بتا دیں۔

''اوہ۔ پھر تو ہم سب خطرے میں ہیں اور مس جولیا اور مس صالحہ جو ثریا اور انتونیو کا شکار کرنے گئی ہیں اگر انہیں فوری طور پر نہ روکا گیا تو وہ الٹا ان کی شکار بن جائیں گی''...... کیپٹن شکیل نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ابھی وہ راستے میں ہی ہوں گی۔ صفدر تم فوراً سائیڈ میں جاؤ اور ان سے رابطہ کرو اور انہیں واپس بلاؤ جلدی''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلا کر تیزی سے سامنے موجود درختوں کی جانب بڑھ گیا۔

''پالمر کے باقی ساتھی کہاں ہیں''...... تنویر نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے چینی تھی۔

''ابھی صرف پالمر اندر آیا تھا۔ وہ کیمرے سے ہماری تصویریں بنا رہا تھا۔ اس کے ساتھی باہر پارکنگ میں موجود ہیں اور اس کے کاشن دینے کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب تک پالمر انہیں کاشن نہیں دے گا وہ یہاں نہیں آئیں گے۔ ہمارے پاس موقع ہے۔ ہمیں ان لباسوں اور میک اپ سے جان چھڑانی ہو گی۔ یہ کام یہاں کسی بھی واش روم میں ہو سکتا ہے۔ جا کر اپنے لباس اور میک اپ بدل لو۔ میں بھی یہی کرتا ہوں۔ اب ہم دوسرے ریسٹورنٹ میں اکٹھے ہوں گے''...... عمران نے سامنے موجود ایک ریسٹورنٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور تیزی سے ایک طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں صفدر واپس

آ گیا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ راستے میں ہی تھیں۔ میں نے انہیں واپس بلا لیا ہے''۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔

''یہ کیپٹن شکیل اور صفدر کہاں گئے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''وہ میک اپ اور لباس بدلنے گئے ہیں۔ تم بھی جا کر ایسا کرو میں بھی لباس اور میک اپ بدل کر آتا ہوں۔ اب ہم دوسرے ریسٹورنٹ میں ملیں گے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک طرف چل پڑا۔ عمران واپس ایئر پورٹ کے احاطے میں آیا اور سامنے موجود واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نئے لباس اور نئے میک اپ میں باہر آ گیا اور ایئر پورٹ سے ملحق دوسرے ریسٹورنٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے واش روم میں جدید ٹرانسمیٹر پر رونالڈ سے بات کر کے اسے ساری صورتحال بتا دی تھی۔ اس کے خیال کے مطابق ثریا کو اس کی بتائی ہوئی رہائش گاہ کا بھی علم ہو چکا ہو گا اس لئے اس نے رونالڈ سے نئی رہائش گاہ مانگی تھی۔ رونالڈ نے اسے ایک اور رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا تھا۔ ریسٹورنٹ میں زیادہ رش نہ تھا۔ وہ سائیڈ کی ایک ٹیبل پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر بھی وہاں پہنچ گئے۔

''میں تمہیں نئی رہائش گاہ کا پتہ بتاتا ہوں تم وہاں پہنچو میں جولیا اور صالحہ کو لے کر وہاں پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا اور اس

نے انہیں نئی رہائش گاہ کے بارے میں بتا دیا تو وہ سر ہلاتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ عمران نے ریسٹورنٹ میں رک کر کافی پی اور پھر وہ بل دے کر باہر آ گیا۔ وہ ٹہلنے والے انداز میں پارکنگ کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ٹیکسیوں کی لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد اس نے جولیا اور صالحہ کو ایک ٹیکسی میں آتے دیکھا تو اس کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ جولیا اور صالحہ ٹیکسی کا کرایہ ادا کر کے ایک طرف کھڑی ہو گئی تھیں۔ ان کے پاس سفری بیگ تھے جو انہوں نے کاندھوں پر لٹکا رکھے تھے۔

عمران ٹہلنے والے انداز میں ان کی طرف بڑھا اور ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ جولیا اور صالحہ نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر وہ ایئر پورٹ کے مین گیٹ کی طرف دیکھنے لگیں۔ انہوں نے عمران کو نہ پہچانا تھا۔

''تم دونوں میرے ساتھ آؤ''...... عمران نے کہا تو اس کی آواز سن کر وہ دونوں چونک پڑی۔ عمران اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ ٹیکسیوں کی قطار میں موجود آخری ٹیکسی کی طرف جا رہا تھا۔ جولیا اور صالحہ بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔ عمران نے ٹیکسی ہائر کی اور پھر اس نے پیچھے آنے والی جولیا اور صالحہ کو ٹیکسی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ خود سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا اور صالحہ ٹیکسی کے عقبی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔

''رائل کالونی چلو''...... عمران نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی اسٹارٹ کرتے ہوئے آگے بڑھا دی۔

''تم نے ہمیں واپس کیوں بلایا ہے''...... جولیا نے فرنچ زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو دیکھ لیا تھا وہ ایکریمی تھا اور شکل وصورت سے زیادہ پڑھا لکھا بھی دکھائی نہ دے رہا تھا اس لئے جولیا کو یقین تھا کہ وہ فرنچ زبان نہ جانتا ہو گا۔

''رہائش گاہ پر پہنچ کر بتاؤں گا''...... عمران نے کہا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ رائل کالونی پہنچ گئے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو بی بلاک کا پتہ بتایا اور پھر جیسے ہی ٹیکسی بی بلاک پہنچی اس نے ٹیکسی رکوا دی اور پھر وہ ٹیکسی سے باہر آ گئے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر ان دونوں کو لے کر سائیڈ گلی کی طرف مڑ گیا۔ وہ ان دونوں کے ساتھ پیدل چلتا ہوا ڈی بلاک کی طرف آیا اور پھر مختلف راستوں سے گزرتا ہوا ایک بڑی اور فرنشڈ کوٹھی کے پاس لے آیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو تھوڑی ہی دیر میں ایک نوجوان باہر آ گیا۔ ان تینوں نے اسے دیکھ کر پہچان لیا۔ وہ صفدر تھا۔ وہ کوٹھی میں داخل ہوئے۔ اندر کیپٹن شکیل اور تنویر بھی موجود تھے۔ ایک کمرے میں آ کر عمران نے جولیا اور صالحہ کو ساری تفصیل سے آگاہ کر دیا۔

''آخر انہیں ہماری پلاننگ کا علم کیسے ہو سکتا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم سے یقیناً کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیسی غلطی''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہم ڈائریکٹ ہوٹل میں پہنچے تھے۔ کمروں میں جا کر ہم نے چیکنگ نہیں کی تھی۔ شاید ٹریسا اور اس کے ساتھیوں کی تمام ہوٹلوں پر نظر تھی اور انہوں نے ہوٹلوں کے کمروں میں خصوصی انتظامات کر رکھے تھے۔ پالمر سے جو باتیں مجھے معلوم ہوئی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ فاسٹر ہمارے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اور اسے ہمارے حلیوں کے بارے میں ساری معلومات ٹریسا نے ہی دی تھیں۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی تھی کہ میں نے اسے اچانک جدید کیمرے سے تصویریں بناتے ہوئے دیکھ لیا تھا ورنہ ہمارے لئے یقیناً مشکل ہو جاتی۔ ہم اطمینان سے بیٹھے رہتے اور وہ اندر آتے ہی ہم پر فائرنگ کر دیتے اور ہمارے ساتھ نجانے وہاں کتنے بے گناہ لوگ بھی مارے جاتے۔ اب ہمیں اس فاسٹر کو گھیرنا ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''ہمارا ٹارگٹ ٹریسا اور انتونیو ہے۔ فاسٹر تو ان کا ماتحت ہو گا۔ اس کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا اسے ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گا''...... تنویر نے کہا۔

''پالمر کی لاش جلد ہی انہیں دستیاب ہو جائے گی اور جب جولیا اور صالحہ، ٹریسا کے ہیڈ کوارٹر نہ پہنچیں گیں تو انہیں یقین ہو جائے گا

کہ جس طرح انہیں ہماری پلاننگ کا علم ہوا تھا اسی طرح ہمیں بھی ان کی پلاننگ کا پتہ چل چکا ہے۔ وہ فوری طور پر ہیڈ کوارٹر چھوڑ دیں گے جبکہ فاسٹر کا مستقل ٹھکانہ آئیڈیل کلب ہے۔ اسے ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کا علم نہ بھی ہو تب بھی وہ ہمیں کم از کم ٹریسا کے نئے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ضرور بتا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس نے ہمیں نشانہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ اگر اس نے کچھ بتا دیا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی موت تو بہرحال آ ہی چکی ہے''۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب میں ایک بات کہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کہو''...... عمران نے کہا۔

''میرے خیال میں ہمیں فاسٹر کا خیال چھوڑ کر فوری طور پر کسی دوسری فلائٹ سے کورانٹو روانہ ہو جانا چاہئے۔ ٹریسا اور انتونیو کو جب پتہ چلے گا تو وہ یقیناً ہمارے پیچھے آئیں گے۔ ہم انہیں وہاں بھی گھیر سکتے ہیں۔ اگر ہم فاسٹر کے چکر میں پڑ گئے تو مزید الجھ جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا''۔ عمران نے کہا۔

''تم یہیں رکو میں اکیلا ہی ٹریسا کے ہیڈ کوارٹر جاتا ہوں۔ اگر وہ اور انتونیو وہاں ہوئے تو میں ان سے ساری معلومات حاصل کر

لوں گا اور انہیں وہیں ہلاک کر دوں گا۔ وہ خطرناک دشمن ہیں اور خطرناک دشمنوں کو زندہ چھوڑنا بھی خطرناک ہوتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ابھی رکو''...... عمران نے کہا۔ اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''آئیڈیل کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل پریس کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو اسے انکوائری آپریٹر نے دیئے تھے۔

''آئیڈیل کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت اور بھاری آواز سنائی دی۔

''فاسٹر سے بات کراؤ۔ انتونیو بول رہا ہوں''...... عمران نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ باس آپ۔ لیکن آپ کی آواز''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''میرا گلا خراب ہے نانسنس۔ جلدی بات کراؤ''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ لیکن باس۔ فاسٹر تو اپنے آفس میں موجود نہیں

ہے۔ وہ باہر گیا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس کی جگہ کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جیگر۔ اس کی جگہ جیگر کام کرتا ہے باس''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اوکے۔ کراؤ بات''...... عمران نے کہا۔

''ہیلو۔ جیگر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔

''انتونیو بول رہا ہوں۔ فاسٹر سے بات کراؤ''...... عمران نے اس بار قدرے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا جیسے فون لائن میں کوئی خرابی واقعی ہو گئی ہو اور آواز کلیئر نہ سنائی دے رہی ہو۔

''اوہ باس آپ۔ باس فاسٹر تو موجود نہیں ہیں۔ کوئی پیغام ہو تو دے دیں میں باس کو بتا دوں گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

عمران کا یہ طریقہ کام آیا تھا۔ دوسری طرف موجود فاسٹر کے اسسٹنٹ جیگر نے اس کی آواز نہ پہچانی تھی۔

''فاسٹر کب تک واپس آئے گا۔ اس کا کوئی پرسنل نمبر ہے تو بتا دو۔ میرا سیل فون گم ہو گیا ہے۔ سارے نمبر اس میں تھے۔ مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ان کا سیل فون نمبر لے لیں''...... جیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کو فاسٹر کا سیل فون نمبر نوٹ کراتا

شروع کر دیا۔ عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور جیگر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ہیلو۔ فاسٹر بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک سرد اور کرخت آواز سنائی دی۔

''ناراک کے سٹار کلب سے آرمر بول رہا ہوں''...... عمران نے آواز بدل کر کہا۔

''آرمر۔ کون آرمر۔ تمہیں میرا نمبر کس نے دیا ہے''...... دوسری طرف سے فاسٹر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''مجھے آپ کا نمبر آپ کے اسسٹنٹ سے ملا ہے جناب۔ مجھے ریڈ ٹائیگر نے کہا تھا کہ آئیڈیل کلب کے مالک مسٹر فاسٹر تک پیغام پہنچا دوں کہ آپ کا کام مکمل ہو چکا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون ریڈ ٹائیگر، نہ میں کسی ریڈ ٹائیگر کو جانتا ہوں اور نہ ہی سٹار کلب کو''...... فاسٹر نے گو سخت لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

''حیرت ہے۔ بہرحال میں نے آپ کو جو پیغام دینا تھا دے دیا ہے۔ اب یہ بات میں ریڈ ٹائیگر کو بتا دوں گا۔ گڈ بائی''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر ٹون کلیئر کی اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے لگا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''چیف پولیس کمشنر آفس سے سارجنٹ موتھی بول رہا ہوں''۔ عمران نے انتہائی کرخت آواز میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر اس وقت کہاں پر ایکٹیو ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر۔ نمبر بتائیں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے فاسٹر کا سیل فون نمبر اسے بتا دیا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں'' چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''یہ نمبر مارش کالونی، تھرڈ بلاک، کوٹھی نمبر ایک سو دس میں ایکٹیو ہے سر''...... آپریٹر نے کہا۔

''کیا آپ نے اچھی طرح سے چیک کیا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں نے متعدد بار چیک کیا ہے''...... آپریٹر نے کہا۔

''اوکے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں اٹ از اسٹیٹ

سیکرٹ''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''نو سر۔ میں سمجھتی ہوں سر''...... آپریٹر نے کہا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''اب اٹھو۔ ہمیں کلب کی بجائے مارش کالونی جانا ہے جہاں فاسٹر موجود ہے''...... عمران نے کہا اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ سب دو ٹیکسیوں میں سوار ہو کر مارش کالونی پہنچ گئے۔ تھرڈ بلاک، کوٹھی نمبر ایک سو دس تک پہنچنے میں انہیں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔ یہ کافی بڑی اور فرنشڈ کوٹھی تھی جس کا بڑا سا گیٹ براؤن رنگ کا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر سائید دیوار پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ کال بیل کے نیچے فاسٹر ہیڈلی کا نام لکھا ہوا تھا۔

''کون ہے''...... اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ اس آواز کو سن کر عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے آواز پہچان لی تھی۔ یہ فاسٹر کی ہی آواز تھی جس سے اس نے سیل فون پر بات کی تھی۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر وہ سب عمران کے ساتھ چلتے ہوئے کوٹھی کے عقبی حصے میں پہنچ گئے۔ عقبی دیواریں خاصی بلند تھیں۔ ایک سائیڈ پر ایک دروازہ بھی موجود تھا جو بند تھا۔ اسے شاید ایمرجنسی ڈور کے طور پر بنایا گیا تھا۔

''صفدر۔ دیوار پھاند کر اندر جاؤ اور یہ دروازہ کھول دو''۔ عمران

نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ مڑا اور پھر وہ برق رفتاری سے دوڑتا ہوا آیا اور دیوار کے قریب پہنچتے ہی اس نے لمبی چھلانگ لگائی۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ دیوار کے کناروں پر تھے۔ اس نے اپنا جسم سنبھالا اور پھر قلابازی کھانے والے انداز میں دیوار پر آ گیا۔ اس نے دوسری طرف دیکھا اور پھر مخصوص انداز میں دوسری طرف چھلانگ لگا دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہو گیا۔ اندر جاتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور اسے کنڈی لگا دی۔

''سب جھاڑیوں کی اوٹ میں پہنچ جاؤ۔ ہو سکتا ہے صفدر کے کودنے کی آواز اندر تک گئی ہو اور کوئی اس آواز کی وجہ سے چیکنگ کے لئے یہاں آ جائے''...... عمران نے کہا اور خود بھی ایک جھاڑی کی اوٹ میں چلا گیا۔ جب وہاں کوئی نہ آیا تو عمران اطمینان کا سانس لے کر جھاڑیوں سے باہر آ گیا۔ اسے جھاڑیوں سے نکلتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی جھاڑیوں کی اوٹ سے باہر آ گئے۔ عمران نے اشارے سے انہیں اپنے پیچھے آنے کا کہا اور پھر وہ سب محتاط انداز میں چلتے ہوئے سائیڈ گلی سے ہو کر آگے کی طرف پہنچ گئے۔ یہاں بھی کوئی محافظ موجود نہ تھا۔ سامنے برآمدے کے درمیان اندرونی راہداری تھی اور سامنے ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی بے آواز

قدموں چلتے ہوئے برآمدے میں پہنچے اور پھر وہ کمرے کے دروازے کی سائیڈ پر آ گئے۔ اندر سے ایک مرد اور ایک عورت کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''نجانے کیا بات ہے پالمر نے مجھے ابھی تک کال کیوں نہیں کی ہے۔ اس نے تو کہا تھا کہ وہ جلد ہی اپنا کام ختم کر لے گا اور فوراً مجھے اطلاع کرے گا''...... ایک مرد کی آواز سنائی دی تو عمران نے پہچان لیا۔ یہ فاسٹر کی آواز تھی۔

''تو تم خود اسے کال کر لو''...... عورت کی آواز سنائی دی۔

''کب سے تو ٹرائی کر رہا ہوں۔ اس نے سیل فون پر بیل تو جا رہی ہے لیکن وہ میری کال رسیو نہیں کر رہا ہے۔ نجانے وہ کیا کرتا پھر رہا ہے نانسنس''...... فاسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارے پاس پالمر کے ساتھیوں کے نمبر نہیں ہیں''۔ عورت نے پوچھا۔

''نہیں۔ پالمر اپنی مرضی کے آدمیوں کو ساتھ لے گیا تھا''۔ فاسٹر نے کہا۔

''تو پھر بہتر ہے انتظار کر لو۔ ہو سکتا ہے کہ پالمر ایسی پوزیشن میں نہ ہو کہ وہ تمہاری کال رسیو کر سکے''...... عورت نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ اب انتظار کرنے کے سوا میں اور کر بھی کیا سکتا ہوں''...... فاسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ دونوں کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے تو عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنی جیب

میں رینگ گیا۔ جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا کیپسول تھا۔ عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں موجود سرخ کیپسول نکل کر کمرے میں جا گرا۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا۔

''سانس روک لو''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور اس نے خود بھی سانس روک لیا۔

''آؤ۔ اب وہ دونوں انتاغفیل ہو چکے ہیں''...... چند لمحوں بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسے وہاں ایک مرد اور ایک عورت کرسیوں سے نیچے قالین پر گرے ہوئے دکھائی دیئے۔

''انہیں اس طرح بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم ان پر ویسے بھی قابو پا سکتے تھے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''میرا رسک لینے کا کوئی موڈ نہ تھا۔ میں فاسٹر سے بات چیت کرنا چاہتا تھا۔ اگر میں تمہیں ویسے ہی اندر جانے کی اجازت دے دیتا تو تم نے اس بے چارے کے ساتھ اس کی گرل فرینڈ کی بھی ہڈیاں توڑ دینی تھیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اب یہ میرے ہاتھوں بچ جائیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''جب تک میرے ساتھ جولیا ہے تم ان دونوں کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''ارے باپ رے۔ ایسی نظروں سے تو نہ گھورو کہ تمہارے بھائی کا دل ہی دہل جائے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر اور جولیا برے برے منہ بنانے لگے۔

''میں کہیں سے رسی تلاش کر لاتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس دوران تنویر نے فاسٹر کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا جبکہ لڑکی کو جولیا نے اٹھا کر دوسری کرسی پر ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں کیپٹن شکیل رسیوں کے دو بنڈل اٹھا لایا۔ اس نے ایک بنڈل جولیا کو دیا اور دوسرا بنڈل لے کر فاسٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل نے فاسٹر کو باندھنا شروع کر دیا جبکہ جولیا اس لڑکی کو باندھنے لگی۔

''صفدر۔ تم کچن سے جا کر پانی لے آؤ''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کی بڑی بوتل تھی۔ عمران کے اشارے پر صفدر نے پانی کی بوتل تنویر کو دے دی، صفدر، فاسٹر کے سامنے آیا۔ اس نے فاسٹر کا منہ اپنے ہاتھوں سے بھینچ کر کھولا اور تنویر سے کہا کہ وہ بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس کے حلق میں پانی ڈالے اور جب کچھ پانی فاسٹر کے حلق میں اتر گیا تو صفدر نے ہاتھ ہٹا لئے۔

''بس کافی ہے''...... صفدر نے کہا تو تنویر نے پانی کی بوتل ہٹا لی۔

''جولیا تم اس لڑکی کے جبڑے بھینچو۔ اور خود ہی اس کے منہ میں پانی ڈالو''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے لڑکی کا منہ بھینچ کر کھولا اور صفدر سے تنویر سے پانی کی بوتل لے کر اس کے حلق میں پانی ڈالنے لگی۔ اسی لمحے فاسٹر کی کراہ کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ چند لمحوں بعد لڑکی بھی کراہنے لگی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے کیوں باندھا گیا ہے۔ کون۔ کون ہو تم''...... ہوش میں آتے ہی فاسٹر نے یکلخت بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔ اسی لمحے لڑکی کو بھی ہوش آ گیا اور اس کی حالت بھی فاسٹر سے مختلف نہ ہوئی تھی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہی تھی۔

''تمہارا نام فاسٹر ہے اور تم آئیڈیل کلب کے مالک اور جنرل مینجر ہو''...... عمران نے فاسٹر کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں فاسٹر ہوں۔ لیکن تم کون ہو اور تم سب میری

رہائش گاہ میں کیسے پہنچ گئے''...... فاسٹر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے فاسٹر کی بات کا جواب دینے کی بجائے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ارینا۔ میرا نام ارینا ہے''......لڑکی نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

''کیا تم اس کی گرل فرینڈ ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں فاسٹر کی گرل فرینڈ ہوں۔ لیکن تم۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے''...... ارینا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے مسٹر فاسٹر۔ وہی علی عمران جسے تم نے ٹریسا کے حکم پر ایئر پورٹ پر ساتھیوں سمیت ہلاک کرنے کے احکامات دیئے تھے''...... عمران نے کہا تو فاسٹر اور ارینا کے جسموں کو زوردار جھٹکے لگے اور وہ انہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہارے چہرے۔ تمہارے لباس۔ نہیں۔ تم وہ نہیں ہو''...... فاسٹر نے رک رک کر کہا۔

''تم نے اپنے ساتھی پالمر کو حکم دیا تھا کہ وہ پہلے ریسٹورنٹ میں ہماری جدید کیمرے سے تصویریں حاصل کرے اور پھر ہمیں ریسٹورنٹ میں ہی ہلاک کر دے۔ چاہے ہمارے ساتھ بے گناہ افراد بھی کیوں نہ ہلاک ہو جائیں۔ پالمر ہماری تصویریں بنا رہا تھا تو

میں نے اسے چیک کر لیا اور اسے اپنے پیچھے لگا کر ریسٹورنٹ کے واش روم میں لے گیا۔ میں نے اسے واش روم میں قابو کیا تو اس نے سب کچھ اگل دیا تھا۔ اس کے بعد ظاہر ہے کہ ہمارے لباس اور چہرے بدلنے ہی تھے''......عمران نے کہا۔

''لل۔ لل لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ پالمر کو تو یہاں کا پتہ معلوم نہ تھا''...... فاسٹر نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''میں نے تمہارے کلب میں فون کیا تھا۔ وہاں تمہارے اسسٹنٹ سے بات ہوئی تو اس نے مجھے تمہارا سیل فون نمبر دے دیا۔ اس کے بعد میں نے آواز بدل کر تم سے بات کی اور پھر میرے لئے یہاں کی انکوائری سے تمہارے سیل فون کی لوکیشن معلوم کرنا مشکل ثابت نہ ہوا تھا اور سنو۔ میں تمہیں یہ سب اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تمہارے سوال و جواب ختم ہو جائیں اور پھر تم میرے سوالوں کے اطمینان سے جواب دے سکو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیسے سوال''...... فاسٹر نے کہا۔

''ٹریسا کو ہمارے لباسوں اور میک اپ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا تھا''......عمران نے کہا۔

''اس کے ساتھیوں نے تمہیں ہوٹل میں چیک کر لیا تھا اور وہ ہوٹل کے باہر تمہارا انتظار کر رہے تھے۔ تم اور تمہارے ساتھی جس میک اپ میں تھے وہ تمہیں پہلے ہی دیکھ چکے تھے۔ باہر رہ کر وہ یہ

انتظار کر رہے تھے کہ ہوٹل سے تم کن حلیوں میں باہر آؤ گے۔ جب تم سب نئے حلیوں میں باہر آئے تو ثریا کو اطلاع دے دی گئی۔ ثریا نے مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے تمہارے حلیوں کی تفصیل بتا دی۔ میں نے پہلے ہی پالمر کے ساتھ مسلح افراد کو ایئر پورٹ بھیج دیا تھا۔ جب ثریا نے مجھے تمہارے حلیوں اور لباسوں کی تفصیل بتائی تو میں نے پالمر کو کال کر کے یہ تفصیل بتا دی۔ یہ میری ہی غلطی تھی کہ میں نے تم پر اسے ڈائریکٹ حملہ کرنے سے پہلے تم سب کی تصویریں حاصل کرنے کے لئے کہا تھا تاکہ میں مادام ثریا کو بتا سکوں کہ میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہی ہلاک کیا ہے''...... فاسٹر نے کہا۔

''کیا تمہارا تعلق بلیک اسکائی ایجنسی سے ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم ثریا اور انتونیو کے ماتحت گروپس سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان دونوں نے یہاں کئی گروپس ہائر کر رکھے ہیں جو ان کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ ہمیں ان دونوں سے ہماری توقع سے زیادہ معاوضہ مل جاتا ہے اس لئے ہم ان کے لئے ہر حکم کی تعمیل کرتے ہیں''...... فاسٹر نے کہا۔

''تو پھر تم اور تمہارے ساتھی ڈارک اسکائی ایجنسی کے بیج کیوں لگاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تاکہ لوگوں پر یہی ظاہر ہو کہ ہمارا تعلق ایکریمیا کی طاقتور

ڈارک اسکائی ایجنسی سے ہے''...... فاسٹر نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم واقعی سمجھ دار آدمی ہو کہ ہم سے باقاعدہ تعاون کر رہے ہو۔ اس صورت میں تم زندہ بھی بچ جاؤ گے اور تمہاری اس گرل فرینڈ کو بھی کچھ نہیں ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''تم کیا چاہتے ہو''...... فاسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ ڈارک اسکائی ایجنسی کا چیف کرنل مورگن ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کورانٹو کے شمال مغرب میں ہے لیکن یہ ہیڈ کوارٹر شمال مغرب کے کس حصے میں ہے اس کے بارے میں ہمارے پاس تفصیلات نہیں ہیں۔ تمہارا تعلق چونکہ ثریا اور انتونیو سے ہے جو ڈارک اسکائی ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹ ہیں اس لئے ممکن ہے کہ انہوں نے تمہیں ڈارک اسکائی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ بتایا ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم ان کے ہمراہ کبھی ہیڈ کوارٹر گئے ہو۔ اگر ایسا ہے تو بتاؤ ڈارک اسکائی ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں پر ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر فاسٹر کا رنگ بدل گیا تھا۔

''نن نن۔ نہیں۔ میں ڈارک اسکائی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور نہ ہی میں کبھی وہاں گیا ہوں''۔ فاسٹر نے فوراً کہا۔ عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کی لڑکھڑاتی ہوئی زبان اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہے۔

''ارینا تمہاری گرل فرینڈ ہے۔ اگر ہم اسے ہلاک کر دیں تو اس سے تمہیں کوئی فرق تو نہیں پڑے گا''...... عمران نے اچانک کہا تو اس کی بات سن کر وہ دونوں بری طرح سے اچھل پڑے۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... ارینا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں تم سے پوچھ رہا ہوں فاسٹر۔ جواب دو''...... عمران نے فاسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس کا ان سب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ یہ ڈارک اسکائی ایجنسی سے کوئی تعلق رکھتی ہے اور نہ ہی اس کا ٹریبا سے کوئی تعلق ہے یہ میری گرل فرینڈ ہے''...... فاسٹر نے غصے اور پریشانی سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''میں نے تعلق کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ اگر ہم اسے ہلاک کر دیں تو اس سے تمہاری صحت پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تم اسے کیوں ہلاک کرنا چاہتے ہو''...... فاسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں موت کا نظارا دکھانا چاہتا ہوں تا کہ تمہیں اندازہ ہو سکے کہ بھیانک موت کیسی ہوتی ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا۔ اس نے اشارہ کیا تو جولیا نے اپنے ہینڈ بیگ سے یکلخت مشین پسٹل نکال لیا۔

''مشین پسٹل ارینا کے سر سے لگا دو''...... عمران نے کہا تو جولیا آگے بڑھی اور اس نے مشین پسٹل کی نال ارینا کے سر کے ساتھ لگا دی۔ ارینا کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور اس کے جسم میں تھرتھراہٹ دوڑ گئی تھی۔ وہ بے حد خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔ فاسٹر کی حالت بھی اس سے مختلف نہ تھی۔

''سنو۔ میری بات سنو۔ رک جاؤ۔ اسے مت مارو۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے کہ ڈارک اسکائی ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ فار گاڈ سیک۔ میری بات کا یقین کرو''...... فاسٹر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں تین تک گنوں گا جولیا۔ پھر تم ارینا کے سر کے پرخچے اُڑا دینا''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوکے''...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا تو ارینا کا رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس فاسٹر۔ تم انہیں بتا کیوں نہیں دیتے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جانتے ہو۔ بتا دو انہیں۔ ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ورنہ یہ لوگ ہمیں ہلاک کر دیں گے۔ بتا دو۔ بتا دو انہیں''...... اچانک ارینا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ ارینا کی بات سن کر اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی مسرت سے کھل اٹھے تھے۔

"ارینا تم سے زیادہ ذہین ہے فاسٹر۔ اب بولو"...... عمران نے کہا۔ ارینا کی بات سن کر فاسٹر کا بھی رنگ بدل گیا تھا۔ اس کے چہرے پر غصے کی سرخی ابھر آئی تھی۔ وہ نہایت غصیلی نظروں سے ارینا کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے ارینا نے یہ بات کر کے اسے شدید تکلیف پہنچائی ہو۔

"نہیں۔ ارینا جھوٹ بول رہی ہے۔ میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ بے شک تم اسے اور مجھے بھی گولی مار دو۔ میں کچھ نہیں جانتا"...... فاسٹر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے سے لگ رہا تھا جیسے اس نے اس بات کا قطعی فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ کچھ نہیں بتائے گا۔

"اوکے۔ جیسے تمہاری مرضی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں اسے گولی مار دیتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی رک جاؤ۔ فی الحال تم اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو"...... عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ گولی مار کر ختم کرو اس کا قصہ"...... تنویر نے بھڑک کر کہا۔

"جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو جولیا"...... عمران نے غرا کر کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے مشین پسٹل واپس ہینڈ بیگ میں رکھا اور جیکٹ کی جیب سے اپنا رومال نکال لیا۔ پھر

اس نے ایک ہاتھ سے ارینا کے جبڑے پکڑے اور اسے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ میں رومال ٹھونس دیا۔ اسی لمحے عمران نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر ان دونوں کے چہروں پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ عمران اٹھا اور خنجر لے کر فاسٹر کے قریب آ گیا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ خنجر۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو"۔ فاسٹر نے عمران کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے مرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مرنے سے پہلے میں تمہیں موت کی اذیت کا اندازہ کرانا چاہتا ہوں۔ ایک بار یہ اذیت کا مزہ چکھ لو ہو سکتا ہے کہ تمہارا مرنے کا ارادہ کینسل ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس کا ہاتھ اچانک گھوما اور کمرہ یکلخت فاسٹر کی تیز اور انتہائی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا کٹ گیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ اس کی چیخ کی بازگشت ختم ہوتی عمران کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آیا اور اس بار یکے بعد دیگرے کئی چیخیں فاسٹر کے منہ سے نکلیں۔ وہ اب انتہائی تکلیف کے عالم میں اپنا سر ادھر ادھر مار رہا تھا۔ اس کی ناک کے دونوں نتھنے اوپر تک کٹ چکے تھے اور زخموں کے نشان اس کے گالوں پر بھی ابھر آئے تھے۔ اس کا پورا چہرہ لہولہان ہو گیا تھا۔

"بولو۔ کہاں ہے ہیڈ کوارٹر۔ جلدی بولو۔ ورنہ....." عمران نے

اس کی آنکھوں کے سامنے خون آلود خنجر لہرا کر کہا۔

"مم مم۔ میں نہیں جانتا۔ مجھے نہیں معلوم"...... فاسٹر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے حلق سے ایک اور دردناک چیخ نکلی اور اس کی بند ہوتی ہوئی آنکھیں یکلخت کھل گئیں۔ عمران نے مڑی ہوئی انگلی کا بک پوری قوت سے اس کی پیشانی کے درمیانی حصے میں ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مار دیا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا اور اس کا جسم اس بری طرح سے لرزنے لگا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔

"بولو۔ کہاں ہے ہیڈ کوارٹر۔ بولو۔ اب تمہارے پاس آخری موقع ہے فاسٹر۔ جلدی بولو۔ ورنہ ایسی ہی دوسری ضرب سے تمہارے دماغ کی شریان پھٹ جائے گی۔ بولو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"رر۔ ررکو۔ بتاتا ہوں۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے چھوڑ دو۔ یہ انتہائی تکلیف دہ ہے۔ ناقابل برداشت ہے۔ رکو۔ رکو"...... اچانک فاسٹر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ ورنہ......" عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تو رابرٹ نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈ چل رہا ہو۔ وہ خود ہی لاشعوری کیفیت میں ساری تفصیل بتا رہا تھا اور پھر عمران مختلف سوالات کر کے اس سے پوری تفصیل معلوم کر لی۔

"اب بتاؤ کہ یہ ٹریسا اور فاسٹر کہاں ملیں گے"...... عمران نے

اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہی ہیں۔ ان کا ہیڈ کوارٹر ان کی رہائش گاہ کے نیچے تہہ خانے میں ہے۔ اوپر والی ساری کوٹھی خالی ہے۔ وہ ضرورت کے وقت ہی تہہ خانے سے نکلتے ہیں۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے زندہ چھوڑ دو۔ تم نے کہا تھا کہ سب کچھ بتا دوں گا تو تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... فاسٹر نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا پہلے تم مجھے ٹریسا اور انتونیو کی رہائش گاہ یا ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ وہاں انہوں نے حفاظت کے کیا انتظامات کر رکھے ہیں"...... عمران نے کہا تو فاسٹر ایک بار پھر بولنا شروع ہو گیا۔

"ٹریسا کا سیل فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو فاسٹر نے اسے ٹریسا کے ساتھ ساتھ انتونیو کا بھی سیل نمبر دے دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے"...... عمران کو اٹھتے دیکھ کر جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں نے وعدہ کیا ہے کہ قاسے ہلاک نہیں کروں گا لیکن اس وعدے کا اطلاق تم پر نہیں ہوتا۔ اس لئے تم جو مناسب سمجھو کرو"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ پیچھے ہٹی اور پھر اس نے یکلخت ارینا پر فائرنگ کر دی۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ارینا کا جسم بری طرح سے تڑپا اور

ساکت ہوتا چلا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ تم نے کیا کیا۔ تم۔ تم......" فاسٹر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا جولیا نے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ فاسٹر کے حلق سے تیز چیخیں نکلیں اور وہ بھی ساکت ہوتا چلا گیا۔

"یہ تم نے کیا کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی جو میں نے مناسب سمجھا تھا"...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ہمیں ٹریسا اور انتونیو کے ہیڈ کوارٹر جانا چاہئے تا کہ ان کا حساب بھی بے باق کیا جا سکے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وقت ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں کورانٹو جانا ہے جہاں ڈی ایس ہیڈ کوارٹر موجود ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں فاسٹر ہمیں ساری تفصیل بتا چکا ہے اس لئے ہمیں ٹریسا اور انتونیو کے پیچھے جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈارک اسکائی ایجنسی کے چیف کرنل مورگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل مورگن نے تیز اور انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ہارڈ لیبارٹری سے ڈاکٹر شیفرڈ کی کال ہے"۔ دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بات کراؤ"...... کرنل مورگن نے کہا۔

"ہیلو۔ ہارڈ لیبارٹری سے ڈاکٹر شیفرڈ بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک لرزتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"یس ڈاکٹر شیفرڈ۔ کرنل مورگن بول رہا ہوں چیف آف ڈارک اسکائی"...... کرنل مورگن نے کہا۔

"کرنل مورگن۔ ہارڈ لیبارٹری میں کیا آپ نے بی آر فارمولے کی مائیکرو فلم بھجوائی تھی"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر شیفرڈ نے کہا۔

''یس ڈاکٹر شیفرڈ''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''یہ کیسی مائیکروفلم ہے کرنل شیفرڈ۔ میں اسے متعدد بار چیک کر چکا ہوں لیکن مائیکروفلم کسی بھی طرح اوپن ہی نہیں ہو رہی ہے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر شیفرڈ نے کہا تو کرنل مورگن بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر شیفرڈ۔ فلم اوپن نہیں ہو رہی ہے۔ کیوں''...... کرنل مورگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مائیکروفلم اوپن کرنے کے لئے پاس ورڈ لگا ہوا ہے۔ جب تک فلم کے مائیکرو چپ میں پاس ورڈ نہیں لگایا جائے گا اس وقت تک فلم کسی بھی طرح اوپن نہیں ہوگی۔ آپ کو چاہئے تھا کہ جب آپ نے فلم بھیجی تھی تو اس کے ساتھ اس کے اوپن کرنے والا پاس ورڈ بھی بھیج دیتے''...... ڈاکٹر شیفرڈ نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا یہ وہ مائیکروفلم ہے جس پر پاس ورڈ لگانے کے لئے مائیکرو چپ لگا ہوا ہوتا ہے''...... کرنل مورگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیا آپ کو نہیں معلوم''...... ڈاکٹر شیفرڈ نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے فلم کو غور سے نہیں دیکھا تھا اور چونکہ سائنسی فارمولے کے بارے میں مجھے کوئی شد بد نہیں ہے اس لئے میں نے اسے اوپن کرنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی''...... کرنل مورگن

نے کہا۔

''بہرحال آپ مجھے پاس ورڈ بتائیں تاکہ میں اس فلم کو اوپن کر کے اپنے ماسٹر کمپیوٹر میں کاپی کر سکوں''۔ ڈاکٹر شیفرڈ نے ناگواری سے کہا۔

''لیکن میرے پاس تو اس فلم کا پاس ورڈ نہیں ہے''۔ کرنل مورگن نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ جب آپ کے پاس اس فلم کو اوپن کرنے کا پاس ورڈ نہیں تھا تو پھر آپ نے مجھے فلم کیوں بھجوائی تھی''۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر شیفرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ یہ مائیکروفلم ماسٹر کاپی ہے جسے کوڈ لگا کر پیک کیا جاتا ہے۔ اگر معلوم ہوتا تو میں اس کا پاس ورڈ بھی حاصل کر لیتا''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''اگر آپ کے پاس اس فلم کو اوپن کرنے کا پاس ورڈ نہیں ہے تو پھر اس فلم کا کوئی فائدہ نہیں ہے کرنل مورگن۔ نہ اس فلم کے اندر موجود فارمولے کو چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی کوئی کاپی کی جا سکتی ہے''...... ڈاکٹر شیفرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا تو کرنل مورگن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو پھر اب کیا کیا جا سکتا ہے''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''کرنا کیا ہے۔ اگر اس فلم کا پاس ورڈ نہیں ملا تو پھر یہ فلم ہمارے لئے بے کار ہے۔ یہ ماسٹر فلم ہے جسے اگر ہم نے غلط پاس

ورڈ لگا کر کھولنے کی کوشش کی تو فلم میں موجود سارا فارمولا واش ہو جائے گا''...... ڈاکٹر شیفرڈ نے کہا تو کرنل مورگن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوہ۔ آپ مجھے تھوڑا وقت دیں۔ میں پتہ کرتا ہوں کہ اس فلم کو اوپن کرنے کا پاس ورڈ کیا ہے''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''اوکے۔ جیسے ہی آپ کو پاس ورڈ ملے مجھے فوراً فون کر کے بتائیں۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر شیفرڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ کرنل مورگن نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ کیا ہو گیا۔ کیا ڈاکٹر محسن شیرازی نے ہم سے دھوکا کیا تھا۔ اس نے فلم میں فارمولے کی کاپی بنا کر اسے لاکڈ کر دیا تھا۔ لیکن کیوں''...... کرنل مورگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''راڈنی اور وہ سارے ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہیں جنہوں نے اس فارمولے کے حصول کے لئے کام کیا تھا۔ شاید اس فلم کے پاس ورڈ کے بارے میں راڈنی، مارٹن یا پھر میگی کو کچھ معلوم تھا''...... کرنل مورگن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اسے کوئی خیال آیا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''وائٹ کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف بول رہا ہوں۔ راجر سے بات کراؤ''...... کرنل مورگن نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف''...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''یس چیف۔ راجر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد راجر کی آواز سنائی دی۔

''راجر۔ تم نے کہا تھا کہ میگی نے تم سے رابطہ کیا تھا اور اس نے تمہیں ساری تفصیل بتائی تھی کہ راڈنی نے کیسے ڈاکٹر محسن شیرازی سے بی آر فارمولا حاصل کیا تھا''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے راجر نے جواب دیا۔

''کیا تمہیں میگی نے بتایا تھا فارمولا ماسٹر فلم میں موجود ہے''۔ کرنل مورگن نے کہا۔

''ماسٹر فلم۔ نو چیف۔ میگی نے تو مجھے ایسی کوئی بات نہیں بتائی تھی۔ کیوں کیا ہوا''...... راجر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو کیا اس نے تمہیں کوئی پاس ورڈ بھی نہیں بتایا تھا''...... کرنل مورگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ مجھے اس نے کوئی پاس ورڈ بھی نہیں بتایا تھا''۔ راجر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ مجھے جو مائیکرو فلم ملی تھی وہ میں نے ایکریمیا کی

ہارڈ لیبارٹری میں بھجوا دی تھی تاکہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر شیفرڈ اس فارمولے کو چیک کریں اور اسے ایکریمیا کے لئے قابل عمل بنائیں اور ایکریمیا کے لئے بھی ایسے ہی برائٹ ریز میزائل ایجاد کریں جیسے پاکیشیا تیار کر رہے تھے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میری ڈاکٹر شیفرڈ سے فون پر بات ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے مائیکرو فلم چیک کی ہے۔ یہ ماسٹر مائیکرو فلم ہے جس میں پاس ورڈ لگانے والی مائیکرو چپ لگی ہوئی ہے اور فلم کو باقاعدہ پاس ورڈ لگا کر لاکڈ کر دیا گیا ہے۔ چپ پر جب تک پاس ورڈ نہیں لگایا جائے گا اس وقت تک فلم میں موجود فارمولے کو نہ چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی کاپی کی جا سکتی ہے''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''اوہ۔ میں اس بات سے قطعی بے خبر ہوں چیف کہ مائیکرو فلم کو اوپن کرنے کے لئے پاس ورڈ لگا ہوا ہے۔ مجھے جو باتیں میکی نے بتائی تھیں وہ سب باتیں میں نے آپ کو بتا دی تھیں''...... راجر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ڈاکٹر شیفرڈ کا کہنا ہے کہ اگر اس فلم کا پاس ورڈ نہ ملا تو یہ مائیکرو فلم ان کے لئے بے کار ہے۔ ماسٹر مائیکرو فلم پر اگر غلط پاس ورڈ لگانے کی کوشش بھی کی گئی تو اس میں موجود تمام مواد واش ہو جائے گا''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو بیڈ نیوز ہے۔ اس فارمولے کے حصول کے لئے نہ صرف ہم نے کثیر سرمایہ لگایا ہے بلکہ ہم نے اپنے متعدد ایجنٹوں کو

بھی ختم کر دیا تھا تاکہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ بی آر میزائل کا فارمولا ہمارے پاس موجود ہے''...... راجر نے کہا۔

''اب تم بتاؤ کہ اس فلم کو اوپن کرنے کے لئے پاس ورڈ کہاں سے مل سکتا ہے۔ فلم ڈاکٹر محسن شیرازی نے بنائی تھی تو ظاہر ہے اس پر کوڈ بھی ڈاکٹر محسن شیرازی نے ہی لگایا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے راڈنی یا مارٹن کو کوڈ بتا بھی دیا ہو لیکن یہ سب اب ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب کوڈ کا کیسے پتہ چل سکتا ہے''...... کرنل مورگن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یہ تو واقعی ہمارے لئے کافی بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ میں ان لوگوں سے تو رابطہ نہیں کر سکتا ہوں جنہوں نے مائیکرو فلم کے حصول کے لئے کام کیا تھا کیونکہ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں لیکن میں چند ایسے ایکسپرٹس کو جانتا ہوں جو ہر قسم کا مائیکرو لاک کھولنے میں ماہر ہیں۔ مجھے ان سے بات کر لینے دیں اس کے بعد ہی میں شاید آپ کو اس مسئلے کا کوئی حل بتا سکوں''...... راجر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ معلوم کرو اور جیسے ہی کچھ پتہ چلے مجھے فوراً کال کرنا''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے راجر نے کہا تو کرنل مورگن نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''یہ سب کیا ہو گیا۔ اگر وہ مائیکرو فلم اوپن نہ ہوئی تو کیا ہو گا۔ میں نے تو پریذیڈنٹ صاحب کو بھی اپنی اس کامیابی کی رپورٹ

دے دی ہے اور اگر یہ بات پریذیڈنٹ صاحب کو معلوم ہو گئی کہ مائیکرو فلم لاکڈ ہے اور اس میں موجود بی آر میزائل کا فارمولا قابل استعمال نہیں ہے تو وہ میرا کورٹ مارشل کرا دیں گے۔ میری اور میری ایجنسی کی عزت مٹی میں مل جائے گی۔ کیا کروں۔ میں کیا کروں۔ اس مائیکرو فلم کو اوپن کرنے کا کوڈ کہاں سے اور کیسے حاصل کروں''۔ کرنل مورگن نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل مورگن چونک پڑا۔ اس کا چہرہ یکلخت تاریک ہو گیا۔

''پریذیڈنٹ صاحب کی کال۔ یہ فون تو پریذیڈنٹ صاحب کے لئے مخصوص ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر شیفرڈ نے یہ بات فون کر کے پریذیڈنٹ صاحب کو بھی بتا دی ہے۔ اوہ مائی گاڈ۔ یہ کیا ہو گیا۔ اب میں پریذیڈنٹ صاحب کو کیا جواب دوں گا۔ کیا کہوں گا انہیں''...... کرنل مورگن نے پریشانی کے عالم میں کہا اور پھر اس نے کانپتے ہاتھوں سے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''کرنل مورگن بول رہا ہوں''...... کرنل مورگن نے خود کو سنبھالتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کرنل جیگوار بول رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے ایک بھاری اور تیز آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ کرنل جیگوار آپ۔ فرمائیں۔ آج میری یاد کیسے گئی''...... کرنل مورگن نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

''پریذیڈنٹ صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں''...... کرنل جیگوار نے کہا تو کرنل مورگن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوہ۔ کرائیں بات''...... کرنل مورگن نے کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پریذیڈنٹ آف ایکریمیا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ کرنل مورگن بول رہا ہوں۔ چیف آف ڈارک اسکائی ایجنسی''...... کرنل مورگن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کرنل مورگن۔ ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ہارڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر شیفرڈ نے کال کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ نے انہیں بی آر فارمولے کی جو مائیکرو فلم بھجوائی ہے وہ لاکڈ ہے۔ وہ ماسٹر فلم ہے جس میں کوڈ چپ لگی ہوئی ہے۔ آپ نے انہیں صرف فلم کیوں بھجوائی۔ فلم کے لاک کا کوڈ کیوں نہیں بتایا''...... دوسری طرف سے پریذیڈنٹ صاحب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ فلم لاکڈ ہے۔ پاکیشیا سے جیسے ہی مجھے فلم موصول ہوئی میں نے اسے فوری طور پر لیبارٹری میں بھجوا دیا تھا''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ نے چیک نہیں کیا تھا کہ یہ ماسٹر مائیکرو فلم ہے جس کے ساتھ کوڈ چپ لگی ہوئی ہے''...... پریذیڈنٹ صاحب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو سر۔ میں نے مائیکروفلم دیکھی تھی لیکن میں چونکہ فارمولے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اس لئے میں نے اسے چیک نہیں کیا تھا اور اسے فوراً ڈاکٹر شیفرڈ کے پاس بھیج دیا تھا''...... کرنل مورگن نے جواب دیا۔

''یہ تو بہت غلط بات ہے کہ آپ جیسے سینئر آفیسر کو اس بات کا نہیں پتہ کہ فارمولا کاپی کرنے کے لے ماسٹر مائیکروفلم استعمال کی جاتی ہے جس میں لاکڈ چپ ہوتی ہے اور جب تک لاکڈ چپ پر کوڈ نہ لگایا جائے وہ اوپن نہیں ہوسکتی ہے۔ مائیکروفلم آپ کے ایجنٹوں نے حاصل کی تھی تو کیا انہوں نے بھی یہ بات معلوم نہیں کی تھی کہ یہ ماسٹر مائیکروفلم ہے اور اسے اوپن کرنے با قاعدہ کوڈ ہوتا ہے''۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں انکوائری کرا رہا ہوں سر۔ مجھے یقین ہے کہ ایجنٹوں کو کوڈ کا علم ہوگا۔ جلد ہی مجھے کوڈ مل جائے گا اور میں اسے فوراً ڈاکٹر شیفرڈ تک پہنچا دوں گا''..... کرنل مورگن نے کہا۔

''اور اگر کوڈ نہ ملا تو''...... پریذیڈنٹ صاحب نے اسی لہجے میں کہا۔

''نو سر۔ ایسا نہیں ہوسکتا ہے۔ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر محسن شیرازی نے ہم سے فارمولے کا بھاری معاوضہ لیا تھا وہ اس بات کا پابند تھا کہ وہ ہمیں اصل فارمولے کی کاپی مہیا کرے۔ اس نے فارمولے کی کاپی بنانے کے لئے ماسٹر کاپی کا استعمال کیوں کیا اس

بات کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ اگر اس نے مائیکروفلم لاکڈ کی ہے تو اس نے یقیناً ہمارے ایجنٹوں کو کوڈ بھی بتایا ہوگا اور وہ کوڈ شاید مجھے دینا بھول گئے ہوں لیکن میں جلد ہی ان سے کوڈ حاصل کر لوں گا''...... کرنل مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ پریذیڈنٹ صاحب کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اس نے اپنے ایجنٹوں کی اس ساری چین کا ہی خاتمہ کرا دیا تھا جنہوں نے پی آر فارمولا حاصل کیا تھا۔

''جس ایجنٹ نے پاکیشیا سے فارمولا حاصل کیا ہے۔ آپ اس سے جلد سے جلد رابطہ کریں اور اس سے کوڈ حاصل کر کے ڈاکٹر شیفرڈ کو بتائیں۔ اٹس مائی آرڈر''...... پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔

''یس سر''...... کرنل مورگن نے کہا لیکن دوسری طرف سے پریذیڈنٹ صاحب نے اس سے پہلے ہی فون بند کر دیا تھا۔ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کرتے ہوئے کرنل مورگن نہ صرف اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا تھا بلکہ اس کے ماتھے پر پسینہ بھی ابھر آیا تھا۔ جیسے ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوا اس نے تھکے تھکے سے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر وہ دھب سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے رومال نکالا اور اس سے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ صاف کرنے لگا۔

''اب میں کیا کروں۔ میری جان تو مصیبت میں آ گئی ہے۔ ادھر عمران اور اس کے ساتھی فارمولا حاصل کرنے کے لئے یہاں

پہنچے ہوئے ہیں اور وہ میرے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرتے پھر رہے ہیں ادھر ہم نے جو کثیر سرمایہ لگا کر بی آر میزائل کا فارمولا حاصل کیا تھا اس کی مائیکرو فلم بھی لاکڈ ہے۔ اب اس لاکڈ فلم کو اوپن کرنے کا کوڈ میں کہاں سے لاؤں''...... کرنل مورگن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ کافی دیر تک گم صم سے انداز میں بیٹھا رہا پھر وہ اس وقت چونکا جب سامنے پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''کرنل مورگن بول رہا ہوں''...... اس نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

''راجر بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی تو کرنل مورگن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ راجر تم۔ کچھ پتہ چلا۔ معلوم ہوا کچھ۔ کوئی ایکسپرٹ ملا جو مائیکرو فلم کا لاکڈ کوڈ اوپن کر سکتا ہو۔ بولو۔ جواب دو۔ جلدی بولو''...... کرنل مورگن نے بے اختیار ہو کر نان اسٹاپ بولتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ایک ماہر کا پتہ چلا ہے۔ اس کا تعلق اسی کمپنی سے ہے جو مائیکرو فلمیں تیار کرتی ہے۔ یہ وہی آدمی ہے جو مائیکرو فلموں میں مائیکرو کوڈ چپ لگاتا ہے تاکہ مائیکرو فلم پر لگا ہوا کوڈ کوئی غیر متعلق آدمی نہ کھول سکے''...... دوسری طرف سے راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل مورگن کے چہرے پر امید اور مسرت کے

تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ تو کیا وہ کسی اور کے لگائے ہوئے کوڈ کو اوپن کرنا جانتا ہے''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''یس چیف۔ اس سے میری تفصیلی بات ہوئی ہے۔ میں نے اسے اسٹیٹ پراپرٹی کا حوالہ دیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے ہر چپ میں ایسا سافٹ ویئر انسٹال کر رکھا ہے جسے اگر ریورس کیا جائے تو چپ پر لگے ہوئے کوڈ کو ختم کیا جا سکتا ہے اور چپ میں موجود مواد کو بھی واش ہونے سے بچایا جا سکتا ہے لیکن اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس کے لئے ایک طویل پروسس سے گزرنا پڑتا ہے جس میں کافی وقت لگ سکتا ہے''...... راجر نے جواب دیا۔

''کتنا وقت''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''اس سافٹ ویئر انجینئر کا نام ٹام ہوڈس ہے اور اس نے بتایا ہے کہ بیک سسٹم کا پروسس اس قدر طویل ہے کہ اسے ریورس کرنے کے لئے آٹھ سے دس دن کا وقت لگ سکتا ہے لیکن اس نے مجھے اس بات کی یقین دہانی کرا دی ہے کہ وہ ہر قسم کی چپ کے کوڈز کھولنے میں انتہائی حد تک مہارت رکھتا ہے''...... راجر نے جواب دیا۔

''دس دن۔ ٹھیک ہے۔ دس دن کا وقت زیادہ طویل عرصہ نہیں ہے۔ میں ابھی ڈاکٹر شیفرڈ کو کال کرتا ہوں اور ان سے مائیکرو فلم واپس منگوا لیتا ہوں۔ تم فوراً ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ میں وہ فلم تمہیں دے

دوں گا۔ تم اس فلم کو لے کر اس ایکسپرٹ کے پاس چلے جانا اور اس فلم پر لگی چپ کا کوڈ اوپن کرا لانا''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن چیف......'' راجر نے اٹکتے ہوئے کہا جیسے وہ کوئی بات کہنا چاہتا ہو لیکن اس میں کرنل مورگن سے یہ بات کرنے کی ہمت نہ ہو رہی ہو۔

''لیکن کیا۔ بولو''...... کرنل مورگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ ایک پرائیوٹ فرم کا ملازم ہے۔ کوڈ اوپن کرنے کے لئے وہ آمادہ تو ہو گیا ہے لیکن اس نے اس کام کے لئے بھاری معاوضہ مانگا ہے''...... راجر نے رک رک کر کہا۔

''معاوضہ اس کا حق ہے۔ بولو کتنا معاوضہ مانگ رہا ہے وہ''۔ کرنل مورگن نے کہا۔

''دس لاکھ ڈالر۔ ہاف پیمنٹ پہلے اور ہاف پیمنٹ کام مکمل ہونے کے بعد''...... راجر نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں پانچ لاکھ ڈالر کا گارنٹڈ چیک دے دیتا ہوں تم اسے لے جا کر دے دینا اور پھر جب وہ کوڈ اوپن کر لے گا تو ہم اسے باقی پیمنٹ دے دیں گے''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''یس سر۔ او کے سر۔ میں ایک گھنٹے تک ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا''...... دوسری طرف سے راجر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو

کرنل مورگن نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے یقین تھا کہ دس دنوں بعد وہ ڈاکٹر شیفرڈ کو اوپن مائیکرو فلم دینے میں کامیاب ہو جائے گا جس میں موجود بی آر میزائل کا فارمولا یقینی طور پر اوپن ہو جائے گا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور ہارڈ لیبارٹری کے نمبر پریس کرنے لگا تا کہ ڈاکٹر شیفرڈ سے بات کر کے وہ مائیکرو فلم واپس منگوا سکے۔

ثریا اور انتونیو کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ انہیں اس بات کی اطلاع مل گئی تھی کہ جس فلائٹ میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے کورانٹو جانا تھا وہ انہیں لئے بغیر ہی روانہ ہو گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اس فلائٹ میں سوار ہی نہ ہوئے تھے اور وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں ان دو لڑکیوں کا بھی انتظار ہی کرتے رہ گئے تھے جو ان کا شکار کھیلنے کے لئے یہاں آنے والی تھیں۔ ثریا نے کئی بار فاسٹر سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے رابطہ ہی نہ ہو رہا تھا۔ اس نے فاسٹر کے کلب میں بھی بات کی تھی لیکن وہاں سے ہر بار اسے یہی جواب ملتا تھا کہ فاسٹر کلب میں موجود نہیں ہے۔

''آخر یہ فاسٹر غائب کہاں ہو گیا ہے''...... ثریا نے حیرت بھرے اور بڑے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں خود بھی حیران ہوں۔ وہ ایک نہایت ذمہ دار اور فرض

شناس انسان ہے۔ جب بھی اسے کوئی کام دیا جائے وہ اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھتا جب تک وہ اپنا کام مکمل نہیں کر لیتا اور وہ ہمیشہ ہماری کال فوراً رسیو کر لیتا ہے لیکن اس بار ہم اسے کال کر کر کے تھک گئے ہیں لیکن وہ ہماری کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہا ہے''۔ انتونیو نے بھی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میرے خیال میں مجھے ایک بار پھر فاسٹر کے اسسٹنٹ جیگر سے بات کرنی چاہئے''...... ثریا نے کہا تو انتونیو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ثریا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''آئیڈیل کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی تو ثریا نے فون کا لاؤڈر آن کر دیا۔

''ثریا بول رہی ہوں۔ فاسٹر سے بات کراؤ''...... ثریا نے کرخت لہجے میں کہا۔

''مادام۔ باس ابھی تک آفس نہیں آئے ہیں۔ آپ جیگر سے بات کر لیں''...... لڑکی نے کہا۔

''کراؤ بات''...... ثریا نے کہا۔

''ہیلو۔ جیگر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیگر کی آواز سنائی دی۔

''جیگر کیا فاسٹر نے ابھی تک تم سے کوئی رابطہ نہیں کیا ہے''۔ ثریا نے کہا۔

"نو مادام۔ میں بھی ان کے لئے پریشان ہوں۔ وہ زیادہ دیر کلب سے باہر نہیں رہتے لیکن اب نہ تو وہ واپس آ رہے ہیں اور نہ ہی وہ اپنا سیل فون آن کر رہے ہیں۔ میں کافی دیر سے انہیں کال کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن ان کا سیل فون مسلسل آف مل رہا ہے"...... دوسری طرف سے جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں اندازہ ہے کہ وہ سیل فون آف کہاں کرتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کسی سیکرٹ ٹھکانے کے بارے میں بتا سکتے ہو"۔ ثریا نے کہا۔

"میرے خیال میں تو ان کا کوئی سیکرٹ ٹھکانہ نہیں ہے مادام۔ وہ یا تو کلب میں ہوتے ہیں یا پھر اپنی رہائش گاہ پر"۔ جیگر نے جواب دیا۔

"کون کون ہے اس کی رہائش گاہ میں"...... ثریا نے پوچھا۔

"ناراک میں ان کی جو رہائش گاہ ہے وہاں وہ اکیلے ہی ہوتے ہیں مادام۔ وہاں وہ یا تو وقت گزارنے کے لئے جاتے ہیں یا پھر اپنے دوستوں سے ملنے جاتے ہیں۔ ان کے بیوی بچے مشی گن میں ہیں"۔ جیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم نے کسی کو اس کی رہائش گاہ کو چیک کرنے کے لئے بھیجا ہے"...... ثریا نے پوچھا۔

"نو مادام"...... جیگر نے کہا۔

"تو جلدی بھیجو وہاں کسی کو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی رہائش گاہ

میں ہو اور اپنی عیاشیوں میں لگا ہوا ہو اسی لئے اس نے اپنا سیل فون بند کر رکھا ہو"...... ثریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ ایسا ممکن ہے"...... جیگر نے جواب دیا۔

"تو پھر بھیجو کسی کو بلکہ خود جاؤ وہاں اور پھر فاسٹر سے کہو کہ وہ مجھ سے براہ راست رابطہ کرے"...... ثریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس مادام"۔ جیگر نے کہا تو ثریا نے رسیور رکھ دیا اور پھر ایک گھنٹے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ثریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ انتونیو نے ہاتھ بڑھا کر فون کا لاؤڈر آن کر دیا۔

"ثریا بول رہی ہوں"...... ثریا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جیگر بول رہا ہوں مادام۔ باس کی رہائش گاہ سے"...... دوسری طرف سے جیگر کی متوحش زدہ آواز سنائی دی تو ثریا اور انتونیو چونک پڑے۔

"کیا ہوا۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو۔ کہاں ہے فاسٹر"...... ثریا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ باس فاسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... جیگر نے اسی طرح انتہائی متوحش انداز میں کہا تو ثریا اور انتونیو یکلخت اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے ہلاک کیا ہے اسے"...... ثریا نے حلق کے بل چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''مادام۔ آپ کے حکم پر میں فوراً باس کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ جب میں یہاں پہنچا تو باہر کا گیٹ لاکڈ تھا۔ میں نے متعدد بار کال بیل بجائی لیکن اندر سے کوئی باہر نہ آیا تھا۔ پہلے میں واپس جانے لگا لیکن پھر میں نے جب کوٹھی کا راؤنڈ لگایا تو مجھے کوٹھی کا عقبی دروازہ کھلا ہوا ملا۔ جس پر میں باس کو آوازیں دیتا ہوا اندر آیا تو ایک کمرے میں مجھے باس کی لاش ایک کرسی پر رسیوں سے جکڑی ہوئی ملی۔ یہاں ایک اور لڑکی بھی تھی جو شاید باس کی گرل فرینڈ تھی۔ وہ بھی رسیوں سے بندھی ہوئی تھی اور اسے بھی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا''...... جیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''فاسٹر اور اس کی گرل فرینڈ کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ کیا مطلب''...... ٹریسا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس کا چہرہ بے حد زخمی ہے مادام۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے ان پر بہیمانہ قسم کا تشدد کیا گیا ہو''...... جیگر نے کہا۔

''فاسٹر پر تشدد کیا گیا تھا۔ کیا مطلب''...... ٹریسا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا مادام''...... جیگر نے کہا۔

''کس طرح کا تشدد کیا گیا ہے اس پر''...... ٹریسا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''باس کی ناک کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں مادام، ان کے

گال بھی کٹے پھٹے سے ہیں۔ یہی نہیں باس کی پیشانی پر ابھار بنا ہوا ہے جو انتہائی حد تک سرخ رنگ کا ہے جیسے اس کی پیشانی پر ہتھوڑی ماری گئی ہو''...... دوسری طرف سے جیگر نے جواب دیا تو انتونیو بے اختیار اچھل پڑا۔

''اس سے پوچھو کہ ماتھے پر سرخ نشان میں نیلاہٹ بھی موجود ہے''...... انتونیو نے ٹریسا کے دوسرے کان میں آہستہ آواز میں کہا تو ٹریسا نے یہی بات جیگر سے پوچھی۔

''یس مادام۔ ابھار انتہائی سرخ ہے اور اس کے درمیانی حصے میں نیلاہٹ بھی موجود ہے''...... دوسری طرف سے جیگر نے کہا تو انتونیو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''لیکن اس قدر بہیمانہ تشدد اس پر کون کر سکتا ہے۔ کہیں یہ کام عمران اور اس کے ساتھیوں کا تو نہیں ہے''...... ٹریسا نے کہا۔

''میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام''...... جیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی کیسے ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ ہم تک پہنچنا چاہتے تو ہمارے ہیڈ کوارٹر کے ے میں انہیں پہلے سے علم تھا۔ فاسٹر سے ہمارے بارے میں پتہ معلوم کرنے کی بجائے وہ براہ راست ہمارے ہیڈ کوارٹر پہنچ سکتے تھے''...... ٹریسا نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... جیگر نے کہا۔

''او کے۔ تم فاسٹر کی جگہ سنبھال لو۔ میں تمہیں بعد میں فون

کروں گی'' ..... ٹریسا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور نمبر پریس کرنے ہی لگی تھی کہ انتونیو نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے نمبر پریس کرنے سے روک دیا۔

''کیا ہوا۔ میں چیف کو رپورٹ کر رہی ہوں'' ...... ٹریسا نے کہا۔

''فاسٹر پر تشدد اور اس کی ہلاکت میں عمران کا ہاتھ ہے ٹریسا'' .. انتونیو نے کہا تو ٹریسا چونک پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم یہ بات اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ فاسٹر پر عمران نے تشدد کیا تھا اور اسی نے اسے ہلاک کیا تھا''۔ ٹریسا نے رسیور کریڈل پر رکھ کر حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جیگر نے فاسٹر کی پیشانی پر جس زخم کا ذکر کیا ہے اسے مائنڈ تھریٹ کہا جاتا ہے۔ مائنڈ تھریٹ کے ذریعے کسی بھی انسان کے دماغ کو انتہائی حد تک کمزور کر دیا جاتا ہے تاکہ اس کے لاشعور کو کھنگالا جا سکے۔ یہ کام عمران ہی کر سکتا ہے۔ وہ ایسے ہی تشدد کرتا ہے پہلے ناک کے دونوں نتھنے کاٹ کر دماغ کی مخصوص رگ کو ابھارتا ہے اور پھر اس رگ پر انگلی کے ہک کی ضرب لگا کر دماغ کے سسٹم کو بریک ڈاؤن کرتے ہوئے اسے اپنی ٹرانس میں لے لیتا ہے'' ... انتونیو نے جواب دیا۔

''یہ سب تمہیں کیسے معلوم ہوا'' ...... ٹریسا نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''چیف نے ہمیں جو فائل دی تھی وہ عمران کے متعلق تھی۔ اس میں ایسی بہت سی باتیں درج ہیں'' ...... انتونیو نے کہا۔

''لیکن عمران کا اس طرح فاسٹر پر تشدد کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ کیا اس نے فاسٹر سے ہمارے بارے میں کچھ معلوم کیا ہوگا'' ...... ٹریسا نے کہا۔

''تم شاید بھول رہی ہو۔ فاسٹر ان لوگوں میں سے ایک ہے جن سے ہم ہر قسم کا کام لیتے ہیں اور انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم فاسٹر کو متعدد بار اپنے ساتھ ہیڈ کوارٹر بھی لے جا چکے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھی یہاں ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں آئے ہیں'' ...... انتونیو نے کہا تو ٹریسا بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ اوہ۔ تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ عمران نے فاسٹر پر ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے تشدد کیا ہو گا'' ...... ٹریسا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں'' ...... انتونیو نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو ہمیں فوراً چیف سے بات کرنی چاہئے اور انہیں بتا دینا چاہئے کہ عمران کو ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم ہو چکا ہے۔ وہ کسی بھی وقت کورانٹو پہنچ سکتا ہے۔ اب اس کا اور اس کے ساتھیوں کا ٹارگٹ ڈی ایس ہیڈ کوارٹر ہی ہو گا'' ...... ٹریسا نے

تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کورانٹو جانے کے لئے انہیں سب سے پہلے ناراک سے نکلنا پڑے گا اور ہمارے تمام گروپس بدستور ان کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ گروپس نے ہر آنے جانے والے راستوں پر پکٹنگ کر رکھی ہے۔ ان کا یہاں سے نکلنا اتنا آسان نہیں ہوگا"...... انتونیو نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی۔ مجھے چیف سے بات کرنی ہی پڑے گی"...... ثریا نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔

"کرنل مورگن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کرنل مورگن کی مخصوص آواز سنائی دی چونکہ انتونیو اور ثریا ڈارک اسکائی ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹ تھے اس لئے وہ کرنل مورگن سے ڈائریکٹ رابطہ کر سکتے تھے۔

"ثریا بول رہی ہوں چیف۔ ناراک سے"...... ثریا نے کہا۔

"اوہ۔ یس کیا رپورٹ ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی"۔ دوسری طرف سے کرنل مورگن نے کہا تو ثریا نے اسے جیگر سے ملنے والی تمام تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ پوری رفتار سے کام کر رہے ہیں"...... کرنل مورگن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے فاسٹر پر تشدد کر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی

تمام معلومات لے لی ہیں چیف"...... ثریا نے کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی جیسے ثریا کی بات سن کر کرنل مورگن کو یکلخت سانپ سونگھ گیا ہو۔

"چیف"..... ثریا نے کہا۔

"ہاں۔ میں سن رہا ہوں۔ یہ میرے لئے انتہائی شاکنگ نیوز ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا ہے۔ اب وہ اپنے کام کی رفتار مزید تیز کر دیں گے اور کورانٹو پہنچ کر ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیں گے۔ ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ مجھے اس بات کا بھی افسوس ہے کہ تم ٹاپ ایجنٹ ہونے کے باوجود ان کا راستہ نہیں روک سکے اور وہ تمہارے ہاتھوں سے ہر بار چکنی مچھلیوں کی طرح پھسل گئے"...... کرنل مورگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے چیف لیکن وہ ہماری توقع سے زیادہ تیز اور چالاک ثابت ہو رہے ہیں اور اب جبکہ انہیں ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل چکا ہے تو وہ اب براہ راست ہیڈ کوارٹر پر ہی حملہ کریں گے"...... ثریا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن انہیں اس حملے کے لئے بہرحال اسلحہ وغیرہ کے انتظامات کورانٹو سے ہی کرنے پڑیں گے۔ وہ ناراک سے ڈائریکٹ اسلحہ نہیں لا سکتے۔ اس لئے تم ہوشیار رہنا۔ اب ان کے خاتمے کی پوری ذمہ داری تم دونوں پر آن پڑی ہے"...... کرنل مورگن نے تیز

تیز بولتے ہوئے کہا۔

''کورانٹو خاصا بڑا اور گنجان آباد شہر ہے۔ گو ہم نے داخلے کے تمام راستوں پر سارم ریز پھیلا رکھی ہیں تاکہ ان راستوں سے کسی بھی قسم کا اسلحہ لے جایا جائے یا کوئی بھی میک اپ کر کے گزرنے کی کوشش کرے تو اسے روکا جا سکے لیکن یہ لوگ جس انداز میں کام کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ ان ریز کو بھی دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جائیں اور وہ کسی بھی راستے یا کسی بھی ذریعے سے آگے بڑھیں ان کا ٹارگٹ بہرحال ہیڈ کوارٹر ہی ہو گا تاکہ وہ آپ تک پہنچ سکیں اس لئے میں انتونیو کو لے کر فوری طور پر کورانٹو پہنچ جاتی ہوں اور ہیڈ کوارٹر کے چاروں اطراف پکٹنگ کر دیتی ہوں تاکہ وہ کسی بھی صورت میں ہیڈ کوارٹر میں داخل نہ ہو سکیں''...... ٹریسا نے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کی فکر مت کرو۔ ہیڈ کوارٹر کی حفاظت میں خود کر لوں گا۔ تم ان راستوں کی طرف توجہ دو جہاں سے وہ کورانٹو پہنچ سکتے ہیں۔ ان پر اچانک اور بروقت حملہ کیا جائے تو وہ اس کا شکار بن سکتے ہیں ورنہ نہیں''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''او کے چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ کسی بھی صورت میں کورانٹو نہیں پہنچ سکیں گے۔ ہم انہیں ہر صورت میں کورانٹو پہنچے سے پہلے ہی ہلاک کر دیں گے''...... ٹریسا نے کہا۔

''عمران چاہے جس میک اپ میں بھی ہو وہ زیادہ دیر تک خود

کو سنجیدہ نہیں رکھ سکتا۔ اس کی حرکتیں اور اس کی باتیں ہی اس کی پہچان بن جاتی ہیں۔ وہ جیسے ہی ٹریس ہوں انہیں کوئی موقع دیئے بغیر فوراً گولیاں مار کر ہلاک کر دینا۔ تمہاری معمولی سی بھی غفلت تم دونوں کو ہی مصیبت میں ڈال سکتی ہے''...... کرنل مورگن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں چیف۔ ہمیں آگے بڑھ کر خود کام کرنا ہوگا۔ میں اور انتونیو اس طرح آفس میں بند ہو کر نہ بیٹھے رہیں گے بلکہ اب ہم دونوں ان کے خلاف فیلڈ میں جا کر کام کریں گے''...... ٹریسا نے کہا۔

''یہی مناسب فیصلہ ہے''...... کرنل مورگن نے کہا اور پھر اس نے گڈ بائی کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ٹریسا نے ایک طویل سانس لے کر کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی لیکن پھر اس نے کچھ سوچ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کیا ہوا۔ کس سے بات کرنے لگی تھی''...... انتونیو نے کہا۔

''گروپ فور کے انچارج جیک کو کال کرنے لگی تھی۔ اسے میں نے ناراک کے تمام داخلی اور خارجی راستوں پر پکٹنگ کے لئے بھیج رکھا ہے۔ وہ سرحدی علاقے میں ہو گا وہاں شاید فون کے سگنل نہ ہوں اس لئے اس سے میں ٹرانسمیٹر پر بات کروں گی''...... ٹریسا نے کہا تو انتونیو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹریسا نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا

اور اسے آن کر کے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا اور ٹرانسمیٹر منہ کے پاس لا کر دوسری طرف کال دینے لگی۔

''گروپ فور کا انچارج جیک بول رہا ہوں۔ اوور''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''ٹریسا بول رہی ہوں۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... جیک نے اس بار نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم اس وقت کہاں ہو اور کیا تم نے تمام راستوں کی چیکنگ کر لی ہے۔ اوور''...... ٹریسا نے پوچھا۔

''یس مادام میری تمام راستوں پر نظر ہے اور میں نے یہاں اپنے تمام انتظامات مکمل کر رکھے ہیں۔ میری نظروں میں آئے بغیر ایک مکھی بھی ان راستوں کو کراس نہیں کر سکے گی۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''کیا داخلے کے تمام سپاٹس کو کور کیا گیا ہے یا کوئی رہ گیا ہے۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''مادام۔ کل چھ سپاٹس ہیں جہاں سے ناراک سے کوئی گروپ کورانٹو میں داخل ہو سکتا ہے۔ ایک ایئر فیلڈ سپاٹس ہیں۔ ایک بحری ٹاپو اور چار سڑک کے راستے ہیں۔ ان چھ کے علاوہ اور کوئی راستہ

نہیں ہے اور میں نے تمام سپاٹس کی چیکنگ کر لی ہے۔ ہر سپاٹ پر چیک پوسٹ بنا دی گئی ہیں اور جگہ جگہ کیمرے نصب کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ایسے کیمرے ہیں جن سے کوئی بھی میک اپ چھپا نہیں رہ سکتا ہے۔ جیسے ہی یہ لوگ چیک ہوئے اسی لمحے ان پر فائر کھول دیا جائے گا۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''کتنے آدمی سپاٹس پر ہیں اور کیا انتظامات ہیں۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''مادام۔ کیمرے دس مقامات پر نصب کئے گئے ہیں۔ باقی تمام سپاٹس پر چار گاڑیاں اور دس مسلح افراد موجود رہتے ہیں اور ان کی کارکردگی سے آپ بھی واقف ہیں۔ اوور''...... انتھونی نے کہا۔

''گڈ۔ اب سنو۔ ہیڈ کوارٹر کورانٹو کے شمال مشرق میں واقع وسیع میدانی علاقے میں ہے اور اگر یہ لوگ تمہارے تمام انتظامات کے باوجود یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تو لامحالہ یہ ہیڈ کوارٹر ہی پہنچیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ وہاں کوئی ایسا انتظام کیا جائے کہ وہاں بھی ہم انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر سکیں۔ تم نے یہ علاقہ تو دیکھا ہوگا۔ اس لئے تم بتاؤ کہ وہاں کیا ان کا خاتمہ کرنے کے لئے کیا انتظامات کئے جائیں۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''مادام۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے جیک نے کہا تو ٹریسا اور انتونیو بے اختیار اچھل

پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہے۔ اوور"...... ثریا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ میں چونکہ وہاں کا رہنے والا ہوں اس لئے مجھے سب کچھ معلوم ہے۔ اوور"...... جیک نے کہا۔

"وہاں کا محل وقوع کیا ہے۔ اوور"...... ثریا نے پوچھا۔

"کورانٹو کے شمال مشرقی علاقے میں ایک قدیم جنگل میں آثار قدیمہ کے چند سپاٹس ہیں۔ قدیم دور کے معبد جو بری طرح ٹوٹے پھوٹے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی آثار قدیمہ میں خاص اہمیت ہے اس لئے سیاح وہاں خصوصی جیپوں پر آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہاں آثار قدیمہ کا ایک آفس بھی ہے اور سیکورٹی کا عملہ بھی وہاں موجود ہوتا ہے۔ ان آثار قدیمہ سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی سے ایک خفیہ راستہ ہیڈ کوارٹر میں جاتا ہے لیکن یہ راستہ اندر سے کھل سکتا ہے باہر سے نہیں اور ہیڈ کوارٹر کے ارد گرد کا علاقہ دور تک خالی ہے۔ ہر طرف چھوٹی بڑی پہاڑیاں ہیں جن میں اس پہاڑی کو تلاش کرنا تقریباً ناممکن ہے جس میں ہیڈ کوارٹر کا راستہ کھلتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کے اندر سے سارے علاقے پر نظر رکھی جاتی ہے اور ہیڈ کوارٹر کے گرد ایک کلو میٹر کے دائرے میں ایسی ریز پھیلائی گئی ہے کہ وہاں کوئی چیونٹی بھی رینگتی ہے تو اس کے بارے میں ہیڈ کوارٹر والوں کو پتہ چل جاتا ہے اور ان

پہاڑیوں میں جگہ جگہ ریز ویپن نصب ہیں جہاں سے ایک کلو میٹر کے دائرے میں کہیں بھی فائر کیا جا سکتا ہے اور جو اس ریز کی زد میں آتا ہے ایک لمحے سے کم وقفے میں جل کر خاکستر ہو جاتا ہے چاہے وہ انسان ہو یا کوئی جانور۔ ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے خصوصی سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں جو ناقابل تسخیر اور بے حد سخت ہیں۔ اوور"...... جیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہاں تم کیسے اور کہاں پکٹنگ کرو گے۔ اوور"...... ثریا نے کہا۔

"جنگل کے ایک حصے میں آثار قدیمہ کا ایک آفس موجود ہے مادام جو ان آثار قدیمہ کی حفاظت بھی کرتا ہے ان کے پاس ارد گرد کے علاقے کی چیکنگ کے لئے جیپیں بھی موجود ہیں۔ انہیں اس ہارڈ سرکل کے بارے میں تمام معلومات حاصل ہیں جو ریز کی شکل میں ہیڈ کوارٹر کے ایک کلو میٹر کے دائرے میں پھیلائی گئی ہیں۔ وہ اس سرکل کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ آثار قدیمہ کے آفس کا انچارج لارسن ہے۔ وہ بے حد لالچی اور جوا کھیلنے کا عادی ہے۔ آج کل وہ جوئے میں بڑی رقم ہار چکا ہے اس لئے اسے رقم کی بے حد ضرورت ہے۔ میں اس سے سودا کر لوں گا اور وہ میرے چار آدمیوں کو وہاں رکھ لے گا۔ پاکیشیائی ایجنٹ اگر وہاں پہنچے تو لامحالہ سیاحوں کے روپ میں ہی وہاں پہنچیں گے۔ میرے آدمی ہوشیار رہیں گے اور جیسے ہی انہوں نے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے

کے لئے مشکوک حرکتیں کیں تو وہ انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیں گے اور چونکہ یہ سیکورٹی کی مخصوص یونیفارم میں ہوں گے اس لئے انہیں ان پر کوئی شک بھی نہ کر سکے گا۔ اوور''...... جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ فوراً اس کا بندوبست کرو۔ رقم کی پرواہ مت کرنا۔ تم جتنی رقم چاہو اس پراجیکٹ پر خرچ کر سکتے ہو۔ میری طرف سے مکمل اجازت ہے۔ اوور''...... ٹریسا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو مادام۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اب سنو۔ میں خود بھی شہر میں گھوم پھر کر ان لوگوں کو ٹریس کروں گی اس لئے اب میرا تم سے رابطہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر ہو گا۔ کوئی بھی خاص بات ہو تو مجھے فوری اطلاع دینا۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... دوسری طرف سے جیک نے کہا تو ٹریسا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ جیک نے جو سیٹ اپ بتایا تھا اس کے بعد ان لوگوں کے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہتا تھا۔

ایک بڑی سی جیپ میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناراک سے باہر جانے والی سڑک پر آگے بڑھا جا رہا تھا۔ یہ جیپ انہوں نے ناراک سے نقد قیمت پر حاصل کی تھی۔ عمران کو اس فاسٹر سے جو معلومات ملی تھیں ان معلومات کے مطابق ڈارک اسکائی ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کورانٹو کے شمال مشرق میں موجود ایک قدیم جنگل کے قریب ویران علاقے میں موجود تھا جہاں حفاظت کے سخت ترین انتظامات کئے گئے تھے۔ گو کہ فاسٹر نے ان حفاظتی انتظامات کے بارے میں تو زیادہ کچھ نہیں بتایا تھا لیکن اس نے یہ عمران کو یہ ضرور بتا دیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر زمین دوز ہے اور جس پہاڑی سے اس کا راستہ کھلتا ہے وہاں ایک طویل دائرے میں خطرناک اور انتہائی جان لیوا ریزز پھیلائی گئی تھیں۔ ان ریزز کی زد میں آنے والا کسی طرح بھی ہیڈ کوارٹر والوں کی نظروں میں آنے سے بچ نہیں سکتا تھا اور ہیڈ کوارٹر والے چاہتے تو اس سرکل میں آنے والے کسی بھی

جاندار کو طاقتور ریزوں سے نشانہ بنا کر خاکستر کر سکتے تھے۔ اس ریز سرکٹ کو ہارڈ سرکل کہا جاتا تھا جسے کراس کرنا تقریباً ناممکن تھا۔

عمران نے ناراک سے روانہ ہونے سے پہلے رونالڈ سے بات کی تھی جس نے اسے بتایا تھا کہ ان کے لئے ناراک سے نکلنے کے تمام راستے بند کر دیئے گئے تھے۔ وہ کسی بھی میک اپ میں یا کسی بھی انداز میں ناراک سے جانے والے چھ مخصوص راستوں سے گزرنے کی کوشش کرتے تو آسانی سے پکڑے جا سکتے تھے کیونکہ ان راستوں پر سخت ترین چیکنگ کی گئی تھی۔ یہی نہیں وہاں ہر طرف نہ صرف مسلح افراد کی بہتات تھی بلکہ جگہ جگہ ایسے کیمرے نصب کر دیئے گئے تھے جن سے کسی بھی قسم کا میک اپ نہیں چھپ سکتا تھا۔ اس کے علاوہ ان راستوں سے آنے جانے والے تمام افراد پر کڑی نظر رکھی جاتی تھی اور جب تک ان کے کاغذات کی مکمل جانچ پڑتال نہ کر لی جاتی انہیں شہر سے نکلنے نہ دیا جاتا تھا۔ ان راستوں پر چیک پوسٹس بنا دی گئی تھیں جہاں چاروں طرف مسلح افراد کا گھیراؤ رہتا تھا۔

عمران کے لئے اس وقت سب سے بڑا چیلنج ناراک سے نکل کر کورانٹو پہنچنے کا تھا۔ اس نے نقشہ دیکھا تھا اور اس نقشے کے مطابق ناراک سے نکلنے کے چھ راستے تھے اور چھ کے چھ راستوں پر سخت ترین چیکنگ تھی۔ پھر نقشہ دیکھتے ہوئے عمران کو ناراک کے شمال میں ایک جنگل دکھائی دیا۔ اس نے اس جنگل کے علاقے کا بغور

جائزہ لیا تو وہ چونک پڑا۔ اس جنگل سے کورانٹو تو نہیں پہنچا جا سکتا تھا لیکن اگر وہ اس جنگل میں سفر کرتے تو وہ شمالی علاقے ہولون پہنچ سکتے تھے اور پھر ہولون سے ایک طویل راستہ اختیار کر کے وہ کورانٹو میں داخل ہو سکتے تھے۔ عمران نے اسی راستے سے سفر کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھیج کر جیپ اور ضروری سامان حاصل کیا اور پھر وہ سب اس جیپ میں سوار ہو کر نکل کھڑے ہوئے۔ عمران چاہتا تو چیکنگ زدہ راستوں سے بھی آگے نکلنے کی کوشش کر سکتا تھا لیکن چونکہ وہ ان راستوں سے مخصوص اسلحہ نہ لے جا سکتا تھا اس لئے اسے کسی سیف راستے کی ضرورت تھی۔ اس لئے اسے ناراک سے نکلنے کے لئے یہی جنگل والا راستہ پسند آیا تھا۔ اسلحے کے تھیلے جیپ کے عقب میں موجود تھے۔

”عمران صاحب۔ اس بار آپ نے اپنی پلاننگ کو ہمارے ساتھ ڈسکس ہی نہیں کیا۔ آپ نے اچانک حکم دیا کہ ہمیں اس جیپ کے ذریعے اس جنگل کے راستے جانا ہے اور بس“...... فرنٹ سیٹ پر جولیا کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا تو جولیا سمیت عمران کے باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ عمران جب تک خود نہ چاہے اس وقت تک کوئی اس سے کچھ معلوم نہ کر سکتا تھا۔

”اگر میں کہوں کہ بے چارہ اکیلا چنا بھاڑ بھی نہیں جھونک سکتا تو پھر کیا کہو گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ جنگل میں چنے ہوتے ہی نہیں لیکن اگر آپ کے انداز میں دیکھا جائے تو آپ بھاڑ تو کیا پورا جنگل ہی جھونکنے پر تلے ہوئے ہیں''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار عمران بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں چنے اور بھاڑ جھونکنے کے لغوی معنی معلوم ہیں۔ ویری گڈ''...... عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

''یہ عام سی بات ہے کہ بھاڑ اس کڑاہی کو کہا جاتا ہے جس میں چنے بھونے جاتے ہیں''...... اس بار عقب میں بیٹھے ہوئے صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ اتنی بڑی کڑاہی میں بھلا مجھ اکیلے کا کیا کام''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''تم باتوں کو دوسری طرف لے جانے کی کوشش کر رہے ہو عمران۔ بہتر ہے کہ اپنی پلاننگ بتاؤ''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے جو اسلحہ حاصل کیا ہے اس سے تو ظاہر ہے آپ براہ راست کورانٹو میں جا کر ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ لیکن ہم جس راستے پر سفر کر رہے ہیں یہ تو کورانٹو نہیں جاتا۔ یہ راستہ تو گھومتا ہوا کورانٹو کے عقبی علاقوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ پھر کیا ہماری جیپ میں اتنا فیول ہے کہ ہم

اتنی طویل سفر کر سکیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیپٹن شکیل کا تجزیہ درست ہے عمران صاحب۔ ہمیں جلد از جلد مائیکروفلم حاصل کرنی ہے ورنہ انہوں نے مائیکروفلم سے فارمولا کاپی کر لینا ہے اور پھر اس فارمولے کی وہ نجانے کتنی کاپیاں بنا لیں۔ اس کے بعد ہم چاہے کچھ بھی کر لیں ہمارا مشن کامیاب نہیں ہوگا''...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

''تمہارا اور کیپٹن شکیل کا کیا خیال ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے''...... عمران نے الٹا ان پر ہی بات ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس سے پہلے تم نے کبھی بھی ہماری بات مانی ہے جو اب مانو گے۔ اس لئے تم ہی سیدھی طرح سے بتا دو جو تم نے سوچ رکھا ہے کیونکہ ہونا تو وہی ہوتا ہے جو تم چاہتے ہو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے تنویر۔ تم کیوں خاموش ہو۔ سب بول رہے ہیں تو تم بھی کچھ بول لو''...... عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے خاموش بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم ایسی باتیں کر کے الٹا ہمیں ہی ذلیل کرنا شروع کر دیتے ہو۔ مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہم جو کچھ بھی کہیں گے تم کوئی نہ کوئی خامی نکال دو گے اور ہوگا وہی جو تم چاہو گے کیونکہ تم ہمارے لیڈر ہو اور چیف کے حکم کے مطابق ہمیں تمہاری تمہاری باتیں ماننی

ہی پڑتی ہیں۔ اگر تم میرا مشورہ سننا چاہتے ہو تو سنو۔ تم لیڈری سے دستبردار ہو جاؤ اور اس ٹیم کا لیڈر مجھے بنا دو پھر دیکھو میں کیا کرتا ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ میں نے تو خود ہی سوئے ہوئے شیر کو جگا دیا ہے۔ تم تو مجھے اس مشن سے ہی آؤٹ کر دینے والی باتیں کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم اپنی پلاننگ تو بتاؤ"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب بتانی ہی پڑے گی۔ بہرحال میری پلاننگ تمہیں پسند آئے تو ٹھیک ہے ورنہ ہم آپس میں مشاورت کر کے نئی پلاننگ بھی کر سکتے ہیں اور تنویر کے کہنے پر میں لیڈرشپ سے بھی دستبرار ہو جاؤں گا کیونکہ مجھے لیڈرشپ سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ میں صرف پاکیشیا کے مفادات کا سوچتا ہوں اور بس"...... عمران نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم اس مشن کو مکمل نہیں کرنا چاہتے۔ کیا تم اکیلے ہی محب وطن ہو"...... تنویر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ تم سب بھی محب وطن ہو"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"خاموش ہو جاؤ تنویر۔ پہلے اس کی پلاننگ سن لو۔ پھر آگے بات ہو گی"...... جولیا نے تنویر کو گھور کر سخت لہجے میں کہا تو تنویر

ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران انہیں ان راستوں کی تفصیل بتانے لگا جہاں سے وہ کورانٹو پہنچنا چاہتا تھا۔

"چلو ہم کسی نہ کسی طرح سے کورانٹو پہنچ جاتے ہیں اور اس قدیم جنگل کے قریب بھی پہنچ جاتے ہیں لیکن یہ بتاؤ کہ تم اس ہارڈ سرکل کو کیسے کراس کرو گے جو ایک کلو میٹر کے دائرے میں پھیلا ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں ظاہر ہے سائنسی آلات کا استعمال کرنا پڑے گا جو ہمیں کورانٹو کی مارکیٹ سے مل سکتے ہیں۔ میں پہلے اس علاقے میں جا کر تمام مقامات کو چیک کرنا چاہتا ہوں اور ہارڈ سرکل کو قریب سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ ہارڈ سرکل کو کن ریز سے بنایا گیا ہے اس وقت تک اسے توڑنا ناممکن ہو گا۔ ایک بار ان ریز کا پتہ چل جائے تو پھر انہیں کراس کرنا یا پھر انہیں توڑنا مشکل ثابت نہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کے خیال میں وہ ریز ظاہری حالت میں ہوں گی۔ کیا وہ ریز کسی رنگ میں نظر آئیں گیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی ریز بے رنگ ہوتی ہیں اور عام نظروں سے انہیں دیکھا بھی نہیں جا سکتا ہے لیکن یہ جدید دور ہے اور ہم ایکریمیا میں ہیں جہاں ہر وقت چھوٹی بڑی ایجادات ہوتی رہتی ہیں۔ ایک آلہ ہے جسے ریز ٹریسر کہا جاتا ہے۔ اس ریز ٹریسر کی

مدد سے ہوا اور روشنی میں چھپی ہوئی نہ صرف تمام ریزوں کی پہچان ممکن ہو جاتی ہے بلکہ تمام قسم کی گیسوں کے نام اور ان کے وزن اور ان کی کارکردگی کا بھی آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہارڈ سرکل میں جو ریز پھیلائی گئی ہیں وہ صرف سرچنگ کے طور پر کام کرتی ہیں یا ان سے کسی نقصان کا بھی اندیشہ ہے۔ فاسٹر کے کہنے کے مطابق اس سارے علاقے میں جگہ جگہ ریز گنیں بھی چھپائی گئی ہیں۔ جو بھی ہارڈ سرکل میں داخل ہوتا ہے زمین کے نیچے اور پہاڑیوں میں چھپی ہوئی ریز گنوں کے نالیں باہر آ جاتی ہیں اور ہارڈ سرکل میں داخل ہونے والی کسی بھی چیز کو نشانہ بنا سکتی ہیں۔ اگر تو معاملہ صرف ان ریز گنوں کا ہے تو انہیں بھی سائنسی آلات سے وقتی طور پر جام بھی کیا جا سکتا ہے اور ناکارہ بھی بنایا جا سکتا ہے لیکن بات وہی ہے جب تک قریب سے ان سب کو نہ دیکھا جائے ان کے بارے میں کچھ بھی بتانا قبل از وقت ہوگا“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا تم اس پلاننگ پر عمل کر کے کامیاب ہو سکتے ہو“۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میری پلاننگ صرف ایک صورت میں ہی کامیاب ہو سکتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا“...... جولیا نے کہا۔

”جب صفدر خطبہ نکاح یاد کر لے“...... عمران نے کہا تو وہ سب

ہنس پڑے جبکہ جولیا کے چہرے کے تاثرات یکلخت بگڑ گئے۔

”تم۔ تم نے پھر بکواس کرنی شروع کر دی۔ اس قدر سنجیدہ ماحول میں تمہاری یہ بکواس دل ہی جلا دیتی ہے“...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ واقعی معاملہ بے حد سنجیدہ ہے“...... صالحہ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ تمہارے خیال میں نکاح کرنا سنجیدہ معاملہ نہیں ہے“...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

”خاموش ہو جاؤ۔ اب اس کے سر پر فضول باتوں کا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ اب اس سے بات کرنا فضول ہے“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”ارے میرے سر پر بھوت سوار ہو گیا ہے۔ کیسے۔ تنویر تو پیچھے بیٹھا ہوا ہے“...... عمران نے بوکھلا کر اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

”عمران صاحب باقی راستوں کے بارے میں آپ نے بتایا تھا کہ ہر طرف چیک پوسٹس ہیں۔ اگر ٹریسا اور انتونیو نے تمام راستے بلاک کر رکھے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انہوں نے اس راستے کو کھلا چھوڑ دیا ہو۔ یہ راستہ ڈائریکٹ کورانٹو تو نہیں جاتا ہے لیکن یہ بات ان کے ذہن میں بھی تو ہو گی کہ اس راستے سے کورانٹو کے عقب میں جا کر کورانٹو پہنچا جا سکتا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس راستے پر بھی مسلح افراد موجود ہیں لیکن ان کا تعلق ڈی ایس ایجنسی سے نہیں ہے۔ اس جنگل میں ایک فوجی چھاؤنی موجود ہے جہاں فوجیوں کو مخصوص ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس چھاؤنی کا انچارج میجر اوشان ہے۔ میجر اوشان اتفاق سے رونالڈ کا دوست ہے۔ میں نے رونالڈ کو کال کر کے کہا ہے کہ وہ میجر اوشان سے بات کرے ممکن ہے رونالڈ کے کہنے پر میجر اوشان ہمیں یہاں سے نکلنے کی اجازت دے دے''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے جیپ کے ڈیش بورڈ پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو وہ سب یکلخت خاموش ہو گئے۔ عمران نے جیپ سڑک کی سائیڈ پر کر کے روکی اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ رونالڈ بول رہا ہوں۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے رونالڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس۔ مائیکل اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے ایکریمین لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مسٹر مائیکل میری میجر اوشان سے بات ہو گئی ہے۔ اس نے آپ کو راستہ کراس کرنے کی اجازت دے دی ہے لیکن اس کے لئے آپ کو اسے معاوضہ ادا کرنا پڑے گا۔ اس نے ایک لاکھ ڈالر مانگے ہیں جو آپ اسے نقد دیں گے تو وہ آپ کو آگے جانے دے گا اور اس کی ایک شرط بھی ہے کہ آپ بیس کیمپ اور جنگل میں پھیلے

ہوئے اس کے افراد میں سے کسی کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اوور''...... دوسری طرف سے رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ رقم وصول کر لینے کے بعد بھی ہمارے خلاف کوئی ایکشن نہ لیں گے اور ہمیں اسلحہ سمیت آگے جانے دیں گے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''آپ نے یہ بات چونکہ مجھ سے پہلے ہی کہہ دی تھی اس لئے میں نے یہ بات میجر اوشان سے کی تھی۔ میجر اوشان نے کہا کہ اس کے لئے آپ کو اس پر بھروسہ کرنا پڑے گا۔ اوور''...... رونالڈ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم نے اپنا کام بخوبی کر دیا۔ اب میں باقی باتیں خود میجر اوشان سے طے کر لوں گا۔ تم مجھے اس کی مخصوص فریکوئنسی بتا دو اور بس۔ اوور''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رونالڈ نے اسے میجر اوشان کے ٹرانسمیٹر کی مخصوص فریکوئنسی بتا دی۔

''اوکے۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''تو یہ تھی آپ کی پلاننگ''...... کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہ پلاننگ تو انتہائی حد تک بچگانہ ہے۔ ایسی صورت میں تو ہم

امریکی فوج کے رحم و کرم پر ہوں گے۔ وہ رقم لینے کے بعد بھی ہمیں آگے جانے دیں گے اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ رقم لینے کے بعد وہ خطرناک اسلحہ رکھنے کے جرم میں ہمیں آن دی سپاٹ ہلاک کر دیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب اپنی اپنی قسمت ہے۔ ہوسکتا ہے میں اور جولیا اس میجر اوشان کو رام کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ تمہیں اور باقی ساتھیوں کو آن دی سپاٹ گولیاں مار دیں۔ میں اپنے ساتھ جولیا کو بچا لینے میں کامیاب ہو گیا تو میری یہ پلاننگ بھی کامیاب کہلائے گی"...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"سوچنے کے لئے دماغ چاہئے جو شاید تنویر بے چارہ گھر بھول آیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر اسے گھور کر رہ گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کیا اور اس پر رونالڈ کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ مائیکل کالنگ، میجر اوشان تھرو رونالڈ۔ ہیلو۔ اوور"۔ عمران نے دوسری طرف مسلسل کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ میجر اوشان اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور سخت آواز سنائی دی۔

"میجر اوشان۔ آپ نے رونالڈ سے جیسا ہے کہا ہے ہم اس پر

عمل کریں گے۔ آپ کے ساتھ ایک لاکھ ڈالر کی ڈیل ہوئی ہے ہم آپ کو دو لاکھ ڈالر دیں گے لیکن اس کے لئے آپ کو ہمارے تحفظ کے لئے ایک بے حد چھوٹا سا کام کرنا پڑے گا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"کون سا کام۔ اوور"...... میجر اوشان نے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر ہم آپ کو فوراً ادا کر دیں گے لیکن باقی ایک لاکھ ڈالر ہم آپ کو تب دیں گے جب آپ ہمیں ناراک کی سرحد تک پہنچا دیں گے جہاں ہولون کا علاقہ شروع ہوتا ہے اور اس کے لئے آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ آپ نے دو لاکھ دینے کا وعدہ کیا ہے اس لئے میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔ میں آپ کے ساتھ ضرور جاؤں گا لیکن میں اپنی جیپ میں جاؤں گا۔ میرے لئے ایسا کرنا ضروری ہے ورنہ مجھ پر شک کیا جا سکتا ہے۔ اوور"۔ میجر اوشان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے شک اپنی جیپ میں چلیں لیکن اس کے لئے آپ کو میرے کسی ساتھی کو اپنی جیپ میں بٹھانا ہوگا تاکہ آپ راستے میں ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہ کرسکیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن آپ کو ایک بات بتا دینا میرا فرض ہے۔ میں آپ کو اپنی فوجی چھاؤنی سے تو نکال کر لے جاؤں گا لیکن چھاؤنی سے بیس کلو میٹر دور ایک دوسری

چیک پوسٹ ہے جہاں کا انچارج میجر جیمز ہے۔ میں نے اس سے بھی بات کر لی ہے۔ میری اس سے پچیس ہزار ڈالر میں بات ہوئی تھی۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے حامی بھر لی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ اس معاملے میں وہ میرا ساتھ دے گا لیکن اس آدمی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ وہ انتہائی سخت گیر آدمی ہے۔ مان گیا تو مان گیا ورنہ اس سے کسی بھی صورت میں کوئی بات منوائی نہیں جا سکتی ہے۔ اس نے اگر آپ کو آگے بھیجنے سے انکار کر دیا تو آپ اس کی کسی بات سے اختلاف نہیں کریں گے۔ اس صورت میں آپ کو میرے ساتھ واپس آنا پڑے گا۔ اوور''...... میجر اوشان نے کہا۔

''رونالڈ نے بھی مجھے اس کے بارے میں بتا دیا تھا۔ مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس نے اگر ہمیں آگے جانے کی اجازت نہ دی تو ہم واپس آ جائیں گے۔ اوور''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ پھر جنگل کے ہولٹن علاقے میں پہنچ جائیں۔ میں آپ کو وہیں ملوں گا۔ اوور''...... میجر اوشان نے کہا۔

''او کے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یہ بتا دیں کہ آپ کتنی جیپوں میں آئیں گے اور آپ کے ساتھ کتنے افراد ہوں گے۔ اوور''...... میجر اوشان نے پوچھا۔

''ہماری تعداد چھ ہے دو عورتیں اور چار مرد اور ہم ایک ہی جیپ میں آئیں گے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''کب تک پہنچ جائیں گے۔ اوور''...... میجر اوشان نے کہا۔

''ہم راستے میں ہیں۔ ہولٹن کا علاقہ یہاں سے سات سو کلومیٹر دور ہے۔ ہم تیز رفتاری سے بھی سفر کریں تو دس سے بارہ گھنٹے لگ جائیں گے۔ اس لئے آپ کل صبح دس بجے کا ٹائم رکھ لیں۔ ہم صبح دس بجے تک آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جب آپ ہولٹن پہنچ جائیں تو مجھے اسی فریکوئنسی پر کال کر لیں۔ میں آپ کو خود اپنی جیپ میں لینے پہنچ جاؤں گا۔ اوور''...... میجر اوشان نے کہا۔

''او کے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔

''تو ہمارا یہ سفر اتنا طویل ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہاں۔ جس طرف ہم جا رہے ہیں اس طرف سے کوئی راستہ ہولٹن کی طرف نہیں جاتا اور یہ بھی بتا دوں کہ میجر اوشان اتنا احمق نہیں ہے جتنا وہ خود کو ظاہر کر رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب''...... ان سب نے چونک کر کہا۔

''میجر اوشان کا یہ خیال غلط ہے کہ وہ ہمیں یہاں سے نکال کر لے جائے گا اور میجر جیمز ہمیں آگے جانے کی اجازت دے دے

گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تو پھر اس سارے کھیل کا کیا مطلب ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں ساری تفصیل بتا دیتا ہوں۔ اس جنگل کے راستے سے ہمارے لئے ہولون پہنچنا اتنا ہی مشکل ثابت ہو سکتا ہے جتنا یہاں سے کورانٹو۔ میں نے میجر جیمز کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کا بظاہر تو ڈی ایس ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اس کی ڈی ایس ایجنسی کے چیف کرنل مورگن سے براہ راست دوستی ہے اور ڈی ایس ایجنسی نے ہر طرف چیکنگ کر رکھی ہے۔ اسی بات کے پیش نظر میجر اوشان نے بھی ہم سے معاوضہ مانگا تھا۔ یہ بات میجر جیمز کے علم میں بھی ہے کہ چند پاکیشیائی ایجنٹ ناراک سے نکل کر کورانٹو یا اس کے اردگرد کے کسی علاقے میں پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ انہیں روکنے اور ہلاک کرنے کے لئے ڈی ایس ایجنسی نے اپنی فورس پھیلا رکھی ہے لیکن جہاں ان کی فورس نہیں ہے وہاں انہوں نے دوسری ایجنسیوں اور فوجیوں کو بھی الرٹ جاری کر رکھا ہے کہ اگر ہمارے بارے میں انہیں کوئی بھی معلومات ملیں تو وہ براہ راست ہمارے بارے میں کرنل مورگن کو مطلع کریں۔ میجر اوشان لالچی طبیعت کا مالک ہے اس لئے وہ شاید دولت لے کر ہمیں آگے نکال لے جائے لیکن ہم جیسے ہی میجر جیمز کے علاقے میں پہنچیں گے وہ یا تو خود ہمیں روکنے کی

کوشش کر سکتا ہے یا پھر وہ اس بات کی اطلاع کرنل مورگن کو بھی دے سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کرنل مورگن کی فورس فوری طور پر ہماری سرکوبی کے لئے پہنچ جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تب تو ہمارا ان سے ٹکراؤ ناگریز ہے''...... صفدر نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں اسلحہ ساتھ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ اگر ہمیں تنویر ایکشن سے کام لینا پڑے تو ہم بھی فوری طور پر ایکشن میں آ سکیں''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر تنویر کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

''اس سے بہتر کوئی آپشن نہیں۔ اگر میجر جیمز اور اس کی فورس نے ہمیں روکنے کی کوشش کی یا ہمارے راستے میں ڈی ایس ایجنسی نے حائل ہونے کی کوشش کی تو ہم ان سب کو اُڑا کر رکھ دیں گے''...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جبکہ میری پلاننگ کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ ہم اس میجر اوشان والے حصے کو کراس کر جائیں۔ جیسا کہ میجر اوشان نے بتایا ہے کہ میجر جیمز کے علاقے میں جانے کے لئے ہمیں مزید بیس کلو میٹر کا سفر کرنا پڑے گا۔ میں نے نقشے میں اس سارے علاقے کو بغور دیکھا ہے۔ ہولٹن جہاں میجر اوشان موجود ہے وہاں سے بارہ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک اور راستہ ہے جو ٹیامر کے علاقے کی طرف جاتا ہے۔ اگر ہم اس طرف مڑ جائیں تو ہمیں اگرچہ طویل

سفر تو کرنا پڑے گا لیکن بہرحال ہم ناراک سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں میجر جیمز واقعی ہمیں آگے نہیں جانے دے گا''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اس جیسے انسان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے''...... صالحہ نے پوچھا۔

''ہمارا کورانٹو پہنچنا ضروری ہے۔ اس کے بعد ہی آگے کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹریسا اپنے آفس میں آ کر بیٹھی ہی تھی کہ میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو ٹریسا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ جیک کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے گروپ فور کا انچارج مسلسل کال دے رہا تھا۔

''یس۔ ٹریسا اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا۔ ٹریس ہو گئے پاکیشیائی ایجنٹ۔ اوور''...... ٹریسا نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ وہ اسلحہ لے کر ایک بڑی جیپ کے ذریعے ہولٹن کی طرف جا رہے ہیں لیکن چونکہ وہ ہم سے بہت پہلے نکل گئے تھے اس لئے ہم انہیں نہیں پکڑ سکیں گے۔ اب آپ جو حکم دیں گی اس پر عمل کیا جائے گا۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور''...... ٹریسا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں شمالی جنگل کے قریب روہون علاقے سے بول رہا ہوں۔ اوور''...... جیک نے جواب دیا۔

''تمہیں اس بات کا کیسے علم ہوا کہ یہ لوگ اس علاقے کی طرف گئے ہیں۔ اوور''......ٹریسا نے پوچھا۔

''وہاں میرے چند آدمی موجود تھے مادام۔ جنہیں میں نے محض اس علاقے کی نگرانی کے لئے کہا تھا۔ ان کے لیڈر نے جیپ اور جیپ میں مطلوبہ افراد کی تعداد کے بارے میں بتایا تو میں نے اسے خصوصی کیمرے سے ان کی تصویریں لینے کا کہااور جب اس نے ان سب کی مجھے مخصوص کیمرے سے لی ہوئی تصویریں بھیجیں تو میں کنفرم ہوگیا کہ یہی ہمارا متعلقہ گروپ ہے جسے ہم نے ٹارگٹ کرنا ہے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ کورانٹو جانے کے لئے اس راستے پر کیوں آئے ہیں۔ اس راستے کا اختتام تو ہولون قصبے پر ہوتا ہے اور وہاں سے کورانٹو انتہائی عقبی راستے پر ہے جہاں جانے کے لئے انہیں طویل سفر کرنا پڑے گا۔ اوور''...... جیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو نہیں جانتے ہو جیک۔ یہ لوگ انتہائی حد تک شاطر انسان ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ جان بوجھ کر اس راستے پر گئے ہیں اور یہاں کی کوئی چال ہو۔ اوور''۔ ٹریسا نے کہا۔

''میرے لئے اب کیا حکم ہے۔ اوور''..... جیک نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ ان کے پیچھے جاؤ لیکن اپنے ساتھ کال کیچر ٹرانسمیٹر رکھ لو۔ وہ جس راستے سے جا رہے ہیں بغیر گائیڈنس کے وہ کسی بھی طرح ہولٹن یا کسی بھی دوسرے علاقے میں نہیں پہنچ سکتے۔ وہ یقیناً ٹرانسمیٹر پر کسی سے رابطے میں ہوں گے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کی جانب سے کی گئی کوئی کال کیچ ہو جائے اور ہمیں ان کے بارے میں پتہ چل سکے کہ وہ کس راستے پر ہیں اور ان کا کہاں جانے کا ارادہ ہے۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''میرے پاس ایس ون الیون ٹرانسمیٹر ہے مادام۔ یہ لانگ رینج کا کال کیچر بھی ہے اس لئے یہ لوگ کہیں سے بھی کال کریں یا رسیو کریں ہمارا کال کیچر اسے یہاں سے بھی آسانی سے کیچ کر سکتا ہے اور میں اسے یہاں بیٹھے ٹیپ بھی کر سکتا ہوں۔ اوور''۔ جیک نے جواب دیا۔

''تو پھر ٹھیک ہے۔ تمہیں ان کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنا کال کیچر آن رکھو اور ان کی طرف سے کال کرنے یا ان کے کوئی کال رسیو کرنے کا انتظار کرو۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''لیکن اگر ایسا نہ ہوا اور انہوں نے کسی سیٹلائٹ فون سے رابطہ کیا تو کیا ہوگا مادام۔ اوور''..... جیک نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ اگر ان کا سفر ہولون کی طرف ہوا تو انہیں راستے میں ایک فوجی چھاؤنی اور ایک چیک پوسٹ کراس کرنی پڑے گی۔ اگر وہ کسی طرح فوجی چھاؤنی کراس کر کے نکل بھی گئے تو آگے

انہیں چیک پوسٹ کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس چیک پوسٹ کے اردگرد ایسا کوئی علاقہ موجود نہیں ہے جہاں سے وہ آگے جا سکیں۔ چیک پوسٹ کے اردگرد کے علاقے میں دلدلیں ہیں جنہیں پار کرنا ناممکن ہے۔ چیک پوسٹ پر میجر جیمز موجود ہے جو چیف کا دوست ہے۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹ اس طرف آئے تو میجر جیمز کے حکم پر انہیں وہیں مار گرایا جائے گا۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''میں نے نقشہ دیکھا ہے مادام، نقشے کے مطابق اگر یہ لوگ چھاؤنی کراس کر جاتے ہیں تو آگے بیس کلو میٹر کے فاصلے پر چیک پوسٹ موجود ہے لیکن اس بیس کلو میٹر کے راستے کے درمیان میں دو راستے اور بھی موجود ہیں جن میں سے ایک راستہ دلدلی علاقے کی طرف جاتا ہے اور دوسرا راستہ ٹیامر کی طرف جاتا ہے۔ اگر یہ لوگ ٹیامر کی طرف مڑ گئے تو انہیں کورانٹو تک پہنچنے میں وقت تو کافی لگے گا لیکن اس طرف ان کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''وہ ٹیامر کی طرف کسی صورت نہیں جائیں گے۔ ٹیامر کے راستے میں انہیں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس طرف زہریلی سرخ مکھیاں ہیں اور اس راستے میں انہیں جنگلی درندوں کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس راستے پر زہریلے سانپوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ اگر انہوں نے اس طرف جانے کی کوشش کی تو پھر سوائے موت کے ان کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔

اوور''...... ٹریسا نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے وہ ان سب خطرات کو ذہن میں رکھ کر اس طرف آئے ہوں اور ان سب سے بچنے کا بھی انہوں نے انتظام کر رکھا ہو۔ جیک نے کہا۔

''ہونہہ۔ پھر بھی ان کے لئے اس راستے سے کورانٹو پہنچنا ناممکن ہو گا۔ وہ اس قدر طویل راستے پر کیسے سفر کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے انہیں لامحالہ ہیلی کاپٹر کی ضرورت پڑے گی۔ اوور''...... ٹریسا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ اجازت دیں تو میں ہیلی کاپٹر لے کر خود اس علاقے کو سرچ کروں۔ اگر وہ اس طرف آئے تو ہیلی کاپٹر سے بھی ان پر اٹیک کیا جا سکتا ہے۔ وہ جس جیپ میں سوار ہیں ان پر فائرنگ بھی کی جا سکتی ہے اور میزائل بھی فائر کیا جا سکتا ہے۔ اوور''۔ جیک نے کہا۔

''کیا وہ علاقہ تمہارا دیکھا ہوا ہے۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''یس مادام۔ اس علاقے کا ایک دو بار میں فضائی چکر لگا چکا ہوں۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''اوکے۔ تم ابھی انتظار کرو میں انتونیو سے بات کرنے کے بعد تمہیں کال کر کے بتاؤں گی کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔ اوور''۔ ٹریسا نے کہا۔

''اوکے مادام۔ میں آپ کی کال کا منتظر رہوں گا۔ اوور''۔

دوسری طرف سے جیک نے کہا اور ثریا نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اسی لمحے کمرے میں انتونیو داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ کس کی کال تھی"...... انتونیو نے پوچھا تو ثریا نے اسے جیک کی بتائی ہوئی ساری باتوں سے آگاہ کر دیا۔

"تب تو وہ یقینی طور پر اسی راستے کو اختیار کریں گے۔ وہ لوگ جان بوجھ کر ایسے راستوں کا انتخاب کرتے ہیں جہاں ہم جیسے ایجنٹوں کا خیال بھی نہ جا سکے کیونکہ ہمارے خیال میں وہ راستے ناقابل عبور اور انتہائی خطرناک ہوتے ہیں لیکن میں نے ان کے سابقہ کارناموں کی تفصیلات پڑھیں ہیں۔ وہ عام اور روائتی راستوں کو چھوڑ کر ایسے ہی خطرناک اور ناقابل عبور راستوں پر سفر کرتے ہیں۔ تمہیں فوری طور پر اس راستے پر توجہ دینی چاہئے۔ جیک سے کہو کہ وہ فوراً ہیلی کاپٹر لے کر وہاں پہنچ جائے اور اس پورے راستے کی چیکنگ کرے اور اسے جہاں بھی وہ جیپ دکھائی دے وہ اس پر میزائل فائر کر کے ان کے پرخچے اُڑا دے"...... انتونیو نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"جیک بھی یہی کہہ رہا تھا"...... ثریا نے کہا۔

"اس کے علاوہ تم ہولٹن اور ہولون کے علاقے میں بھی مسلح گروپس بھیج دو۔ اگر انہوں نے اسی راستے سے آگے بڑھنے کا ارادہ کیا ہے تو پھر بھی وہ ہولون پہنچ سکتے ہیں۔ ممکن ہے ان کے لئے وہ ہولٹن میں موجود میجر اوشان کو خریدنے کی کوشش کریں۔

میجر اوشان کے بارے میں میری رائے ہے کہ وہ انتہا کا لالچی اور دولت پرست انسان ہے۔ وہ دولت کے لئے ان کی مدد کر سکتا ہے اور انہیں آگے پہنچا سکتا ہے البتہ ان کے راستے کی رکاوٹ میجر جیمز بن سکتا ہے لیکن وہاں میجر جیمز کے پاس اتنی نفری نہیں ہے کہ وہ ان جیسے خطرناک اور شاطر ایجنٹوں کو سنبھال سکے۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے ساتھ خطرناک اسلحہ لے گئے ہوں۔ اس اسلحے سے وہ میجر جیمز اور اس کی فورس پر بھی حملہ کر سکتے ہیں"...... انتونیو نے کہا۔

"اوہ۔ تم تو کافی ڈرا دینے والی باتیں کر رہے ہو"...... ثریا نے کہا۔

"وہ ہیں ہی ڈرا دینے والے انسان۔ وقت آنے پر کچھ ایسا کر جاتے ہیں جس کا تصور بھی محال ہوتا ہے"...... انتونیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو ثریا نے ہاتھ بڑھا کر سامنے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ اس نے بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے جیک کی آواز سنائی دی۔

"لیس۔ ثریا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ثریا نے کہا۔

"جیک بول رہا ہوں مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے جیک کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات۔ اوور"...... ثریا نے چونک کر کہا۔

"لیس مادام۔ آپ کا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ ہمارے ٹرانسمیٹر کیچر نے ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کی ہے۔ اوور"...... جیک

نے کہا تو ٹریسا کے ساتھ ساتھ انتونیو بھی چونک پڑا۔

''کس کی کال کیچ کی ہے تم نے۔ اوور''...... ٹریسا نے پوچھا۔

''کال کرنے والا مائیکل تھا اور اس نے ہولٹن میں موجود بیس کیمپ کے انچارج میجر اوشان سے بات کی ہے۔ اوور''...... جیک نے جواب دیا تو وہ دونوں بری طرح سے چونک پڑے۔

''مائیکل۔ کون ہے یہ مائیکل۔ اوور''...... ٹریسا نے چونک کر کہا۔

''میرے خیال کے مطابق یہ مائیکل علی عمران ہے مادام۔ اوور''...... دوسری طرف سے جیک نے کہا تو ٹریسا اور انتونیو دونوں اچھل پڑے۔

''اوہ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ کیا باتیں ہوئی ہیں ان دونوں میں۔ جلدی بولو۔ اوور''...... اس بار ٹریسا نے بڑے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے پاس کال کا ٹیپ موجود ہے۔ میں آپ کو سنوا دیتا ہوں مادام۔ اوور''...... جیک نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر پر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی اور پھر اچانک ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''ہیلو ہیلو۔ مائیکل کالنگ۔ میجر اوشان تھرو رونالڈ۔ ہیلو۔ اوور''۔ ایک مردانہ ایکریمین آواز سنائی دی جو دوسری طرف مسلسل کال دے رہا تھا۔

''یس۔ میجر اوشان اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک

بھاری اور سخت آواز سنائی دی۔

''میجر اوشان۔ آپ نے رونالڈ سے جیسا ہے کہا ہے ہم اس پر عمل کریں گے۔ آپ کے ساتھ ایک لاکھ ڈالر کی ڈیل ہوئی ہے ہم آپ کو دو لاکھ ڈالر دیں گے لیکن اس کے لئے آپ کو ہمارے تحفظ کے لئے ایک بے حد چھوٹا سا کام کرنا پڑے گا۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''کون سا کام۔ اوور''...... میجر اوشان نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سنتے رہے اور پھر کال ختم ہو گئی۔

''آپ نے کال سن لی ہے مادام۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت کہاں پر موجود ہیں۔ اوور''۔ ٹریسا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ ہولٹن کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''ٹھیک ہے تم اپنے ساتھیوں سمیت فوراً ان کے پیچھے جاؤ۔ میں اور انتونیو خود جا کر دوسرے علاقوں کی چیکنگ کریں گے۔ میں جا کر میجر اوشان سے بھی ملتی ہوں۔ اس نے جو عمران سے سودے بازی کی ہے مجھے اس سے اس بارے میں پوچھ گچھ کرنی ہو گی۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... جیک نے کہا تو ٹریسا نے اوور اینڈ آل

کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''میجر اوشان سے جا کر بات کرنے کی بجائے ہمیں جنگل میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا چاہئے اور وہ جہاں بھی دکھائی دیں انہیں میزائلوں اور بموں سے اُڑا دینا چاہئے''...... انتونیو نے کہا۔

''میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ اب انہیں مزید وقت دینا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے''...... ٹریسا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے اٹھتے دیکھ کر انتونیو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ٹریسا کے چہرے پر اس وقت چٹانوں جیسی سختی دکھائی دے رہی تھی جیسے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف حتمی کارروائی کا فیصلہ کر لیا ہو۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے جنگل کے درمیان بنے ہوئے راستے پر جیپ دوڑا رہا تھا۔ اس نے آدھے سے زیادہ راستہ طے کر لیا تھا۔ ہولٹن پہنچنے میں ابھی کافی وقت تھا اور انہیں اس کے لئے مسلسل سفر کرنا تھا۔ سفر کے دوران شام ہو چکی تھی اور وہ جنگل میں جوں جوں آگے بڑھتے جا رہے تھے جنگل گھنا ہوتا جا رہا تھا۔ گھنے جنگل کی وجہ سے شام کو ہی رات کا سماں ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے جیپ کی ہیوی ہیڈ لائٹس آن کر لی تھیں لیکن شام ہوتے ہی جنگل میں ہر طرف سے جنگلی جانوروں کی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئی تھیں۔

''عمران صاحب۔ یہ جنگل تو ہر قسم کے جانوروں سے بھرا ہوا ہو گا۔ کیا ہم ان جانوروں سے بچ کر یہاں سے نکل سکتے ہیں''۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جانور مرکزی ایریا میں ہوتے ہیں۔ ہمیں سنائی دینے والی

آوازیں بھی دور سے آ رہی ہیں چونکہ یہ راستہ عام لوگوں کی گزرگاہ ہے اور یہاں سے ہیوی ٹریفک بھی گزرتی ہے اس لئے اردگرد کے علاقے سے تمام جانور نکل کر دور جا چکے ہیں البتہ آگے جا کر ہو سکتا ہے ہماری کسی جانور سے مڈبھیڑ ہو جائے۔ ایسا ہوا تو ظاہر ہے ہمیں انہیں راستے سے ہٹانا ہی پڑے گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اگر یہاں خونخوار درندے آ گئے اور انہوں نے ہمارے راستے میں حائل ہونے کی کوشش کی تو''...... صالحہ نے کہا۔

''عمران نے اس کے لئے بھی یقیناً کچھ نہ کچھ سوچ رکھا ہوگا۔ اس کا دماغ خدا داد صلاحیتیں رکھتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ اس کے دماغ میں اور کمپیوٹر میں کوئی فرق نہیں ہے تو غلط نہیں ہوگا''۔ جولیا نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''یا اللہ یہ کیا ہو گیا۔ ان سب نے تو مجھے انسانوں کی صف سے ہی باہر نکال کر مشینی مخلوق بنا دیا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''دیکھا جائے تو مس جولیا نے غلط نہیں کہا ہے۔ آپ کے دماغ میں واقعی ایک طاقتور کمپیوٹر فٹ ہے جو ہر مسئلے کا حل نکال لیتا ہے اور آپ سے جو بھی سوال کیا جائے اس کا جواب دینے میں بھی آپ دیر نہیں لگاتے۔ ایسا تو کوئی ماسٹر کمپیوٹر ہی کر سکتا ہے''۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''میرا دماغ ہر مسئلے کا بے شک حل نکال سکتا ہے لیکن ایک مسئلہ ایسا ہے کہ اس کا حل میرے کمپیوٹرائزڈ مائنڈ میں بھی نہیں ہے''۔ عمران نے کراہ کر کہا۔

''بس بس۔ اب تم نے یقیناً کوئی فضول بات کرنی ہے اس لئے چپ ہی رہو۔ مجھے کوئی بھیرویں سننے کا شوق نہیں ہے''...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''میں بھیرویں نہیں سنانا چاہتا۔ میرا ارادہ تو دیپک راگ الاپنے کا تھا جس سے بجھے ہوئے چراغ بھی جل اٹھتے ہیں اور ہر طرف روشنی پھیلا دیتے ہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

''عمران صاحب۔ جانوروں سے نپٹنے کا کیا واقعی آپ نے کوئی آئیڈیا سوچ رکھا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''صرف ایک نہیں ہزاروں حل ہیں''...... عمران نے کہا۔

''بتاؤ۔ کیا حل ہے''...... جولیا نے فوراً کہا۔

''بتایا تو تم نے مجھے چلتی جیپ سے نیچے دھکا دے دینا ہے اور اس خوفناک جنگل میں مجھ اکیلے کو چھوڑ کر نکل جانا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''ایسی ویسی کوئی بات ہوئی تو میں اس بار واقعی کوئی لحاظ نہیں کروں گی''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''اسے کہتے ہیں کھنکنی بلی اور وہ بھی جنگلی بلی''...... عمران نے کہا

تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنے لگے۔

''آپ بتائیں عمران صاحب پلیز''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تم میرے دماغ کو پڑھنا جانتے ہو۔ بتاؤ۔ تمہارے خیال میں اس کا کیا حل ہو سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اسلحے کے ساتھ میں نے ریڈیل گیس کے سلنڈر بھی دیکھے ہیں۔ یہ زہریلی گیس ہوتی ہے۔ اگر اس گیس کو کھلی ہواؤں میں بھی سپرے کر دیا جائے تو یہ گیس ہلکی ہونے کی وجہ سے پوری طرح ہوا میں پھیل جاتی ہے اور ہر طرف تیز اور انتہائی ناگوار بو پھیل جاتی ہے۔ جس سے انسان تو انسان ہر طرح کے جانور بھی بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ میرا تو یہی خیال ہے کہ اگر جانور ہم پر حملہ آور ہوئے تو آپ اس گیس کا استعمال کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اسے کہتے ہیں آ بیل بلکہ آ کیپٹن شکیل مجھے مار۔ یہ تو سچ میں دماغ پڑھ لیتا ہے''...... عمران نے بے ساختہ کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو کیپٹن شکیل کی بات درست ہے۔ جنگلی جانوروں سے بچاؤ کے لئے تم سپرے گیس کا استعمال کرو گے''...... جولیا نے کہا۔

''اب میں کیا کہوں۔ کیپٹن شکیل کی بات جھٹلا بھی نہیں سکتا۔ ویسے اس کا دوسرا حل بھی موجود ہے میرے پاس''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا''...... ان سب نے ایک ساتھ کہا۔

''جب ہمارے سامنے جانور آئیں گے تو خود ہی دیکھ لینا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب عمران صاحب ساتھ ہیں تو ہمیں کچھ کرنے یا سوچنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ عمران صاحب نے ہر مشکل کا پہلے سے ہی کوئی حل سوچ رکھا ہوتا ہے''...... صفدر نے کہا تو ان سب نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''عمران صاحب۔ جس طرح سے ٹریپا اور انتونیو کے گروپ ہمیں روکنے کے لئے دوسرے علاقوں کی چیکنگ کئے ہوئے ہیں اسی طرح اس جنگل میں بھی ان کا کوئی سیٹ اپ موجود ہوا تو''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''سیٹ اپ کی بات چھوڑو۔ انہیں اس بات کا پتہ بھی چل چکا ہے کہ ہم اس وقت کہاں پر موجود ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہمیں چیک کر لیا گیا ہے''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''اپنی ریسٹ واچز دیکھو۔ اس پر ریڈ بلب اسپارک کر رہا ہو گا''...... عمران نے کہا تو سب نے اپنی ریسٹ واچ دیکھی اور یہ

دیکھ کر چونک پڑے کہ واقعی ریسٹ واچ میں سرخ رنگ کا ایک بلب اسپارک کر رہا تھا۔

''یہ کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اس طرف آنے سے پہلے تم سب کو ونڈ بٹن پریس کر کے سوئیاں بارہ کے ہندسے پر رکھنے کا کہا تھا۔ اس بات کا مقصد یہ تھا کہ اگر راستے میں ہمیں کسی سیلائٹ یا پھر کسی ریز سسٹم سے چیک کیا جائے تو اس کے سگنل ان ریسٹ واچ سے ٹکرا کر ہمیں کاشن دے دیں کہ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے۔ ریڈ بلب اسپارک کرنے کا مطلب ہے کہ ہمیں کسی مشینی ریز سسٹم سے نہ صرف چیک کیا جا رہا ہے بلکہ ہم پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔ تمہیں شاید یاد ہو کہ ایکریمیا آنے سے قبل میں نے تم سب کی ریسٹ واچ لی تھیں۔ ریسٹ واچ لینے کا مقصد ان میں نئی اور جدید چپ لگانا تھا تاکہ ہم کسی بھی سیلائٹ اور ریز سسٹم کو بروقت چیک کر سکیں۔ میری ریسٹ واچ میں ایک ایسا سسٹم بھی موجود ہے جو اس بات کا کاشن دیتا ہے کہ اگر کہیں فون یا ٹرانسمیٹر کال کی جائے اور کوئی تیسرا انٹرپٹ کرے یا فون اور ٹرانسمیٹر کال سننے کی کوشش کرے تو اس کا بھی پتہ چل سکے اور تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میری واچ ٹرانسمیٹر نے مجھے اس بات کا بھی کاشن دے دیا ہے کہ میں نے میجر اوشان کو جو کال کی تھی وہ نہ صرف کوئی اور سن رہا تھا بلکہ اسے ٹیپ بھی کر رہا تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب

اس کی باتیں سن کر حیران رہ گئے۔

''کون۔ کون سن رہا تھا تمہاری اور میجر اوشان کی باتیں''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ریسٹ واچ میں لگی ہوئی ڈیوائس کے مطابق جنگل میں ہی نہیں پورے ناراک میں ایسی ریز پھیلی ہوئی ہیں جو ٹرانسمیٹر کالز کیچر کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ مجھے اس بات کا اندازہ تھا اس کے باوجود میں نے رونالڈ سے ٹرانسمیٹر پر باتیں کی۔ اس وقت میں نے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی تھی یہی وجہ تھی کہ میری پہلی کالز ٹریس نہیں کیا جا سکیں لیکن جب میں نے میجر اوشان سے بات کی تو کال کیچ کرنے والے سسٹم نے بھی اپنی فریکوئنسی کو ری سیٹ کر لیا تھا۔ فریکوئنسی ری سیٹ کرنے کے بعد میجر اوشان کو کی جانے والی کال کیچ ہو گئی جس کا پتہ مجھے کال ختم کرنے کے بعد چلا تھا''...... عمران نے کہا۔

''تو تم نے یہ بات ہمیں پہلے کیوں نہیں بتائی''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''پہلے بھی بتا دیتا تو تم نے اسی طرح مجھے گھورنا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں عمران۔ حالات بے حد سنگین ہے۔ تم نے جو کال میجر اوشان کو کی تھی اگر وہ کیچ کر لی گئی ہے تو پھر ہم شدید خطرے میں ہے۔ اس وقت ڈارک اسکائی

ایجنسی ہمارے پیچھے ہے۔ اگر یہ کال انہوں نے سنی ہے تو پھر انہیں اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ہم کس راستے پر ہیں۔ وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں اور یہ لوگ ہمیں اس بار شاید کوئی موقع نہ دیں اور دیکھتے ہی ہم پر حملہ کر دیں گے"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب جو ہونا تھا ہو چکا ہے۔ ہم آگے جائیں یا پیچھے وہ ہمیں ہر صورت گھیر لیں گے اس لئے ہمیں ان کے حملے کے لئے پوری طرح سے تیار رہنا ہو گا۔ ہمارے پاس اس جنگل کے علاوہ ایسا کوئی راستہ نہیں ہے جہاں سے ہم کورانٹو پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہمارا ڈی ایس ایجنسی سے ٹکراؤ ناگزیر ہے"...... صالحہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ان حالات میں تو یہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں اپنا اسلحہ نکال لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک آ جائیں اور ہمیں سنبھلنے کا بھی موقع نہ ملے"...... تنویر نے کہا۔

"گڈ۔ پہلی بار تم نے عقل مندی کی بات کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر اسے گھور کر رہ گیا اور پھر تنویر نے فوراً جیپ کی نچلی سیٹ کے نیچے سے اسلحے کا تھیلا نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود اسلحہ نکال کر سب کو دینے لگا۔

"اگر انہوں نے جیپ پر میزائل فائر کر دیئے پھر"...... صالحہ

نے کہا۔

"پھر کیا۔ وہی پرانی بات کہ پلاؤ کھائیں گے احباب۔ لیکن یہاں تو ہماری لاشیں بھی غائب ہو جائیں گی۔ اس لئے بے چارے احباب پلاؤ سے بھی محروم ہو جائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس طرح تو ہم اپنا مشن مکمل نہ کر سکیں گے"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جیپ بند ہے۔ اس لئے وہ جیپ کے اندر چیکنگ نہ کر سکیں گے اور باہر انہیں سیاحتی کمپنی کا نام لکھا نظر آ رہا ہو گا اور اس علاقے میں سیاحت کے لئے ایسی جیپیں ہی استعمال ہوتی ہیں۔ پھر ہم نے اب نہ تو میجر اوشان سے ملنے جانا ہے اور نہ میجر جیمز سے۔ ہم بیچ راستے سے ہی ٹیامر جانے والے راستے کی طرف مڑ جائیں گے۔ میجر اوشان اور میرے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر کال سن کر وہ زیادہ سے زیادہ میجر اوشان تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور اس کی مدد سے ہمیں پکڑنے کی کوشش کریں گے لیکن جب ہم نے اس گاؤں میں جانا ہی نہیں تو پھر اس کے بارے میں سوچنا کیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر وہ مسلسل چیکنگ کیوں کر رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات سوچنے کی ہے۔ انہیں یقیناً کوئی ایسی بات معلوم ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ ہم پر مسلسل نظریں رکھ رہے

ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ایسی کیا وجہ ہو سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ تو سوچنا پڑے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جوب دیا۔

''اگر آپ اجازت دیں تو میں بتا دوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''تمہیں معلوم ہے تو بتا دو''...... جولیا نے کہا۔

''جیپ میں موجود اسلحہ تو اس کی وجہ نہیں بن سکتا ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق اگر ٹرانسمیٹر کال کیچ کی گئی ہے تو پھر اس کی وجہ بھی یہی ٹرانسمیٹر ہے۔ جس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ ہو جائے اس کی لوکیشن ٹریس کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ پھر ٹرانسمیٹر آف ہو یا آن اس کی ٹریکنگ کی جا سکتی ہے اور میرے خیال میں ہمیں اسی ٹرانسمیٹر سے ہی چیک کیا جا رہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ پھر تو وہ ہمیں اس ٹرانسمیٹر کی وجہ سے کہیں پر بھی آسانی کے ساتھ ٹریس کر سکتے ہیں''...... صفدر نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''ہاں بالکل''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہم یقینی خطرے سے دوچار ہو چکے ہیں۔ وہ ہمیں لازماً ہولٹن پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کیوں خاموش ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کیپٹن شکیل کی بات درست ہے۔ ٹرانسمیٹر ہی ہمارے لئے وبال جان بنا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مسلسل ہمیں چیک کر رہے ہیں''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر ایسی بات تھی تو تمہیں اس کا کوئی حل سوچنا چاہئے تھا''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس قدر طاقتور ریز روکنے کا کوئی حل نہیں ہے۔ اس لئے مجبوری ہے''...... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''پھر ہم کس طرح کورانٹو پہنچیں گے''...... صالحہ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''فکر مت کرو۔ چیکنگ انسان ہی کر رہے ہوں گے اور انسانی نفسیات کو سامنے رکھا جائے تو بے شمار حل نکل آتے ہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صالحہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد دوسرے ہیلی کاپٹروں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگی تو وہ چونک پڑے۔

''وہ شاید ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ لے کر اسی طرف آ رہے ہیں''...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے جیپ کو دائیں طرف موڑا اور گھنے درختوں میں لیتا چلا گیا۔

''چلو۔ جلدی اترو جیپ سے''...... عمران نے جیپ کا انجن بند

کر کے جیپ سے اترتے ہوئے کہا تو وہ سب تیزی سے نیچے اتر آئے۔ اسلحہ اور باقی سامان اتارو اور اس جیپ کو جھاڑیوں اور درختوں کے پتوں میں چھپا دو۔ میں تب تک ٹرانسمیٹر کا کوئی انتظام کر کے آتا ہوں''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ اسے دور جاتے دیکھ کر ان سب نے جیپ سے اسلحے اور دوسرے سامان کے تھیلے نکالے اور انہیں لے کر دور ہٹتے چلے گئے۔ اسلحے کے تھیلے دور پہنچا کر وہ واپس جیپ کی طرف آئے اور پھر ارد گرد موجود جھاڑیاں اکھاڑ اکھاڑ کر جیپ پر ڈالنے لگے۔ وہاں درختوں کے گرے ہوئے پتوں کی بھی بہتات تھی۔ ان کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے اور جیپ ان جھاڑیوں اور پتوں میں چھپتی چلی جا رہی تھی۔ ہیلی کاپٹروں کی آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آ گیا۔

''چلو۔ ہمیں اس جیپ سے بھی دور ہٹنا ہو گا۔ ہیلی کاپٹروں سے اگر انہوں نے سرچ لائٹوں کے ساتھ سرچ ریز کا بھی استعمال کیا تو یہ جیپ آسانی سے ٹریس ہو جائے گی اور وہ اسے میزائلوں سے اڑا دیں گے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ ان درختوں کے پاس آئے جہاں انہوں نے اسلحے اور دوسرے سامان کے تھیلے رکھے تھے۔ تھیلے اٹھا کر وہ عمران کے ساتھ سڑک کے دوسری طرف آ کر جنگل میں دوڑتے چلے گئے۔ گھنا جنگل ہونے کی وجہ سے وہاں اندھیرا تھا لیکن کہیں کہیں سے ابھی ہلکی ہلکی روشنی آ رہی تھی

اس لئے انہیں راستہ دیکھنے میں کوئی دشواری نہ آ رہی تھی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ماحول تیز اور انتہائی زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا۔

''انہوں نے اس ایریئے میں میزائل فائر کئے ہیں جہاں میں نے ٹرانسمیٹر پھینکا تھا اور ٹرانسمیٹر میں نے ایک گہری کھائی مین پھینکا تھا''...... عمران نے کہا۔ میزائلوں کے دھماکوں کے ساتھ ساتھ مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ شاید اپنے ساتھ گن شپ ہیلی کاپٹر لائے تھے اور انہوں نے کھائی میں فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ میزائل فائر کرنا شروع کر دیئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دھماکوں اور فائرنگ کا سلسلہ رک گیا۔ اب انہیں ہر طرف سے ہیلی کاپٹروں کے انجنوں اور پنکھوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔ ہیلی کاپٹر شاید بکھر گئے تھے اور وہ جنگل کے مختلف حصوں پر پرواز کر رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ میں موجود جھاڑیوں میں دبکے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے وہاں سے کچھ فاصلے پر تیز روشنی ہوتے دیکھی۔ روشنی ایک بڑے ہالے کی شکل میں تھی جو درختوں سے چھنتی ہوئی نیچے آ رہی تھی۔

''ایک ہیلی کاپٹر اسی طرف آ رہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''آنے دو۔ ہم درختوں کے جھنڈ میں اور گھنی جھاڑیوں میں ہیں۔ وہ ٹیلی نائٹ اسکوپ بھی استعمال کریں تو ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ہیلی کاپٹر کی سرچ ،

لائٹ کی روشنی بڑھتی جا رہی تھی اور پھر وہ روشنی ان کے ارد گرد گھومنا شروع ہو گئی۔ ہیلی کاپٹر ٹھیک اس جھنڈ کے اوپر آ گیا تھا جہاں وہ چھپے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے خود کو جھاڑیوں کے اندر مزید چھپا لیا تھا۔ کچھ دیر تک ہیلی کاپٹر درختوں پر معلق رہ کر ارد گرد کا علاقہ چیک کرتا رہا پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع ہو گیا۔ جب ہیلی کاپٹر درختوں کے جھنڈ سے قدرے دور چلا گیا تو ان کی جان میں جیسے جان آ گئی۔

''شاید یہ لوگ صرف سرچ لائٹس استعمال کر رہے ہیں۔ سرچنگ ریز نہیں ورنہ اب تک یہ ہماری جیپ کے بھی پرخچے اُڑا چکے ہوتے''...... صالحہ نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے کیا سوچا ہے۔ ان ہیلی کاپٹروں کے جانے کے بعد کیا اسی جیپ پر آپ کورانٹو پہنچ سکیں گے''۔ چند لمحوں بعد صفدر نے کہا۔

''اگر اس جیپ کو ہولٹن تک پہنچنے دیا گیا تو''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم خواہ مخواہ پراسرایت پھیلا رہے ہو۔ کھل کر بتاؤ کہ کیا پلاننگ ہے تمہاری۔ ورنہ''...... جولیا نے اس بار غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آگے بھی تو بولو کہ ورنہ تم پیدل کورانٹو پہنچ جاؤ گی۔ کیوں میں نے ٹھیک کہا ہے نا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ صورتحال انتہائی خطرناک ہو چکی ہے۔ ہمیں نہ صرف مشن مکمل کرنا ہے بلکہ اپنا تحفظ بھی کرنا ہے۔ اس لئے پلیز۔ آپ سنجیدگی اختیار کریں''...... صالحہ نے کہا۔

''تم لوگ آخر اس قدر پریشان کیوں ہو رہے ہو۔ کیا ہم پہلی بار کسی مشن پر جا رہے ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''معاملات لمحہ بہ لمحہ دگرگوں ہوتے جا رہے ہیں۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے ہم خودکشی کرنے جا رہے ہیں''...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''خاموش رہو صالحہ۔ ایسے وقت اچھی بات منہ سے نکالنی چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''ارے ارے۔ لڑو نہیں۔ چلو میں بتا دیتا ہوں کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے میجر الشان کو اس لئے ہولٹن کا وقت دیا تھا کہ وہ اطمینان سے وہیں پر ہمارا انتظار کریں گے لیکن مسلسل چیکنگ سے معاملات میری توقع کے خلاف جا رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں بہرحال اپنا تحفظ کرنا ہوگا۔ میرا اسی جیپ سے آگے جانے کا پروگرام تھا لیکن اب چونکہ جیپ آگے لے جانا خطرناک ہو سکتا ہے اس لئے اب ہم پیدل آگے بڑھیں گے۔ وہاں سرحد پر ایک چھوٹا سا جنگل ہے جسے نقشے میں بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ لوگ اگر وہاں موجود ہوں گے تو وہ بھی لازماً اس جنگل میں ہی ہوں گے۔ ہم چکر کاٹ کر جنگل کی عقبی طرف وہاں

پہنچیں گے اور پھر وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس کے باوجود بھی وہ ہمیں چیک تو کر سکتے ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''ارے یہ بات تو میں نے سوچی ہی نہیں''...... عمران نے قدرے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے''...... صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا بہت سنجیدہ ہے۔ چلو سنجیدہ ہے تو پھر سنجیدہ ہی سہی۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ہم سارا پلان اوپن کریں۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری آوازیں بھی ان تک پہنچ رہی ہوں''...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''آوازیں کیسے پہنچ سکتی ہیں''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''ڈی ایس ایجنسی جدید ترین ایجادات استعمال کرتی ہے۔ اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال بے فکر رہو۔ ہم زندہ سلامت پہنچ جائیں گے۔ وہاں جا کر کیا ہوتا ہے یہ بعد میں دیکھا جائے گا''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جیسے وہ عمران کی بات سے متفق ہو گئے ہوں۔ پھر کچھ دیر بعد ہیلی کاپٹر وہاں سے دور ہوتے چلے گئے۔

''ہماری جیپ بچ گئی ہے۔ اب ہم اس پر پھر سے سفر کر سکتے

ہیں''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دوبارہ اس جھنڈ میں آئے جہاں انہوں نے جیپ چھپائی ہوئی تھی۔ جھاڑیاں اور پتے ہٹا کر انہوں نے جیپ صاف کی اور پھر عمران نے جیپ اسٹارٹ کی اور اسے جھنڈ سے نکال کر باہر لے آیا۔ اس کے ساتھی ایک بار پھر جیپ میں سوار ہو گئے اور پھر عمران نے جیپ موڑی اور اس بار وہ اسے سڑک پر جانے کی بجائے جنگل کے اندر لے گیا۔

''کیا مطلب۔ کیا اس راستے سے ہم کورانٹو پہنچ جائیں گے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے جان بوجھ کر راستہ تبدیل کیا ہے تاکہ ہم ان کی نظروں میں آئے بغیر اس جیپ پر سفر کرتے رہیں''...... عمران نے کہا۔

''اب ہم جا کس طرف رہے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہولٹن میں موجود بیس کیمپ کی طرف''...... عمران نے کہا تو وہ بے اختیار چونک پڑے۔

''ہیلی کاپٹر اسی بیس کیمپ کی طرف گئے ہیں۔ وہ لوگ شاید اب ہمارا اس بیس کیمپ میں انتظار کر رہے ہوں ایسی صورت میں کیا ہمارا اس طرف جانا مناسب ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا مناسب ہے اور کیا نہیں یہ میں نہیں جانتا۔ مجھے جو سوجھ رہا ہے میں وہی کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

"اور تمہیں سوجھ کیا رہا ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"یہی کہ ہم شاید کسی اور راستے پر سیف نہ ہوں لیکن بیس کیمپ کی طرف جانے والے راستے سے ہم آگے بڑھ سکتے ہیں"۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر انہوں نے ہمیں چیک کر لیا تو"...... صفدر نے کہا۔

"ہم بیس کیمپ سے دور جیپ چھوڑ دیں گے اور پھر پیدل آگے جائیں گے۔ درخت اور گھنی جھاڑیاں ہمارے کام آئیں گی اور ہمارا کام بن جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وہ ہمیں دور بینوں سے تو چیک کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"پھر کیا ہوا۔ تم سب اس طرح گھبرا رہے ہو جیسے تربیت یافتہ ہونے کی بجائے چھوٹے بچے ہو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے"...... خاموش بیٹھے رہنے والے تنویر نے اچانک بولتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"گڈ۔ تنویر نے پہلی بار میرے دل کی بات کی ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران جنگل کے مختلف حصوں میں جیپ دوڑاتا لے جا رہا تھا۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ سڑک سے زیادہ دور نہ جائے ورنہ گھنے جنگل میں وہ راستہ بھٹک بھی سکتا تھا۔ ان درختوں کے درمیان اتنی گنجائش تھی کہ وہ آسانی سے وہاں جیپ دوڑا سکے۔ اس نے جیپ کی ہیڈ لائٹس آن نہ کی تھیں۔ جب تک

اسے اندھیرے میں راستہ دکھائی دیتا رہا وہ جیپ دوڑاتا رہا اور جب تاریکی بڑھنی شروع ہوئی تو اس نے آنکھوں پر نائٹ ٹیلی اسکوپ گاگلز لگا لیں۔ اس گاگلز کی وجہ سے اسے راستہ صاف دکھائی دینے لگا تھا۔ یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ اب تک ان کے راستے میں کوئی جانور نہ آیا تھا اور نہ ہی ان کا کسی دشمن سے واسطہ پڑا تھا۔ چار گھنٹوں کی مسافت کے بعد عمران نے جیپ درختوں کے گھنے جھنڈ میں روک لی۔

"نیچے اترو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی جیپ سے اتر آیا تو ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی بھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔

"جیپ یہیں چھوڑنا ہے تو یہ بیگز اٹھا لیں"...... صفدر نے کہا۔

"تم سب یہیں رکو گے۔ صرف تنویر میرے ساتھ جائے گا۔ ہم نے وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے۔ پھر میں تمہیں کال کروں گا۔ تم جیپ لے کر آ جانا"...... عمران نے کہا۔

"تنویر کی بجائے میں ساتھ جاؤں گی"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ تم یہیں رہو گی۔ تنویر ایسے معاملات میں بے حد مہارت رکھتا ہے۔ آؤ تنویر"...... عمران نے سرد لہجے میں پہلے جولیا سے اور پھر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسلحہ تو لے لیں"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں ایک مشین گن لے لو۔ میرے پاس لانگ رینج پسٹل

موجود ہے''...... عمران نے کہا تو تنویر دوبارہ جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ واچ ٹرانسمیٹر پر کال کر کے ہمیں اطلاع دیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم نے ریڈ کاشن کو آن رکھنا ہے۔ خطرے کی صورت میں تمہیں کاشن مل جائے گا۔ اس کا مطلب ہو گا کہ اب تم نے جولیا کی قیادت میں آگے بڑھنا ہے اور پھر جو مناسب سمجھو کر گزرنا''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم کسی صریحاً خطرے کی طرف جا رہے ہو۔ ورنہ تم اس انداز میں بات نہ کرتے۔ ایسی بات ہو تو ہمیں دو گروپ بنا کر علیحدہ علیحدہ لیکن اکٹھے آگے بڑھنا چاہئے۔ خطرناک حالات میں ہم یہاں جنگل میں بے یارو مددگار کھڑے ہیں رہ سکتے جبکہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ہولٹن یہاں سے کس سمت میں اور کتنی فاصلے پر ہے''...... جولیا نے تیز اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں عمران صاحب''...... کیپٹن شکیل نے جولیا کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''میں بھی مس جولیا کی بات کی تائید کرتا ہوں عمران صاحب''...... صفدر نے بھی فوراً جولیا کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا درست کہہ رہی ہیں''...... صالحہ بھی بول پڑی۔

''نجانے تنویر کیوں خاموش رہا ہے اب تک''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں اس لئے خاموش رہا ہوں کہ میرے کہنے سے تم پر کوئی اثر نہیں ہو گا ورنہ جولیا کی بات درست ہے''...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''میں نے تو صرف احتیاطاً تمہیں یہ ہدایات دی تھیں ورنہ میرے خیال میں صورتحال ہمارے حق میں ہی رہے گی لیکن اب اگر تم سب بضد ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ جیپ سے سارا سامان نکال لو اب ہم اکٹھے ہی آگے بڑھیں گے''...... عمران نے کہا۔

''جیپ کو قریب کیوں نہ لے جائیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ہیں کیمپ میں واچ ٹاور ہیں اور وہاں ٹریسر ریز بھی موجود ہو سکتی ہیں۔ قریب جانے کی صورت میں ان ریز سے جیپ چیک کی جا سکتی ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے ٹارگٹ بن جائیں گے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب عمران کے ساتھ تیزی سے آگے بڑھنا شروع ہو گئے لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ان کے اردگرد یکے بعد دیگرے کئی دھماکے ہوئے۔ دھماکوں کی شدت سے وہ اچھل اچھل کر دور جا گرے۔ عمران بھی اچھل کر سائیڈ پر گرا۔ اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے ایسا محسوس

ہوا جیسے اچانک اس کا دماغ کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو اس کے ساتھ ہی اسے اپنے دماغ میں یکلخت اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے سر جھٹک کر اپنے دماغ پر چھانے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن لاحاصل اور پھر چند لمحوں بعد اس کا دماغ تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

ہولٹن کے بیس کیمپ کی چھوٹی سی عمارت کے ایک کمرے میں ایک لمبا تڑنگا نوجوان میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس پر ایک چھوٹی سی اسکرین بھی موجود تھی اور مشین پر موجود کئی چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب جل رہے تھے۔ اسکرین آف تھی۔ مشین کے ساتھ ہی ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ یہ نوجوان فریڈرک تھا جو ٹریسا اور انتونیو کے گروپ فور کے انچارج جیک کا نمبر ٹو تھا۔ جیک نے اسے بیس کیمپ میں بھیجا تھا۔

اس سے پہلے ٹریسا اور انتونیو نے میجر اوشان کے پاس پہنچ کر اس کی خوب سرزنش کی تھی۔ پہلے تو میجر اوشان نے ان کی کوئی بھی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا تھا لیکن جب ٹریسا نے اسے عمران کے ساتھ ہونے والی اس کی بات چیت سنائی تو وہ خاموش ہو گیا اور اس نے ان کی منت سماجت شروع کر دی کہ وہ اس

معاملے کو یہیں دبا دیں تو وہ ہمیشہ ان کا احسان مند رہے گا۔ ٹریسا اور انتونیو نے اسے اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اس سیٹ اپ کو ایسے ہی چلنے دے لیکن اب اس معاملے کو وہ اور ان کے ساتھی کنٹرول کریں گے۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہر صورت میں گھیر کر ہلاک کر دینا چاہتے تھے۔ میجر اوشان کے پاس ان کی بات مان لینے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ ٹریسا اور انتونیو نے بیس کیمپ کا چکر لگایا اور اردگرد کا جائزہ لے کر مزید انتظامات کئے اور پھر انہوں نے جیک کے ساتھی فریڈرک کو یہاں تعینات کر دیا۔ ٹریسا اور انتونیو نے اسے چیکنگ کے لئے ایک سپیشل مشین بھی فراہم کر دی تھی۔

جیک اور اس کے ساتھی ٹریسا اور انتونیو کے ساتھ ہیلی کاپٹروں میں جنگل کی سرچنگ کر رہے تھے۔ انہوں نے اس ٹرانسمیٹر کو چیک کر لیا تھا جس کی کال کیچ کی گئی تھی۔ اس ٹرانسمیٹر کے سگنلز کو فالو کرتے ہوئے وہ ہیلی کاپٹروں پر مسلسل اس طرف بڑھ رہے تھے اور پھر انہوں نے عین اس جگہ فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ میزائل برسانے شروع کر دیئے جہاں انہیں ٹرانسمیٹر کی موجودگی کا علم ہوا تھا۔ مسلسل اور کافی دیر فائرنگ اور میزائل فائر کرنے کے بعد انہوں نے ہیلی کاپٹر نیچے اتارے۔ اس سارے علاقے کو چیک کیا تو یہ دیکھ کر انہیں شدید مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کہ انہوں نے ایک کھائی کو نشانہ بنایا تھا۔ جہاں محض اس ٹرانسمیٹر کو پھینکا گیا تھا۔ شاید عمران کو اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ اس ٹرانسمیٹر کی وجہ سے انہیں

چیک کیا جا رہا ہے اور اس نے ٹرانسمیٹر اس کھائی میں پھینک دیا تھا۔ ٹریسا، انتونیو اور جیک نے ہیلی کاپٹروں کی ہیوی سرچ لائٹس آن کر کے اردگرد کے علاقے کو چیک کیا تھا لیکن انہیں نہ تو وہاں کوئی جیپ ملی تھی اور نہ کوئی انسان۔ اس لئے وہ فوری طور پر واپس بیس کیمپ پہنچ گئے تھے۔

فریڈرک اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو فریڈرک نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ فیلر کالنگ۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ فریڈرک اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور“۔ فریڈرک نے کہا۔

”باس۔ جب مادام ٹریسا، باس انتونیو اور ان کے ساتھی ہیلی کاپٹروں میں واپس آئے تو انہوں نے مجھے ایک ہیلی کاپٹر میں سرچ ریز لے جانے کا حکم دیا تاکہ میں سرچنگ لائٹ اور سرچنگ ریز سے جیپ کا پتہ لگاؤں۔ میں نے ہیلی کاپٹر انتہائی بلندی پر رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ سرچنگ ریز زیادہ سے زیادہ بلندی پر کام کرتی ہے۔ بہرحال میں نے جنگل میں جا کر سرچنگ ریز آن کی تو مجھے جنگل میں ایک جیپ دکھائی دی۔ یہ جیپ کسی سیاحتی کمپنی کی ہے اس کے علاوہ اور کوئی جیپ جنگل میں موجود نہیں ہے۔ اوور“...... فیلر نے

جواب دیتے ہوئے کہا تو فریڈرک چونک پڑا۔

''تمہیں تو انہوں نے مارک نہیں کر لیا۔ اوور''...... فریڈرک نے کہا۔

''نو باس۔ میں ان سے کافی بلندی پر ہوں۔ ان تک تو شاید میرے ہیلی کاپٹر کی آواز بھی نہیں پہنچ رہی ہو گی۔ اوور''...... فیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس جیپ کا رخ کس طرف ہے۔ اوور''...... فریڈرک نے پوچھا۔

''وہ جنگل کے اندر بڑھ رہی ہے اور اس کی ہیڈ لائٹس بھی آف ہیں اور جن راستوں پر وہ سفر کر رہی ہے اس کے مطابق یہ لوگ ہولٹن کے بیس کیمپ کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ اوور''...... فیلر نے کہا۔

''لیکن اگر اس جیپ میں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو پھر وہ جنگل کے اندر سے کیوں آ رہے ہیں۔ انہیں تو سڑک کے راستے ڈائریکٹ ہولٹن آنا چاہئے تھا۔ انہوں نے یہاں میجر اوشان سے ملاقات کرنی تھی۔ اوور''...... فریڈرک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ کال کے مطابق تو ایسا ہی ہونا چاہئے تھا لیکن ہو سکتا ہے کہ ان شاطر لوگوں نے دھوکہ دینے کیلئے یہ سب کچھ کیا ہو۔ اوور''...... فیلر نے کہا۔

''تو تمہیں یقین ہے کہ اس جیپ میں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اوور''...... فریڈرک نے کہا۔

''یس باس۔ سرچنگ ریز سے نہ صرف میں نے ان کی جیپ چیک کر لی ہے بلکہ اس جیپ میں انتہائی خطرناک اور طاقتور اسلحے کا بھی مجھے کاشن مل رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹ ہی ہو سکتے ہیں جو اس قدر تعداد میں خوفناک اسلحہ جیپ میں لے جا رہے ہیں۔ اوور''...... فیلر نے کہا۔

''وری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگ دھوکہ دے کر براہ راست ہولٹن پر حملہ کرنا چاہئے تھے۔ اوور''...... فریڈرک نے کہا۔

''یس باس۔ لگتا ایسا ہی ہے۔ اوور''...... فیلر نے کہا۔

''اچھا سنو۔ کیا تم اس جیپ پر میزائل فائر کر سکتے ہو۔ اوور''...... فریڈرک نے کہا۔

''نہیں باس۔ گھنے جنگل کی وجہ سے میزائل فائر نہیں ہو سکتا۔ اوور''...... فیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس قدر گھنے جنگل میں جیپ کیسے چل رہی ہے وہ بھی روشنی کے بغیر۔ اوور''...... فریڈرک کے لہجے میں حیرت تھی۔

''باس۔ جیپ جنگل کے اندر موجود چھوٹے چھوٹے راستوں پر چل رہی ہے اور جس تیزی سے جیپ آگے بڑھ رہی ہے اسے دیکھ کر لگ رہا ہے جیسے ڈرائیور ان راستوں سے بخوبی واقف ہو اور وہ اندھیرے میں دیکھنے کی بھی قدرتی صلاحیت رکھتا ہو۔ یا پھر......''

دوسری طرف سے فیلر کہتے کہتے رک گیا۔

"یا پھر۔ یا پھر کیا۔ اوور"...... فریڈرک نے کہا۔

"یا پھر انہوں نے شاید آنکھوں پر ٹیلی نائٹ اسکوپ گاگلز لگائی ہوں۔ اوور"...... فیلر نے جواب دیا تو فریڈرک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تمہاری یہ بات درست ہو سکتی ہے۔ انہوں نے یقیناً راستہ دیکھنے کے لئے آنکھوں پر ٹیلی نائٹ اسکوپ گاگلز پہنے ہوں گے۔ بہرحال ابھی یہ ہولٹن سے کتنے فاصلے پر ہیں۔ اوور"...... فریڈرک نے کہا۔

"اگر یہ اسی رفتار سے چلتے رہے تو ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ لگ جائے گا۔ اوور"...... فیلر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم واپس آجاؤ۔ میں اس دوران مادام ٹریسا سے بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... فریڈرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی تبدیل کی اور ایک بٹن پریس کر کے وہ دوسری طرف کال دینے لگا۔ جیک نے اسے اس بات کا اختیار دے دیا تھا کہ وہ اشد ضرورت کے وقت ڈائریکٹ انتونیو یا ٹریسا سے بات کر سکتا ہے۔

"ییس۔ انتونیو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فریڈرک بول رہا ہوں باس۔ کیا آپ میری مادام ٹریسا سے

بات کرا سکتے ہیں۔ اوور"...... فریڈرک نے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹریسا کیمپ کا دورہ کرنے کے لئے باہر گئی ہوئی ہے۔ تم مجھے بتاؤ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... انتونیو کی کرخت آواز سنائی دی۔

"ییس باس۔ پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی لمحے بیس کیمپ کے قریب پہنچ سکتے ہیں اور وہ یہاں پہنچ کر بیس کیمپ پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اوور"...... فریڈرک نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔ اوور"...... انتونیو نے چونکتے ہوئے کہا تو فریڈرک نے اسے فیلر کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ تم فکر نہ کرو۔ کوئی بھی غیر متعلق جیپ بیس کیمپ کی حدود میں داخل ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ یہاں کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ ہر طرف پھیلی ہوئی موجود مخصوص ریز کی وجہ سے اس طرف آنے والی جیپ یا کوئی بھی گاڑی لمحوں میں جل کر راکھ ہو جائے گی اور جہاں تک حملے کا تعلق ہے ہمیں اس کے بارے میں معلوم ہے اور ہم نے اس کا مکمل انتظام کر رکھا ہے۔ اوور"۔ انتونیو کی آواز سنائی دی۔

"او کے باس۔ اوور"...... فریڈرک نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"فیلر سے کہو کہ وہ مسلسل ان پر نظر رکھے اور تم مجھے مسلسل اس بارے میں رپورٹ دیتے رہو۔ جب وہ بیس کیمپ کے قریب پہنچ

جائیں تو اس سے پہلے کہ وہ ہم پر حملہ آور ہوں ہم ان پر حملہ کر دیں گے۔ اوور''...... انتونیو نے کہا۔

''اوکے باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''...... فریڈرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔ فریڈرک نے ایک طویل سانس لے کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے سامنے میز پر رکھ دیا۔ ابھی تھوڑی دیر گزری ہو گی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور جیک اندر داخل ہوا۔ جیک کو دیکھ کر فریڈرک اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تم نے باس انتونیو کو کوئی رپورٹ دی ہے''...... جیک نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس باس''...... فریڈرک نے جواب دیا اور پھر اس نے وہ سب کچھ جیک کو بھی بتا دیا جو اسے فیلر نے بتایا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ باس انتونیو نے حکم دیا ہے کہ اس معاملے کو میں خود ہینڈل کروں۔ تم فوراً فیلر سے میری بات کراؤ''...... جیک نے کہا تو فریڈرک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر فیلر کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے کال دینے لگا۔

''فیلر بول رہا ہوں۔ اوور''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے فیلر کی آواز سنائی دی۔

''فیلر۔ باس سے بات کرو۔ اوور''...... فریڈرک نے کہا اور

ٹرانسمیٹر جیک کی طرف بڑھا دیا۔

''فیلر۔ میں جیک بول رہا ہوں۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''لیس باس۔ اوور''...... فیلر نے کہا۔

''تم ہیلی کاپٹر لے کر فوراً بیس کیمپ آ جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور مشن مکمل کر کے ہم یہاں واپس آئیں گے۔ ہمارا مشن ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کا ہے۔ اوور''...... جیک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''لیس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے فیلر نے جواب دیا اور جیک نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''جب فیلر آ جائے تو مجھے فوراً اطلاع دینا''...... جیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر رکھ دیا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد فریڈرک نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے اٹھ کر دیوار میں نصب ایک الماری کھولی اور اس میں سے شراب کی ایک بوتل اور گلاس اٹھا کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے گلاس میں شراب انڈیلی اور پھر گھونٹ گھونٹ شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور فیلر اندر داخل ہوا۔ اس نے فریڈرک کو سلام کیا۔

''تم پہنچ گئے''...... فریڈرک نے چونک کر کہا۔

''لیس باس۔ میں ابھی پہنچا ہوں''...... فیلر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں باس کو بتا دیتا ہوں۔ تم ہیلی کاپٹر میں

رہو“...... فریڈرک نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس“...... فیلر نے جواب دیا اور پھر مڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ فریڈرک نے فون پر جیک کو فیلر کے آنے کی اطلاع دی تو تھوڑی ہی دیر میں جیک اس کے پاس پہنچ گیا۔

”تم بھی میرے ساتھ آ جاؤ۔ میں نے فیلر سے کہا ہے کہ وہ اپنے ساتھ دس مسلح آدمیوں کو بھی لے لے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں ان کی بھی ضرورت پڑ جائے“...... جیک نے کہا تو فریڈرک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کمرے سے نکل کر باہر آ گئے اور پھر تھوری دیر بعد وہ تینوں ہیلی کاپٹر میں سوار ہولٹن کے اس راستے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں فیلر نے جیپ کو چیک کیا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر فیلر تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جیک بیٹھ گیا تھا جبکہ عقبی سیٹوں پر جہاں دس مسلح افراد بیٹھے ہوئے تھے فریڈرک ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ان سب کے پاس مشین گنیں اور ان کے میگزین موجود تھے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد وہ ہیں کیمپ سے دور جنگل کے ایک حصے میں ہموار زمین پر اتر گئے۔ جیک اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر سے باہر آئے تو وہاں دس کے قریب مسلح افراد موجود تھے۔ ان کے سامنے لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی کرنل کی یونیفارم میں موجود تھا۔

”میرا نام میجر اوشان ہے اور میں یہاں کا انچارج ہوں“۔ اس کرنل نے کہا۔

”میں جیک ہوں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ میرا تعارف مادام ثریا اور باس انتونیو نے پہلے ہی آپ کو کرا دیا تھا“...... جیک نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ لیکن آپ نے مجھے فوری طور پر دس مسلح آدمیوں سمیت یہاں کیوں بلایا ہے۔ میں آپ کی یہاں آمد کی وجہ میں نہیں سمجھ سکا“...... میجر اوشان کے لہجے میں پریشانی کا تاثر موجود تھا۔

”میجر اوشان۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہم نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے چیک کیا ہے وہ ایک جیپ کے ذریعے جنگل کے راستے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ یہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔ ہمیں ہر صورت میں انہیں آگے بڑھنے سے روکنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں تمہارے تعاون کی ضرورت ہے۔ اگر تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہونے والی ڈیل کے بارے میں اعلیٰ حکام کو کوئی رپورٹ نہیں کی جائے گی ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے“...... جیک نے غراتے نے کہا۔

”میں نے یہ ڈیل بھی انہیں دھوکہ دینے کے لئے کی تھی تا کہ وہ مطمئن ہو کر ہولٹن آنے کا فیصلہ کریں ورنہ میرا ارادہ انہیں یہاں پہنچنے سے پہلے راستے میں ہی ختم کر دینے کا تھا۔ اس کے باوجود میں آپ سے مکمل تعاون کروں گا۔ جہاں تک پاکیشیائی ایجنٹوں کا جیپ میں یہاں آنے کا تعلق ہے تو ہماری مشینری نے بھی انہیں

چیک کر لیا تھا اور میں اپنے ساتھیوں سمیت جنگل کی سرحد پر پہنچ گیا تھا تاکہ ان کی جیپ پر میزائل فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن پھر مجھے انتونیو کی طرف سے اطلاع ملی کہ ان کی جیپ یا تو خراب ہوگئی ہے یا اس کا فیول ختم ہوگیا ہے اور اس لئے وہ یہاں سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلے پر رک گئی ہے اور وہ لوگ بھی وہیں موجود ہیں۔ میں اس لئے یہاں آپ کے استقبال کے لئے آ گیا کہ وہ اگر پیدل چل کر یہاں آئیں گے تو انہیں یہاں پہنچنے میں کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔ اب آپ آگئے ہیں اب آپ یہاں کا کنٹرول سنبھال لیں گے اور ہم آپ کی ہدایات پر عمل کریں گے''...... میجر اوشان نے کہا۔

''شکریہ۔ کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ جیپ کے پاس کتنے آدمی موجود ہیں اور جیپ کہاں ہے''...... فریڈرک نے کہا۔

''میں نے آپ کے آنے سے پہلے مشین روم انچارج سے معلوم کیا ہے۔ جیپ جنگل کے ایک حصے میں رکی ہوئی ہے اور اس کے قریب دو عورتیں اور دو مرد موجود ہیں''...... میجر اوشان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ گروپ تو چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے چار افراد جیپ کے پاس رک گئے ہیں جبکہ دو آدمی یہاں پہنچ رہے ہیں''...... جیک نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ایسا ہی لگتا ہے لیکن وہ دو آدمی جیسے ہی ہولٹن ایریا میں پہنچیں گے ریز کا شکار ہو کر بے ہوش ہو جائیں گے۔ یہاں ہم نے ہر طرف انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں''...... میجر اوشان نے جواب دیا۔

''گڈ۔ جیپ جس سائیڈ پر رکی ہوئی ہے۔ ہمیں اس طرف لے چلو تاکہ ہم انہیں ساتھ ساتھ چیک کرتے رہیں۔ وہ انتہائی چالاک لوگ ہیں۔ اس لئے ان کی ساتھ ساتھ چیکنگ بے حد ضروری ہے''...... جیک نے کہا۔

''آئیں''...... میجر اوشان نے کہا اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو وہیں رکنے کا کہا اور خود وہ شمالی سمت کی طرف چل پڑا۔ جیک نے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر جیک اور اس کے ساتھی میجر اوشان کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں پہنچ گئے۔

''وہ لوگ اس جھنڈ کے دوسری طرف کچھ فاصلے پر موجود ہیں''...... میجر اوشان نے کہا۔

''آپ نے یہاں کیا انتظامات کئے ہوئے ہیں''...... جیک نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''جھنڈ کے آخر میں چار درختوں پر بے ہوش کر دینے والی ریز فائر کرنے والے آلات موجود ہیں جو سنسر کی مدد سے کام کرتے ہیں۔ جیسے ہی کوئی جاندار اس پورے سرحدی علاقے میں لگائے

ہوئے ان سنسر کو کراس کرے گا تو یہ ریز اس پر خود بخود فائر ہو جائیں گی''...... میجر اوشان نے ہاتھ کے اشارے سے درختوں پر نصب کئے گئے آلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ یہ واقعی بہترین اور فول پروف انتظامات ہیں لیکن ہمیں پھر بھی ان کو چیک تو کرنا ہے''...... جیک نے کہا اور پھر وہ اپنے پیچھے کھڑے فریڈرک کی طرف مڑ گیا۔

''فریڈرک۔ تم ہیلی کاپٹر لے کر جاؤ اور اس جیپ کو بھی چیک کرو اور ان آدمیوں کو بھی لیکن بلندی اتنی رکھنا ہے کہ نیچے سے تم پر فائرنگ نہ ہو سکے اور پھر ٹرانسمیٹر پر مجھے رپورٹ دو''۔ جیک نے فریڈرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... فریڈرک نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

''تم مختلف درختوں پر چڑھ کر اس انداز میں بیٹھ جاؤ کہ جنگل کی طرف سے آنے والوں پر آسانی سے فائر کھول سکو''...... جیک نے اپنے باقی ساتھیوں سے کہا۔

''یس باس''...... ان دس افراد نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ کر مختلف درختوں پر چڑھ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے جبکہ فریڈرک اس طرف کو بڑھ چکا تھا جدھر ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

''آئیں ہم مشین روم میں بیٹھ کر زیادہ مؤثر انداز میں سب کی چیکنگ کر سکتے ہیں''...... میجر اوشان نے کہا تو جیک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں مڑ کر اس طرف کو بڑھتے چلے گئے

جہاں مشین روم تھا۔

تھوڑی دیر میں وہ مشین روم میں داخل ہو رہے تھے۔ مشین پر دو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے ایک اسکرین آن تھی۔ اسکرین پر ایک جیپ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی آ رہی تھی۔ اس جیپ کا رخ بیس کیمپ کی طرف تھا۔ چونکہ وہاں ہر طرف تاریکی تھی اس لئے اسکرین پر جیپ کے اندر موجود افراد نظر نہ آ رہے تھے۔ جیک غور سے انہیں دیکھنے لگا۔ اچانک وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ جیپ مڑی اور جنگل سے نکل کر بیس کیمپ کی طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھنے لگی۔

جیپ نہ صرف بند تھی بلکہ سیلڈ تھی اور پھر دوڑتے دوڑتے جیپ اچانک رک گئی تو جیک ایک بار پھر چونک پڑا۔ چند لمحوں بعد جیپ کے دروازے کھلے اور پھر اس میں سے مرد اور عورتیں باہر نکلنے لگیں۔ چار مردوں اور دو عورتوں کا گروپ تھا جو سب کے سب ایکریمین تھے۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ جیپ کا فیول ختم ہو گیا ہے یا جیپ خراب ہو گئی ہے۔ پھر وہ سب جیپ کو وہیں چھوڑ کر پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔

''ان پر ٹارگٹ فکس کرو۔ جلدی''...... جیک نے کہا تو آپریٹر نے تیزی سے بٹن پریس کرنا شروع کر دیئے۔

''ٹارگٹ فکسڈ ہو چکا ہے جناب''...... آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابھی وہ بیٹھا انہیں دیکھ

رہا تھا کہ اچانک اسکرین پر ایک ہیلی کاپٹر نظر آنے لگ گیا۔ ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر تھا۔

''ہیلی کاپٹر کو کلوز کرو''...... جیک نے کہا تو آپریٹر نے اپنے سامنے موجود سوئچ پینل پر موجود ایک ناب کو گھمایا تو اسکرین پر آسمان کا منظر کلوز ہونے لگ گیا اور چند لمحوں بعد اسکرین پر ہیلی کاپٹر بھی نظر آنے لگا۔ اس ہیلی کاپٹر میں فریڈرک اور فیلر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے جیب سے ایک جدید ٹرانسمیٹر نکالا اور اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ جیک کالنگ۔ اوور''...... جیک نے تیز اور تحکمانہ انداز میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ فریڈرک اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''میں نے اسکرین پر ٹارگٹ کو فکسڈ کرایا ہے۔ کیا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''یس چیف۔ دو عورتیں اور چار مرد موجود ہیں جو آگے بڑھ رہے ہیں۔ اوور''...... فریڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹارگٹ ہٹ کر دو۔ جب یہ بے ہوش ہو جائیں تو انہیں اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں ڈال کر ریڈ پوائنٹ پر لے جاؤ اور وہاں لے جا کر انہیں سیل نمبر فائیو میں پہنچا دو۔ یہ کام جس قدر تیزی اور

پھرتی سے ہو سکے مکمل کرو۔ اوور''..... جیک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''چیف۔ کیوں نہ ان کا وہیں جنگل میں ہی خاتمہ کر دیا جائے۔ اوور''...... فریڈرک نے کہا۔

''تم نانسنس، احمق اور بے وقوف آدمی ہو۔ باس میں ہوں یا تم۔ نانسنس۔ اوور''...... جیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''آئی ایم سوری چیف۔ اوور''...... فریڈرک نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فوری حرکت میں آ جاؤ۔ اس سے پہلے کہ یہ لوگ ٹارگٹ سے ہٹ جائیں۔ یہ کام مکمل کر کے مجھے فوری اطلاع دو اور سنو۔ یہ سارا کام اس انداز میں مکمل کرو کہ خود انہیں بھی معلوم نہ ہو کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ اوور''...... جیک نے تیز لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''...... فریڈرک نے جواب دیا۔

''پورا کام سرانجام دے کر مجھے ٹرانسمیٹر پر فوراً رپورٹ دو۔ اوور''...... جیک نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں دوبارہ اسکرین پر جم گئیں لیکن چند لمحوں بعد ہی اسکرین

ایک جھماکے سے آف ہو گئی تو جیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ فریڈرک نے ٹارگٹ ہٹ کر دیا ہے کیونکہ سپیشل ریز فائر ہوتے ہی سیٹلائٹ رابطہ خود بخود ختم ہو جاتا تھا اور اسکرین آف ہو جاتی تھی۔ اب وہ بیٹھا بے چینی سے فریڈرک کی رپورٹ کا انتظار کر رہا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ فریڈرک کالنگ۔ اوور''...... رابطہ ہوتے ہی فریڈرک کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... جیک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ ان سب کو بے ہوش کر کے ریڈ پوائنٹ کے سیل فائیو میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو''...... جیک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ میجر اوشان کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''تھینک یو باس۔ اوور''...... فریڈرک نے کہا۔

''ان سب کو مسلسل بے ہوش رکھو اور ساتھ ہی انہیں رسیوں پر

رسیوں کے ساتھ جکڑ دو۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اوور''۔ جیک نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن کب تک۔ اوور''......فریڈرک نے پوچھا۔

''جب تک باس انتونیو اور نادام ٹریسا نہیں آ جاتے۔ اوور''۔ جیک نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے چیف کہ جب تک مادام ٹریسا اور باس انتونیو نہیں آ جاتے ہم نے انہیں زندہ رکھنا ہے۔ اوور''۔ فریڈرک نے کہا۔

''ہاں۔ اوور''...... جیک نے کہا۔ اس نے فریڈرک کو چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اسے اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے ثریا اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے انتونیو کے چہرے نظر آئے تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی دیکھ لیا تھا کہ وہ کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس نے گردن گھمائی اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اس طرح کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔

''تمہارے ناخنوں میں موجود بلیڈ میں نے پہلے ہی نکال لئے ہیں عمران اس لئے نائلون کی یہ باریک رسی اب تم سے نہ کٹ سکے گی''...... ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں بھی بڑے عرصے سے سوچ رہا تھا کہ ان ناخنوں کو تیز کراؤں لیکن فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ چلو اب یہ کام زیادہ اچھے طریقے سے ہو جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے امید نہ تھی کہ تم اتنی آسانی سے قابو میں آجاؤ گے''۔

ثریا نے کہا۔

''وہ تو ہوتا رہے گا ثریا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم اب واقعی اس سطح پر اتر آئی ہو کہ اتنے چھوٹے سے کام کے لئے بھی تمہیں ہائر کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ چھوٹا کام نہیں ہے۔ تم جیسے خطرناک ایجنٹوں کو پکڑ کر ہم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور اس کارنامے کے بدلے نہ صرف ہمارا نام پوری دنیا میں مشہور ہو جائے گا بلکہ تمہاری ہلاکت کا کریڈٹ جب ڈارک اسکائی ایجنسی کو ملے گا تو ڈارک ایجنسی کا رعب پوری دنیا پر طاری ہو جائے گا اور دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ طاقتور اور فعال ڈارک اسکائی ایجنسی ہے۔ تم لوگ ڈی ایس ہیڈ کوارٹر میں گھسنا چاہتے تھے تاکہ وہاں کرنل مورگن کو قابو کر سکو اور اس سے بی آر فارمولا حاصل کر سکو لیکن ہم نے تمہاری ساری پلاننگ خاک میں ملا دی ہے۔ ہم نے نہ صرف تمہیں اور تمہارے ساتھ آنے والے تمام ساتھیوں کو پکڑ لیا ہے بلکہ تم سب کے ڈیتھ آرڈر بھی جاری کر دیئے ہیں۔ تمہیں صرف اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے تاکہ مرنے سے پہلے تم کو یہ معلوم ہو جائے کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کس نے پکڑا ہے اور تمہاری ہلاکت کن کے ہاتھوں ہونے جا رہی۔ اب چونکہ تم ہوش میں آچکے ہو اس لئے تم بتاؤ کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کس طرح موت سے ہمکنار کیا جائے''...... ثریا نے کہا۔

"تو کیا ابھی یہ فیصلہ کرنا باقی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم تمہیں موت کی وادی میں پہنچانے کا پورا بندوبست کر چکے ہیں۔ انتونیو"...... ٹریسا نے پہلے عمران سے اور پھر انتونیو سے مخاطب ہو کر کہا۔ تو انتونیو کرسی پر سے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے یکلخت مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

"بس۔ اب صرف ٹریگر دبانے کی دیر ہے۔ اس کے بعد تمہاری روح تمہارے جسم کا ساتھ چھوڑ دے گی۔ تمہارے بعد تمہارے ساتھیوں کا بھی یہی انجام ہو گا"...... ٹریسا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بھی جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے ہمیں ہر صورت میں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت ہمارے ہاتھوں ہی لکھی ہے"۔ ٹریسا نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے اس ایک ایکٹ کے ڈرامے کا پردہ گرا نہ دیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے اکٹھی ہو کر بلند ہوئیں تو ٹریسا کے ہاتھ سے مشین پسٹل اڑتا ہوا ایک دھماکے سے عقبی دیوار

سے جا ٹکرایا اور اسی لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی چھت سے سرخ رنگ کی گیس نکل کر یکلخت پورے کمرے میں پھیلتی چلی گئی۔ عمران نے حرکت میں آتے ہی اپنا سانس روک لیا تھا جبکہ اس کے ساتھی پہلے ہی بے ہوش تھے۔

مشین پسٹل ہاتھ سے نکلتے ہی ٹریسا بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھی تھی لیکن اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا اور وہ لہراتی ہوئی نیچے فرش پر گر گئی۔ انتونیو کا بھی یہی حال ہوا تھا۔ وہ بھی لہرا کر گرا اور پھر نہ اٹھ سکا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے کے دروازے پر سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادر سی آ گری تھی۔ سرخ رنگ کی گیس جس قدر تیزی سے پھیلی تھی اتنی ہی تیزی سے غائب ہو گئی لیکن عمران سانس روکے بیٹھا رہا۔ کچھ دیر بعد اس نے آہستہ سے سانس لینا شروع کیا اور پھر اس نے طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی انگلیوں کو حرکت دینا شروع کر دی۔ اس کے ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے باندھے گئے تھے اور پھر اس کے جسم کو رسیوں سے باندھا گیا تھا لیکن صرف اوپر والے جسم کو۔ اس کی ٹانگوں کے گرد رسی موجود نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اسے ٹانگیں استعمال کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ گو اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ واقعی غائب ہو چکے تھے لیکن اس کی انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ سیکرٹ ایجنٹ کس قسم کی گانٹھ کو زیادہ محفوظ سمجھتے ہیں اور اسے اس گانٹھ کو کھولنے کا طریقہ آتا تھا۔ اس کی انگلیوں کو اس رسی

کے سرے کی تلاش تھی جس کو کھینچتے ہی گانٹھ کھل جاتی تھی ورنہ اور کسی صورت میں یہ گانٹھ نہ کھل سکتی تھی اور چند لمحوں بعد وہ رسی کا سرا تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر دو تین بار جھٹکے دینے سے اس کی کلائی پر بندھی ہوئی رسی کھل گئی اور اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے تو اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو پورا زور لگا کر عقب پر اپنے دونوں پہلوؤں پر کیا اور پھر انہیں موڑ کردہ جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کو کھسکا کر اپنے سینے سے اوپر گردن تک لے جانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر اس کا جسم کرسی سے نیچے فرش کی طرف کھسکنا شروع ہو گیا اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد اس کی گردن اور سر رسیوں سے باہر آ گیا اور عمران ایک طویل سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔ پھر وہ تیزی سے دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے مشین پسٹل کی طرف بڑھا اور مشین پسٹل اٹھا کر وہ دروازے کے ساتھ موجود سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا جس پر مشین پسٹل کی ضرب لگا کر اس نے چھت پر موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کے سسٹم کو آن کیا تھا۔

ہوش میں آتے ہی اس نے کمرے کا جائزہ لیا تھا اور کمرے کی چھت پر موجود فولادی پلیٹوں اور ان کے ساتھ لگے ہوئے پائپوں کو دیکھ کر وہ اس کمرے کی پچویشن کو سمجھ گیا تھا۔ اس نے وہ پینل بھی دیکھ لیا تھا جس پر مختلف بٹن لگے ہوئے تھے۔ اس سارے ماحول کو وہ ایک بار پہلے بھی دیکھ چکا تھا اس لئے اسے سمجھنے میں دیر نہ لگی

تھی کہ یہ کمرہ کس طرز کا ہے اور وہ یہاں کس طرح سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بچاؤ کے لئے کچھ کر سکتا ہے۔

عمران نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ ثریا جس کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اس کے عین عقب میں سوئچ پینل موجود ہے جس پر اس سسٹم کے خصوصی ساخت کے بٹن موجود ہیں۔ چنانچہ عمران نے دونوں ٹانگوں کو ہوا میں اٹھاتے ہوئے اس انداز میں ثریا کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر ضرب لگائی تھی کہ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اڑتا ہوا عقبی سوئچ پینل پر موجود حساس بٹنوں سے جا ٹکرایا اور اس طرح بے ہوش کر دینے والی گیس بھی آن ہو گئی اور دروازے پر حفاظتی چادر بھی آ گری۔ مشین پسٹل اٹھا کر وہ تیزی سے سوئچ پینل کی طرف بڑھا اور اس نے سوئچ پینل پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی حفاظتی چادر اٹھ کر چھت میں غائب ہو گئی اور عمران نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف راہداری میں آ گیا۔ یہ ایک وسیع اور انتہائی شاندار کوٹھی تھی۔ یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کہ پوری کوٹھی میں اور کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا البتہ کوٹھی کا پھاٹک اندر سے بند نہ تھا۔ عمران آگے بڑھ کر پھاٹک سے باہر آیا تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ وہ کوٹھی شہر کے کسی سنسان اور ویران علاقے میں موجود تھی۔ یہ شاید کوئی نئی زیر تعمیر کالونی تھی جہاں ایسی بے شمار کوٹھیاں موجود تھیں لیکن وہ اس کوٹھی سے دور اور کافی فاصلے

پر تھیں۔ اس کوٹھی کے ارد گرد کا علاقہ خالی تھا جہاں جھاڑ جھنکار کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ یہ شاید ثریا کا کوئی خاص ٹھکانہ تھا۔ چونکہ عمران کے لئے یہ نئی جگہ تھی اس لئے وہ اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا کہ وہ ناراک میں ہے، ہولٹن میں یا پھر کسی اور علاقے میں۔ وہ کچھ دیر ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ مڑا اور واپس کوٹھی میں آ گیا۔ اس نے پھاٹک کو اندر سے بند کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر وہ برآمدے سے ہوتا ہوا واپس اس کمرے میں آیا جہاں ثریا کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی موجود تھے۔ عمران نے کمرے میں آتے ہی انتونیو کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر وہ انتونیو کی جیب سے لمبی گردن والی شیشے کی ایک بوتل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا جس پر باقاعدہ لیبل موجود تھا۔ عمران نے لیبل کو دیکھا اور پھر مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ یہ اینٹی گیس ایسی تھی جو ہر قسم کی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات ختم کر دیتی تھی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ صفدر کی ناک سے لگا دیا۔

ایک لمحے بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر اسے کیپٹن شکیل اور پھر تنویر، جولیا اور سب سے آخر میں صالحہ کی ناک سے لگا کر اس نے اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ پھر اس نے صفدر کے لباس کی خفیہ جیب سے خنجر باہر نکالا اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ جب تک اس کے ساتھی ہوش میں نہ آ جاتے وہ ان کی رسیاں کاٹنا نہ چاہتا تھا کیونکہ اس طرح وہ کرسیوں سے نیچے فرش پر

گر جاتے اور انہیں چوٹ لگنے کا خطرہ تھا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ عمران خاموش کھڑا اس کے پوری طرح ہوش میں آنے کا انتظار کرتا رہا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔ یہ ہم سب بندھے ہوئے ہیں“...... صفدر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے خنجر نکالا اور صفدر کی کرسی کے عقب میں آ کر اس نے خنجر سے رسیاں کاٹنا شروع کر دیں اور ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر صفدر کو تمام واقعات بھی بتا دیئے۔

”اوہ۔ یہ تو آپ نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ ثریا اور انتونیو تو یقیناً آپ سمیت ہم سب کو ہلاک کر دیتے“...... صفدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ ایسا ہی کرنا چاہتے تھے اس لئے مجھے حرکت میں آنا پڑا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ ثریا کے ساتھی یہاں کیوں موجود نہیں ہیں۔ بہرحال اب یہ باتیں ثریا سے ہی معلوم ہوں گی“...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آ گیا اور پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آتے چلے گئے اور عمران اور صفدر نے ان کی رسیاں کاٹ دیں۔

”تم سب اسلحہ لے کر باہر جاؤ اور ثریا اور انتونیو کے ساتھیوں کو چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ثریا کے ساتھی کوٹھی کے باہر نگرانی کر

رہے ہوں۔ اگر ایسا ہو تو انہیں بے ہوش کر کے اندر لے آنا ہے۔ انہیں ہلاک مت کرنا“...... عمران نے صفدر، صالحہ، کیپٹن شکیل اور تنویر سے کہا اور وہ چاروں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”جولیا تم ٹریسا کو کرسی پر رسی سے باندھنے میں میری مدد کرو“۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا سرہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور چند لمحوں بعد ٹرینا کرسی پر رسی سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ عمران نے انتونیو کو بھی اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور اسے بھی باندھنا شروع کر دیا۔

”انہیں گولی مار کر ختم کرو۔ اب کیوں معاملے کو لمبا کر رہے ہو“...... جولیا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اس وقت چونکہ ساتھیوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے اس لئے میں تم سے ایک خاص بات کرنا چاہتا ہوں“...... عمران نے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ اس کی آنکھیں میں یکلخت عجیب سا خمار چھانے لگا۔

”خاص بات۔ وہ کیا“...... جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

”تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اور یہ اتنا بڑا عہدہ ہے کہ لوگ اس عہدے کے لئے ترستے ہیں لیکن تم نے شاید محسوس نہ کیا

ہو لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ اب سیکرٹ سروس کے ممبروں کو یقین ہوتا چلا جا رہا ہے کہ چیف نے تمہیں صرف اس لئے یہ عہدہ دے رکھا ہے کہ تمہیں عزت دی جائے ورنہ تمہارے اندر اس عہدے کے لئے مخصوص صلاحیتیں نہیں ہیں حالانکہ چیف تو بہرحال چیف ہے۔ یہ بات میں بھی جانتا ہوں کہ تمہارے اندر مجھ سمیت سب ممبرز سے زیادہ صلاحیتیں ہیں لیکن نجانے کیا بات ہے کہ تم ہر وقت صرف جذباتی انداز میں سوچتی ہو اور عقل سے کام لینا چھوڑ دیتی ہو اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ یا تو تم یہ عہدہ چھوڑ دو یا پھر کم از کم مشن کے دوران اس عہدے کی لاج رکھا کرو ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ چیف یہ عہدہ کسی اور کو دے دے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ شاید اسے ابھی تک یقین ہے کہ تم اپنے جذباتی پن پر قابو پا لو گی لیکن جب بھی اسے یقین آ گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو وہ تمہارا عہدہ کسی دوسرے کو دینے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہچکچائے گا۔ اب دیکھو تم نے بغیر سوچے سمجھے یہ کہہ دیا کہ ان دونوں کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن تم نے یہ بات نہیں سوچی کہ ابھی ہم ہیڈ کوارٹر کے قریب بھی نہیں پہنچے ہیں جبکہ ان کے ذریعے ہم ہیڈ کوارٹر تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر انہیں ختم کر دیا گیا تو کرنل مورگن کسی اور گروپ کو سامنے لے آئے گا۔ جب تک ٹریسا اور انتونیو زندہ ہے کرنل مورگن کو آخری لمحے تک یہ امید رہے گی کہ یہ دونوں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن ان کے

خاتمے کی اطلاع ملتے ہی وہ ایک نہیں بے شمار گروپس بھی سامنے لے آسکتا ہے۔ اس کے پاس نہ آدمیوں کی کمی ہے اور نہ ہی گروپوں کی اور ہم کب تک انہیں ٹریس کرتے اور ان سے لڑتے رہیں گے اس لئے جب تک ہم ہیڈ کوارٹر یا کرنل مورگن تک نہ پہنچ جائیں ٹریسا اور انتونیو کا زندہ رہنا ہمارے مفاد میں ہے''...... عمران کا لہجہ انتہائی سنجیدہ تھا جولیا کے چہرے پر پہلے تو غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن جیسے جیسے عمران کی بات آگے بڑھتی گئی جولیا کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے۔

''اوہ۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ بعض اوقات یہ باتیں مجھے خود بھی محسوس ہوتی ہیں لیکن میں کیا کروں۔ تمہاری موجودگی میں میرا ذہن کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سب کچھ جب تم سوچ لو گے تو میرے سوچنے کا کیا فائدہ''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اس کے لئے میں تمہارا مشکور ہوں کیونکہ اس کی نفسیاتی وجہ یہ ہے کہ تم مجھ پر مکمل اعتماد کرتی ہو لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم ڈپٹی چیف ہی رہو اور بن کر بھی دکھاؤ۔ اب تم دیکھو تمہارے علاوہ باقی ممبرز بھی مجھ پر اعتماد کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود کیپٹن شکیل مسلسل سوچتا رہتا ہے۔ تجزیہ کرتا رہتا ہے۔ صفدر بھی اپنے طور پر سوچتا اور تجزیہ کرتا رہتا ہے اور جو بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی وہ اس پر کھل کر سوال کرتا ہے۔ تنویر کی بات چھوڑو۔ اس کا مزاج اور

سوچنے کا انداز مختلف ہے وہ سوچنے سے زیادہ ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے اور ایسے لوگ کسی بھی ٹیم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں لیکن یہ سب ممبرز ہیں۔ تم ڈپٹی چیف ہو تمہیں ان سب سے نمایاں اور منفرد رہنا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ عمران۔ تم نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں اب تمہیں شکایت کا موقع نہیں ملے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ایک اور بات بھی بتا دوں۔ نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل کہہ رہا کہ تم سے آج ساری باتیں کہہ ڈالوں۔ ہوسکتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''موت کا وقت تو جب آئے گا تب آئے گا۔ تم بات کرو''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''گڈ۔ میں نے یہی بات چیک کرنے کے لئے اپنی موت کی بات کی تھی تاکہ دیکھ سکوں کہ تمہارے لاشعور نے بھی میرا مشورہ قبول کیا ہے یا نہیں اور مجھے خوشی ہے کہ ایسا ہوا ہے ورنہ تم لامحالہ جذباتی ہو کر مجھے جواب دیتی۔ بہرحال جو بات میں کہنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ تمہارے اندر جذباتی پن ختم ہو تو سنجیدگی کی بجائے تلخی آ جاتی ہے اور تم مجھ سے لڑنا شروع کر دیتی ہو اس طرح ایک بار پھر تم سوچنے کا درست عمل ترک کر دیتی ہو۔ تلخی اور غصے کے احساسات کی وجہ سے ذہن کام کرنا بند کر دیتا ہے اس لئے اپنے

آپ کو تلخی اور غصے سے بھی بچائے رکھو اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی سنجیدگی بھی سوچنے کے عمل میں مضر ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس طرح ذہن پر بے پناہ دباؤ پڑتا ہے۔ اپنے ذہن کو نارمل اور ہلکا پھلکا رکھو پھر دیکھو کہ تمہارا ذہن کس طرح کام کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ اس لیکچر کا ایک بار پھر شکریہ لیکن ایک بات میں بھی تم سے کرنا چاہتی ہوں اور یہ کہ تم میرا دل جلانے والی باتیں نہ کیا کرو۔ تمہاری باتیں سن کر مجھے آگ لگ جاتی ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''میں تمہیں روشنی میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ ایک شاعر نے کہا کہ جب اپنا دل جلاؤ تو روشنی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

''اوہ۔ یہاں تو راز دارانہ باتیں ہو رہی ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم تمہاری اور صالحہ کی شادی کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ جولیا کا کہنا ہے کہ وہ چیف کو رضامند کر سکتی ہے جبکہ میں کہہ رہا تھا کہ چیف سے زیادہ صالحہ کی رضامندی ضروری ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو آپ کا مطلب ہے کہ میری رضامندی کی کوئی ضرورت ہی

نہیں''...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا ہے۔ تم تو ویسے بھی سہرا باندھنے کے لئے بے چین ہو گے''...... عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر بھی ہنس پڑا۔

''جی نہیں۔ میں بے چین نہیں ہو رہا''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''چلو بے چین نہیں ہو رہے تو چین سے باندھ لینا''...... جولیا نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ کا اپنے متعلق کیا خیال ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا۔

''تم نے میرا خیال پوچھ ہی لیا ہے تو سنو۔ میرا خیال ہے کہ تنویر اچھا اور تابعدار شوہر ثابت ہو سکتا ہے کیا خیال ہے''...... جولیا نے کن انکھیوں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ تابعدار قسم کے شوہر بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کے اندر نجانے کون کون سے لاوے پکتے رہتے ہیں اور پھر کسی روز وہ سوئے ہوئے آتش فشاں کی طرف پھٹ پڑتے ہیں۔ باقی بہرحال تم عقلمند ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''آپ نے اب عمران صاحب کا ناطقہ بند کرنے کا صحیح طریقہ تلاش کیا ہے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس کا تو اب میں ایسا ناطقہ بند کروں گی کہ یہ ساری چوکڑی ہی بھول جائے گا''...... جولیا نے کہا تو صفدر حیرت سے جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

''لگتا ہے کہ آپ کی کایا پلٹ چکی ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ باہر کی کیا رپورٹ ہے''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہی بتانے تو آیا تھا۔ باہر کوئی آدمی موجود نہیں ہے''......صفدر نے کہا۔

''کیا اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''......صفدر نے کہا۔

''باہر جا کر کسی سے معلوم کرو کہ یہ کون سا علاقہ ہے اور ہم ہولٹن سے کتنی دور ہیں''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہم جنگل میں نہیں ہیں''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ یہ کوئی شہری علاقہ ہے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب مجھے اسے ہوش میں لانا ہے تاکہ اس سے کرنل مورگن کے بارے میں سوالات کئے جا سکیں''...... عمران نے کہا تو جولیا

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جیب سے وہ بوتل نکالی جس سے بے ہوشی کے اثرات ختم کئے جاتے تھے اور اٹھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کو ثریا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نےبوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ثریا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

''ارے یہ تو میں نے چیک ہی نہیں کیا کہ کہیں میرے ناخنوں سے بلیڈ اتار کر تم نے اپنے ناخنوں میں تو فٹ نہیں کر لئے''۔ عمران نے اچانک کہا تو ثریا کی نظریں عمران کے چہرے پر جم سی گئیں۔

''ہونہہ۔ میں نے تمہیں ہوش میں لا کر بہت بڑی غلطی کی تھی۔ کاش میں تم سب کو بے ہوشی کی حالت میں ہی ہلاک کر دیتی''۔ ثریا نے غراتے کہا۔

''تم جیسے فعال اور ذہین ایجنٹ کے منہ سے کاش کا لفظ اچھا نہیں لگتا ثریا۔ ہماری زندگی میں تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے جس روز ایسا نہ ہوا اس روز ہماری موت یقینی ہو جائے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب تم کیا چاہتے ہو''۔ ثریا

نے کہا۔

''صرف اتنا بتا دو کہ تم نے اپنے ساتھیوں کو یہاں سے کیوں بھجوا دیا ہے۔ نہ کوٹھی کے اندر تمہارے ساتھی موجود ہیں اور نہ کوٹھی سے باہر نظر آ رہے ہیں کہیں انہوں نے تمہارے گروپ سے اجتماعی طور پر استعفیٰ تو نہیں دے دیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹریسا بے اختیار ہنس پڑی۔

''میں نے اسی خدشے کے تحت انہیں واپس بھجوا دیا تھا کہ کہیں ہوش میں آتے ہی تم سچویشن بدل نہ دو اور میرے آدمی جو مجھے اس فیلڈ میں طاقتور لیڈی سمجھتے ہیں مجھ پر طنز کریں گے''...... ٹریسا نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

''حالانکہ تم اپنے آدمیوں کو یہاں کھڑا کر کے مجھے سچویشن بدلنے سے روک سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ تم یہ سب کر لو گے اس لئے میں دس آدمی بھی کھڑے کر دیتی تو شاید سوائے ان کی موت کے اور کوئی نتیجہ نہ نکلتا۔ اب بھی مجھے نہیں معلوم ہو سکا کہ تم نے کیا کیا ہے۔ ویسے اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے تمہاری دونوں ٹانگیں کرسی کے پایوں سے نہ باندھ کر حماقت کی تھی آئندہ بہرحال میں اس بارے میں بھی محتاط رہوں گی''...... ٹریسا نے کہا۔

''یہ بات تو تم اس طرح کہہ رہی ہو جیسے تمہیں یقین ہو کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''مجھے تمہارے مزاج اور فطرت کا انداز ہے۔ تم کسی بندھے ہوئے آدمی پر کبھی فائر نہیں کھول سکتے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے''...... ٹریسا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں چاہوں تو تمہیں اور تمہارے منگیتر انتونیو کو ابھی اور اسی وقت ہلاک کر سکتا ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں نے ایسا کیا تو کرنل مورگن تمہاری جگہ کسی اور گروپ کو ہمارے مقابلے پر لے آئے گا۔ آنے والا گروپ ہمارے توقع سے بڑھ کر ثابت ہو سکتا ہے اس لئے میں نے تمہیں اور انتونیو کو زندہ چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ تم میرے اور میرے ساتھیوں کے راستے میں حائل نہ ہو گی تو میں تمہیں اور انتونیو کو زندہ چھوڑ دوں''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔ میں اور انتونیو اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک نہ کر دیں۔ اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ اپنی زندگی بچانے کے لئے ہم تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے اور تمہیں ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے دیں گے تو یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہو گی''...... ٹریسا نے کہا۔

''ایسی صورت میں مجھے تم دونوں کو ہلاک کرنا پڑے گا''۔ عمران نے کہا۔

''کوئی پرواہ نہیں۔ ہم نے تمہیں ہوش میں لا کر غلطی کی۔ اس

کی سزا اگر ہماری موت ہے تو ہمیں یہ سزا منظور ہے۔تم بے شک ہمیں ہلاک کر دولیکن اگر تم نے ہمیں زندہ چھوڑ دیا تو ہم اسی طرح تمہارے پیچھے لگے رہیں گے اور تم پر موت بن کر جھپٹتے رہیں گے''......ثریا نے کہا۔

''یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں اور انتونیو ایک بار جو فیصلہ کر لیں اس پر آخری دم تک ڈٹے رہتے ہیں''......ثریا نے خشک لہجے میں کہا۔

''یہ کون سا علاقہ ہے''......عمران نے کہا۔

''یہ لامار ہے۔ ناراک اور کورانٹو سے سینکڑوں میل دور۔ یہ ہمارا ریڈ پوائنٹ ہے جہاں ہم تم جیسے خاص مجرموں کو لاتے ہیں اور ان سے پوچھ گچھ کرتے ہیں''......ثریا نے جواب دیا۔ لامار کا نام سن کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''تمہارا مطلب ہے تم نے ہمیں جان بوجھ کر کورانٹو سے بہت دور پہنچا دیا ہے''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ جدید طرز کا علاقہ ضرور ہے لیکن ابھی یہ سارا علاقہ زیر تعمیر ہے اس لئے یہاں تمہیں نہ تو کوئی ہوائی اڈہ ملے گا اور نہ ایسی سڑکیں اور راستے جن پر تم سفر کرتے ہوئے کورانٹو یا کسی اور جگہ پہنچ سکو''......ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تم یہاں کیسے آتے جاتے ہو اور اس کے علاقے کے مکین کے ذرائع آمد و رفت کیا ہے''......عمران نے پوچھا۔

''لوگوں کا ذرائع آمد و رفت اپنی گاڑیاں ہیں اور ہم یہاں ہیلی کاپٹروں سے آتے جاتے ہیں۔ جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو یہاں سے بھیج دیا تھا اسی طرح میں نے ہیلی کاپٹر بھی واپس بھیج دیا تھا تا کہ تم اس پر قبضہ نہ کر سکو اور ہیلی کاپٹر کے ذریعے کورانٹو نہ پہنچ سکو''......ثریا نے کہا۔

''چلو۔ کوئی بات نہیں۔ ذرائع آمد و رفت کے لئے یہاں گاڑیاں تو استعمال ہوتی ہیں نا۔ تمہاری یہاں کوئی گاڑی نہیں ہے تو کیا ہوا۔ میرے ساتھی دور نزدیک رہائش گاہوں سے جا کر کاریں اُڑا لائیں گے''......عمران نے کہا تو ثریا خاموش ہو گئی۔ عمران نے اس سے کئی سوال پوچھے لیکن ثریا ایک تربیت یافتہ لیڈی ایجنٹ تھی عمران کو اس سے یہی توقع تھی کہ وہ اس کے کسی سوال کا جواب نہ دے گی۔ تربیت ہونے کی وجہ سے ثریا اور انتونیو پر تشدد کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوتا اس لئے عمران نے ثریا سے بات چیت ترک کر دی۔ وہ اٹھا اور ثریا کے قریب آ گیا۔ اس سے پہلے کہ ثریا کچھ سمجھتی عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور ثریا کے حلق سے تیز چیخ نکلی اور دوسرے ہی لمحے اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر زور دار مکا رسید کر دیا تھا۔ وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ عمران نے احتیاطاً ایک بار پھر اس کے سر پر مکا مار دیا۔ کہیں وہ مکر نہ کر رہی ہو لیکن ثریا کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو اس نے اطمینان کا سانس لیا اور جولیا کے ساتھ کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر

اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے ان کے ساتھ مل کر رہائش گاہ کی تلاشی لی تو انہیں وہاں ایک ٹرانسمیٹر مل گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اس کے بعد اس نے مائیکل کے نام سے دوسری طرف کال دینا شروع کر دی۔

''یس۔ رونالڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

''مائیکل بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ مسٹر مائیکل آپ کہاں ہیں۔ میں کافی دیر سے سپیشل ٹرانسمیٹر پر آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن......'' دوسری طرف سے رونالڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''میں ایسی جگہ ہوں جہاں خود مجھے اپنی بھی خبر نہیں۔ اوور''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اپنی بھی خبر نہیں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ اوور''۔ رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ تو آپ کو لامار پہنچا دیا گیا ہے۔ سیڈ۔ ریئلی ویری سیڈ۔ یہ تو کورانو سے سینکڑوں کلو میٹر دور ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے رونالڈ نے کہا۔

''اب دور یا نزدیک کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ یہ بتاؤ کہ یہاں

سے نکلنے کے لئے تم ہمارے لئے کیا کر سکتے ہو۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''اتفاق کی بات ہے کہ لامار میں بھی میرا ایک ٹھکانہ موجود ہے لیکن وہ خالی ہے۔ وہاں آپ کی ضرورت کی چیزیں میں بھجوا سکتا ہوں لیکن اس میں کچھ وقت لگ جائے گا۔ اگر آپ وہاں جانا چاہیں تو میں آپ کو پتہ بتا دیتا ہوں۔ اوور''...... رونالڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے پتہ بتاؤ۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''لارنس روڈ۔ ایس بلاک، کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ۔ اس پر نمبروں والا تالا لگا ہوا ہے۔ میں آپ کو نمبر بتا دیتا ہوں۔ آپ وہاں پہنچ جائیں۔ وہاں دو سے تین گھنٹوں میں میرا ایک آدمی آپ کو ضرورت کا تمام سامان پہنچا دے گا اور آپ کو اگر مزید سامان کی ضرورت ہو تو آپ لسٹ بنا کر اس آدمی کو دے دینا وہ بھی جلد ہی آپ کو فراہم کر دیا جائے گا۔ اوور''...... رونالڈ نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہائش گاہ سے باہر آ گیا۔ اسی لمحے اسے دور سے ایک کار آتی ہوئی دکھائی دی۔ کار جب نزدیک آئی تو اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر موجود تھا۔ صفدر کو دیکھ کر عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں کار ان کے قریب آ کر رک گئی اور صفدر کار سے نکل کر باہر آ گیا۔

"تو تم خود ہی کہیں سے کار اُڑا لائے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے پتہ تھا کہ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہے اس لئے میں کافی دور چلا گیا۔ ایک مارکیٹ کے پاس مجھے یہ کار کھڑی دکھائی دی تو میں اسے اُڑا لایا۔ بہرحال ہم اس وقت کورانٹو سے گیارہ سو کلو میٹر دور جنوب میں لامار نام کے شہر میں موجود ہیں۔ یہ نئی زیر تعمیر کالونی ہے۔ ہم جس علاقے میں ہیں یہاں ارد گرد اور کئی قصبے ہیں لیکن ان میں سے کوئی قصبہ بھی ایسا نہیں ہے جو یہاں سے چار سو اور پانچ سو کلو میٹر دور نہ ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"کیا اس شہر میں ٹیکسیاں مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ مارکیٹ کے قریب میں نے ایک دو ٹیکسیاں دیکھیں تھیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے سب سے پہلے اس جگہ کو چھوڑنا ضروری ہے۔ میں نے رونالڈ سے کہہ کر اسی علاقے میں ایک رہائش گاہ کا انتظام کرا لیا ہے۔ میں تمہیں پتہ بتا دیتا ہوں تم سب کو لے کر وہاں پہنچ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے ایک ضروری کام کرنا ہے۔ اس کے بعد میں

وہیں پہنچ جاؤں گا اور ہاں ایک کمرے میں میک اپ کا سامان بھی موجود ہے۔ لباس بھی بدل لو اور میک اپ بھی کر لو۔ یہاں سے ضروری سامان بھی لے جانا۔ اسلحہ تو یہاں موجود نہیں ہے سوائے دو مشین پسٹلز کے جو ٹریسا اور انتونیو کے پاس تھے۔ ہمارے تھیلے شاید انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھجوا دیئے ہیں بہرحال اسلحے کا میں بندوبست کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا آپ میک اپ نہیں کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میرے پاس ماسک موجود ہے اور یہی کافی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران آگے بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل مورگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں جناب''...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''ہیلو کرنل مورگن بول رہا ہوں''...... کرنل مورگن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کرنل مورگن میرے آفس آ جاؤ۔ فوراً''...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل مورگن نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار چیف سیکرٹری کے آفس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کرنل مورگن عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس کا ذہن چیف سیکرٹری کی کال کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ اس طرح

اچانک کال کی کیا وجہ ہو سکتی ہے لیکن بظاہر اسے کوئی وجہ سمجھ نہ آ رہی تھی اور پھر اسی ادھیڑ بن میں وہ آفس پہنچ گیا۔ اسے سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچا دیا گیا اور کرنل مورگن وہاں جا کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور چیف سیکرٹری اندر داخل ہوئے تو کرنل مورگن اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔

''بیٹھو کرنل مورگن''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور خود وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ کرنل مورگن بھی بیٹھ گیا لیکن اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں تھیں کیونکہ چیف سیکرٹری کا رویہ بے حد سرد تھا۔

''بی آر میزائل کے فارمولے والی مائیکرو فلم کا کیا ہوا''۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

''اس پر کام ہو رہا ہے۔ کسی بھی لمحے کامیابی کی اطلاع مل سکتی ہے''...... کرنل مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ ایکریمیا پہنچ چکے ہیں اور تمہیں اور تمہارے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرتے پھر رہے ہیں''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر۔ لیکن ان کی فکر نہ کریں۔ میں نے ان کے لئے خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ ان کے پیچھے میری ایجنسی کے

گروپس لگے ہوئے ہیں۔ جلد یا بدیر وہ ان کے قابو میں آ جائیں گے اور پھر ان کا وہی انجام ہو گا جو غیر ملکی ایجنٹوں کا ہوتا ہے۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے خصوصی طور پر ٹریسا اور اس کے منگیتر جیسے ٹاپ ایجنٹوں کو ٹاسک دے رکھا ہے اور ان دونوں کی کارکردگی سے آپ بھی بخوبی واقف ہیں۔ وہ ایک بار جو مشن اپنے ہاتھوں میں لے لیں اسے ماسٹر مشن سمجھ کر مکمل کرتے ہیں''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''میری صدر صاحب سے بات ہوئی تھی۔ وہ ہر صورت میں بی آر میزائل کا فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ فارمولا جس مائیکرو فلم میں ہے وہ لاکڈ ہے۔ اسے تم نے اوپن کروانے کے لئے ہارڈ لیبارٹری سے واپس حاصل کر لیا تھا۔ تم نے ڈاکٹر شیفرڈ سے وعدہ کیا تھا کہ تم دس دنوں میں اسے اوپن فلم دے دو گے۔ یہ سب تم کیسے کرو گے یہ میں نہیں جانتا لیکن صدر صاحب اس بات سے پریشان ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمیا میں موجود ہیں اور وہ تمہاری تلاش میں لگے ہوئی ہے۔ صدر صاحب کا حکم ہے کہ یا تو انہیں ختم کر دیا جائے یا پھر تم اپنا ہیڈ کوارٹر کہیں اور شفٹ کر لو تا کہ وہ تم تک کسی بھی صورت میں نہ پہنچ سکیں کیونکہ اگر وہ تم تک پہنچ گئے تو وہ تم سے مائیکرو فلم واپس حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے تمہیں خصوصی طور پر بلایا ہے تا کہ تمہیں حکم دے سکوں کہ تم فوری طور پر اپنا ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر کسی دوسری جگہ

منتقل ہو جاؤ''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''لیکن سر۔ میرا ہیڈ کوارٹر انتہائی سیف ہے اور میں نے اس کی حفاظت کے لئے بھی خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ گو یہ درست ہے کہ عمران کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے لیکن میں نے اس کی حفاظت کے جو انتظامات کئے ہیں وہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں ختم نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ہیڈ کوارٹر کے قریب بھی آئے تو سوائے موت کے ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا عمران کو تمہارے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا پتہ چل گیا ہے''...... چیف سیکرٹری نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... کرنل مورگن نے اور پھر اس نے چیف سیکرٹری کو بتانا شروع کر دیا کہ عمران کس طرح فاسٹر تک پہنچا تھا اور اس نے کس طرح فاسٹر پر تشدد کر کے ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کر لیا تھا۔

''ہونہہ۔ اگر یہ بات عمران تک پہنچ چکی ہے کہ ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کہاں ہے تو پھر تمہاری مشکل اور بڑھ چکی ہے کرنل مورگن۔ عمران جیسے انسان سے تم واقف نہیں ہو۔ وہ انتہائی ذہین اور تیز رفتاری سے کام کرنے والا انسان ہے۔ چونکہ وہ خود بھی سائنس دان ہے اس لئے اس کے لئے تمہارے سائنسی انتظامات کوئی معنی نہیں رکھتے۔ تم صدر صاحب کے قریبی عزیزوں میں سے ایک ہو۔

صدر صاحب تمہیں کسی بھی صورت میں گنوانا نہیں چاہتے۔ ان حالات میں جبکہ عمران کو تمہارے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل چکا ہے تمہارے لئے اور خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اب میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ تم سائنسی انتظامات پر بھروسہ نہ کرو اور جس قدر جلد ممکن ہو ہیڈ کوارٹر چھوڑ دو''...... چیف سیکرٹری نے سخت لہجے میں کہا۔

''لیکن سر''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ تم پہلے میری ایک بات کا جواب دو''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر۔ پوچھیں''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''تمہارے علاوہ اور کون جانتا ہے کہ بی آر میزائل فارمولے کی مائیکرو فلم تمہارے پاس ہے جسے تم نے اوپن کرنے کے لئے کسی سافٹ ویئر ایکسپرٹ کو دے رکھا ہے''...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

''میرا ایک رائٹ ہینڈ ہے راجر۔ وہ جانتا ہے۔ وہی مائیکرو فلم لیبارٹری سے لایا تھا اور مائیکرو سافٹ ایکسپرٹ کے پاس لے گیا تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی اس بات سے واقف نہیں ہے''...... کرنل مورگن نے جواب دیا۔

''تو پھر تم اپنے اس رائٹ ہینڈ کے ساتھ فوری طور پر کہیں اور شفٹ ہو جاؤ۔ ایسی جگہ جس کے بارے میں تمہارے اور تمہارے رائٹ ہینڈ کے علاوہ کسی کو علم نہ ہو۔ اس کے علاوہ اپنے باقی

گروپس کو اسی ہیڈ کوارٹر میں رہنے دو اس ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی انتظامات بھی ختم نہ کرو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اگر اس ہیڈ کوارٹر کا علم ہے تو انہیں اس ہیڈ کوارٹر کی طرف آنے دو۔ یا تو تمہارے آدمی ہیڈ کوارٹر پہنچنے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں گے اور اگر بالفرض محال عمران اور اس کے ساتھی تمہارے سائنسی انتظامات کو ختم کر کے ہیڈ کوارٹر میں داخل بھی ہو گئے تو وہاں نہ تم انہیں ملو گے اور نہ مائیکرو فلم''...... چیف سیکرٹری نے کہا تو کرنل مورگن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

'مجھے یقین ہے سر کہ ٹریسا اور انتونیو، عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی بھی صورت میں ہیڈ کوارٹر کے قریب نہ پہنچنے دیں گے۔ وہ انتہائی ذہین اور اعلیٰ کارکردگی کے حامل ایجنٹس ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اپنا مشن ہر صورت میں مکمل کر لیں گے''۔ کرنل مورگن نے کہا۔

''میں جیسا کہہ رہا ہوں کرنل مورگن اس پر عمل کرو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ میں نے صدر صاحب سے وعدہ کیا ہے کہ اس معاملے میں تم سے میں ضرور بات کروں گا اور تمہیں ہر صورت میں منظر سے غائب ہونے کے لئے راضی کر لوں گا۔ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو نہ صرف تمہاری جان چلی جائے گی بلکہ وہ تم سے مائیکرو فلم بھی واپس لے جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس لئے اس سلسلے میں تمہاری میں کوئی بھی بات نہیں سنوں گا۔ تم فوری طور

پر اپنے ہیڈ کوارٹر کو چھوڑ دو اور اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایک جال کے طور پر استعمال کرو''...... چیف سیکرٹری کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

''او کے سر۔ اگر آپ کا اور صدر صاحب کا یہی حکم ہے تو میں اس سے انکار کیسے کر سکتا ہوں۔ میں ابھی ہیڈ کوارٹر چھوڑ دیتا ہوں اور راجر کو اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں ہیڈ کوارٹر میں ریڈ الرٹ جاری کر دیتا ہوں تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ بھی جائیں تو وہ کسی بھی صورت میں زندہ نہ جا سکیں''...... کرنل مورگن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اگر تم نے میری ہدایات پر عمل کیا تو مجھے یقین ہے کہ آخری فتح بہرحال ایکریمیا کو ہی ملے گی۔ اور مائیکرو فلم کا کوڈ جیسے ہی اوپن ہو اسے ڈاکٹر شیفرڈ تک پہنچانا بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ یہ کام ہر حالت میں مکمل ہونا چاہئے اور جلد از جلد''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میں سمجھتا ہوں سر''...... کرنل مورگن نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران نے ٹیکسی لاپان کلب کے مین گیٹ پر رکوائی اور نیچے اتر کر اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے کمپاؤنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اندر داخل ہو کر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے اس کی دائیں سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ سائیڈ سے ہو کر وہ عقبی طرف پہنچ گیا۔ یہاں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ عمران اطمینان سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ یہاں ایک مسلح آدمی موجود تھا جو عمران کو دیکھ کر چونک پڑا۔

''آپ کون ہیں اور اوپر کیسے آگئے ہیں۔ یہ پرائیویٹ پورشن ہے''...... اس مسلح آدمی نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

''بروئن سے کہو کہ ایکریمیا سے وائٹ کوبرا آیا ہے''...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو چند لمحوں تک تو وہ محافظ خاموش کھڑا رہا اسے دیکھتا رہا پھر اس نے جیب سے ایک

چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

''پاؤل بول رہا ہوں باس۔ ایکریمیا سے ایک صاحب وائٹ کوبرا سپیشل پورشن میں آئے ہیں۔ کیا انہیں آپ کے پاس بھیجا جائے''...... محافظ نے کہا۔

''ایکریمیا سے وائٹ کوبرا اور یہاں۔ اوہ۔ اوہ۔ جلدی لے کر آؤ اسے فوراً''...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو محافظ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے یس باس کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

''تشریف لے جائیں۔ دائیں طرف مڑنے پر دروازہ ہے۔ اندر باس موجود ہیں''...... محافظ نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ اس وقت ماسک میک اپ میں تھا۔ ٹیکسی ہائر کر کے وہ لامار کے آخری سرے پر موجود اس کلب میں پہنچا تھا۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو سامنے ہی صوفے پر بیٹھا ہوا ایک مقامی آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

''کون ہو تم''...... اس نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

''وائٹ کوبرا کا نام سننے کے باوجود پوچھ رہے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن تم وائٹ کوبرا تو نہیں ہو''...... مقامی آدمی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''واقعی میں وہ نہیں ہوں کیونکہ وائٹ کوبرا لنگڑا کر چلتا ہے اس کا قد مجھ سے لمبا اور وہ بانس کی طرح دبلا پتلا ہے۔ سر سے گنجا ہے۔ طوطے جیسی اس کی ناک ہے۔ ہر وقت سوں سوں کرتا رہتا ہے۔ میلا کچیلا سا لباس پہنتا ہے۔ اب بتاؤ کیا میں تمہیں ایسا لگ رہا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم کون ہو''...... اس مقامی آدمی نے کہا۔

''اگر تم اجازت دو تو جیب سے اس کا خط نکال کر تمہیں دے دوں''...... عمران نے کہا۔

''نکالو۔ لیکن خیال رکھنا میرا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے کام کرتا ہے''...... مقامی آدمی نے جو برونن تھا بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کرتا ہو گا بلکہ بجلی بھی تمہارے ہاتھ کی رفتار سے شرمندہ رہتی ہو گی۔ مجھے تسلیم ہے۔ آخر وائٹ کوبرا جیسا آدمی کسی سست رفتار آدمی کی سفارش تو نہیں کر سکتا''...... عمران نے کہا اور کوٹ کی خفیہ جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے برونن کی طرف بڑھا دیا۔ ثریا اور انتونیو نے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی تلاشی لی ہو گی لیکن وہ اس کی خفیہ جیبوں تک نہ پہنچ سکے ہوں گے اسی لئے عمران نے کارڈ نکالنے میں دیر نہ لگائی تھی۔

"اس پر وائٹ کوبرا کا مخصوص نشان بھی موجود ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کا موجودہ ذاتی فون نمبر بھی۔ اسے فون کرو اور اس سے پوچھو کہ پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں اس کے کیا خیالات ہیں"...... عمران نے کہا تو بروسن نے کارڈ لے کر اسے غور سے دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ جیب سے باہر نکال لیا۔

"بیٹھو"...... بروسن نے کہا اور خود بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔ عمران سامنے والے صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ بروسن نے ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر کارڈ کو دیکھ کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وائٹ کوبرا بول رہا ہوں"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لامار سے بروسن بول رہا ہوں۔ تمہارا سپیشل کارڈ لے کر ایک آدمی میرے پاس آیا ہے۔ اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتا رہا ہے۔ کیا تم اسے جانتے کرتے ہو"...... بروسن نے کہا۔

"کیا پرنس اس وقت تمہارے پاس موجود ہے"......دوسری طرف سے وائٹ کوبرا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... بروسن نے چونک کر کہا۔

"اسے رسیور دو"...... دوسری طرف سے وائٹ کوبرا نے کہا تو بروسن نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران سامنے کے صوفے سے اٹھ کر اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اس کے

ہاتھ سے لے لیا جبکہ بروسن نے ہاتھ بڑھا کر فون پر موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ بڑی مشکل سے بول رہا ہوں کیونکہ تمہارے بروسن صاحب کا کہنا ہے کہ اس کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آتا ہے اور میں اس وقت بروسن صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ اب بتاؤ کہ کتنے وولٹیج کے خطرے میں گھرا ہوا بول رہا ہوں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو بروسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دوسری طرف سے وائٹ کوبرا کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"پرنس۔ مجھے بروسن پر ترس آ رہا ہے۔ وہ تمہیں جانتا نہیں اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اسے تمہارے بارے میں تفصیلات بتاؤں اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کر دینی ہے کہ اس کے بعد اس کا حشر عبرتناک ہو جائے گا"...... وائٹ کوبرا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ بروسن مجھے اچھا اور بھلے مانس آدمی نظر آ رہا ہے۔ بس ابھی وہ ذرا مجھ سے مشکوک ہے۔ جب اس کا شک دور ہو گیا تو پھر وہ ہر لحاظ سے اوکے ہو جائے گا۔ ویسے تم نے کہا تھا کہ بروسن بڑے بڑے کام کرنے میں ماہر ہے۔ اب بھی بتا دو کہ کیا یہ سچ ہے نا ورنہ میں کسی اور طرف کا رخ کر لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ بروسن سے زیادہ اچھا انداز میں کام کرنے والا تمہیں پورے کورانٹو میں اور کوئی نہیں مل سکتا اور یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ آنکھیں بند کر کے اس پر اعتماد کر لو۔ رسیور اسے دو تاکہ میں اسے بریف کر دوں"...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

"اتنا بریف نہ کر دینا کہ اسے دیکھنے کے لئے مجھے خوردبین خریدنی پڑے"......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور بروسن کی طرف بڑھا دیا تو دوسری طرف سے وائٹ کوبرا نے اپنے مخصوص انداز میں قہقہہ لگایا۔

"ہیلو۔ بروسن بول رہا ہوں"...... بروسن نے کہا۔

"بروسن۔ پرنس کے بارے میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اگر پرنس چاہے تو وائٹ کوبرا کو بھی گلیوں میں چیخنے چلانے پر مجبور کر دے اور اگر چاہے تو وائٹ کوبرا اس کے پیر چاٹنے پر مجبور ہو جائے۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ پرنس کی کیا حیثیت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم پرنس کا کام کر دو گے اور یقین رکھو کہ پرنس دوستوں کا دوست ہے"...... دوسری طرف سے وائٹ کوبرا نے کہا تو بروسن کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر اس کے کانوں تک جا پہنچیں۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں پرنس کا خادم ہوں وائٹ کوبرا"۔ بروسن نے کہا۔

"شکریہ۔ مجھ تک شکایت نہیں آنی چاہئے"...... وائٹ کوبرا نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بروسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"وائٹ کوبرا جیسا آدمی اگر آپ کے متعلق اس طرح کی بات کر سکتا ہے پرنس تو میں تو آپ کے سامنے پرکاہ جیسی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ مجھے معاف کر دیں"...... بروسن نے عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے وائٹ کوبرا تو ہے ہی ایسا آدمی۔ جس کی تعریف کرنے پر آ جائے اسے خواہ مخواہ بانس پر چڑھا دیتا ہے"......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں اسے جانتا ہوں۔ بہرحال حکم فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... بروسن نے کہا۔

"میری معلومات کے مطابق ڈارک اسکائی ایجنسی کے چیف کرنل مورگن سے تمہارے خاص تعلقات ہیں۔ کیا تم مجھے اپنے ان تعلقات کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو"......عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو بروسن چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کرنل مورگن سے میرے تعلقات ہیں اس سے آپ کو کیا مطلب"...... بروسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تم سے سوال پوچھا ہے۔ جواب دو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ میرا قریبی عزیز ہے۔ یہ سمجھ لو کہ میری فرسٹ کزن

سے اس کی شادی ہوئی ہے اور بس''...... بروسن نے کہا۔

''کیا تم اب بھی کرنل مورگن سے ملتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میری اس سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے''...... بروسن نے کہا۔

''کہاں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم زیادہ تر ناراک میں ملتے ہیں۔ ناراک میں ایک کلب ہے جس کا نام پائیک کلب۔ وہاں کی پرانی شراب مشہور ہے۔ ہم وہ شراب پینے اس کلب میں جاتے ہیں اور وہیں باتیں کرتے ہیں لیکن ہماری ملاقات روز نہیں مہینے میں ایک آدھ بار ہوتی ہے وہ بھی تب جب کرنل مورگن خود ناراک آتا ہے تو وہ مجھے کال کر کے بلا لیتا ہے''...... بروسن نے کہا۔

''تو کیا وہ تمہارے بلانے پر نہیں آئے گا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں''...... بروسن نے کہا۔

''کورانٹو میں اس کا جو ہیڈ کوارٹر ہے کیا تم کبھی اس ہیڈ کوارٹر میں گئے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ کبھی نہیں۔ کرنل مورگن ان معاملات میں بے حد سخت ہے۔ اس نے نہ تو کبھی مجھے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ بتایا ہے اور نہ میں نے اس سے پوچھا ہے''...... بروسن نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تم اس سے فون پر تو بات کرتے ہو گے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... بروسن نے کہا۔

''آخری بار تمہاری اس سے کب بات ہوئی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''ابھی ایک گھنٹہ پہلے''...... بروسن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ایک گھنٹہ پہلے۔ کیا مطلب۔ کیا بات ہوئی تھی اس سے تمہاری''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے کہا تھا کہ وہ ایک اہم مشن مکمل کرنے کے لئے باہر جا رہا ہے اس لئے اس کا سیل فون آف رہے گا۔ میں اسے فون نہ کروں اور اگر ضرورت ہوئی تو وہ خود مجھے فون کر لے گا''۔ بروسن نے کہا۔

''کیا اس نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ کس ملک میں جا رہا ہے اور کیوں''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ ایک ٹاپ سیکرٹ ہے جو وہ مجھے نہیں بتا سکتا۔ اس نے محض اس لئے مجھے کال کی تھی کہ اگر میں اس سے رابطہ کروں اور میری اس سے بات نہ ہو تو مجھے کوئی پریشانی لاحق نہ ہو''...... بروسن نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ کرنل مورگن سے پہلے بلیک اسکائی ایجنسی کا ایک چیف تھا جس کا نام کرنل روڈس ہے کیا تم اسے جانتے

ہو“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ وہ ریٹائر ہو چکا ہے اور اس نے ایکریمیا میں اپنا علیحدہ گروپ بنا لیا ہے۔ وہ تو اب بڑے اونچے پیمانے پر کام کرتا ہے“...... بروسن نے جواب دیا۔

”اس وقت وہ یہاں لامار میں کرنل مورگن کو قتل کرنے کے مشن پر آیا ہوا ہے۔ کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو اس کے یہاں کے موجودہ پتے کے بارے میں کچھ اشارہ کر سکے کیونکہ جو پتہ مجھے معلوم تھا وہ اس جگہ کو چھوڑ گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”یہ کام تو میں انتہائی آسانی سے کر سکتا ہوں“...... بروسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے کارڈلیس فون پیس کو اٹھایا۔ اسے آن کر کے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”بلیک کیٹ بول رہی ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن بھی بروسن نے آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

”بروسن بول رہا ہوں“...... بروسن نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ حکم باس“...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایکریمین ایجنسی ڈارک اسکائی کا سابقہ چیف کرنل روڈس لامار میں موجود ہے۔ کیا تمہارے پاس اس بارے میں کوئی اطلاع ہے“...... بروسن نے پوچھا۔

”یس باس۔ لیکن وہ یہاں ایکریمیا کے کسی کام کے سلسلے میں آیا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو اس کی آمد کی اطلاع نہ دی تھی“...... بلیک کیٹ نے جواب دیا۔

”جو بھی ہے مجھے اس کے بارے میں تازہ ترین معلومات چاہئیں“...... بروسن نے سرد لہجے میں کہا۔

”میں ابھی معلوم کر کے آپ کو اطلاع دیتی ہوں۔ آپ ہیڈکوارٹر سے ہی بات کر رہے ہیں نا“...... بلیک کیٹ نے کہا۔

”ہاں۔ جلدی معلوم کرو اور پوری تفصیل کے ساتھ“...... بروسن نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

”ابھی تھوڑی دیر تک رپورٹ مل جائے گی“...... بروسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا بلیک کیٹ اتنی جلدی معلوم کر لے گی“...... عمران نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

”بلیک کیٹ ایکریمین کے ایک ٹاپ سیکشن کی انچارج ہے۔ ایکریمیا سے یہاں آنے والے ہر آدمی کو چاہے اس کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہو یا کسی دوسرے ملک سے۔ اس کی چیکنگ بلیک کیٹ اور اس کے آدمیوں کے ذمے ہے۔ خاص طور پر مشہور

آدمیوں کو وہ مسلسل نگرانی میں رکھتے ہیں اور ہر خاص آدمی کی اطلاع مجھے دیتے ہیں۔ کرنل روڈس چاہے کسی بھی روپ میں ہو اگر وہ یہاں لامار پہنچا ہے تو بلیک کیٹ نے اسے بہرحال چیک کرنا ہے اور بلیک کیٹ کے پاس ایسے آلات ہیں کہ وہ میک اپ کے باوجود آدمی کی اصلیت جان جاتی ہے“..... بروسن نے کہا۔

”اس لئے وائٹ کوبرا نے مجھے بتایا تھا کہ بروسن لامار کا آکٹوپس ہے۔ اس کے پنجے پورے لامار پر گڑے ہوئے ہیں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ بہرحال ہم بیرونی لوگوں کو ضرور چیک کرتے ہیں اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے اس طرح بعض اوقات ایک معمولی سی بات کا اتنا بڑا معاوضہ مل جاتا ہے کہ شاید آدھے ایکریمیا کو قتل کرنے سے بھی نہ ملتا ہوگا“..... بروسن نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروسن نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ بلیک کیٹ کالنگ“..... بلیک کیٹ کی آواز سنائی دی۔

”بروسن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے“..... بروسن نے پوچھا۔

”باس۔ کرنل روڈس اپنے چار ساتھیوں سمیت شیرٹن کالونی کی کوٹھی نمبر پانچ، اے بلاک میں رہائش پذیر ہے وہ اور اس کے چاروں ساتھی میک اپ میں ہیں اور یہ لوگ جمارکا بندرگاہ جانے کا

پروگرام بنا رہے ہیں۔ ان کا ٹارگٹ ایک جزیرہ سٹامبر ہے“..... بلیک کیٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیسے اتنی جلدی معلوم کر لیا اتنی تفصیل سے“..... بروسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چونکہ مجھ سے غلطی ہوگئی تھی باس کہ میں نے کرنل روڈس کے سلسلے میں آپ کو رپورٹ نہ دی تھی اس لئے میں نے اپنے گروپ کو حکم دیا کہ فوری طور پر رپورٹ دیں اور آپ جانتے ہیں کہ گروپ کے ہر ممبر کے پاس ہر وقت کراس گلاس موجود ہوتا ہے چنانچہ انہوں نے کراس گلاس کی مدد سے یہ معلومات حاصل کر لی ہیں“..... بلیک کیٹ نے جواب دیا۔

”اوکے۔ لیکن خیال رکھنا کہ کرنل روڈس انتہائی شاطر اور تیز ایجنٹ ہے اگر اسے معمولی سا بھی شبہ ہوگیا کہ اس کی نگرانی ہو رہی ہے تو تمہارا سیکشن موت کے گھاٹ اتر سکتا ہے“..... بروسن نے تیز لہجے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے باس اسی لئے تو میں نے گروپ کے ممبرز کو کراس گلاس کے استعمال کا کہا تھا ورنہ میں ٹی ایس سی استعمال کراتی جس سے ان کی تفصیلی گفتگو تک ٹیپ ہو جاتی“..... بلیک کیٹ نے جواب دیا۔

”اوکے“..... بروسن نے کہا اور فون آف کر کے اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔

''یہ سٹامبر جزیرہ کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیل ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سٹامبر جزیرہ جمارکا بندرگاہ سے تقریباً ڈیڑھ سو بحری میل کے فاصلے پر بین الاقوامی سمندر کے اندر ہے۔ اس پر ایکریمیا کا کوئی اڈہ ہے۔ وہاں وہ کسی کو داخل نہیں ہونے دیتے اس لئے آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہاں کیا ہے البتہ وہاں ایکریمین فوجیوں کی کافی بڑی تعداد ہر وقت موجود رہتی ہے''...... بروسن نے جواب دیا۔

''ایکریمین اڈہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر کرنل روڈس وہاں کیا کرنے جا رہا ہے''...... عمران نے سوچنے کے انداز میں کہا۔

''اس بارے میں، میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... بروسن نے جواب دیا۔

''اس اڈے کے انچارج کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''میں کوشش کرتا ہوں۔ بحریہ میں میرا ایک خاص آدمی ہے شاید اسے معلوم ہو''...... بروسن نے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس پی اے ٹو اسسٹنٹ ڈائریکٹر گارڈز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بروسن بول رہا ہوں۔ راڈس سے بات کراؤ''...... بروسن نے

کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو راڈس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''بروسن بول رہا ہوں۔ کیا تمہارا فون محفوظ ہے''...... بروسن نے کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ اب اوکے ہے''...... چند لمحوں بعد دوبارہ راڈس کی آواز سنائی دی۔

''راڈس سٹامبر جزیرے پر ایکریمین اڈے کا انچارج کون ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے''...... بروسن نے پوچھا۔

''اس کا نام کمانڈر کرنل جارڈن ہے''...... راڈس نے جواب دیا تو عمران نے بروسن کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔

''یہ کس قسم کا اڈہ ہے''...... عمران نے بروسن کی آواز اور لہجے میں کہا تو بروسن کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا۔

''سنا تو یہی ہے کہ یہ جدید قسم کا میزائل اسٹیشن ہے لیکن اس جزیرے کے اندر کسی کا جانا ممنوع ہے اور کمانڈر جارڈن ان معاملات میں انتہائی سخت ہے۔ میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ

انہوں نے جزیرے سے دو میل کے فاصلے پر خصوصی حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں۔اس طرف آنے والے کو وہاں سے واپس بھجوا دیا جاتا ہے اور کوئی ان کا حکم ماننے سے انکار کرے تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے''...... دوسری طرف سے راڈس نے جواب دیا۔

''ایک بات بتاؤ''...... عمران نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر بروسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پوچھو''...... بروسن نے کہا۔

''کیا کرنل مورگن کا کمانڈر جارڈن سے بھی کوئی تعلق ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کرنل جارڈن اور کرنل مورگن ایک دوسرے کے چچا زاد بھائی ہیں''...... بروسن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس کمانڈر سے رابطہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ کیا وہاں فون ہے''...... عمران نے ماؤتھ پیس سے ہاتھ ہٹا کر رسیور میں بروسن کے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ فون نمبر تو سب کو معلوم ہے لیکن سوائے خاص لوگوں کے اور کسی کی فون پر کسی سے بات نہیں کرائی جاتی''...... راڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

''شکریہ''...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے وہی نمبر پریس کرنا شروع کر دیا جو راڈس نے بتایا تھا۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سپریم پریذیڈنٹ آنس سے بول رہا ہوں۔ آنس کمانڈر جارڈن سے بات کراؤ''...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا اور بروسن اس طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے وہ انسان کی بجائے کسی مافوق الفطرت مخلوق کو دیکھ رہا ہو۔

''آپ کون ہیں''...... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اسسٹنٹ ڈائریکٹر کروگ بول رہا ہوں''......عمران نے جواب دیا۔

''اوہ یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ کرنل جارڈن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔

''ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ایکریمیا کی ایجنسی ڈارک اسکائی کے سابق چیف کرنل روڈس کا تم سے رابطہ ہے۔ کرنل روڈس جس نے اب اپنا پرائیویٹ گروپ بنایا ہوا ہے وہ سٹامبر آتا جاتا رہتا ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے''......عمران نے کہا۔

''کرنل روڈس۔ نو سر۔ میں تو کسی کرنل روڈس کو نہیں جانتا۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں''...... کرنل جارڈن نے کہا۔

''جبکہ کرنل روڈس اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ آج جزیرہ شامبر پہنچنے والا ہے اور یہ اطلاع حتمی ہے''...... عمران نے کہا۔

''نو سر۔ آپ کو ملنے والی اطلاع غلط ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''بہرحال آپ محتاط رہیں وہ اب سرکاری آدمی نہیں ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ کسی دشمن نے اسے ایکریمیا کے خلاف ہائر کیا ہو''۔ عمران نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او کے کہہ کر فون آف کر دیا۔

''یہ آپ فوراً لہجہ اور آواز کیسے بدل لیتے ہیں''...... بروسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بڑی جان ماری ہے بروسن پھر جا کر یہ صلاحیت حاصل ہوئی ہے۔ بہرحال تمہارا بے حد شکریہ تم نے میری واقعی مدد کی ہے۔ اب بولو کتنا معاوضہ دوں تمہیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''صرف دو لاکھ ڈالر دے دیں''...... بروسن نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''گڈ۔ تم واقعی بزنس مین ہو کہ تم نے معاوضے کے بارے میں کوئی تکلف نہیں کیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بزنس از بزنس۔ ویسے میں نے رعایت کر دی ہے اور جتنا وقت میں نے دیا ہے دس لاکھ ڈالر سے کم معاوضہ نہ لیتا لیکن آپ سے مل کر مجھے واقعی خوشی ہوئی ہے اس لئے صرف ٹوکن معاوضہ لے رہا ہوں''...... بروسن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ پہنچ جائے گا''...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
''گولڈن پیکیج''
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

سیاہ رنگ کی ایک جیپ خاصی تیز رفتاری سے صاف شفاف سڑک پر چلتی ہوئی آگے میدانی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی سائیڈ سیٹ پر کرنل روڈس بیٹھا ہوا تھا جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر اس کا ساتھی مائیکل موجود تھا اور عقبی سیٹوں پر مزید دو ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔

''باس اس جزیرے پر کرنل مورگن کیسے موجود ہو سکتا ہے۔ یہی بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اس کا یہاں کیا کام''۔ مائیکل نے کہا تو کرنل روڈس بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہو مائیکل۔ واقعی کرنل مورگن بے حد ہوشیار اور سمجھدار آدمی ہے۔ اس نے ایسی جگہ ٹھکانہ بنایا ہے کہ جس کی طرف شک تو ایک طرف معلوم ہونے کے باوجود کسی کو یقین نہ آ سکے گا جبکہ وہ وہاں واقعی موجود ہے''۔ کرنل روڈس نے کہا۔

''لیکن آپ اس قدر یقین سے کیسے کہہ رہے ہیں جبکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو یہ بات ان کی آفس سیکرٹری نے بتائی ہے۔ کیا وہ آفس سیکرٹری جھوٹ نہیں بول سکتی''...... مائیکل نے کہا۔

''آفس سیکرٹری پامیلا کرنل مورگن کی انتہائی رازدار ہے۔ مجھے دراصل حیرت اس وقت ہوئی جب مجھے معلوم ہوا کہ کرنل مورگن کے آفس میں کام باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ پہلے تو میں سمجھا کہ شاید کرنل مورگن کا صرف نام ہی استعمال ہو رہا ہو گا لیکن پھر جب میں نے تحقیقات کی تو مجھے پتہ چلا کہ ہر تیسرے روز کرنل مورگن کی دستخط شدہ فائلیں خفیہ طور پر دفتر آتی ہیں لیکن کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ یہ فائلیں کون لے جاتا ہے اور کون دے جاتا ہے کیونکہ فائلیں آفس میں پہلے سے موجود ہوتی تھیں۔ آفس کے گرد انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوتے ہیں۔ آفس بند ہوتا ہے لیکن دوسرے تیسرے روز جب صبح کو عملہ آتا ہے تو فائلوں پر کرنل مورگن کے دستخط بھی موجود ہوتے ہیں اور نوٹس بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ تحریری ہدایات بھی۔ چنانچہ میں نے اس کا کھوج لگانے کا فیصلہ کیا اس کے لئے میں نے یہاں کے ایک مقامی گروپ کی خدمات حاصل کیں لیکن یہ گروپ پوری معلومات نہ حاصل کر سکا البتہ اس نے یہ اطلاع دی کہ کرنل مورگن کی آفس سیکرٹری پامیلا جو روزانہ رات کو آفیسر کلب میں ہوتی ہے اچانک چند گھنٹوں کے لئے کلب سے غائب ہو جاتی ہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کہاں جاتی ہے جس پر

مجھے شک پڑا اور پھر میں نے اس پامیلا کی رہائش گاہ معلوم کر کے وہاں اسے جا پکڑا اس کے بعد میرے خصوصی حربوں کی وجہ سے اسے اصل بات اگلنا پڑی۔ اسی نے مجھے بتایا تھا کہ کرنل مورگن کو کوئی خطرہ ہے اس لئے وہ چیف سیکرٹری کے حکم پر فوری طور پر اپنا ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر یہاں منتقل ہو گیا ہے۔ جزیرہ شامبر میں پہنچنے کے لئے اس نے نہایت راز داری سے کام لیا ہے۔ وہ کس سے اور کیوں چھپنے کے لئے یہاں شفٹ ہوا ہے یہ میں نہیں جانتا لیکن میرے لئے اسے قابو کرنا بہت ضروری ہے ورنہ اس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا میرے لئے بھی ناممکن ہے۔ بہرحال پامیلا نے بتایا کہ کرنل مورگن شامبر جزیرے پر موجود ہیں اور پامیلا خفیہ راستے سے آفس کے اندر جا کر انتہائی اہم فائلیں لے کر ایک خصوصی آبدوز کے ذریعے شامبر جزیرے سے تقریباً دس بحری میل دور ایک چھوٹے سے ٹاپو پر جاتی ہے جہاں کرنل مورگن موجود ہوتے ہیں۔ وہ سارا کام کرتے ہیں اور پھر وہ فائلیں واپس لے آتی ہے اور ان فائلوں کو اسی خفیہ راستے سے واپس آفس میں رکھ کر کلب آ جاتی ہے۔ اس ساری کارروائی میں اسے صرف چند گھنٹے لگتے ہیں۔ اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ کرنل مورگن وہاں شامبر میں کس حیثیت سے موجود ہے۔ بہرحال اس ٹاپو پر اس کی ملاقات صرف کرنل مورگن سے ہی ہوتی ہے۔ وہ اسے فون کر کے بتاتے ہیں کہ وہ ضروری فائلیں لے کر پہنچ جائے۔ آج شام کو بھی پامیلا فائلیں لے کر اس

ٹاپو پر پہنچے گی اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس ٹاپو پر پہلے سے موجود ہوں گے''...... کرنل روڈس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیپ مسلسل چل رہی تھی۔ اس وقت جس علاقے سے جیپ گزر رہی تھی وہ علاقہ دور دور تک ویران تھا۔ پھر دور سے سمندر کے کنارے پر موجود ایک لانچ نظر آنے لگی تو مائیکل نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔ کرنل روڈس نے جیب سے ایک فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ سی آر کالنگ۔ اوور''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''یس ایل ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... کرنل روڈس نے پوچھا۔

''آل از کلیئر۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... کرنل روڈس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ اس جگہ پہنچ گئی جہاں لانچ موجود تھی۔ کنارے پر دو مقامی نوجوان کھڑے تھے۔ جیپ رکتے ہی کرنل روڈس اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اترا تو ان دونوں مقامی نوجوانوں نے آگے بڑھ کر کرنل روڈس کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

کرنل روڈس اور اس کے ساتھی لانچ میں سوار ہو گئے تو

دوسرے مقامی نوجوان نے لانچ کے انجن کا کنٹرول سنبھال لیا اور لانچ سٹارٹ ہو کر تیزی سے سمندر میں آگے بڑھنے لگی۔

''کوسٹ گارڈز کی چیکنگ تو نہیں ہوتی''...... کرنل روڈس نے اس مقامی نوجوان جس کا نام لانگ مین تھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوہ نہیں جناب۔ اس کا بندوبست بھی کر لیا گیا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمارا باس کوئی پہلو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا''...... لانگ مین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرنل روڈس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لانچ مسلسل تقریباً تین گھنٹوں تک سمندر میں سفر کرتی رہی اور پھر انہیں دور سے ایک چھوٹا سا جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔

''اس جزیرہ پر کوئی عمارت بھی ہے''...... کرنل روڈس نے پوچھا۔

''وہاں لکڑی کے دو ہٹس ہیں جناب اور بس''...... لانگ مین نے جواب دیا اور کرنل روڈس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد لانچ جزیرہ کے قریب پہنچ کر رک گئی تو کرنل روڈس لانچ سے اتر کر جزیرہ پر چڑھ گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی جزیرہ پر چڑھ گئے۔

''اوکے۔ اب تم جاؤ۔ جب میں کال کروں گا پھر آنا''۔ کرنل روڈس نے لانگ مین سے کہا اور لانگ مین نے سلام کر کے لانچ موڑی اور اسے واپس لے گیا۔ کرنل روڈس اور اس کے ساتھی اس

وقت تک وہیں کھڑے رہے جب تک لانچ انہیں نظر آتی رہی۔ پھر وہ جزیرہ کی اندورنی طرف کو مڑ گئے۔

''پہلے پورے جزیرہ کو چیک کرو۔ کرنل مورگن کی یہاں آمد میں ابھی دو گھنٹے باقی ہیں۔ ان دو گھنٹوں میں ہم نے تمام انتظامات مکمل کرنے ہیں''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''کیسے انتظامات باس''...... مائیکل نے حیران ہو کر پوچھا تو کرنل روڈس بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ کرنل مورگن یہاں ویسے ہی منہ اٹھائے آ جائے گا۔ ایسی بات نہیں۔ یقیناً اس کے آدمی پہلے یہاں آئیں گے اور یہاں کی صورتحال دیکھ کر ہی اسے بلائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ یہاں پہنچنے سے پہلے سائنسی آلات کی مدد سے یہاں کی چیکنگ بھی کرتے ہوں کیونکہ کرنل مورگن انتہائی محتاط فطرت کا آدمی ہے''...... کرنل روڈس نے جواب دیا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

ماسٹر مشن

حصہ دوم

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ماسٹر مشن ــــ کیا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی ایکریمیا میں ہر طرف کیوں دوڑتے پھر رہے تھے ــــ ؟

کرنل مورگن ــــ ڈارک اسکائی ایجنسی کا چیف جو عمران اور اس کے ساتھیوں سے چھپتا پھر رہا تھا۔ کیوں ــــ ؟

کیا ــــ کرنل مورگن ماسٹر مائیکرو فلم کا کوڈ اوپن کرانے کامیاب ہوا یا ــــ ؟

وہ لمحہ ــــ جب کرنل مورگن کو چیف سیکرٹری نے ڈارک اسکائی ایجنسی سے الگ کر کے اس کی جگہ کرنل روڈس کو چیف بنا دیا۔ کیوں ــــ ؟

کرنل روڈس ــــ جو کرنل مورگن کے خون کا پیاسا تھا۔ کیوں ــــ ؟

وہ لمحہ ــــ جب عمران اور اس کے ساتھی ڈارک اسکائی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گئے لیکن انہیں وہاں بھی فارمولا نہ ملا۔ پھر کیا ہوا ــــ ؟

انتہائی دلچسپ واقعات سے مزین ایک خوبصورت کہانی۔

شائع ہو چکی ہے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں فورسٹارز کا ایک منفرد اور شاہکار کارنامہ

تاوان

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

پاکیشیا میں اغوا برائے تاوان کا سنگین جرم تیزی سے پھیلتا چلا گیا حتیٰ کہ غیر ملکی بچوں کو اغوا کر کے ان کے سفارت خانوں سے بھاری تاوان طلب کیا جانے لگا۔

پاکیشیا میں جرائم کے وسیع، مضبوط اور انتہائی خفیہ نیٹ ورک نے ایک اطالوی بچے کو اغوا کر کے تاوان طلب کر لیا جس پر حکومت اطالیہ نے اور تقریباً تمام ملکی اور غیر ملکی میڈیا نے اس سنگین جرم کے خلاف آسمان سر پر اٹھا لیا۔

اس بچے کے اغوا پر فورسٹارز کو حرکت میں لایا گیا لیکن جرائم کا یہ نیٹ ورک اس قدر طاقتور اور مضبوط تھا کہ فورسٹارز ہر قدم پر موت کے پھندوں میں پھنستے چلے گئے۔ اور پھر ــــ ؟

وہ لمحہ جب ٹائیگر سمیت فورسٹارز کو بے تحاشہ تھپڑ مارے گئے اور ان

سب کو بڑی بے بسی کے عالم میں مجرموں سے تھپڑ کھانے پڑے۔ پھر کیا ہوا؟

وہ لمحہ جب مجرموں نے مغوی بچے کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے ذبح کرنے اور اس کی لاش کا قیمہ بنا کر گٹڑ میں بہانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر انہوں نے اس پر عمل کر دیا لیکن وہ لمحہ اس بچے کی زندگی کی ضمانت بن گیا۔ کیسے اور کیوں ——؟

وہ لمحہ جب انتہائی طاقتور مجرموں نے فورسٹارز کی پیش قدمی روکنے کی سرتوڑ کوشش کی۔ لیکن کیا انہیں کامیابی ہوئی ——؟

انتہائی سنگین سماجی جرم کا پھیلاؤ ملک میں بڑھتا چلا جا رہا تھا
جس پر سر سلطان نے عمران کو بری طرح ڈانٹ دیا۔ کیوں؟

انتہائی دلچسپ انداز میں لکھا گیا منفرد انداز کا ناول۔
ایسے منفرد موضوع پر پہلی بار قلم اٹھایا گیا ہے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں سپر ایجنٹ صفدر پر لکھا جانے والا ایک ناقابل فراموش ایڈونچر

مکمل ناول

فاسٹ ایجنٹ

مصنف
خالد نور

☆...... پاکیشیا کے مایہ ناز سائنس دان پروفیسر احسان فارانی ایک اہم فارمولے پر کام کر رہے تھے اور اس کی بھنک ایکریمیا اور روسیاہ کو پڑ گئی۔

☆...... روسیاہ کی ریڈ کراس ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ پرنسز ڈاریا پروفیسر احسان فارانی کا فارمولا اڑانے پاکیشیا پہنچ گئی۔

☆...... ایکریمی ایجنسی بلیک سنیک کا سپر ایجنٹ جیف مارشل بھی پروفیسر احسان فارانی کا فارمولا حاصل کرنے پاکیشیا آیا لیکن پرنسز ڈاریا مشن مکمل کر کے واپس روسیاہ جا چکی تھی اور وہ ہاتھ ملتا رہ گیا۔

☆...... بلیک زیرو۔ جس نے عمران سے روسیاہ مشن پر جانے کی درخواست کی مگر عمران نے اس کی درخواست رد کر دی اور سپر ایجنٹ صفدر کو اکیلے مشن پر بھیج دیا۔

☆...... سپر ایجنٹ صفدر اور سپر ایجنٹ جیف مارشل کے درمیان فارمولے کے حصول کے لئے زبردست فائٹ۔ فارمولا کون حاصل کر سکا۔ صفدر یا جیف مارشل

شائع ہو گیا ہے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں قطعی انوکھا اور منفرد انداز کا ناول

مکمل ناول

ہارڈ ٹاسک

مصنف
خالد نور

☆ جولیا —— پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا اور ایکریمیا کی سرکاری تنظیم گرین فورس کی ممبر بن گئی۔ کیا ایسا ممکن تھا ——؟

☆ جول کراس —— گرین فورس کا سپر ایجنٹ، جس کا دعویٰ تھا کہ وہ کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوا ——؟

☆ جول کراس —— جو پاکیشیا میں خاص مشن پر آیا اور جولیا بھی اس کے ساتھ بطور لیڈی ایجنٹ آئی تھی۔

☆ وہ لمحہ —— جب جول کراس نے دانش منزل میں گھس کر ایکسٹو پر ریز فائر کر دی۔ پھر کیا ہوا ——؟

☆ وہ لمحہ —— جب جولیا نے چوہان کو گولی مار دی۔ کیا چوہان ہلاک ہو گیا۔

☆ جولیا اور ایکسٹو کے درمیان خوفناک فائٹ۔ پھر کیا ہوا ——؟

☆ وہ لمحہ —— جب ایکسٹو نے جول کراس کے سامنے خود کو بے نقاب کر دیا۔ کیا واقعی ایکسٹو نے نقاب اتار دیا؟

شائع ہو گیا ہے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور اس کے ساتھی، ڈاکٹر سائمن اور اس کے ساتھی، ایک ماورائی داستان علم کے تعاقب میں، سحر و اسرار کے سرمئی دھندلکوں میں لپٹی ہوئی سرزمین مصر کے خفیہ اور خفتہ اہراموں میں ایک یادگار، جان لیوا اور سنسنی خیز ایڈونچر

(ماورائی مصریات نمبر)

مصنف
سید علی حسن گیلانی

ہنٹ اینڈ ہنٹر

ڈاکٹر سائمن ✤ اور بیرسٹر کلارہ جن سے دو پراسرار روحیں ملنے آتی ہیں اور ان سے مدد مانگتی ہیں لیکن کیوں اور یہ پراسرار روحیں کون تھیں ——؟

عمران ✤ جسے ڈاکٹر سائمن اپنی مدد کے لئے مصر بلاتا ہے اور عمران بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مصر پہنچ جاتا ہے اور مصریات کے سحر میں الجھ جاتا ہے۔

وہ خوفناک لمحہ ✤ جب جولیا، عمران، ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ ایک خوفناک اہرام کے قیدی بن جاتے ہیں۔ مگر کیسے ——؟

وہ خوفناک لمحات ✤ جب عمران اور ڈاکٹر سائمن کے ساتھی ایک پراسرار کتاب کے لئے ایک اہرام میں جاتے ہیں لیکن شیطانی طاقتیں انہیں وہاں قید کر دیتی ہیں۔ مگر کس طرح ——؟

وہ حیرت انگیز لمحہ ✤ جب جولیا جوزف کی طرح ایک پراسرار عمل کرتی ہے تاکہ ان کے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ سکیں کیا اس کا یہ عمل کامیاب رہا؟

عمران ✤ اور اس کے ساتھی ارواح کی پراسرار دنیا میں کتاب ارواح کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ وہ کتاب ارواح کیا تھی اور کیا انہیں مل سکی ——؟

جوزف ــــ جس نے اس پراسرار مصری مہم میں اپنی صلاحیتوں کی بدولت کتابِ ارواح میں درج خفیہ تحریر کو پڑھ لیا۔ مگر کیسے ——؟

رابرٹ ــــ اور کیپٹن مائیکل جو قدیم مصری اصولوں پر چلتے ہوئے ارواح کی دنیا میں کتابِ ارواح تک پہنچے۔ مگر وہ قدیم مصری اصول کیا تھے ——؟

پروفیسر رابون ــــ جو ایک مہان ساحر تھا اور وہ ہر قیمت پر ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کو شیطان کی بھینٹ دینا چاہتا تھا۔ لیکن کیوں۔ اس میں اس کا کیا مقصد پوشیدہ تھا ——؟

کتابِ ارواح ــــ جس کی جوزف کو تلاش تھی۔ کیونکہ اس میں درج راز پڑھے بغیر جوزف کا اپنے کسی وچ ڈاکٹر سے رابطہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور عمران جوزف کو بے بس دیکھ رہا تھا۔ اس کتاب میں آخر کیا راز پوشیدہ تھا ——؟

کیا ــــ ساحر پروفیسر رابون ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کو اپنی سیاہ طاقتوں سے شکار کر سکا یا خود شکار ہو گیا ——؟

ڈاکٹر سائمن اور پروفیسر رابون کی جنگ میں کون ہنٹ ہوا اور کون بنا ہنٹر؟

مصر کی مستند معلومات سے مزین مصری اثاتیر میں الجھا ہوا

ایک یادگار اور پراسرار ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

سپیشل فورس

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سپیشل فورس ..... ایک ایسے جدید ترین میزائل کا فارمولا جو پاکیشیا کے ایک سائنس دان نے ایجاد کیا تھا۔

سپیشل فورس ..... ایک ایسا فارمولا جو دنیا کی جدید ٹیکنالوجی کے حامل میزائلوں سے بھی بڑھ کر جدت کا حامل تھا۔

ڈاکٹر راشدی ..... جو اس فارمولے کا موجد تھا۔ اسے اپنی جان اور فارمولے کو خطرہ تھا۔ کیوں ——؟

بلیک کوبرا ..... ایکریمیا کی ایک طاقتور، فعال اور انتہائی خوفناک تنظیم جس کے کارندے ڈاکٹر راشدی کے ساتھ اس کی رہائش گاہ میں موجود تھے۔

عمران ..... جس نے بلیک کوبرا کے ایک نمائندے کو پہچان لیا لیکن اس کے خلاف کوئی بھی کارروائی کئے بغیر واپس چلا گیا کیوں ——؟

سپیشل فورس ..... جسے حاصل کرنے کے لئے کافرستان کی ایک سرکاری ایجنسی بھی بے تاب تھی۔

گوپال سروس ..... کافرستان کی ایک نئی، طاقتور اور بادسائل ایجنسی جس تک اصل فارمولا پہنچ گیا اور پھر ——؟

وہ لمحہ ..... جب عمران کی ہر ممکن کوشش کے باوجود فارمولا پاکیشیا سے نکل گیا۔ کیسے؟

سپیشل فورس ..... جس کی اصل نوٹ بک کافرستان گوپال سروس کے پاس پہنچ گئی تھی اور اس فارمولے کی ایک کاپی ایکریمیا کی مجرم تنظیم بلیک کوبرا کے پاس پہنچ گئی تھی۔ کیسے ——؟

عمران ..... جو ہر صورت میں اصل اور کاپی کیا گیا فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکا ——؟

عمران ..... جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر بلیک کوبرا کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کرلیا اور گوپال سروس سے اصل فارمولا حاصل کرنے کے لئے اس نے سپر ایجنٹ صفدر کو کافرستان بھیج دیا۔

وہ لمحہ ..... جب سپر ایجنٹ صفدر کافرستان کی گوپال سروس کے خلاف اکیلا مشن پورا کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

بلیک کوبرا ..... جو عمران کو بخوبی جانتا تھا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی انگلیوں پر نچانا شروع کر دیا۔ کیسے ——؟

عمران ..... اور اس کے ساتھی جو بلیک کوبرا سے بار بار ڈاج کھا رہے تھے۔ آخر کیوں ——؟

منفرد اور انتہائی جدید انداز میں لکھی گئی تحریر جسے آپ بار بار پڑھنا پسند کریں گے۔ ایک ایسی کہانی جو آپ کے دلوں میں گھر کرلے گی۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

ایکشن ایجنسی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ایکشن ایجنسی /// کافرستان کی نئی ایجنسی۔ جس کی سربراہ ریتا نے پاکیشیا میں ڈٹ کر مشن مکمل کیا مگر۔؟ ریتا /// ایکشن ایجنسی کی سربراہ۔ جو پاکیشیا سے نہ صرف ایک اہم سائنسی فارمولا لے گئی بلکہ ایک سائنس دان کو بھی اپنے ساتھ لے گئی اور پاکیشیا کی کسی ایجنسی کو بھنک تک نہ پڑ سکی۔ کیوں۔؟ ریتا /// جس نے سائنس دان کو اس انداز میں پاکیشیا سے باہر نکالا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود کوشش کے اس بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکی۔ کیوں۔؟ ناٹران /// جس نے پہلی ہی بار یہ معلوم کرلیا کہ ریتا کافرستان کی ایکشن ایجنسی کی سربراہ ہے اور سائنس دان بھی کافرستان میں ہے۔ کیا ناٹران کی معلومات درست تھیں۔ یا۔؟ وہ لمحہ /// جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکشن ایجنسی کے خلاف میدان میں اترا تو پہلے ہی قدم پر ریتا اور اس کے آدمیوں کا شکار ہو گیا۔ کیوں اور کیسے ——؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی مشن میں کامیاب ہو سکے۔ یا؟

دلچسپ منفرد اور تیزی سے بدلتے واقعات پر مبنی ایک یادگار کہانی

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں دلچسپ اور یقینی طور پر منفرد کرداروں پر مبنی ناول

مکمل ناول

ٹوئن سسٹرز

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ٹوئن سسٹرز — ایک یورپی ملک کی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق دو جڑواں بہنیں جن کی کارکردگی کا ہر سطح پر اعتراف کیا جاتا تھا۔

ٹوئن سسٹرز — جنہوں نے پاکیشیا میں بڑے سفاکانہ انداز میں نہ صرف مشن مکمل کیا بلکہ پاکیشیا کے انتہائی اہم سائنس دانوں کو بھی ہلاک کر دیا۔

ٹوئن سسٹرز — جو آپس میں ہر وقت اور ہر پوائنٹ پر لڑتی رہتی تھیں اور ان کی یہ خصوصیت عالمی سطح پر ان کی پہچان بن چکی تھی لیکن ہر وقت لڑنے کے باوجود وہ ہر وقت اکٹھی بھی رہتی تھیں۔ دلچسپ اور منفرد کردار۔

ٹوئن سسٹرز — جو مارشل آرٹ میں ماہر تھیں اور پھر ان کی مارشل فائٹ جولیا اور صالحہ سے ہو گئی۔ اس خوفناک اور موت اور زندگی پر مبنی فائٹ کا نتیجہ کیا نکلا؟

ٹوئن سسٹرز — جو عمران کے نشانے پر آ گئیں مگر عمران نے انہیں ہلاک کرنے سے دانستہ گریز کیا۔ کیوں — ؟

کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹوئن سسٹرز کے مقابلے پر کامیاب ہو سکے یا؟

انتہائی منفرد انداز کے کرداروں پر مبنی ایک ناقابل فراموش ایڈونچر

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

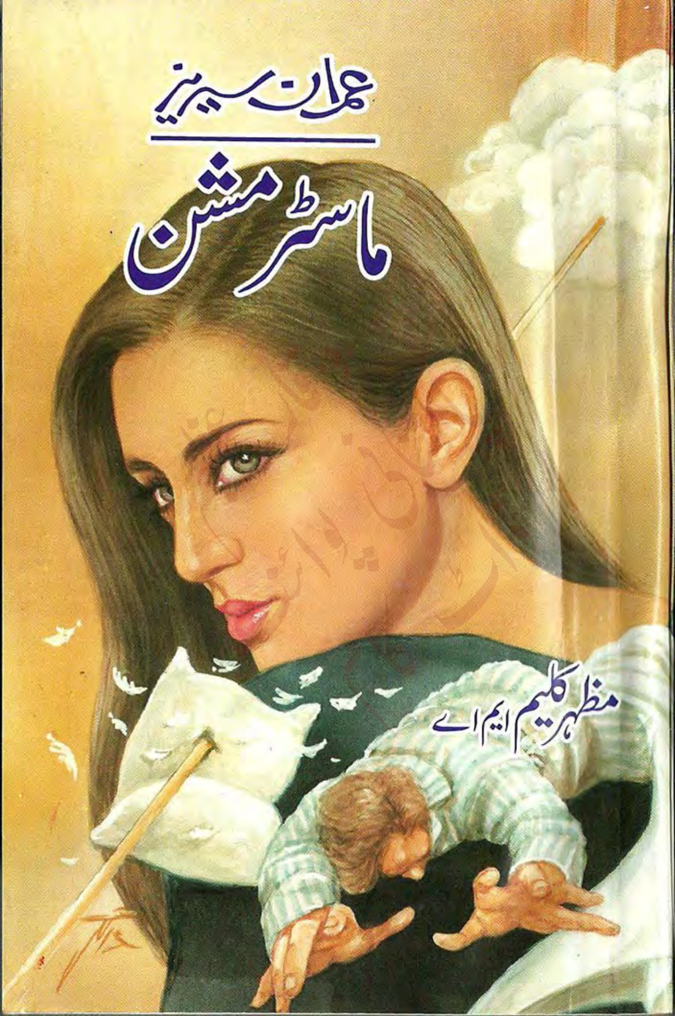

عمران سیریز
ماسٹر مشن
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

ماسٹر مشن

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
--------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ------ محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 185/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ''ماسٹر مشن'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ اپنے عروج کی طرف بڑھتی ہوئی اس کہانی کو آپ پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے۔ لیکن اس سے پہلے اپنا ایک خط اور اس کا جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور پر کم نہیں ہے۔

کراچی سے آصف حنیف صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے حد سے زیادہ پسند ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا ناول ہو جسے میں نے بار بار بلکہ دس دس بیس بیس بار نہ پڑھا ہو۔ آپ کے ناول مجھے ازبر ہو چکے ہیں۔ ہر بار پڑھنے پر ایسا ہی لگتا ہے جیسے میں پہلی بار اور بالکل نیا ناول پڑھ رہا ہوں۔ آپ کے ہر ناول کا خاصہ ہے کہ ہر ناول نہ صرف دوسروں سے منفرد ہوتا ہے بلکہ ہر ناول میں آپ کوئی نہ کوئی منفرد سچویشن شامل کر دیتے ہیں کہ ہر پڑھنے والا قاری یہی سوچتا ہے کہ اس سے مزید بہتر لکھنے کی شاید اب گنجائش ہی نہ ہوگی لیکن اگلے ناول پر بھی قاری کے یہی احساسات بیدار ہو جاتے ہیں اور دل بے اختیار آپ کی ذہانت اور فطانت کو داد تحسین دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ذہنی صلاحیتوں میں مزید اضافہ کرے۔ آپ سے

درخواست ہے کہ آپ عمران کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی اور میجر پرمود کا مشترکہ ناول ضرور لکھیں۔

محترم آصف حنیف صاحب۔ سب سے پہلے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری ہمیشہ سے ہی یہی کوشش رہی ہے کہ میرا لکھا ہوا کوئی بھی ناول یکسانیت کا حامل نہ ہو۔ ہر کہانی الگ الگ اور جدا ہو۔ ایسی کہانی ہو جسے پڑھنے کے بعد آپ کو خوشی اور پسندیدگی ملے۔ میرے قارئین کی میرے ناولوں میں دلچسپی ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کی توفیق سے میں اب تک جاسوسی ادب میں لکھے جانے والے ناولوں کو نئی جہتوں اور نئے موضوعات کے ساتھ نئے انداز میں پیش کرنے میں کامیاب رہا ہوں۔ آپ جیسے قارئین کا خلوص اور دعائیں ہی ہیں کہ میں ابھی اس سلسلے کو برقرار رکھے ہوئے ہوں اور آپ کے لئے مسلسل لکھ رہا ہوں۔ آپ کی فرمائش ہے کہ میں کرنل فریدی اور میجر پرمود کے ساتھ عمران کا مشترکہ ناول لکھوں تو انشاء اللہ آپ کی یہ خواہش ضرور پوری ہو گی۔ آپ میرے حق میں دعا کرتے رہا کریں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی اسی طرح اپنی دعاؤں میں نہ صرف مجھے یاد رکھیں گے بلکہ خط بھی لکھتے رہیں گے۔ اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ایک کار خاصی تیز رفتاری سے شہر کے نواح میں واقع ایک نو آباد کالونی شیرٹن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹ پر تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر تینوں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران سمیت سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ شیرٹن کالونی میں داخل ہوتے ہی عمران نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسی رفتار سے وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ کالونی کی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس نے کار ایک ریسٹورنٹ کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں روک دی۔

''آؤ۔ اب ہم سب نے یہاں سے پیدل آگے جانا ہے''۔ عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ جولیا سمیت باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

''کیا یہاں کرنل روڈس رہائش پذیر ہے''...... جولیا نے عمران

سے مخاطب ہو کر پوچھا تو عمران چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم نے کیسے اندازہ لگایا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اس نے اب تک اپنے ساتھیوں کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ بروسن سے ملنے کے بعد اس کوٹھی میں پہنچا جو عمران نے رونالڈ سے حاصل کی تھی اور پھر وہاں اس نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کیا اور اس کوٹھی میں موجود کار میں سوار ہو کر وہ کوٹھی سے نکل کر روانہ ہو گئے۔ گو کوٹھی میں اور باہر نکلتے ہوئے صفدر، صالحہ اور جولیا نے باری باری عمران سے پوچھا تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں لیکن عمران نے اپنی عادت کے مطابق ان کے سوالوں کے جواب دینے کی بجائے آئیں بائیں شائیں کرتے ہوئے انہیں ٹال دیا تھا لیکن اب کار سے نکلنے کے بعد جولیا نے بجائے پوچھنے کے براہ راست یہ بات کر دی تھی اس لئے عمران حیران ہوا تھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں احمق ہوں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"احمق ہونا تو اس دور میں کریڈٹ ہے۔ عقل مند کو تو سوائے رونے دھونے کے اور کچھ نہیں ملتا۔ بے شک کیپٹن شکیل سے پوچھ لو جبکہ احمق بغیر سوچے سمجھے زندگی گزارتا ہے اور خوب مزے کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سڑک کراس کرتا ہوا دوسری طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ جولیا اور

دوسرے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس وقت تمہارا ٹارگٹ کرنل روڈس ہے اور تم یقیناً کوٹھی پہنچنے سے پہلے اس کو تلاش کرتے رہے ہو اور اب تم نے کوٹھی سے روانہ ہونے سے پہلے جس قسم کا اسلحہ اپنی جیبوں میں رکھا اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم کسی جگہ ریڈ پر جا رہے اور پھر رہائشی کالونی میں آنے سے یہی ظاہو ہوتا ہے کہ یہاں کرنل روڈس اور اس کے ساتھی رہتے ہیں"...... جولیا نے ساتھ چلتے ہوئے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں کرنل روڈس کا نام کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے باہر جا کر رونالڈ کو کال کیا تھا۔ تم ایک کمرے کی دیوار کے پاس جا کر فون پر بات کر رہے تھے۔ اتفاق سے میں اسی کمرے میں موجود تھی۔ تمہاری آوازیں بند کھڑکی سے بھی سنائی دے رہی تھیں۔ تم رونالڈ کو کرنل روڈس کے بارے میں بتا رہے تھے اور تم نے اس سے اسلحہ بھی منگوایا تھا"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تم بھی کیپٹن شکیل کی طرح خطرناک ہوتی جا رہی ہو اگر تم نے اس انداز میں کام کرنا شروع کر دیا تو مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی بیروزگار ہو جاؤں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خود ہی تو تم نے کہا ہے کہ میں جذباتی پن چھوڑ کر ذہن استعمال کیا کروں اور اب خود ہی تمہیں فکر لاحق ہو گئی ہے''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم سرپٹ دوڑنا شروع کر دو اور سب کو پیچھے چھوڑ جاؤ۔ کچھ ساتھیوں کے روزگار کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اب سمجھ میں بات آئی ہے کہ مس جولیا کی کایا پلٹ کیوں ہو گئی ہے۔ میں بھی حیران ہو رہا تھا کہ اچانک مس جولیا نے کیسے اتنے بڑے بڑے فیصلے خود کرنے شروع کر دیئے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بڑے فیصلوں کے ساتھ کاش یہ ایک چھوٹا سا فیصلہ بھی کر لے''...... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب جذباتی پن نہیں چلے گا۔ سمجھے''...... جولیا نے فوراً ہی جواب دیا اور سوائے تنویر کے سب ساتھی ہنس پڑے۔ اس وقت وہ کوٹھیوں کے درمیانی سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر ایک موڑ کاٹ کر وہ ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے جس کے ستون پر بارہ کا ہندسہ درج تھا۔

''اس کوٹھی میں کرنل روڈس اپنے ساتھیوں سمیت رہائش پذیر ہے لیکن اس وقت یا تو یہ کوٹھی خالی ہو گی یا اندر ایک آدمی ہو گا اور

اگر کوٹھی خالی ہوئی تو ہم نے اس کی تلاشی لینی ہے اور اگر کوئی آدمی ہوا تو پھر اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چونکہ کوٹھی کے دونوں بڑے اور چھوٹے پھاٹک اندر سے بند تھے اس لئے عمران کا اندازہ تھا کہ کوئی نہ کوئی آدمی اندر ہو گا۔ ویسے یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اندر سے پھاٹک بند کر کے کسی عقبی راستے سے وہ لوگ باہر چلے گئے ہوں تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کوٹھی خالی ہے اس لئے عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تھا کہ اندر کوئی موجود ہوا تو ظاہر ہے باہر آ جائے گا ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ کوٹھی کا اندر سے بند کر کے کسی عقبی راستے کو استعمال کیا گیا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلنے لگا تو عمران ایک قدم آگے بڑھ گیا اور پھر جیسے ہی پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان سامنے آیا تو عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا اور پھر اس سے پہلے کہ نوجوان اس اچانک افتاد پر سنبھلتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور نوجوان کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور نوجوان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔

اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی لاشعوری کوشش کرتا ہوا نوجوان ایک بار پھر کنپٹی پر بوٹ کی ٹو کی بھرپور ضرب کھا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی اندر آ گئے تھے اور صفدر نے پھاٹک بند کر دیا تھا۔

"تنویر اور کیپٹن شکیل تم دونوں اندر چیک کرو کوئی اور تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل تیزی سے کوٹھی کی اندرونی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"صفدر تم اسے اٹھا لو۔ میرا اندازہ تو یہی ہے کہ کوٹھی میں یہ اکیلا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے اس ایکریمی نوجوان کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر عمران، جولیا، صالحہ اور صفدر چاروں کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے جب وہ پورچ میں پہنچے تو تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں واپس آ گئے۔

"کوٹھی خالی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"کوئی تہہ خانہ ہے یہاں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آخری کمرے سے راستہ تہہ خانے میں جاتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تنویر عقبی طرف اور کیپٹن شکیل سامنے کی طرف نگرانی کریں گے۔ جولیا اور صفدر کوٹھی کی تلاشی لیں گے۔ اس تلاشی کے دوران ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ کرنل روڈس اور اس کے ساتھیوں کو ایسی کیا اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے ایکریمین فوج کے قبضے میں موجود جزیرہ شامبر پر چھاپہ مارنے کا پروگرام بنایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جزیرہ شامبر"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کرنل روڈس کا ٹارگٹ جزیرہ

شامبر ہے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس جزیرے پر انتہائی جدید میزائل اسٹیشن موجود ہے اور وہاں ایکریمین فوج کا مکمل قبضہ اور کنٹرول ہے اور یہی بات میرے لئے الجھن کا باعث بن گئی ہے کہ کرنل روڈس کیوں جزیرہ شامبر جا رہا ہے۔ البتہ مجھے یہ معلومات بھی ملی ہیں کہ کرنل روڈس، کرنل مورگن کے خلاف کام کر رہا ہے۔ کرنل روڈس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ کرنل مورگن سے بے حد نالاں ہے کیونکہ اسی کرنل مورگن کی وجہ سے اسے ایجنسی سے ہٹا دیا گیا تھا اور اس کی جگہ کرنل مورگن کو دے دی گئی تھی۔ کرنل روڈس نے اپنی جگہ اور اپنی پوزیشن حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی اور کئی بار کرنل مورگن اس کے ہاتھوں مرنے سے بال بال بچا تھا اور کرنل روڈس کی ان حرکتوں سے تنگ آ کر کرنل مورگن نے اس پر جان لیوا حملہ کرایا تھا جس کے نتیجے میں کرنل روڈس کی بیوی اور اس کی پندرہ سال کی ایک بیٹی ہلاک ہو گئی تھی۔ تب سے کرنل روڈس اس کرنل مورگن سے شدید نفرت کرتا ہے اور اسے ڈھونڈتا رہتا ہے تاکہ وہ اس سے اپنی بیوی اور بیٹی کا انتقام لے سکے۔ اسے جیسے ہی کرنل مورگن کے بارے میں کوئی اطلاع ملتی ہے وہ اپنا گروپ لے کر فوراً وہاں پہنچ جاتا ہے۔ اب جس طرح سے کرنل روڈس اپنے چار ساتھیوں اور مخصوص اسلحے کے ساتھ جزیرہ شامبر جا رہا ہے اس پر مجھے شک ہو رہا ہے کہ کہیں کرنل مورگن وہاں نہ موجود ہو۔ میری بردمن سے

بات ہوئی تھی تو اس نے مجھے بتایا تھا کہ کرنل مورگن نے اسے کہا تھا کہ وہ ملک سے باہر جا رہا ہے لیکن مجھے اس پر شک ہے اس لئے مجھے کسی کلیو کی تلاش ہے جس سے میری الجھن دور ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''تو کرنل روڈس اس وقت اس جزیرے پر گیا ہوا ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں ظاہر ہے وہیں گیا ہو گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ہمیں وہاں جانا چاہئے تھا۔ یہاں ہمیں بھلا کیا ملنا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پہلے یہ بات کنفرم تو ہو کہ کرنل روڈس واقعی جزیرہ سٹامبر گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اسی طرح ادھر ادھر بھاگتے رہ جائیں اور ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا اس آدمی سے یہ معلومات نہ مل سکیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ اس قدر اہم آدمی نہ ہو کہ اسے اصل حالات کا علم ہو''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میں اسے تہہ خانے میں لے جاتا ہوں وہیں اس سے پوچھ گچھ کر لیں''...... صفدر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

''میں نے سٹور میں رسی کا بنڈل دیکھا ہے میں لے آتا

ہوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تہہ خانے میں سوائے کاٹھ کباڑ کے اور کچھ نہ تھا البتہ دو تین پرانی کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں جنہیں بے کار سمجھ کر یہاں پھینک دیا گیا ہو گا۔ صفدر نے نوجوان کو ایک کرسی پر بٹھایا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل ہاتھ میں رسی کا بنڈل اٹھائے اندر داخل ہوا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے مل کر اس نوجوان کو رسی کی مدد سے کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ پھر وہ سب واپس چلے گئے تو عمران آگے بڑھا اور اس نے اس نوجوان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر ایک کرسی گھسیٹ کر اس نے جیب سے رومال نکال کر پہلے اسے صاف کیا اور پھر اس نوجوان کی کرسی کے سامنے اسے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اس نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''تم۔ تم۔ کون ہو۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے''۔ نوجوان کے لہجے میں حیرت تھی لیکن عمران اس کا لہجہ اور انداز دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ نوجوان باقاعدہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے کیونکہ عام آدمی اس انداز میں بے ہوش ہونے کے بعد ہوش میں آتے ہی اس طرح فوری طور پر اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتا۔ چنانچہ اس نے اس نوجوان کو جواب دیئے بغیر کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک

تیز دھار پتلا سا خنجر نکالا کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''پہلے تم میرے سوال کا جواب دو۔ تم کون ہو''...... نوجوان نے خنجر دیکھنے کے باوجود منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''کرنل روڈس کے ساتھی کو واقعی اسی طرح مضبوط اعصاب کا مالک ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا تو اس بار نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم۔ تم کون ہو''...... اس نوجوان نے چونک کر کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے''...... عمران نے کہا تو نوجوان کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایسے تاثرات تھے جیسے اس نے کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔

''تم۔ تم علی عمران ہو۔ مگر''...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں اٹک اٹک کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے تمہیں اس لئے اپنا اصل نام بتا دیا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تم کس کے سامنے بیٹھے ہو۔ اب میری بات غور سے سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا باس کرنل روڈس اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ سٹامبر گیا ہوا ہے جبکہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جزیرہ سٹامبرا ایکریمین فوج کے قبضے اور تحویل میں ہے۔ میں تم سے

صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کرنل روڈس وہاں کیوں گیا ہے''۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف ان کے ساتھ ان کے ملازم کے طور پر کام کرتا ہوں۔ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کسی جزیرے پر گئے ہیں یا نہیں کیونکہ ظاہر ہے ملازم کو یہ باتیں کوئی نہیں بتاتا''...... نوجوان نے کہا۔

''پھر تم میرے نام پر کیوں چونکے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اس لئے کہ کرنل روڈس اور اس کے ساتھیوں کے درمیان تمہارا ذکر اکثر ہوتا رہتا تھا''...... نوجوان نے جواب دیا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام فوشر ہے''...... نوجوان نے جواب دیا۔

''جب میں نے تمہیں اپنا نام بتا دیا ہے تو تمہیں کم از کم یہ بات سمجھ جانی چاہئے تھی کہ میرے اندر اتنا عقل بہرحال موجود ہے کہ میں ایک عام ملازم اور ایک ٹرینڈ ایجنٹ کے درمیان فرق محسوس کر سکوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں''...... فوشر نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ ہاتھ حرکت میں آیا جس میں خنجر موجود تھا اور دوسرے لمحے فوشر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے تہہ خانے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا اور اس کی چیخ کی گونج ابھی ختم نہ ہوئی تھی

کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور فوشر کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا فوشر کے حلق سے اب مسلسل اور پے در پے چیخیں نکل رہی تھیں اور وہ تیزی سے دائیں بائیں سر مار رہا تھا لیکن عمران نے بڑے اطمینان سے اس کے لباس سے خنجر پر لگے ہوئے خون کو صاف کیا اور خنجر کو واپس کوٹ کے اندرونی حصے میں بنی ہوئی خصوصی جیب میں ڈال لیا۔

''پ۔ پ۔ پانی''...... فوشر نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں فوشر۔ میں صرف ایک بار موقع دیتا ہوں اور تم نے وہ موقع اپنی حماقت سے ضائع کر دیا ہے اس لئے اب اس وقت تک تمہیں کچھ نہیں ملے گا جب تک تم سچ نہیں اگل دو گے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''م۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پ۔ پ۔ پانی دو۔ پانی۔ فار گاڈ سیک۔ پانی''...... فوشر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ اسی لمحے صالحہ اور صفدر اندر داخل ہوئے۔

''عمران صاحب۔ تلاشی میں کوئی خاص چیز نہیں ملی۔ یہاں سوائے اسلحہ اور لباس کے اور کچھ نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''پانی کی بوتل لے آؤ''...... عمران نے کہا اور صفدر واپس مڑ گیا۔

''کچھ بتایا اس نے عمران صاحب''...... صالحہ نے ایک کرسی اٹھا کر عمران کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں اب بتائے گا۔ یہ ٹرینڈ آدمی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے رومال نکال کر صالحہ کی طرف بڑھا دیا جو کرسی صاف کرنے کے لئے ادھر ادھر کسی کپڑے کو تلاش کر رہی تھی۔ صالحہ نے رومال لیا اور اس سے کرسی صاف کر کے وہ اس پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی۔

''اس کے سر پر پانی ڈال کر اسے ہوش میں لے آؤ اور پھر اسے پانی پلاؤ''...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے بوتل میں موجود آدھا پانی فوشر کے سر پر انڈیلا تو فوشر کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا تو صفدر نے بوتل اس کے منہ سے لگا دی اور فوشر پیاسے اونٹ کی طرح غٹا غٹ پانی پینے لگا۔ جب بوتل خالی ہو گئی تو صفدر نے اسے ہٹا لیا۔

''میں باہر جا رہا ہوں''...... صفدر نے خالی بوتل ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فوشر کا تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ اب کافی حد تک نارمل ہو چکا تھا اور اس کے نتھنوں سے رسنے والا خون بھی اب رسنا بند ہو گیا تھا۔

''اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے فوشر کیونکہ جو عذاب تم بھگتو گے اس کا شاید تمہیں اس سے پہلے کبھی تجربہ نہ ہوا ہو گا''...... عمران

نے سرد لہجے میں کہا اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے فوشر کی پیشانی کے درمیان ابھرنے والی رگ پر مار دیا۔ فوشر کے حلق سے فلک شگاف چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"یہ تو ابتدا ہے فوشر۔ دوسری ضرب نے تمہاری روح کو بھی زخمی کر دینا ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور پھر اپنا ہاتھ اٹھایا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... فوشر کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے تو عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار فوشر کا منہ ضرور کھلا لیکن بے پناہ تکلیف کی وجہ سے اس کے منہ سے آواز نہ نکل سکی تھی۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور جسم ڈھیلا سا پڑ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے منہ سے اس طرح سانس نکلا جیسے ڈھول پھٹتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار ایک کربناک چیخ نکلی اور اس کے چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگا۔

"کچھ پتہ چلا کہ تکلیف کسے کہتے ہیں۔ اب خود ہی اندازہ کر لو کہ تیسری اور چوتھی ضرب پر کیا حال ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مت مارو۔ یہ۔ یہ ہولناک عذاب ہے۔ مت مارو۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ وہ جزیرہ پر گئے ہیں۔ جزیرہ پر گئے ہیں۔

فار گاڈ سیک۔ وہ جزیرے پر گئے ہیں"...... عمران کا فقرہ مکمل ہوتے ہی فوشر کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جیسے خود بخود زبان سے پھسل پھسل کر باہر آ رہے ہوں۔ اس کی آنکھیں اسی طرح پھٹی ہوئی تھیں اور چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"صالحہ پانی لے آؤ"...... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ تیزی سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اس نے بھی محسوس کر لیا تھا کہ اگر فوری طور پر اس آدمی کو پانی نہ پلایا گیا تو یہ مر بھی سکتا ہے اور پھر اس کی واپسی بھی اس طرح تیزی سے ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے پانی کی بوتل کا منہ کھول کر بوتل فوشر کے منہ سے لگا دی اور فوشر کے حلق سے پانی تیزی سے اترنے لگ گیا۔ جب کچھ پانی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو صالحہ نے بوتل ہٹالی اور باقی پانی اس کے چہرے پر اچھال دیا اور فوشر کا بری طرح بگڑا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہونے لگ گیا اور اس کا سانس بھی ہموار ہوتا چلا گیا۔

"دیکھو فوشر۔ تمہیں کم از کم اتنا احساس تو ہو گیا ہو گا کہ ہم بغیر اصل بات معلوم کئے یہاں سے واپس نہیں جائیں گے اور میں نے تمہیں اس لئے اپنا نام بتا دیا تھا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ مجھ جیسا آدمی خواہ مخواہ کسی کو تکلیف میں مبتلا کرنے اور ہلاک کرنے کا خواہش مند نہیں ہوتا لیکن تمہیں اپنے اعصاب پر بھروسہ تھا۔ اس کا حشر تم نے دیکھ لیا۔ ابھی بھی تمہارے پاس وقت ہے اگر تم سچ سچ

بتا دو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے البتہ تم اس طرح بندھے رہو گے۔ ظاہر ہے کرنل روڈس جب واپس آئے گا تو وہ تمہیں کھول دے گا اور تم اسے کہہ سکتے ہو کہ تم نے تشدد برداشت کر لیا لیکن بتایا کچھ نہیں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ کرنل روڈس زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دے گا لیکن اب یہ تکلیف مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو سکتی۔ باس کو اطلاع ملی ہے کہ کرنل مورگن شامبر جزیرے پر چھپا ہوا ہیں۔ شامبر جزیرے پر ایکریمیا کے جس فوجی گروپ کا ہولڈ ہے وہ کرنل مورگن کا خاص گروپ ہے اس لئے اس نے اسے چھپایا ہوا ہے لیکن کرنل مورگن اپنے آفس کی فائلوں پر باقاعدہ کام کرتے رہتے ہیں اور ان کی آفس سیکرٹری ایک آبدوز پر شامبر سے کچھ فاصلے پر موجود ایک جزیرہ پر جاتی ہے جہاں کرنل مورگن پہنچ جاتا ہے اور پھر وہاں فائلوں پر کام کر کے اسے واپس بھجوا دیتا ہے۔ یہ ساری معلومات باس کو کرنل مورگن کی آفس سیکرٹری سے ہی ملی تھیں اور پھر باس نے انہیں کنفرم کر لیا۔ کرنل مورگن آج شام کو اس جزیرہ پر پہنچے گا اس لئے باس اپنے ساتھیوں سمیت پہلے ہی وہاں پہنچ گیا ہے تاکہ کرنل مورگن جیسے ہی وہاں آئے وہ انہیں ہلاک کر کے اس سے اپنا بدلہ لے سکیں''...... فوشر نے کہا۔

''یہ جزیرہ کس طرف اور کتنے فاصلے پر ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

''یہ شامبر جزیرے سے شمال کی طرف تقریباً دس بحری میل دور ہے''...... فوشر نے جواب دیا۔

''کرنل روڈس کے ساتھ کتنے آدمی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کے ساتھ تین آدمی ہیں۔ مائیکل، جیرٹ اور جیمز''۔ فوشر نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''اوکے۔ چونکہ تم نے سب کچھ بتا دیا ہے اس لئے میں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں۔ آؤ صالحہ''...... عمران نے کہا اور تہہ خانے کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''کیا اسے زندہ رہنے دیں گے''...... صالحہ نے باہر آ کر کہا۔

''یہ کام جولیا کرے گی۔ میں نے وعدہ کیا ہوا ہے''...... عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل روڈس جزیرہ شامبر سے دس بحری میل دور موجود ویران ٹاپو کے ایک سنسان کنارے پر چٹانوں میں چھپا بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھوں پر جدید دوربین لگی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں دور سمندر پر جمی ہوئی تھیں جہاں ہر طرف خاموشی تھی اور دور دور تک کوئی لانچ، موٹر بوٹ اور شپ دکھائی دے رہا تھا۔

اس نے اپنے ساتھیوں کو جزیرہ کے چاروں طرف اس انداز میں چھپا دیا تھا کہ اگر کرنل مورگن یہاں کسی آبدوز کے ذریعے بھی آئے تو وہ آسانی سے اسے چیک کر سکیں کیونکہ یہ بات اسے معلوم تھی کہ کرنل مورگن کی آفس سیکرٹری یہاں آنے کے لئے باقاعدہ سرکاری آبدوز استعمال کرتی تھی۔ کرنل روڈس کو یہاں پہنچے ہوئے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا تھا۔ ابھی شام ہونے میں تو کچھ دیر تھی اور اسے یہی بتایا گیا تھا کہ آفس سیکرٹری شام کے قریب یہاں آتی ہے لیکن اسے یقین تھا کہ کرنل مورگن بہرحال شام سے

پہلے یہاں آتا ہوگا۔ وہ ابھی سمندر کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ یکلخت چونک پڑا۔ اس نے دور سے ایک لانچ کو تیزی سے جزیرہ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ لانچ اچانک نمودار ہوئی تھی اور اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ کرنل روڈس نے زور سے مخصوص انداز میں سیٹی بجائی تاکہ اس کے ساتھی سنبھل جائیں۔ لانچ اب کافی قریب آ چکی تھی اور پھر کرنل روڈس کا دل یہ دیکھ کر فرط مسرت سے اچھلنے لگا کہ لانچ میں ڈرائیور کے علاوہ کرنل مورگن بذات خود موجود تھا۔ اس کے جسم پر قیمتی سوٹ تھا۔

کرنل روڈس کو چونکہ کرنل مورگن کا قد وقامت اور حلیہ معلوم تھا اس لئے وہ اسے دیکھتے ہی دور سے پہچان گیا تھا۔ ویسے بھی اس آدمی کے بیٹھنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی کرنل مورگن ہیں۔ لانچ کے پائلٹ نے لانچ کو ساحل کی طرف بڑھانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ساحل کے ساتھ آ کر رک گئی اور کرنل مورگن اٹھا اور لانچ سے اتر کر جزیرے پر آ گیا اور اس کے ساتھ ہی لانچ نے موڑ کاٹا اور پھر وہ گھوم کر واپس اسی طرف کو بڑھتی چلی گئی جدھر سے آئی تھی۔ کرنل مورگن کچھ دیر وہاں کھڑا رہا پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ اس کا رخ اس طرف تھا جدھر دو کیبن موجود تھے۔ اس کے آگے بڑھتے ہی کرنل روڈس تیزی سے درخت سے نیچے اترا اور اس نے اپنا ہاتھ سر سے اوپر اٹھایا تو اس کے ساتھی جو ادھر ادھر چھپے ہوئے تھے اوٹوں سے نکل آئے۔

''ہینڈز اپ۔ کرنل مورگن کوئی غلط حرکت نہ کرنا''...... اچانک کرنل روڈس نے تیز آواز میں کہا تو کرنل مورگن اس طرح اچھل کر مڑا جیسے اس کے جسم کو لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ لگ گیا ہو اور پھر سامنے موجود کرنل روڈس اور سائیڈوں میں اس کے مسلح ساتھیوں کو دیکھ کر اس کا چہرہ بے اختیار تاریک پڑتا چلا گیا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو''...... کرنل مورگن نے چند لمحوں بعد اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''میں کرنل روڈس ہوں کرنل مورگن۔ تم نے سمجھ لیا تھا کہ تم میری بیوی اور بیٹی کو ہلاک کر کے مجھ سے بچ جاؤ گے لیکن تم نے دیکھ لیا کہ کرنل روڈس اپنے دشمنوں کو قبر تک نہیں چھوڑتا۔ تم یہ سمجھ رہے تھے کہ تم ایکریمین فوج کے جزیرے شامبر میں چھپ کر اپنے آپ کو بچا لو گے لیکن تم اپنی بے پناہ ذہانت کے باوجود اس وقت موت کے گھیرے میں آ چکے ہو''...... کرنل روڈس نے سرد لہجے میں کہا۔

''تمہیں یہاں کے بارے میں کیسے علم ہوا ہے۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے''...... کرنل مورگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''میرا تو کام ہی ناممکن کو ممکن بنانا ہے۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ تم اپنا ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر اور یہاں چھپنے کے ساتھ ساتھ آفس ورک بھی کرتے رہو گے اور اس کے باوجود کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے گا''...... کرنل روڈس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم مجھے ہلاک نہ کرو۔ میں اس کے بدلے میں تمہاری تمام شرائط تسلیم کر لوں''...... کرنل مورگن نے کہا۔

''سوری کرنل مورگن۔ جب تک میں تم سے اپنی بیوی اور بیٹی کا بدلہ نہ لے لوں گا ان کی روحوں کو کسی بھی حال میں قرار نہ آئے گا۔ میں پچھلے ایک سال سے تم تک پہنچنے اور تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہوں۔ آج پہلی بار تم میرے سامنے آئے ہو۔ میں اس موقع کو کسی بھی صورت میں ضائع نہیں کروں گا۔ آج تمہاری زندگی کا آخری دن ہے''...... کرنل روڈس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے مشین پسٹل کا رخ کرنل مورگن کی طرف کر دیا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے ہلاک کر دینے سے تمہاری بیوی اور بچی واپس لوٹ آئے گی۔ حماقت مت کرو کرنل روڈس۔ مجھ سے ہاتھ ملا لو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں نہ صرف تمہاری جان بخش دوں گا بلکہ تاراک اور دوسرے علاقوں میں تمہارے خلاف جو بھی کیسز ہیں وہ سب ختم کرا دوں گا۔ تم چاہو تو میں اس کے علاوہ بھی تمہارے لئے بہت کچھ کر سکتا ہوں''...... کرنل مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہو سکتی ہے کہ تم واقعی ایسا کرو گے''...... کرنل روڈس نے کہا۔

’’تم جس طرح چاہو میں تمہیں ضمانت دینے کے لئے تیار ہوں‘‘...... کرنل مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’کیا تم صرف اپنی زندگی بچانے کے لئے یہ کام کرنے پر آمادہ ہوئے ہو‘‘...... کرنل روڈس نے کہا۔

’’ہاں۔ میں بہرحال مرنا نہیں چاہتا‘‘...... کرنل مورگن نے جواب دیا۔

’’لیکن آج سے پہلے تمہیں یہ خیال کیوں نہ آیا تھا‘‘...... کرنل روڈس نے کہا۔

’’آج سے پہلے میرا خیال تھا کہ تم مجھے کسی صورت بھی ٹریس نہ کر سکو گے‘‘...... کرنل مورگن نے کہا۔

’’تمہاری بات واقعی انسانی فطرت کے عین مطابق ہے کرنل مورگن۔ لیکن اصل مسئلہ گارنٹی کا ہے۔ اگر تم عین موقع پر اپنی بات سے مکر گئے تو پھر‘‘...... کرنل روڈس نے کہا۔

’’ ایکریمین چیف سیکرٹری تمہارے ہمدرد ہیں تم ان سے میری بات کرا دو۔ وہ جیسی گارنٹی بھی کہیں گے میں دے دوں گا چاہے تحریری گارنٹی ہو‘‘۔ کرنل مورگن نے کہا۔

’’ہونہہ۔ ٹھیک ہے آؤ کیبن میں چلیں۔ لیکن اگر تم نے کسی قسم کی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں کوئی وارننگ دیئے بغیر تمہیں ہلاک کر دوں گا‘‘...... کرنل روڈس نے سخت لہجے میں کہا۔

’’مجھے معلوم ہے کہ غلط حرکت کر کے میں اپنی جان سے ہی

ہاتھ دھو بیٹھوں گا اور ویسے بھی میں بہرحال فیلڈ کا آدمی نہیں ہوں اس لئے نہ تمہارا مقابلہ کر سکتا ہوں اور نہ یہاں کوئی میری مدد کے لئے آئے گا‘‘...... کرنل مورگن نے جواب دیا۔

’’میں اس لئے اپنے انتقام سے دستبردار ہوا ہوں کرنل مورگن کہ تم میرا مقابلہ نہیں کر سکتے اسی لئے تو ہر وقت اپنے ہیڈ کوارٹر کے اندر سات پردوں میں چھپے رہتے تھے۔ یہ بھی درست ہے کہ میں مسلسل تمہارے پیچھے بھاگ بھاگ کر تھک چکا ہوں۔ تم نے مجھ پر ایکریمیا کی زمین تنگ کر رکھی ہے۔ میں کہیں بھی جاؤں ایکریمی فورس میرے پیچھے لگ جاتی ہے۔ میرے لئے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر میں نے تمہیں ہلاک کیا تو میں بھی نہیں بچ سکوں گا۔ مجھ پر پہلے ہی بہت سے سنگین الزامات ہیں۔ اگر میں نے تمہیں ہلاک کر دیا تو میری موت طے ہو گی اور میں بھی تمہاری طرح زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ بہرحال میں چیف سیکرٹری سے تمہاری بات کرا دیتا ہوں اس کے بعد جو فیصلہ ہو گا اس پر عمل کیا جائے گا‘‘...... کرنل روڈس نے کہا اور پھر وہ کرنل مورگن کو لے کر ایک کیبن میں آیا اور وہاں ایک طرف رکھے ہوئے تھیلے میں سے اس نے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

’’ہیلو ہیلو۔ کرنل روڈس کالنگ ٹو چیف سیکرٹری۔ اوور‘‘...... کرنل

روڈس نے بٹن آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ یہ چیف سیکرٹری کی ذاتی فریکوئنسی تھی۔

”یس۔ چیف سیکرٹری اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... کچھ دیر بعد چیف سیکرٹری کی قدرے حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”سر اس وقت میں ایک چھوٹے سے جزیرہ پر موجود ہوں۔ کرنل مورگن یہاں خفیہ طور پر آتا رہتا تھا۔ میں نے اس کی آمد سے پہلے ہی یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں پکٹنگ کر لی تھی اور پھر کرنل مورگن یہاں آیا اور اس وقت وہ ہمارے ساتھ بے بسی کی حالت میں موجود ہے۔ میں جس وقت چاہوں اسے ہلاک کر سکتا ہوں۔ لیکن سچ بات تو یہ ہے کہ میں اب اسے ہلاک نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ ایکریمیا کی کئی ریاستوں میں اس نے میرے خلاف کیس بنائے ہوئے ہیں۔ میں نے اس سے کہا ہے کہ یہ میرے تمام کیس ختم کرائے اور مجھے ایکریمیا کے کسی بھی شہر میں رہنے کا معقول انتظام کر کے دے تو میں اس کی جان بخش سکتا ہوں۔ اب مجھے کسی سرکاری ایجنسی میں کام کرنے کی بھی خواہش نہیں ہے۔ میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ مجھے ایکریمیا میں سکون کے ساتھ رہنے دیا جائے اور میرے خلاف کوئی بھی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے اور کرنل مورگن اس بات کے لئے راضی ہو گیا ہے لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہیں ہے۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ آپ کرنل مورگن کی طرف سے مجھے ضمانت دے سکتے ہیں۔ اگر آپ مجھے ضمانت دیں

گے تو میں کرنل مورگن کو زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ نہیں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو کرنل مورگن سے خود بات کر لیں۔ اوور“...... کرنل روڈس نے کہا۔

”ہاں۔ بات کراؤ۔ اوور“...... چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ کرنل مورگن بول رہا ہوں۔ اوور“...... کرنل مورگن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کرنل مورگن کیا ریٹائرڈ کرنل روڈس سچ کہہ رہا ہے۔ کیا آپ واقعی اس کے قبضے میں ہیں۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ یہ سب کچھ بھول کر نئی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور اب یہ دوبارہ میرے خلاف کبھی کوئی کارروائی بھی نہیں کرے گا اس کے عوض میں نے اسے یہ آفر دی ہے کہ میں اس کے تمام کیس ختم کرا کر اسے ایکریمیا میں نئی زندگی گزارنے کا موقع فراہم کر دوں گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے میری طرف سے ضمانت دے دیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس سلسلے کو میں یہیں ختم کر دوں گا۔ آئندہ نہ یہ میرے آڑے آئے گا اور نہ ہی میں یا میری فورس اس کے آڑے آئے گی۔ اوور“...... کرنل مورگن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کرنل روڈس سے میری بات کرائیں۔ اوور“۔ چیف سیکرٹری نے کہا تو کرنل مورگن نے ٹرانسمیٹر کرنل

روڈس کی طرف بڑھا دیا۔

''کرنل روڈس بول رہا ہوں جناب''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''میں آپ کی پوزیشن سمجھتا ہوں کرنل روڈس۔ آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید میں بھی یہی کرتا۔ یہ آپ کا انتہائی دانش مندانہ فیصلہ ہے اور اس کے لئے میں آپ کو کرنل مورگن کی طرف سے ہر قسم کی گارنٹی دے سکتا ہوں۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''مجھے آپ پر ٹرسٹ ہے سر۔ لیکن کیا آپ مجھے تحریری طور پر ایسا لکھ کر دے سکتے ہیں کہ اب میرے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے گی اور مجھے ایک باعزت شہری کی طرح ایکریمیا میں رہنے کا حق دیا جائے گا اور اس تحریر پر آپ کے دستخط اور سرکاری مہر ثبت ہو۔ اوور''۔ کرنل روڈس نے کہا۔

''بالکل دے سکتا ہوں بلکہ میری طرف سے آپ کو ایک اور آفر بھی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈارک اسکائی ایجنسی اور کرنل مورگن کے خلاف کام کر رہی ہے۔ میں آپ کو ڈارک اسکائی ایجنسی کا سیکنڈ چیف بنا دیتا ہوں آپ کرنل مورگن کو انڈر گراؤنڈ ہونے کا موقع دیں اور خود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کریں کیونکہ آپ ان کے خلاف پہلے بھی کام کر چکے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ آپ ان جیسے خطرناک ایجنٹوں کے لئے صحیح مدمقابل ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنی صلاحیتوں سے عمران اور اس کی ٹیم کو ختم کر دیا تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کو ایک نئی

ایجنسی کا سربراہ بنا دوں گا جو ڈارک اسکائی ایجنسی سے کہیں زیادہ طاقتور اور فعال ایجنسی ہو گی۔ اوور''...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے کہا تو اس کی آفر سن کر کرنل روڈس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''مجھے منظور ہے سر۔ آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گا۔ اوور''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''تو پھر ٹھیک ہے۔ چونکہ کرنل مورگن کی جان کو اس وقت شدید ترین خطرہ لاحق ہے اس لئے جب تک کرنل مورگن انڈر گراؤنڈ رہے گا تب تک آپ ڈی ایس ایجنسی کے نئے سربراہ ہوں گے۔ گو آپ کو عارضی سربراہی ملے گی لیکن آپ اس ایجنسی کے تحت کھل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کر سکیں گے۔ بولیں منظور ہے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس سر۔ بالکل منظور ہے۔ اس سے اچھی آفر میرے لئے اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس ایجنسی سے مجھے فارغ کیا گیا تھا عارضی طور پر ہی سہی مجھے دوبارہ اسی ایجنسی کا سربراہ بنایا جا رہا ہے لیکن پہلے آپ کرنل مورگن سے پوچھ لیں۔ اگر اسے کوئی اعتراض نہیں ہے تو میں تیار ہوں۔ اوور''...... کرنل روڈس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا''...... کرنل مورگن نے فوراً کہا۔

"اوکے۔ اب سے بلکہ ابھی سے آپ ڈارک اسکائی ایجنسی کے سربراہ ہیں۔ میں ابھی سپیشل نوٹس جاری کرا دیتا ہوں۔ آپ آج سے ہی چارج سنبھال سکتے ہیں اور چاہیں تو ہیڈ کوارٹر میں بھی جا سکتے ہیں۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ تھینک یو سر۔ میں آج سے ہی ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھال لیتا ہوں۔ اوور"...... کرنل روڈس نے کہا۔

"یہ بتائیں کرنل روڈس۔ کرنل مورگن کو آپ نے کیسے ٹریس کیا ہے۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سر ہمیں ان کے آفس سے اطلاع ملی کہ کرنل مورگن باقاعدہ آفس ورک کرتے ہیں لیکن کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو رہا ہے۔ بس آفس میں کرنل مورگن کی طرف سے دستخط شدہ فائلیں پہنچ جاتی تھیں۔ اس اطلاع پر میں نے کام شروع کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ان کی آفس سیکرٹری جو روزانہ آفیسر کلب جاتی تھی چند دن سے وہاں سے کچھ دیر کے لئے غائب ہو جاتی تھی۔ مزید معلومات حاصل کرنے پر پتہ چلا کہ کرنل مورگن کی آفس سیکرٹری ان کے آفس میں ایک خفیہ راستے سے جا کر فائلیں اٹھاتی اور پھر وہ خاص مقام پر پہنچ کر سرکاری آبدوز کے ذریعے کرنل مورگن تک پہنچتی اور جب کرنل مورگن فائل ورک مکمل کر لیتے تو وہ ان فائلوں کو اسی طرح واپس لے آتی اور خفیہ راستے سے واپس آفس میں پہنچا کر خود آفیسر کلب پہنچ جاتی۔ اس طرح کسی کو بھی علم نہ ہوتا تھا لیکن میں

نے آفس سیکرٹری سے مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ کرنل مورگن ہفتے میں دو روز فائلز ورک کے لئے جزیرہ شامبر سے کچھ فاصلے پر موجود ایک ویران ٹاپو پر پہنچ جاتے ہیں پھر وہ بھی فائلیں لے کر وہاں پہنچ جاتی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ آج کرنل مورگن یہاں پر آئیں گے۔ چونکہ ہمارا ٹارگٹ کرنل مورگن ہی تھے اس لئے ہم نے یہاں پکٹنگ کر لی اور کرنل مورگن جیسے ہی یہاں پہنچے انہیں کور کر لیا گیا۔ اوور"...... کرنل روڈس نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کی آفس سیکرٹری کا کیا ہوا۔ اوور"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اسے آفیسر کلب میں ہی گولی مار دی گئی تھی۔ اوور"...... کرنل روڈس نے کہا۔

"کرنل مورگن۔ میں آپ سے پھر پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کو میرا یہ سیٹ اپ منظور ہے یا نہیں۔ جواب دیں۔ اوور"۔ چیف سیکرٹری نے کرنل مورگن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے آپ کا یہ سیٹ اپ منظور ہے سر۔ اوور"...... کرنل مورگن نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل روڈس۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے کرنل روڈس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... کرنل روڈس نے جواب دیا۔

"کرنل مورگن جس فریکوئنسی پر بات کرنا چاہتے ہیں ان کی

بات ان کے آدمی سے کرا دیں اور پھر مجھے کال کریں۔ میں شامبر جزیرے سے ہیلی کاپٹر بھجوا دوں گا آپ کرنل مورگن سمیت اس پر سوار ہو کر شامبر جزیرے پر پہنچ جائیں۔ وہاں سے آپ کو کرنل مورگن سمیت خفیہ طور پر ناراک لایا جائے گا اور پھر آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنا ہے۔اوور“۔ چیف سیکرٹری نے کہا

”سر پھر ایسا ہے کہ شامبر جزیرے سے آنے والا ہیلی کاپٹر صرف کرنل مورگن کو ساتھ لے جائے گا جبکہ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہیں سے اس انداز میں واپس چلا جاؤں گا جیسے میری پکٹنگ ناکام ہو رہی ہے۔ کرنل مورگن جس لانچ پر آئے ہیں اسے وہ ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے دوبارہ آنے سے منع کر دیں گے اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ کرنل مورگن کہاں چلے گئے ہیں۔ اوور“...... کرنل روڈس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ تمام انتظامات کر کے مجھے کال کریں۔ میں اس دوران جزیرے شامبر کے انچارج سے بات کر لوں گا پھر باقی بندوبست ہو جائے گا۔ اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل روڈس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے کرنل مورگن کی جان بخش کر اپنی جان بھی بچا لی تھی اور اس کے عوض اسے پھر سے ڈارک اسکائی ایجنسی کا چیف نامزد کیا جا رہا تھا۔ اس لئے اس کے چہرے پر انتہائی خوشی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک طاقتور لانچ کے نچلے کیبن میں موجود تھا۔ اس نے لامار میں اپنے خاص ذرائع سے یہ لانچ حاصل کی تھی اور اس لانچ کے کپتان کو اس نے بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ وہ انہیں لمبا چکر کاٹ کر جزیرہ شامبر کے شمال مشرق میں موجود ٹاپو کے ساحل پر اتار دے۔ چونکہ جس راستے سے عمران لانچ سے جانا چاہتا تھا وہ راستہ عام سفری راستہ نہ تھا اور انہیں اس سفر میں کسی بڑی پریشانی کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا تھا اس لئے پہلے تو لانچ کا کپتان اس پر آمادہ نہ ہوا لیکن جب عمران نے اسے بھاری معاوضہ دینے کا وعدہ کیا تو وہ رضامند ہو گیا کیونکہ یہ معاوضہ اتنا تھا کہ اس سے وہ ایک اور لانچ خرید سکتا تھا۔

عمران نے نقشے کی مدد سے لانچ کے کپتان کو راستہ سمجھا دیا تھا اس لئے اب وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں لانچ چلا رہا تھا۔ اس کا نام کرسٹ تھا۔ وہ ادھیڑ عمر لیکن خاصے مضبوط جسم کا مالک

تھا۔ وہ اس لانچ کا مالک بھی تھا اور کپتان بھی۔ اوپر سے چونکہ دور دور تک پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا اس لئے وہ سب نیچے بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہ سمندری سفر دس گھنٹوں پر محیط ہو گا اس لئے انہیں معلوم تھا کہ وہ رات گئے ساحل پر پہنچ سکیں گے۔

"عمران صاحب۔ اس لانچ کو اگر چیک کر لیا گیا تو"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کون چیک کرے گا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کوسٹ گارڈز یا وہاں ساحل پر موجود نیوی کے لوگ یا اوپر چیکنگ کرتا ہوا کوئی نیوی کا ہیلی کاپٹر۔ کوئی بھی چیک کر سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ نہ عام راستہ ہے اور نہ ہی اس راستے کو اسمگلنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ حقیقت میں یہ سرے سے کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ یہ تو میں نے نقشے کی مدد سے خود بنایا ہے تاکہ ہم کسی چکر میں الجھے بغیر براہ راست جزیرے تک پہنچ سکیں اس لئے تم بے فکر رہو۔ اس راستے پر کوئی چیکنگ ہو ہی نہیں سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب ہم نے تمہارا ایجاد کردہ جدید میک اپ کیا ہوا ہے تو پھر ہمیں عام راستوں سے جانے میں کیا رکاوٹ پیش آ سکتی تھی۔ میرا مطلب ہے اس قدر طویل چکر کاٹنے کی کیا ضرورت ہے"۔

جولیا نے کہا۔

"ٹریسا اور انتونیو انتہائی تجربہ کار سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ ان کے پاس میک اپ چیک کرنے کے بھی جدید ترین آلات ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ عام راستوں پر کسی ایسی مشین سے چیکنگ کر رہے ہوں جسے یہ جدید میک اپ بھی دھوکہ نہ دے سکے تو پھر ہم خواہ مخواہ اس چکر میں الجھ جائیں گے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ انہوں نے پورے جزیرے میں بھی چیکنگ کا کوئی انتظام کر رکھا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"یقیناً کر رکھا ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود میرا کرنل مورگن تک پہنچنا ضروری ہے۔ جو اپنے ہیڈ کوارٹر سے غائب ہو گیا ہے۔ میرے خیال کے مطابق وہ غائب نہیں ہوا بلکہ اسے بی آر میزائل فارمولے سمیت کہیں غائب کر دیا گیا ہے تاکہ ہم اس تک نہ پہنچ سکیں۔ اس لئے ہمارا ہیڈ کوارٹر جانا مناسب نہیں ہے۔ ہمیں ہر حال میں کرنل مورگن تک پہنچنا ہے۔ وہی ہمیں مائیکرو فلم تک پہنچا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ضروری نہیں کہ فارمولا اب تک اس کے پاس ہی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے فارمولا کسی لیبارٹری میں بھیج دیا ہو یا حکومت کے حوالے کر دیا ہو۔ ایسی صورت میں فارمولا اب تک نجانے کہاں سے کہاں پہنچ چکا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ایسا ہو سکتا ہے لیکن کرنل مورگن یہ ضرور جانتا ہو گا کہ فارمولا اس نے کہاں پہنچایا ہے یا اس وقت کہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو کیا ہم نے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کے لئے جو تگ و دو کی وہ سب بے کار گئی"...... تنویر نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"ہیڈ کوارٹر میں بھی ہمارے جانے کا مقصد کرنل مورگن تک پہنچنا تھا۔ اب جبکہ وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہے تو پھر ہمیں وہاں جا کر کیا ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"اور اگر ہمیں کرنل مورگن شامبر جزیرے پر بھی نہ ملا تو"۔ جولیا نے کہا۔

"تو ہمیں کرنل روڈس کو تلاش کرنا ہو گا۔ وہ ڈی ایس ایجنسی کا سابقہ چیف رہ چکا ہے۔ وہ مسلسل کرنل مورگن کی تلاش میں لگا رہتا ہے۔ اگرچہ وہ اس تک نہ پہنچ سکتا ہو تب بھی وہ اس بات کی خبر ضرور رکھتا ہو گا کہ کرنل مورگن کہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں شامبر جزیرے پر چھوڑ کر واپس جانے کے بعد کپتان کرسٹ نے کسی کو ہمارے بارے میں اطلاع دے دی تو کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہو گا سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ یہ لانچ واپس بھیج دیں گے یا یہ کرسٹ یہیں رہے گا اور ہم اسی لانچ پر ہی واپس جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"کرسٹ کو ہم نے بے ہوش کر دینا ہے اور پھر اسے لانچ میں ڈال کر کسی ٹاپو پر چھوڑ دیں گے کیونکہ ہماری واپسی بھی اسی انداز میں ہو گی تو معاملات درست رہیں گے ورنہ شہر میں تو ڈی ایس ایجنسی کے لوگ ہمیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈتے پھر رہے ہوں کیونکہ ان کا مشن ہیڈ کوارٹر کو بچانا نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ پانی کی بوتلیں اور خوراک کے بند ڈبوں کا کافی سٹاک لانچ کے کیبن میں موجود تھا اس لئے انہیں اس بارے میں کوئی فکر نہ تھی۔

"جا کر معلوم کرو صفدر کہ اب کتنا فاصلہ باقی رہ گیا ہے کیونکہ ساحل نظر آنے پر ہمیں بھی اوپر پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھ کر اوپر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے بتایا کہ ابھی تین گھنٹوں کا سفر باقی ہے تو وہ سب ایک بار پھر باتوں میں مصروف ہو گئے۔ پھر تین گھنٹے گزرنے کے بعد کرسٹ نے ازخود انہیں اطلاع دی تو وہ سب عمران سمیت اوپر عرشے پر پہنچ گئے۔

"ساحل نظر آنے لگ گیا ہے جناب۔ وہ دیکھیں"...... کرسٹ نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے۔ ہمیں تو ہر طرف اندھیرا نظر آ رہا ہے۔ کہیں یہاں ساحل اندھیرے کو تو نہیں کہا جاتا''...... عمران نے کہا تو کرسٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

''ابھی آپ کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو جائیں گی بہرحال ہم آدھے گھنٹے بعد ساحل پر پہنچ جائیں گے لیکن یہ تو ویران ساحل ہے اور آگے انتہائی طویل میدانی علاقہ ہے۔ آپ کیسے شہر پہنچیں گے''...... کرسٹ نے کہا۔

''ہم نے شہر جانا ہوتا تو ہم اتنا طویل چکر کاٹ کر یہاں کیوں آتے۔ ہمارا کام اس میدانی علاقے تک ہی محدود ہے''...... عمران نے کہا تو کپتان کرسٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ عمران نے اسے اپنے بارے میں یہی بتایا تھا کہ وہ اسمگلروں کی ایک بین الاقوامی تنظیم کے رکن ہیں اور اس میدانی علاقے میں ان کا خاص اڈا ہے لیکن دشمن تنظیمیں اس اڈے کو ٹریس کر کے تباہ کرنا چاہتی ہیں اس لئے خفیہ طور پر وہ اس انداز میں وہاں جا رہے ہیں۔

''آپ کی واپسی کب ہو گی جناب''...... کرسٹ نے کہا۔

''زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے بعد''...... عمران نے جواب دیا تو کپتان کرسٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد وہ کٹے پھٹے ساحل کے قریب پہنچ گئے۔ ایک خاص جگہ پہنچ کر کرسٹ نے لانچ کو ہک کر دیا۔

''سامان لے آؤ''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ

سب سوائے جولیا اور صالحہ کے نیچے کیبن کی طرف بڑھ گئے۔

''تم دو گھنٹے کیا کرو گے''...... عمران نے کرسٹ سے پوچھا۔

''میں آرام کروں گا۔ مسلسل بارہ گھنٹے لانچ چلانے کی وجہ سے میں بے حد تھک گیا ہوں''...... کرسٹ نے تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ساحل پر چلا گیا۔

''کرسٹ کو بے ہوش نہیں کیا آپ نے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ واقعی بے حد تھکا ہوا نظر آ رہا تھا اس لئے وہ ویسے ہی صبح تک بے سدھ پڑا رہے گا۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ دور دور تک وسیع میدان تھا جس میں سوائے جھاڑیوں اور اونچے نیچے ٹیلوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔ چونکہ آسمان پر چاند موجود تھا۔ اس لئے ہلکی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ عمران نے صفدر کے بیگ سے نائٹ ٹیلی سکوپ نکال کر آنکھوں سے لگائی اور غور سے وسیع میدان کو دیکھنے لگا۔

''ہمیں اور آگے جانا ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد عمران کو میدانی علاقے میں ایک بڑی اور اس کے ارد گرد چند چھوٹی عمارتوں کے ہیولے نظر آنے لگ گئے تو عمران رک گیا۔

''عمارتوں کے آثار نظر آنے لگ گئے ہیں۔ مجھے یقین کہ کرنل مورگن اگر اس جزیرے پر آیا تو وہ اسی علاقے میں چھپا ہوا سکتا ہے۔ میں نے سیٹلائٹ نقشے پر اس عمارت کو دیکھا تھا اور یہ سپاٹ

کرنل مورگن کے لئے بہترین پناہ گاہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب اسلحہ نکال لو۔ ہم نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے۔ اس کے بعد اندر جا کر مزید کارروائی ہو گی''۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان عمارتوں کے قریب پہنچ گئے۔ یہ چھوٹی موٹی عام سی عمارتیں تھیں لیکن ان عمارتوں سے ہٹ کر شمال کی طرف ایک کافی بڑی عمارت بنی ہوئی تھی جس کے گرد چار دیواری تھی اور پھاٹک لگا ہوا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کئی برس قبل اس علاقے میں کوئی بیس کیمپ رہا ہو لیکن اب وہاں بیس کیمپ کے آثار ہی باقی رہ گئے تھے۔ چار دیواری کے اندر روشنی ہو رہی تھی۔ عمران نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے اس پوری عمارت کا بغور جائزہ لیتا رہا۔

''آخر آپ کو اس بات کا یقین کیوں ہے کہ کرنل مورگن یہاں ہو سکتا ہے۔ اگر وہ اس جزیرے پر ہے تو پھر اسے اس قدر ویران علاقے میں آنے کی کیا ضرورت ہے''...... صفدر نے کہا۔

''جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ یہاں بیس کیمپ کے آثار ہیں۔ جب میرے سامنے شامبر جزیرے کا نام آیا تو میں نے بروس کے پی اے کے آفس میں بیٹھ کر نیٹ سرچ کیا تھا۔ اس سرچنگ سے ہی مجھے ان اسپاٹس کا علم ہوا تھا اور جب میں نے اس کی باقاعدہ تحقیق کی تو مجھے پتہ چلا کہ جب یہاں بیس کیمپ تھا تو اس وقت اس بیس کیمپ کا انچارج کرنل مورگن ہی تھا۔ کرنل مورگن کو اس

جگہ سے بے حد لگاؤ تھا۔ بیس کیمپ ختم ہو گیا لیکن اس کے باوجود وہ اس جگہ آتا رہتا تھا۔ اس نے اس بڑی عمارت میں اپنی رہائش کے بھی خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ وہ یہاں جب بھی آتا ہے انتہائی خفیہ طریقے سے آتا ہے۔ اس کے علاوہ نیٹ سرچنگ سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ کرنل مورگن خود کو یہاں سب سے زیادہ محفوظ سمجھتا ہے۔ اس نے یہاں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اگر کوئی اس عمارت پر ریڈ ہو جائے تو اس کے بارے میں اسے فوراً پتہ چل سکتا ہے اور وہ ہونے والے ممکنہ حملے کو سائنسی آلات سے روکنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔ بروس کے کہنے کے مطابق کرنل مورگن کسی دوسرے ملک گیا تھا جبکہ میں نے نیٹ سرچنگ سے ہی پتہ کیا تھا تو مجھے کرنل مورگن کے بارے میں ایسی کوئی اپ ڈیٹ نہیں ملی جس سے پتہ چلتا ہو کہ وہ ملک سے باہر گیا ہے۔ پھر کرنل روڈس جس طرح اس کے پیچھے یہاں آیا ہوا ہے اس نے بھی میرے خیال کو اس بات کی تقویت دی کہ کرنل مورگن اگر یہاں موجود ہو سکتا ہے تو اس کے لئے یہی بہترین پناہ گاہ ہے''۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو پھر اب کیا پروگرام ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''میرے خیال میں سب سوئے ہوئے ہوں گے یا اگر کوئی چیکنگ ہو رہی ہو گی تو وہ سامنے کے رخ پر ہو گی کیونکہ عقبی طرف

سے کسی کے آنے کا تو انہیں خیال تک نہ ہو گا۔ میں خصوصی کراس زیرو آلے سے گرین ریز آن کر دیتا ہوں۔ یہ ریز ایک کلو میٹر کے دائرے میں پھیل جائے گی۔ اس ریز کے پھیلتے ہی اس ایک کلو میٹر کے دائرے میں موجود تمام سائنسی آلات یکسر ناکارہ ہو جائیں گے اور اس کے بعد ہم آسانی سے اس عمارت میں داخل ہو جائیں گے لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس عمارت کے اندر جائیں تم جا کر اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے دس کیپسول فائر کر دو“۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں چل رہا تھا۔ پھر عمارت کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گیس پسٹل کا رخ اندرونی طرف کر کے ٹریگر دبایا تو پسٹل سے گیس کیپسول نکل کر عمارت کے اندر گرنے لگے۔

عمران اور اس کے ساتھی کچھ فاصلے پر خاموش کھڑے تھے دس کیپسول اندر فائر کر کے صفدر واپس آ گیا اور پھر دس منٹ تک انتظار کرنے کے بعد وہ سب آگے بڑھے اور پھر پہلے انہوں نے چار دیواری کے گرد چکر لگایا۔ اس کے بعد وہ بند پھاٹک کی طرف آ گئے اور پھر عمران کے اشارے پر تنویر کسی بندر کی طرح پھرتی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا اور اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول دی تو عمران سمیت سب اندر داخل ہو گئے۔

”کھڑکی بند کر دو“...... عمران نے کہا تو سب سے آخر میں آنے والے صفدر نے کھڑکی بند کر دی۔ سامنے چار کمرے تھے جبکہ

باہر برآمدہ تھا اور برآمدے میں دو مسلح آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں گرے ہوئے تھے جبکہ سائیڈ سے سیڑھیاں اوپر چھت پر جا رہی تھیں اور ان سیڑھیوں کے قریب ایک آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

عمران نے پوری عمارت کا جائزہ لیا تو ایک کمرے میں ایک آدمی کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی فرش پر شراب کی ایک بوتل ٹوٹی ہوئی پڑی تھی جبکہ اس کے سامنے میز پر ایک فون موجود تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ سیکورٹی انچارج ہو گا۔ پھر وہ واپس پلٹا اور اس نے اپنے ساتھیوں سمیت اس پوری عمارت کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اس عمارت میں دو بڑے بڑے تہہ خانے بھی موجود تھے اور ان تہہ خانوں میں ایسے آثار تھے جیسے ان میں پہلے بھاری سامان وغیرہ رکھا جاتا تھا لیکن اب وہ تہہ خانے خالی پڑے ہوئے تھے۔ عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں وہ آدمی کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

”اس آدمی کو کرسی پر رسی سے باندھ دو“...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے جلد ہی اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ رسی کا بنڈل انہیں ایک تہہ خانے سے مل گیا تھا۔

”تنویر اور صالحہ۔ تم دونوں باہر جاؤ اور یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دو لیکن فائرنگ نہیں ہونی چاہئے کیونکہ فائرنگ کی آواز بہت دور تک جا سکتی ہے“...... عمران نے کہا تو تنویر اور صالحہ نے

اثبات میں سر ہلائے اور واپس مڑ گئے۔ عمران نے جیب سے لمبے منہ والی ایک بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا پہلے ہی ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''کہیں اس ہیڈ کوارٹر سے اس کمرے کو چیک نہ کیا جا رہا ہو''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ یہاں ایسی کوئی ڈیوائس نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو کراس زیرو آلے سے نکلنے والی گرین ریز سے آف ہو گئی ہو گی۔ میں نے عمارت کی طرف آتے ہوئے گرین ریز آن کر دی تھی''۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہی اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے......'' اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم کون ہو۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ

سب کیا ہے''...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے سوال کا جواب دو۔ کیا نام ہے تمہارا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میرا نام ڈیوس ہے۔ مگر تم کون ہو اور اس طرح اچانک تم کیسے اندر آ گئے۔ میرے آدمیوں نے تمہیں نہیں روکا۔ یہ سب کیا اور کیسے ہو گیا''...... ڈیوس پر ابھی تک حیرت چھائی ہوئی تھی۔

''تم یہاں کے سیکورٹی انچارج ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں سیکورٹی انچارج ہوں''...... ڈیوس نے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کا سیکورٹی انچارج کون ہے''...... عمران نے پوچھا تو ڈیوس بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں ہو۔ مگر تم تو ایکریمین ہو''...... سیکورٹی انچارج ڈیوس نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ تم کیسے جانتے ہو پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''وہ۔ وہ مجھے کرنل روڈس نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچیں گے۔ اس نے اپنے چار آدمی بھی یہاں بھیجے تھے''۔ ڈیوس نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کرنل روڈس۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''میں کرنل روڈس کا آدمی ہوں۔ وہ یہاں آیا تھا''...... ڈیوس

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پوری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیسے یہاں آ گئے ہو۔ میرے آدمیوں کا کیا ہوا''...... ڈیوس نے کہا تو عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

''سنو ڈیوس۔ تم ابھی تک اس لئے زندہ ہو کہ تم ہمارے دشمن نہیں ہو۔ ہم تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تمہارے سارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور تم یہاں اس وقت اکیلے زندہ ہو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''م۔ مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں نے تو تمہارا کچھ نہیں بگاڑا۔ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے تو جوئے میں ہاری ہوئی رقم اتارنے کے لئے بھاری رقم کی اشد ضرورت تھی اس لئے میں نے کرنل روڈس کا ساتھ دیا تھا۔ وہ یہاں کرنل مورگن کے ساتھ آیا تھا اور......'' ڈیوس نے کہا اور پھر اس نے کرنل مورگن اور کرنل روڈس کے درمیان ہونے والی ڈیل کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں جسے سن کر عمران حیران رہ گیا۔ ڈیوس نے ان دونوں کی چیف سیکرٹری سے ہونے والی بات چیت سے بھی اسے آگاہ کر دیا۔

''تو وہ اب کہاں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ دونوں یہاں سے واپس جا چکے ہیں۔ چیف سیکرٹری نے

ان کے لئے سپیشل ہیلی کاپٹر بھیجا تھا''...... ڈیوس نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا تم نے ان کی باتیں خود سنی تھیں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں یہیں موجود تھا۔ میں نے ہر بات اپنے کانوں سے سنی تھی''...... ڈیوس نے کہا۔

''ایک بار پھر تفصیل بتاؤ مجھے۔ ایک ایک بات جو تم نے سنی تھی''...... عمران نے کہا۔

''م۔م۔میں نے سب کچھ تو بتا دیا ہے''...... ڈیوس نے ہکلا کر کہا۔

''جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو ورنہ......'' عمران نے غرا کر کہا اور مشین پسٹل اس کے سر سے لگا دیا تو ڈیوس سہم کر رہ گیا۔

''ب۔ ب۔ بتاتا ہوں۔ پلیز اسے نیچے کر لو۔ میں بتاتا ہوں۔ سب کچھ بتاتا ہوں''...... ڈیوس نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''بولتے جاؤ لیکن جھوٹ مت بولنا۔ جیسے ہی تم نے جھوٹ بولا مجھے فوری علم ہو جائے گا اور پھر میں نے صرف ٹریگر دبانا ہے اور تمہاری لاش اس ویرانے میں گدھیں نوچیں گی''...... عمران نے اور زیادہ خشک لہجے میں کہا۔ تو ڈیوس ایک بار پھر شروع ہو گیا۔ اس نے کرنل مورگن اور کرنل روڈس کے درمیان ہونے والی بات چیت کا ایک ایک لفظ اسے بتانا شروع کر دیا۔

''ہونہہ۔ تو ڈارک اسکائی ایجنسی کا چیف اب کرنل روڈس کو بنا دیا گیا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''ہاں''...... ڈیوس نے کہا۔

''تو پھر کرنل مورگن کہاں گیا ہے۔ اس کے لئے تو یہ اس کی بہترین پناہ گاہ تھی''...... عمران نے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ مجھے صرف اتنا پتہ ہے کہ چیف سیکرٹری صاحب نے جو ہیلی کاپٹر بھیجا تھا وہ دونوں اس میں بیٹھ کر چلے گئے تھے۔ کرنل روڈس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ چلے گئے تھے''۔ ڈیوس نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اس ہیڈ کوارٹر کا انچارج کون ہے''...... عمران نے کہا۔

''اب تو کوئی نہیں ہے''...... ڈیوس نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ خاموش بیٹھی ہوئی جولیا بھی بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ کیوں نہیں ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ ہیڈ کوارٹر خالی کر کے چلے گئے ہیں۔ اب وہاں کوئی نہیں ہے۔ نہ ہی سیکورٹی کے افراد''...... ڈیوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کب ایسا ہوا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

''تقریباً دو گھنٹے پہلے''...... ڈیوس نے جواب دیا۔

''تمہارے کہنے کے مطابق کرنل مورگن کا یہاں بھی ہیڈ کوارٹر

تھا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... ڈیوس نے جواب دیا

''تمہاری بات کو چیک کرنا پڑے گا۔ ہم ہیڈ کوارٹر کے اندر کیسے جا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ ہیڈ کوارٹر زیر زمین ہے۔ وہاں خفیہ راستہ کھول کر اندر جایا جا سکتا ہے۔ وہ باہر سے اسے بند کر کے گئے ہیں۔ میں خود ایک بار وہاں کا چکر لگا آیا ہوں''...... ڈیوس نے کہا۔

''تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا تو ڈیوس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

''جولیا۔ تم یہیں رک کر اس کا خیال رکھو گی۔ میں صفدر کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کا چکر لگا آؤں۔ شاید وہاں سے کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے پتہ چل جائے کہ یہ لوگ کہاں شفٹ ہوئے ہیں ورنہ تو ہمارا مشن مکمل طور پر ناکام ہو جائے گا''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اسے ختم کر دو۔ اسے زندہ رکھنے کا کیا فائدہ''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ شاید مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت پڑ جائے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران واپس آیا تو اس کے چہرے پر موجود تاثرات دیکھ کر جولیا سمجھ گئی کہ وہ ناکام لوٹا

ہے۔ صفدر کا چہرہ بھی بجھا ہوا تھا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے کہا۔

''وہاں مشینری موجود ہے لیکن آدمی کوئی نہیں ہے اور ایسی بھی کوئی چیز نہیں ملی جس سے یہ اشارہ مل سکتا ہو کہ وہ لوگ یہاں سے شفٹ ہو کر کہاں گئے ہیں''...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا کیا جائے۔ یہ تو بڑا مسئلہ بن گیا ہے''...... جولیا نے پریشان لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لگتا ایسا ہی ہے لیکن اب یہاں بیٹھ کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''اس کا کیا کرنا ہے''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''گولی مار دو اور کیا کرنا ہے''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیوس کوئی احتجاج کرتا جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈیوس کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا لیکن جولیا تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر آ گئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ عمران کا یہ اندازہ تو درست ثابت ہوا تھا کہ کرنل مورگن نے یہاں

پناہ لے رکھی تھی اور اس نے اس پرانے علاقے میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔ وہ یہاں موجود بھی تھا لیکن انہیں آنے میں کچھ دیر ہو گئی تھی اور وہ کچھ دیر پہلے ہی واپس ناراک چلے گئے تھے۔ ناراک میں بھی ان کا کوئی ہیڈ کوارٹر تھا یا نہیں اس کے بارے میں عمران کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس اب اس علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ واپس ناراک جا کر کرنل مورگن کو تلاش کرتے چنانچہ وہ عمارت سے نکلے اور پھر ان راستوں سے ہوتے ہوئے جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئے جہاں ان کی لانچ موجود تھی۔

لانچ میں پہنچ کر انہوں نے کرسٹ کو جگا دیا جو اپنی نیند پوری کر چکا تھا۔ کرسٹ نے انہیں نیچے کیبن میں پہنچایا اور پھر وہ لانچ ڈرائیور کرنے کے لئے انجن روم میں چلا گیا۔ وہ سب کیبن میں بیٹھے اپنی تھکاوٹ دور کر رہے تھے کہ اچانک عمران چونک پڑا۔

''اپنا سانس روک لو فوراً''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن دیر ہو چکی تھی۔ اسی لمحے عمران کے دماغ میں دھماکہ سا ہوا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اندھیرا چھا گیا۔ اس نے سر جھٹک کر دماغ پر چھانے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن لاحاصل، دوسرے لمحے وہ لڑھک کر گرتا چلا گیا۔

''کیا تمہارے پاس مصدقہ اطلاع ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے شامبر جزیرے پر جانے کے لئے کرائے پر لانچ حاصل کی ہے''...... ٹریسا نے انتونیو کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جو ابھی تھوڑی دیر قبل کمرے میں داخل ہوا تھا اور اس نے آتے ہی ٹریسا کو بتایا تھا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ہے۔ ٹریسا اس کی بات سن کر اچھل پڑی تھی۔ اس کے پوچھنے پر انتونیو نے بتایا کہ اسے معلومات ملی ہیں کہ پرنس آف ڈھمپ نے لامار کے بروسن سے ملاقات کی تھی اور پھر اس کے ذریعے ایک لانچ حاصل کی تھی۔

''ہاں۔ میں نے ہر بات کی تصدیق کرائی ہے۔ میں نے شپنگ کمپنی کے جنرل مینجر سے بات کی تھی۔ اس کے کہنے کے مطابق چھ افراد جن میں دو عورتیں شامل ہیں کے لئے لامار سے ایک لانچ بک کرائی گئی ہے جسے بک کرانے والا بروسن ہے اور

بروسن لامار کے لاپان کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے۔ اس کے بارے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کا تعلق ہمارے چیف کرنل مورگن سے بھی ہیں اور وہ کرنل مورگن سے ملتا رہتا ہے۔ نجانے عمران کو اس کے بارے میں کہاں سے معلومات مل گئی تھیں۔ اس نے لاپانکلب پہنچ کر بلیک کوبرا کی ٹپ پر پرنس آف ڈھمپ بن کر بروسن سے ملاقات کی تھی۔ پرنس آف ڈھمپ کا سن کر میں چونک پڑا تھا اور میں فوراً بروسن سے ملنے پہنچ گیا۔ جب میں نے اسے بتایا کہ میرا تعلق ڈی ایس ایجنسی سے ہے اور میں اس ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ ہوں تو اس نے مجھے پرنس آف ڈھمپ سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔ اس کے بعد اس نے یہ بھی اعتراف کر لیا کہ پرنس آف ڈھمپ نے جانے کے بعد اسے کال کر کے ایک لانچ بک کرانے کے لئے کہا تھا۔ لانچ میں وہ اور اس کے پانچ ساتھیوں جن میں دو عورتیں اور تین مرد شامل تھے جزیرہ شامبر جانا چاہتے تھے اور بروسن نے لانچ بک کرا دی تھی''۔ انتونیو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن یہ عمران اور اس کے ساتھی جزیرہ شامبر میں کیا لینے گئے ہیں''...... ٹریسا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں بتا تو رہا ہوں کہ عمران اس کرنل روڈس کے پیچھے گیا ہے جو چیف کرنل مورگن کا جانی دشمن ہے اور شاید تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ چیف مورگن کا جزیرہ شامبر میں بھی ایک

ہیڈ کوارٹر موجود ہے۔ جو ان کا ذاتی ہیڈ کوارٹر ہے۔ جب کرنل مورگن ایک بیس کیمپ کے انچارج تھے تو وہ جزیرہ سٹامبر میں ہی تعینات تھے اور جس جگہ انہوں نے بیس کیمپ بنایا ہوا تھا اب وہیں پر ان کا ذاتی ہیڈ کوارٹر ہے۔ ہوسکتا ہے کہ عمران کو اس بات کا علم ہو گیا ہو اور وہ بروسن کو یہ بتا کر کہ وہ کرنل روڈس کے پیچھے جانا چاہتا ہے اصل میں چیف کرنل مورگن کے نجی ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتا ہو''...... انتونیو نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر اب عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ کیا تم نے شپنگ کمپنی سے یہ معلوم نہیں کیا کہ انہوں نے جو لانچ بک کرائی ہے وہ کہاں ہے''......ثریا نے کہا۔

''وہ اس لانچ میں روانہ ہو چکے ہیں''...... انتونیو نے کہا تو ثریا ایک بار پھر اچھل پڑی۔

''اوہ اوہ۔ تو پھر ہمیں بھی فوراً ان کے پیچھے جانا چاہئے۔ اس بار وہ ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ ہم تیز رفتار گن شپ ہیلی کاپٹر لے کر جاتے ہیں وہ راستے میں جہاں بھی ہمیں ان کی لانچ دکھائی دے گی ہم اس پر میزائلوں کی بارش کر دیں گے اور لانچ سمیت ان کے پرخچے اڑا دیں گے''...... ثریا نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

'' ہمیں جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا ہو گا ثریا''۔ انتونیو نے کہا تو ثریا چونک پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو''......ثریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم نے جلد بازی سے کام لے کر پہلے بھی معاملات خراب کر دیئے تھے۔ میں نے تم سے اس وقت بھی کہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوش میں نہ لاؤ اور انہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی گولیاں مار دو لیکن تم نے میری بات نہیں مانی تھی اور پھر اس کا جو انجام ہوا تھا وہ تم نے دیکھ ہی لیا تھا۔ یہ تو شکر کرو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہم دونوں کو ہلاک نہیں کیا تھا اور ریڈ پوائنٹ پر ہمیں بے ہوشی کی حالت میں باندھ کر چلے گئے تھے۔ یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ جیک ہم سے ٹرانسمیٹر پر مسلسل رابطہ کرتا رہا اور ہماری طرف سے جواب نہ ملنے پر وہ پریشان ہو گیا اور حالات کا پتہ کرنے کے لئے ریڈ پوائنٹ پہنچ گیا۔ اگر وہ آ کر ہماری مدد نہ کرتا اور ہمیں رسیوں سے آزاد کر کے ہوش میں نہ لاتا تو ہم وہاں پڑے پڑے ہی ہلاک ہو جاتے۔ اس بار ہم ایسا کوئی کام نہیں کریں گے جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی جان بچانے کا کوئی بھی موقع مل سکے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ ہمیں جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا پڑے گا''...... انتونیو نے کہا۔

''لیکن کیسے''......ثریا نے کہا۔

''ہم ہیلی کاپٹر پر ان کے پیچھے جائیں گے۔ میں یقین سے کہتا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے سے پہلے ہم جزیرہ سٹامبر

پہنچ جائیں گے۔ وہاں جا کر اگر ہمیں پتہ چلا کہ چیف کرنل مورگن وہاں موجود ہیں تو ہم پہلے انہیں الرٹ کریں گے اور پھر ہم کنارے پر چٹانوں کے پیچھے چھپ جائیں گے۔ جب عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں گے تو ہم ان پر کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر فائرنگ کر دیں گے اور انہیں وہیں مار گرائیں گے''...... انتونیو نے کہا۔

''اگر انہیں راستے میں ہی اس بات کی خبر مل گئی کہ کرنل مورگن اس جزیرے سے واپس آ چکا ہے تو''...... ٹریسا نے کہا تو اس بار انتونیو چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو''...... انتونیو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تم چونکہ باہر گئے ہوئے تھے اس لئے تم نے چیف سیکرٹری صاحب کی طرف سے بھیجا ہوا نوٹیفکیشن نہیں دیکھا۔ ایک بار یہ دیکھ لو پھر بات کرتے ہیں''...... ٹریسا نے منہ بنا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لفافہ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ انتونیو نے اس سے لفافہ لیا جو کھلا ہوا تھا۔ اس نے دو انگلیاں ڈال کر لفافے سے ایک کاغذ نکالا اور پھر اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ زور سے اچھلا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کرنل روڈس کیسے ایک بار پھر ڈی ایس

ایجنسی کا چیف بن گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... انتونیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے اور کیسے ممکن ہے میں کچھ نہیں جانتی۔ مجھے یہ نوٹیفکیشن ملا ہے اور چیف سیکرٹری صاحب سے میری بات بھی ہوئی ہے۔ یہ ان کا فیصلہ ہے اور ان کے کہنے کے مطابق، کرنل مورگن بھی اس بات رضامند ہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے تک اس کی جگہ کرنل روڈس کو ڈی ایس ایجنسی کا چیف بنادیا جائے۔ ان کے کہنے کے مطابق کرنل روڈس اور کرنل مورگن نے اپنی آپس کی دشمنی ختم کر دی ہے اور اب وہ دوست ہیں''...... ٹریسا نے جواب دیا تو انتونیو کی حیرت اور بڑھ گئی۔

''حیرت ہے۔ آگ اور پانی ایک کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ انہونی آخر ہوئی کیسے۔ کرنل مورگن، کرنل روڈس کو ہلاک کرنے کے جتن کرتا تھا اور کرنل روڈس بھی کرنل مورگن کو ہلاک کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا رہتا تھا۔ اس نے تو باقاعدہ قسم کھائی تھی کہ جب تک وہ کرنل مورگن کو ہلاک نہیں کر دے گا اس وقت تک وہ چین سے نہیں بیٹھے گا''...... انتونیو نے کہا۔

''کچھ تو ہوا ہے جو کرنل مورگن اور کرنل روڈس کی صلح ہو گئی ہے۔ ہو سکتا ہے اس صلح کے پیچھے چیف سیکرٹری صاحب کا ہاتھ ہو کیونکہ وہ کرنل مورگن سے زیادہ کرنل روڈس کو پسند کرتے تھے''...... ٹریسا نے کہا۔

''بہرحال اب ہم کرنل مورگن کے انڈر نہیں بلکہ کرنل روڈس کے انڈر کام کریں گے''...... انتونیو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... ٹریسا نے کہا۔

''کیا تمہاری کرنل روڈس سے بات ہوئی ہے''...... انتونیو نے پوچھا۔

''ہاں۔ کرنل روڈس نے خود فون کیا تھا۔ اس نے مجھے اور تمہیں پیغام دیا ہے کہ ہم مسلسل اسی مشن پر کام کریں گے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے انہیں ہر حال میں ان کے آخری انجام تک پہنچانے کی کوشش کریں گے اور کسی اہم واقعے کی فوری رپورٹ اسے دیں گے''...... ٹریسا نے جواب دیا۔

''ایجنسی کا کوئی بھی چیف ہو۔ ہمیں اس کے احکامات پر عمل کرنا ہے اور بس''...... انتونیو نے سر جھٹک کر کہا۔

''ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے''...... ٹریسا نے کہا۔

''تو پھر اب بتاؤ۔ کیا کرنا ہے''...... انتونیو کے کہا۔

''کس سلسلے میں کیا کرنا ہے''...... ٹریسا نے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے جزیرہ شامبر جانا ہے یا نہیں''...... انتونیو نے کہا۔

''کیوں نہیں جانا۔ ابھی چلو۔ فوراً''...... ٹریسا نے کہا تو انتونیو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھے اور تیز تیز چلتے ہوئے

کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں وہ ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر سوار شامبر جزیرے کی طرف اڑے جا رہے تھے۔ تقریباً دو گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ جزیرے کے قریب پہنچ گئے۔

''راستے میں تو ہمیں کوئی ایسی کوئی لانچ دکھائی نہیں دی ہے جو جزیرہ شامبر کی طرف جا رہی ہو۔ کیا نام بتایا تھا تم نے اس لانچ کا''...... ٹریسا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بلیک فیری''...... انتونیو نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ مجھے تو کہیں نظر نہیں آئی یہ بلیک فیری''...... ٹریسا نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ میں بھی حیران ہوں۔ بہرحال ہمیں جزیرے پر اترنے سے پہلے جزیرے کے اطراف کا ایک راؤنڈ لگا لینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے عمران ڈائریکٹ اور سیدھے راستے سے آنے کی بجائے عقبی راستے سے اس طرف آ رہا ہو''...... انتونیو نے کہا تو ٹریسا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انتونیو نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے جزیرے کے اطراف چکر لگانے کا کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ جزیرے کے کناروں پر چکر لگانے لگا۔

''وہ رہی لانچ۔ وہ دیکھو''...... اچانک انتونیو نے جزیرے کے عقب میں ساحل پر ایک لانچ دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو ٹریسا بھی چونک کر نیچے دیکھنے لگی اور پھر اس کی نظریں لانچ پر جم گئیں۔ اس نے فوراً سائیڈ پر پڑی ہوئی دوربین اٹھائی اور اسے آنکھوں پر لگا

کر لانچ دیکھنے لگی۔

''ہاں۔ یہ بلیک فیری ہی ہے''...... ٹریسا نے جواب دیا۔

''تو یہ لوگ اس راستے یہاں پہلے ہی پہنچ گئے ہیں''...... انتونیو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''لگتا تو ایسا ہی ہے''...... لوسیا نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر نیچے لے چلو''...... انتونیو نے کہا۔

''نہیں۔ نیچے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ لوگ لانچ میں نہیں ہیں۔ وہ یقیناً جزیرے پر گئے ہوں گے''...... ٹریسا نے کہا۔

''تو پھر کیا کرنا ہے''...... انتونیو نے کہا۔

''کرنل مورگن اور کرنل روڈس یہاں سے نکل چکے ہیں اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا اور وہ لوگ مایوس ہو کر واپس اسی لانچ میں آئیں گے۔ ابھی انہیں ہماری آمد کا علم نہیں ہے۔ ہم پہاڑیوں میں ہیلی کاپٹر اتارتے ہیں اور نیچے جا کر لانچ پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی آئیں گے ہم ان پر فوراً حملہ کر دیں گے اور انہیں مار گرائیں گے''...... ٹریسا نے کہا۔

''یہ مناسب تجویز ہے''...... انتونیو نے کہا اور پھر اس کے کہنے پر پائلٹ نے ساحل سے کچھ فاصلے پر موجود درختوں کے درمیان موجود ایک صاف جگہ پر ہیلی کاپٹر لینڈ کرنا شروع کر دیا۔

''تم رکو۔ میں جا کر لانچ کا جائزہ لے کر آتا ہوں''...... انتونیو

نے کہا تو ٹریسا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور انتونیو تیزی سے ساحل کی طرف دوڑتا چلا گیا جہاں لانچ موجود تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ واپس آ گیا۔

''کیا ہوا''...... ٹریسا نے کہا۔

''لانچ میں پائلٹ موجود تھا۔ اس کا نام کرسٹ ہے۔ میری اس سے بات ہوئی ہے۔ میں نے اسے اپنے بارے میں بتا کر اور دولت دینے کا وعدہ کر کے اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور اب وہ ہمارا کام کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے''۔ انتونیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کام۔ کیا مطلب''...... ٹریسا نے چونک کر کہا۔

''ان لوگوں کے پاس خطرناک اسلحہ ہے۔ اگر ہم نے ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو وہ جوابی کارروائی کر سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ہم دونوں ان کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ اس لئے میں نے کرسٹ کو گیس گن دے دی ہے۔ میں نے اس سے کہا ہے کہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی واپس آئیں تو وہ یقیناً آرام کرنے کے لئے کسی کیبن میں بھیج دے۔ جب وہ کیبن میں جائیں گے تو کرسٹ دروازے کے کی ہول سے گیس گن سے کیبن میں گیس فائر کر دے گا۔ یہ ہیلیم ٹروک گیس ہے جسے بے حد ہلکی مقدار میں بھی فائر کیا جائے تو یہ انتہائی زود اثر ہونے کی وجہ سے اپنا کام کر دیتی ہے۔ ایک بار یہ گیس کسی کے دماغ تک پہنچ گئی تو پھر چاہے کوئی لاکھ سانس روک لیا اسے بے ہوش ہونے سے کوئی نہیں بچا

سکتا ہے''...... انتونیو نے کہا تو ٹریسا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ کرسٹ ہمارا یہ کام کردے گا''۔ ٹریسا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں نے اسے بتایا ہے کہ یہ غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور اگر اس نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو اسے کسی بھی وقت اور کہیں بھی گولی ماری جا سکتی ہے''...... انتونیو نے کہا۔

''لیکن عمران اور اس کے ساتھی واپس آ کر جب اسے دیکھیں گے تو اس کے چہرے پر موجود خوف کے تاثرات دیکھ کر وہ چونک نہ پڑیں گے اور کیا وہ کرسٹ کو ایسی کارروائی کرنے کا موقع دیں گے''...... ٹریسا نے کہا۔

''میں نے اسے اچھی طرح سے سمجھا دیا ہے کہ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھے اور انہیں خود پر کوئی شک نہ ہونے دے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے لئے کارآمد ثابت ہو گا''...... انتونیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہمیں اس بات کا کیسے پتہ چلے گا کہ اس نے ہمارا کام کر دیا ہے یا نہیں''...... ٹریسا نے کہا۔

''میں نے اسے فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر دے دیا ہے۔ وہ انہیں بے ہوش کرتے ہی اس ٹرانسمیٹر پر مجھے کاشن دے دے گا''۔ انتونیو نے کہا تو ٹریسا خاموش ہو گئی۔ پھر ایک گھنٹے بعد انتونیو کی جیب

میں موجود ٹرانسمیٹر سے بیپ کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے فوراً جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ کرسٹ بول رہا ہوں۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو انتونیو کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''یس۔ انتونیو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... انتونیو نے کہا۔

''آپ کا کام ہو گیا ہے جناب۔ اوور''...... دوسری طرف سے کرسٹ نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف انتونیو بلکہ ٹریسا بھی اچھل پڑی۔

''ویل ڈن۔ ہم پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل''...... انتونیو نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''کام ہو گیا ہے۔ آؤ''...... انتونیو نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے ساحل پر موجود لانچ کی طرف دوڑتے چلے گئے جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرسٹ نے گیس سے بے ہوش کر دیا تھا۔

یہ ایک وسیع و عریض ہال نما کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بڑی سی میز کے گرد کرنل روڈس اور کرنل مورگن بیٹھے ہوئے تھے۔ چیف سیکرٹری کے بھیجے ہوئے ہیلی کاپٹر سے وہ واپس کورانٹو والے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے تھے۔ کرنل مورگن نے ہیڈ کوارٹر کا تمام انتظام کرنل روڈس کے سپرد کر دیا تھا اور چونکہ چیف سیکرٹری کی طرف سے کرنل روڈس کی بطور چیف نامزدگی کا باضابطہ اعلان کر دیا گیا تھا اس لئے ڈارک اسکائی ایجنسی کے ہر سیکشن اور ہر گروپ کو بھی اس بات سے مطلع کر دیا گیا تھا کہ اب ڈارک اسکائی کا نیا چیف کرنل روڈس ہے۔ کرنل روڈس، کرنل مورگن کو اپنے ساتھ ہیڈ کوارٹر میں ہی رکھنا چاہتا تھا اس نے کرنل مورگن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کی بھرپور انداز میں حفاظت کرے گا اور کسی بھی صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کے قریب بھی نہ پھٹکنے دے گا لیکن چیف سیکرٹری نے کرنل روڈس کی بات سے سخت اختلاف

کرتے ہوئے کرنل مورگن کو حکم دیا تھا کہ وہ فوری طور پر اس ہیڈ کوارٹر کو چھوڑ کر کسی اور جگہ شفٹ ہو جائیں اور وہاں نئے ہیڈ کوارٹر کا سیٹ اپ بنا لیں۔ چیف سیکرٹری کا حکم تھا اس لئے کرنل روڈس کو ان کی بات ماننی ہی پڑی تھی اس لئے وہ کرنل مورگن کو لے کر ناراک کے جنوب میں موجود اپنے ایک پرانے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا تھا۔ اس کے حکم پر اس کے ساتھیوں نے اس جگہ کو صاف کر کے اسے ہیڈ کوارٹر کی شکل دینی شروع کر دی تھی اور ضروری سامان بھی پہنچانا شروع کر دیا تھا۔ یہ عمارت بھی زیر زمین تھی اس لئے کرنل مورگن پوری طرح مطمئن تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس جگہ نہیں پہنچ سکیں گے اور وہ یہاں ان سے محفوظ رہے گا۔

”یہ ٹریسا اور انتونیو کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے ابھی اطلاع نہیں دی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا ہے“...... کرنل روڈس نے اچانک ایک خیال آنے پر چونکتے ہوئے کہا۔

”تم نے ٹریسا کو کال کر کے اپنے چیف ہونے کے بارے میں بتایا تھا تو کیا ان سے رپورٹ نہیں لی تھی“...... کرنل مورگن نے چونکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ مجھے متعدد جگہ کالز کرنی تھی اس لئے میری ٹریسا سے دوبارہ بات نہیں ہوئی“...... کرنل روڈس نے کہا۔

”تو اب کر لو اسے کال اور پوچھو اس سے“...... کرنل مورگن نے کہا۔

''ہاں۔ میں کرتا ہوں''...... کرنل روڈس نے کہا اور اس نے جیب سے جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے دوسری طرف مسلسل کال دینی شروع کر دی۔

''یس۔ ٹریسا اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹریسا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''چیف کرنل روڈس بول رہا ہوں۔ تم نے ابھی تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی رپورٹ کیوں نہیں دی۔ اوور''...... کرنل روڈس نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔

''وہ لوگ اس وقت میری تحویل میں ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے ٹریسا نے جواب دیا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''تمہاری تحویل میں۔ کیا مطلب۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور''۔ کرنل روڈس نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ٹریسا نے اسے تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کس طرح انتونیو نے ان کے بارے میں پتہ لگایا تھا اور وہ کس طرح ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر جزیرہ شامبر پہنچے تھے اور پھر انہوں نے ان کے خلاف کارروائی کی تھی۔

''ویری گڈ۔ اب وہ کہاں ہیں۔ اوور''...... کرنل روڈس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم انہیں اپنے ساتھ ناراک لے آئیں ہیں چیف اور وہ اس وقت ہمارے سپریم پوائنٹ پر موجود ہیں۔ یہ چھ افراد پر مشتمل ایک گروپ ہے جس میں چار مرد اور دو عورتیں شامل ہیں۔ یہ سب بے ہوش ہیں اور ہم نے انہیں ایک تہہ خانے میں قید کر رکھا ہے۔ انہیں ہم نے کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دیا ہے۔ وہ بدستور بے ہوش ہیں اور میرے آدمی ان کی خصوصی نگرانی کر رہے ہیں۔ میں اور انتونیو انہیں ہلاک کرنے جا رہے تھے کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''تم نے ان کی تلاشی تو لی ہو گی۔ ان سے کوئی اسلحہ اور دوسرا سامان تو نہیں ملا۔ اوور''...... کرنل روڈس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''جی ہاں۔ ان سے بھاری مقدار میں اسلحہ ملا ہے چیف۔ وہ کرنل مورگن کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے تھے۔ اوور''...... ٹریسا نے جواب دیا۔

''تو پھر تم نے ابھی تک انہیں زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔ انہیں گولی مار کر ہلاک کیوں نہیں کیا ہے۔ اوور''...... کرنل روڈس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم انہیں لے کر ابھی تھوڑی دیر پہلے واپس آئے ہیں چیف۔ انہیں بندھوانے کے بعد ہم نے تھوڑی دیر ریسٹ کیا ہے اور اب ہم ان کا خاتمہ ہی کرنے جا رہے تھے کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور''...... ٹریسا نے جواب دیا۔

''رکو۔ ابھی انہیں بے ہوش رہنے دو۔ میں خود وہاں پہنچ کر انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا۔ اوور''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن اس کے لئے آپ کو ہمارے سپریم پوائنٹ پر تشریف لانا پڑے گی۔ اوور''...... ٹریسا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں وہاں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... کرنل روڈس نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''کرنل مورگن آپ بھی ساتھ چلیں گے''...... کرنل روڈس نے کہا تو کرنل مورگن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔

اچانک عمران کو ایک زور دار جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی چھٹنے لگی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا۔ ہوش میں آتے ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر اس کے ذہن کی سکرین پر ابھر آئے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ لانچ میں واپس کورانٹو جا رہا تھا کہ اچانک لانچ کے کیبن اسے تیز اور انتہائی ناگوار بو کا احساس ہوا تھا۔ اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو سانس روکنے کا کہا تھا اور خود بھی سانس روک لیا تھا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا دماغ جیسے جکڑا سا گیا تھا اور پھر لاکھ کوشش کے باوجود وہ اپنے آپ کو بے ہوش ہونے سے نہ بچا سکا تھا۔

اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا تو اس نے خود کو ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں موجود پایا۔ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کا جسم مضبوط رسیوں سے جکڑا ہوا تھا۔ اس بار اس کے پیروں کو

بھی پایوں کے ساتھ رسی سے باندھ دیا گیا تھا اور اس بار اسے اس قدر مضبوطی سے باندھا گیا تھا کہ وہ سوائے اپنے سر اور گردن کو حرکت دینے کے باقی جسم کو حرکت ہی نہ دے سکتا تھا۔ اس نے دائیں طرف دیکھا تو اسے اپنے باقی ساتھی بھی اسی طرح رسیوں سے جکڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان سب کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے اور ایک آدمی اس وقت کیپٹن شکیل کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ ہال کمرے کی دیواروں پر قدیم دور کا نمائشی اسلحہ لٹکا ہوا تھا۔ بحیثیت مجموعی یہ کمرہ ٹارچنگ ہال دکھائی دے رہا تھا۔ سامنے دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس ہال کا اکلوتا فولادی دروازہ بند تھا۔ ہال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ صرف وہ انجکشن لگانے والا تھا اس کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا اور وہ آدمی اب کیپٹن شکیل کے بعد جولیا کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔

عمران نے غور سے بندھی ہوئی رسیوں کی طرف دیکھا اور پھر اس نے رسی کی گانٹھوں کا بغور جائزہ لیا اسے اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ اس کے پیر معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے۔

عمران نے ایڑیاں اوپر اٹھائیں تو اسے بے حد تکلیف ہوئی کیونکہ مضبوطی سے بندھی ہوئی رسیوں نے اس کے جسم کو مزید جکڑ دیا تھا اور رسی واقعی اس قدر ٹائٹ تھی کہ وہ حرکت بھی نہ کر پا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ اس انداز میں مضبوطی سے باندھی گئی رسی

میں ایک کمزوری ہوتی ہے کہ اگر جسم کو مخصوص انداز میں ہلایا جلایا جائے تو رسی کی گرفت کمزور پڑ سکتی ہے اور عمران نے گانٹھوں کو دیکھ لیا تھا۔ اگر وہ مخصوص انداز میں جسم کو حرکت دے کر رسیوں کی گرفت کمزور کر دیتا تو گانٹھیں آسانی سے کھل سکتی تھیں۔ چنانچہ اس نے جسم کو نہایت آہستہ اور غیر محسوس انداز میں حرکت دینی شروع کر دی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات ابھر آئے کہ نہ صرف رسی بلکہ اس کی گانٹھوں میں بھی حرکت پیدا ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔

رسی کو ڈھیلی پڑتی دیکھ کر عمران کو یقین ہو گیا کہ وہ خود کو ان رسیوں سے آزاد کرا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ پھر اچانک اس نے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کی رسی اس حد تک ڈھیلی ہوتے محسوس کی کہ وہ آسانی سے رسیوں سے اپنے ہاتھ باہر نکال سکتا تھا۔ یہ احساس ہوتے ہی عمران کے لبوں پر بے اختیار اطمینان بھری مسکراہٹ تیر گئی کیونکہ رسی ڈھیلی ہونے کا مطلب تھا کہ اس کی گانٹھ کھل گئی ہے اور وہ جب چاہتا معمولی سی کوشش سے رہائی حاصل کر سکتا ہے۔ انجکشن لگانے والا اب سب سے آخر میں موجود تنویر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا جبکہ باقی لوگ ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے جبکہ صفدر پوری طرح ہوش میں آ چکا تھا۔ عمران نے جیسے ہی صفدر کی طرف دیکھا۔ صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

''میں نے رسی کھول لی ہے عمران صاحب''...... صفدر نے آہستہ سے لیکن مخصوص مقامی کوڈ میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ کوڈ بھی عمران نے ہی صفدر کو سکھایا تھا۔

''کھول لی ہے۔ وہ کیسے۔ یہ تو بندھی ہوئی ہے''...... عمران نے اس کی رسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں کافی دیر سے ہوش میں ہوں اور میں نے آپ کو کرسی پر جسم مخصوص انداز میں حرکت دیتے دیکھ لیا تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ آپ رسی کو اس طرح مخصوص انداز میں ڈھیلا کر کے کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں نے بھی اسی انداز میں کوشش کرنی شروع کر دی تھی اور نتیجے میں میرے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے ہیں۔ اب بس ایک جھٹکے کی ضرورت ہے میرے دونوں ہاتھ رسیوں سے آزاد ہوں گے''...... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تمام ساتھیوں کو اس طریقے کے بارے میں بتایا جا سکتا ہے۔ سب کو ایک ہی انداز میں باندھا گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ انجکشن لگانے والا مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر عمران اور صفدر کو باتیں کرتے ہوئے دیکھا لیکن وہ ان سے کچھ کہے بغیر دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

اب تک سوائے تنویر کے باقی سب ہوش میں آ چکے تھے اور پھر

تنویر بھی ہوش میں آ گیا۔ عمران نے سب سے مخاطب ہو کر مخصوص کوڈ میں انہیں رسیوں کی گانٹھیں کھولنے کا طریقہ بتا دیا لیکن ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کر دی کہ جب تک وہ اپنی رسی نہ کھولے کوئی بھی رسیوں سے آزاد نہ ہو۔

''اس کی وجہ''...... جولیا نے پاکیشیائی زبان میں کہا کیونکہ یہ مخصوص کوڈ جو دراصل پاکیشیائی کی ایک مقامی بولی کی بنیاد پر بنایا گیا تھا اس سے نہ بولا جا سکتا تھا کیونکہ بہرحال وہ غیر ملکی تھی اور اس بولی کا مخصوص لہجہ اس کے گلے سے نکلتا ہی نہ تھا۔

''اس لئے کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بے ہوش کر کے یہاں لانے کی وجہ کیا ہے''...... عمران نے بھی اس بار مسکراتے ہوئے پاکیشیائی زبان میں ہی جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم ایک بار پھر ڈارک اسکائی کی تحویل میں ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ ہم ایک بار پھر ٹریسا اور انتونیو کی قید میں ہوں''...... صالحہ نے کہا۔

''ایسا ہوا تو یہ عمران کی غلطی کی وجہ سے ہو گا۔ اس نے جان بوجھ کر ان دونوں کو زندہ چھوڑ دیا تھا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر میں انہیں زندہ نہ چھوڑتا تو ڈارک اسکائی کوئی دوسرا گروپ ہمارے مقابلے پر لے آتی اور تب بھی ہم یہاں پر ہی ہوتے''...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمارے خلاف یہ کارروائی کی کس نے تھی۔ اگر ہم ٹریسا اور انتونیو کی قید میں ہیں تو وہ لانچ تک کیسے پہنچ گئے"...... کیپٹن شکیل نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس بات کا پتہ کرا لیا ہو کہ ہم نے لانچ ہائر کی ہے اور اس لانچ پر جزیرہ شامبر جا رہے ہیں۔ وہ یقیناً ہیلی کاپٹر میں ہمارے پیچھے آئے ہوں گے۔ راستے میں تو ہم انہیں ملے نہیں تھے۔ ہیلی کاپٹر پر انہوں نے جزیرے کا راؤنڈ لگایا ہو گا اور پھر لانچ پر نظر پڑتے ہی وہ نیچے آ گئے ہوں گے۔ اس کے بعد ظاہر ہے ان کے لئے کرسٹ پر قابو پانا کیا مشکل ہو سکتا ہے۔ کرسٹ کو انہوں نے ڈرایا دھمکایا اور لالچ دیا ہو گا اور اسے کوئی گیس گن کیا گیس کیپسول دے دیا ہو گا تاکہ ہم جیسے ہی واپس آئیں وہ ہمیں بے ہوش کر دے"...... عمران نے کہا۔

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ ایسا ہی ہوا ہوگا"۔ جولیا نے کہا۔ باقی سب بھی اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"میں نے جزیرے پر ایک ہیلی کاپٹر منڈلاتے دیکھا تھا جو کافی بلندی پر تھا۔ ہیلی کاپٹر ساحل کی اطراف میں جا رہا تھا۔ لیکن اس وقت میں نے اس پر توجہ نہ دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"توجہ نہ دینا تمہاری غلطی تھی۔ اگر تم نے توجہ دی ہوتی تو ہم اس وقت اس حال میں نہ ہوتے"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"اب کیا کروں۔ میری توجہ کسی سے ہٹے تو میں کچھ

سوچوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوائے تنویر اور جولیا کے باقی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"یہ ان فضول باتوں کا وقت نہیں ہے"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"ارے۔ کیا فضول باتوں کا بھی کوئی وقت ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران پلیز۔ سنجیدہ رہو۔ ہم اس وقت دشمنوں کی قید میں ہیں۔ اگر یہ ٹریسا اور انتونیو ہیں تو پھر سمجھ لو انہوں نے آتے ہی ہم پر فائرنگ کھول دینی ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اگر انہوں نے ہمیں ہلاک ہی کرنا ہوتا تو وہ ہمیں اس طرح ہوش میں نہ لاتے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہم سب کو باقاعدہ انجکشن لگا کر ہوش میں لایا گیا ہے۔ ہمیں بے ہوشی کی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کیوں نہیں کیا گیا اس کا جواب تو یہ لوگ ہی دے سکتے ہیں جن کی ہم قید میں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم ان کے آنے سے پہلے آزاد ہو جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"جب اس کی ضرورت پڑے گی تو ایسا کر لیا جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر کے ساتھ ساتھ دوسروں نے بھی اثبات میں

سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتے اچانک دروازہ کھلا اور یکے بعد دیگرے چھ افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں دو تو ثریا اور انتونیو تھے۔ دو ادھیڑ عمر اور بھاری جسم کے ادھیڑ عمر انسان تھے جبکہ سب سے پیچھے دو مشین گن بردار تھے۔

ان میں ادھیڑ عمر افراد کو دیکھ کر عمران چونک پڑا کیونکہ وہ انہیں جانتا تھا۔ یہ کرنل روڈس اور کرنل مورگن تھے۔ مشین گنوں سے مسلح آدمی دروازے کی سائیڈ میں بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہو گئے جبکہ کرنل روڈس اور کرنل مورگن ان کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے اور انتونیو اور ثریا ان کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔

''ماشاء اللہ مجھے اپنی اہمیت کا آج احساس ہوا کہ میرے اور میرے ساتھیوں کے استقبال کے لئے کرنل روڈس اور کرنل مورگن جیسے معزز آدمیوں نے خود یہاں تشریف لانے کی تکلیف کی ہے اور ساتھ ہی جناب انتونیو اور ثریا نے بھی قدم رنجہ فرمایا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اس نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں بات کی تھی۔ سامنے بیٹھے ہوئے تینوں افراد کے ساتھ ساتھ اس کے اپنے ساتھی بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

''اوہ۔ اوہ تو تم ہی علی عمران ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ میں نے تمہاری آواز پہچان لی ہے''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''بڑے آدمی چھوٹوں کو آواز سے ہی پہچانتے ہیں شکل سے نہیں

کیونکہ ظاہر ہے چھوٹے آدمی کا چہرہ تو ہمیشہ تفکرات اور پریشانیوں کی وجہ سے بگڑا ہوا ہے نظر آتا ہے اور بگڑے ہوئے چہروں پر غور کرنے کی بڑے آدمیوں کے پاس فرصت ہی نہیں ہوتی''۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''ثریا اور انتونیو مجھے خوشی ہے کہ تم دونوں نے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس علی عمران کو اس طرح بے بس کرنا واقعی کارنامہ ہے۔ گڈ شو''...... کرنل روڈس نے مسکراتے ہوئے ثریا اور انتونیو سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں کے چہروں پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے جیسے کرنل روڈس کی تعریف ان کے لئے کسی اعزاز سے کم نہ ہو۔

''ہم نے انہیں پکڑنے کے لئے بے حد تگ و دو کی ہے چیف۔ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ ہمیں تگنی کا ناچ نچاتے رہیں گے لیکن انہیں ہماری صلاحیتوں کا علم نہیں ہے۔ ان کا ہمارے ہاتھوں سے بچنا ناممکن تھا۔ اگر آپ نے یہاں آ کر انہیں خود اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار کر ہلاک کرنے کا نہ کہا ہوتا تو میں نے اور انتونیو نے انہیں گولیاں مار کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا''...... ثریا نے کہا۔

''میری ان سے طویل عرصہ بعد ملاقات ہو رہی ہے۔ میں ایک بار عمران سے بات کرنا چاہتا تھا۔ اسی لئے میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ انہیں ہوش میں لاؤ تاکہ مرنے سے پہلے انہیں اس بات کا پتہ

چل سکے کہ ان کی موت ڈارک اسکائی ایجنسی کے موجودہ چیف کرنل روڈس کے ہاتھوں ہو رہی ہے''...... کرنل روڈ نے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنل روڈس۔ اوہ کیا مطلب۔ کیا ڈی ایس ایجنسی میں ناکارہ آدمی کو کرنل کا لقب دے دیا جاتا ہے''...... عمران نے کہا تو کرنل روڈس کا چہرہ غصے سے یکلخت تپ اٹھا جبکہ کرنل مورگن بے اختیار مسکرا دیا۔

''میری جگہ اب کرنل ڈس ڈارک اسکائی کے چیف ہیں یہ ناکارہ کیسے ہو گئے''...... کرنل مورگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو یہ اعزازی چیف ہیں۔ پہلے انہیں اسی ایجنسی نے ناکارہ قرار دے کر نکال دیا تھا اس لئے میں سمجھا کہ ایکریمیا میں ناکارہ آدمی کو ہی ڈی ایس ایجنسی کا چیف بنایا جاتا ہے۔ بہرحال یہ عہدہ مبارک ہو کرنل مورگن البتہ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ تم اندھے ہو گئے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں کرنل روڈس کی وجہ سے خاموش ہوں ورنہ تمہیں دوسرا سانس لینے کی بھی اجازت نہ دیتا''...... کرنل مورگن غصے کی شدت سے بے اختیار پھٹ پڑا۔

''ارے ارے اس میں غصے کی کیا بات ہے۔ غصہ کرنے والا انسان پاگل ہو جاتا ہے۔ کیا تم پاگل بھی ہو''...... عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا اس لئے اس کی زبان رواں

ہوگئی۔

''اس کی باتوں کا برا مت مناؤ کرنل مورگن۔ اس کی اسی طرح باتیں کرنے کی عادت ہے۔ میری اس سے دو بار ملاقات ہو چکی ہے۔ بہرحال اب اصل معاملات پر بات ہو جانی چاہئے۔ میرے پاس وقت بہت کم ہے''...... کرنل روڈس نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... انتونیو اور ٹریسا نے ایک ساتھ جواب دیا۔

''مسٹر عمران۔ اب جبکہ تم خود ہی اپنی اصلیت تسلیم کر چکے ہو تو اب یہ بات پوچھنا تو بے معنی ہے کہ سب تمہارے ساتھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں یا نہیں''...... ٹریسا نے کہا۔

''تمہاری پہلی بات درست ہے البتہ دوسری غلط ہے۔ ان کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ یہ صرف میرے ساتھی ہیں اور بس''...... عمران نے کہا۔

''اوکے بہرحال ان سب نے ہلاک ہو ہی جانا ہے اس لئے ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا''...... ٹریسا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہلاک ہونا ہے کیا مطلب۔ میں تو پہلے حیران ہو رہا ہوں کہ کرنل روڈس جیسے بااصول آدمی یہ کیسے برداشت کر رہے ہیں کہ انسانوں کو اس طرح جانوروں کی طرح رسیوں میں جکڑ کر رکھا جائے لیکن تم ہلاکت کی بات کر رہے ہو''...... عمران نے غصیلے لہجے مین کہا۔

''سنو علی عمران۔ تم سب ایکریمیا کے قومی مجرم ہو۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی ڈارک اسکائی کے خلاف کارروائی کرنے آئے ہو۔ اس لئے میں ایسے مجرموں کو کوئی ڈھیل نہیں دے سکتا''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''کیا آپ کو یقین ہے کہ ہم مجرم ہیں''...... عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا تم نے ڈارک اسکائی ایجنسی کے خلاف کارروائی نہیں کی''...... کرنل روڈس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم پاکیشیا کا بی آر فارمولا لینے کے لئے آئے ہیں۔ جو پاکیشیا سے غیر قانونی طور پر مائیکروفلم میں کاپی بنا کر لایا گیا ہے''۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''فارمولا ہم نے چوری نہیں کیا ہے۔ اسے ہم نے باقاعدہ سودا کر کے خریدا ہے اور یہ کام تمہارے ملک کے سائنس دان نے اپنی مرضی سے کیا تھا''...... کرنل مورگن نے منہ بنا کر کہا۔

''اس نے جرم کیا تھا اور جرم کرنے پر اسے تم نے مجبور کیا تھا۔ جرم کرنے والے کے ساتھ ساتھ جرم کرانے والا بھی مجرم ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہم مجرم نہیں ہیں۔ مجرم تم ہو جو غیر قانونی طریقے سے یہاں آئے اور تم نے ڈارک اسکائی ایجنسی کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا۔ میں چونکہ اس معاملے میں براہ راست ملوث نہیں تھا اس لئے

میں اس بات کا فیصلہ کرنل مورگن، ٹریسا اور انتونیو پر چھوڑتا ہوں۔ یہ چاہیں تو تمہیں زندہ چھوڑ دیں چاہیں تو ہلاک کر دیں''...... کرنل روڈس نے منہ بنا کر کہا۔

''انہوں نے ہمارے کئی ایجنٹوں کو ہلاک کیا ہے اس لئے یہ کسی نرمی کے مستحق نہیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر آج انہیں چھوڑ دیا گیا تو یہ تب بھی ڈارک اسکائی ایجنسی کے خلاف کام کرنے سے باز نہیں آئیں گے اس لئے ان کی ہلاکت ایکریمیا کے مفاد میں ہے''...... ٹریسا نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے تم نے چونکہ انہیں پکڑا ہے اس لئے یہ تمہارے مجرم ہیں اس لئے آخری فیصلہ تم ہی کرو گے''...... کرنل روڈس نے کہا اور اٹھ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''اگر تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ہمیں پکڑ کر اور ہلاک کر کے تم پاکیشیا سے چوری کیا ہوا فارمولا بچا لو گے تو یہ غلط ہے''...... عمران نے ٹریسا سے مخاطب ہو کر کہا تو کرنل مورگن، ٹریسا اور انتونیو بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو''...... ٹریسا نے کہا۔

''میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں اور میرے ساتھی یہاں فارمولا حاصل کرنے کے لئے نہیں آئے تھے''...... عمران نے کہا تو وہ ایک بار پھر چونک پڑے۔

''فارمولا حاصل کرنے نہیں آئے تھے۔ کیا مطلب۔ تو پھر

کیوں آئے تھے''...... کرنل مورگن نے جواب دیا۔

''فارمولا حاصل کرنے کا کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے اور وہ اپنا کام کر رہی ہے۔ ہمیں تو ڈمی گروپ بنا کر یہاں بھیجا گیا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈمی گروپ''...... ٹریسا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ڈمی گروپ تاکہ ہم تم سب کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنا کام جاری رکھ سکے۔ اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس شاید کورانٹو پہنچ چکی ہو اور اس نے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا منصوبہ بھی بنا لیا ہو۔ میں تمہیں یہ ساری باتیں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم کسی غلط فہمی میں نہ رہو کہ تم نے پاکیشیا سے بی آر میزائل کا جو فارمولا حاصل کیا ہے اسے تم اپنے مفاد کے لئے استعمال کر لو گے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر صورت میں فارمولا واپس حاصل کر کے رہے گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ فارمولا ہم نے چوری نہیں کیا تھا۔ تمہارے ملک کے سائنس دان سے اس کا ہم نے باقاعدہ سودا کیا تھا۔ اس نے اپنی مرضی سے فارمولے کی کاپی ہمیں دی تھی جس کے بدلے ہم نے اسے خطیر رقم بھی دی تھی''...... کرنل مورگن نے منہ بنا کر کہا۔

''رقم دینے کا اسے صرف جھانسہ دیا گیا تھا۔ فارمولا لے کر اسے ہلاک کر دیا گیا تھا اور اس سائنس دان سے فارمولا چوری کرنے کا جرم تم نے کرایا تھا کرنل مورگن۔ جرم کرنے اور کرانے

والا ایک جیسا ہی ہوتا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ ہمیں صرف چکر دینے کی کوشش کر رہا ہے چیف۔ آپ حکم دیں میں ابھی ان سب کو ہلاک کر دیتی ہوں''...... ٹریسا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کر دو۔ میں نے کب کہا ہے کہ ہمیں ہلاک نہ کرو۔ لیکن ہماری موت کی خبر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ملے گی تو یاد رکھنا وہ تم سب سے ہماری موت کا بھیانک انتقام لے گی''...... عمران نے کہا۔

''ہم نے بھی چوڑیاں نہیں پہنی ہوئی ہیں۔ اگر ہم تم جیسے شاطر انسان کو پکڑ سکتے ہیں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے سامنے کس کھیت کی مولی ہے''...... انتونیو نے منہ بنا کر کہا۔

''بس۔ بہت ہو چکی تمہاری بکواس۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... ٹریسا نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

''ایک منٹ ٹریسا''...... کرنل مورگن نے کہا تو ٹریسا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا ہوا چیف''...... ٹریسا نے کہا۔

''ان کی باتوں نے مجھے شک میں مبتلا کر دیا ہے۔ مجھے بھی نجانے کیوں ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے یہ لوگ یہاں صرف تم سب کو

الجھانے کے لئے ہی کام کر رہے ہیں۔ اگر ان کا مشن ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کا ہوتا تو یہ اب تک کورانٹو پہنچ چکے ہوتے۔ اگر واقعی ان کا کوئی دوسرا گروپ ہے تو اس کے بارے میں پتہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور ان کا دوسرا گروپ اپنا کام کر جائے“...... کرنل مورگن نے کہا۔

”آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ دوسرا گروپ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائے گا اور فارمولا لے اُڑے گا“...... ٹریسا نے کہا۔

”مجھے فارمولے کی فکر نہیں ہے۔ فارمولا نہ میرے پاس ہے اور نہ ہیڈ کوارٹر میں لیکن یہ لوگ ہیڈ کوارٹر ضرور تباہ کر سکتے ہیں“۔ کرنل مورگن نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ فارمولا تمہارے پاس اور ہیڈ کوارٹر میں نہیں ہے تو پھر کہاں ہے“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”یہ تمہیں نہیں بتایا جا سکتا ہے۔ تم بتاؤ کہاں ہے تمہارا دوسرا گروپ اور اس میں کتنے افراد شامل ہیں“...... کرنل مورگن نے سرد لہجے میں کہا۔

”میں اپنے ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔ چاہے تم ہمیں ہلاک کر دو ہم تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے، پاکیشیا میں ہم جیسے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایک کے بعد ایک گروپ یہاں بھیجتا رہے گا اور جب تک فارمولا واپس حاصل نہیں کر لیا جاتا یہ سلسلہ چلتا رہے گا“...... عمران نے کہا۔

”بس بہت ہو چکا۔ میں اس کی بکواس سن کر بور ہو رہا ہوں چیف۔ آپ انہیں ہلاک کرنے کے آرڈر دیں۔ انہیں ہلاک کرنے کے بعد ہم اپنے تمام گروپس کو ایکٹیو کر دیں گے اگر ان کا یہاں دوسرا کوئی گروپ ہوا تو اسے بھی ٹریس کر لیا جائے گا“...... انتونیو نے کہا۔

”اگرچہ اس سے پہلے میرا ان سے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا ہے لیکن میں اس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ جھوٹ نہیں بولتا۔ اس کے بولنے کا انداز اس بات کا ثبوت ہے کہ واقعی ان کا دوسرا گروپ بھی یہاں موجود ہے اور جب تک یہ دوسرے گروپ کے بارے میں نہ بتائے گا اس وقت تک اسے ہلاک نہیں کیا جائے گا۔ اس کا منہ کھلواؤ۔ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی کھالیں ادھیڑ دو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ان میں کتنی قوت برداشت ہے اور یہ کب تک اپنے دوسرے ساتھیوں کا پتہ نہیں بتاتے“...... کرنل مورگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم کچھ بھی کر لو۔ میں نہیں بتاؤں گا“...... عمران نے کہا۔

”ٹریسا، انتونیو“...... کرنل مورگن نے کہا۔

”یس چیف“...... ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

”کیا یہاں ایسی مشینیں موجود نہیں ہیں جن سے شعور اور لاشعور کو چیک کیا جا سکے۔ میرا مطلب ہے ہپناٹائز کرنے والی مشینیں“...... کرنل مورگن نے کہا۔

"نو چیف۔ ابھی ہم نے یہاں ایسی کوئی مشین نصب نہیں کرائی ہے"...... ٹریسا نے کہا۔

"تو تم ہمارے دماغ مشینوں سے چیک کرنا چاہتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے لاشعور سے ہم تمہارے دوسرے ساتھیوں کا پتہ چلائیں گے اور پھر ان کا انجام بھی تمہارے جیسا ہی ہوگا"...... کرنل مورگن نے کہا۔

"مشینیں منگوانے سے بہتر ہے کہ ہمارے دماغ چیک کرنے کے کے لئے تم کسی ہپناٹائزڈ کے ماہر کو بلا لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹریسا۔ یہ آدمی اس طرح سے ہمارا مذاق اُڑا رہا ہے جیسے یہ نہیں بلکہ ہم اس کی قید میں ہوں۔ یہ ایسے نہیں مانے گا۔ میری بات مانیں تو اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اُڑا دیں اور اس کی کھال ادھیڑ دیں۔ پھر یہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا"...... انتونیو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں جانتی ہوں کہ یہ مجھ سے اس انداز میں کیوں بات کر رہا ہے"...... ٹریسا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... کرنل مورگن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا خیال ہے کہ یہ مجھے دھوکا دے کر بچ جائیں گے اور پھر سے بازی پلٹ دے گا لیکن اس بار ایسا نہیں ہوگا۔ میں انہیں

ابھی اور اسی وقت ہلاک کر دوں گی۔ ان کے پاس اب بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں ہے۔ یہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتے اسی حالت میں یہ لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے"...... ٹریسا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تم نے شاید ہمارے جوتوں کے نیچے گوند لگا رکھی ہے کہ ہم اٹھ کر کھڑے ہو جائیں تب بھی اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکیں گے"...... عمران نے ایک بار پھر مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لو"...... ٹریسا نے کہا۔

"تم کیا چاہتی ہو"...... عمران نے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں ایک موقع دینا چاہتی ہوں"...... ٹریسا نے کہا۔

"کیسا موقع"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر واقعی تم سچ کہہ رہے ہو اور تمہارا دوسرا گروپ یہاں موجود ہے تو ہمیں اس کے بارے میں بتا دو تو میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو آسان موت مارا جائے گا"۔ ٹریسا نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"حیرت ہے۔ تم اتنی ذہین ایجنٹ ہو اس کے باوجود تمہیں دوسرے گروپ کا اب تک علم نہیں ہوا ہے۔ حالانکہ یہ انتہائی معمولی سی بات ہے۔ اگر تم کرنل مورگن کے سامنے اعتراف کرلو تو میں تمہیں ان کے بارے میں بتا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیسا اعتراف"...... ٹریسا نے چونک کر کہا۔ انتونیو اور کرنل مورگن بھی چونک کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"یہ کہ تم واقعی شکست کھا چکی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اعتراف کرتی ہوں کہ ہمیں تمہارے دوسرے گروپ کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ آج سے پہلے میں واقعی یہ سمجھتی تھی کہ ذہانت میں میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ہے لیکن آج پہلی بار مجھے اس بات کا احساس ہوا ہے کہ اگر میں سیر ہوں تو تم واقعی سوا سیر ہو"...... ٹریسا نے واضح طور پر اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے اور اس کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ تم واقعی کھلے دل کے مالکہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"اب بتاؤ کہاں ہے تمہارا دوسرا گروپ"...... ٹریسا نے لاپرواہی سے کہا۔

"وہ سب اس وقت کورانٹو میں موجود ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹریسا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کہاں ہیں وہ۔ پتہ بتاؤ ان کا"...... ٹریسا نے کہا۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں۔ البتہ تم انہیں کورانٹو میں ڈھونڈ سکتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹریسا کا چہرہ غصے سے بگڑ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب جب تک ہم تمہارے دوسرے ساتھیوں کو تلاش نہیں کر لیتے تمہیں ہلاک نہیں کریں گے۔ تم اسی حالت میں

یہاں رہو گے"...... ٹریسا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دونوں جا کر ان کے دوسرے ساتھیوں کو تلاش کرو۔ جب وہ مل جائیں تو ان سب کو ایک ساتھ ہلاک کیا جائے گا"...... کرنل مورگن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ ٹریسا اور انتونیو کے ساتھ تیزی سے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دونوں مسلح افراد بھی تیزی سے مڑے اور پھر وہ بھی ٹریسا اور کرنل مورگن کے پیچھے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے اور باہر نکلتے ہی انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ ان کے باہر جاتے ہی عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور آئی کوڈ میں انہیں ہدایات دینے لگا۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے عمران"...... آئی کوڈ سمجھ کر جولیا نے کہا۔

"مم مم۔ میں نے۔ کیا مطلب۔ میں بھی تمہاری طرح رسیوں میں بندھا ہوا ہوں۔ ایسی حالت میں بھلا میں کیا کر سکتا ہوں"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے انہیں دوسرے گروپ کے بارے میں کیوں بتا دیا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فی الحال اس کے سوا میرے پاس کوئی دوسرا راستہ موجود نہ تھا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ ہمیں ہلاک کر دیتے اور میں ابھی جینا چاہتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تم اب چیف کو کیا جواب دو گے"...... جولیا نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

"کیا جواب دینا ہے۔ اپنی ناکامی تسلیم کر لوں گا۔ زیادہ سے زیادہ اس کے دیئے ہوئے چھوٹے سے چیک سے ہی مجھے محروم ہونا پڑے گا نا۔ وہ کیا کہتے ہیں جہاں ستیاناس وہاں سوا بلکہ ڈیڑھ ستیاناس"...... عمران نے کہا۔

"مس ماریا یہ غلط کہہ رہا ہے میں اس بات پر مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا"...... سب سے آخر میں موجود تنویر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"پہلے مر کر تو دکھاؤ پھر باقی بات بعد میں چیک کر لیں گے"...... عمران نے فوراً اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"احمقو۔ بات کرنے سے پہلے کچھ تو سوچ لیا کرو کہ ہم کن حالات سے گزر رہے ہیں اور کہاں پر موجود ہیں۔ ان حالات میں مرنے اور جینے کی باتیں اچھی نہیں لگتیں"...... اچانک تنویر کے ساتھ موجود صفدر نے تلخ لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر تنویر کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات پھیل گئے۔ شاید صفدر کے اشارے پر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہاں جو بات ہو رہی ہے وہ دوسری جگہ سنی جا رہی ہے۔ اسی لئے عمران نے خاص طور پر ایسی باتیں کرنے کی ہدایت کی تھی جبکہ تنویر ایسی باتیں کر کے اس سارے تاثر کو زائل کر دیتا۔ اس طرح ظاہر سی بات ہے کرنل مورگن، انتونیو اور ثریا بھی ان کی طرف سے مشکوک ہو جاتی۔

"ہونہہ۔ میں کب جینے مرنے کی باتیں کر رہا ہوں۔ میں کہنا چاہتا تھا کہ میں اس بات پر مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا تھا کہ عمران موت سے اس طرح خوفزدہ ہو جائے گا کہ سب کچھ دشمنوں کو بتا دے گا لیکن اس نے ایسا کر دیا ہے"...... تنویر نے بڑی خوبصورتی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ سب کچھ میں تو بہت کچھ آ جاتا ہے۔ تمہیں کہنا چاہئے تھا کہ ماریا کے علاوہ سب کچھ"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو اس بار سب کے ساتھ تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ اس بار ان رسیوں میں اتنے طویل وقت تک جکڑے رہنے کی سزا ہمیں ساری زندگی یاد رہے گی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ رسی اور زنجیر چاہے فولاد کی بنی ہو یا نکاح کے وقت تین بار ہاں کہنے پر رشتے کی شکل میں بہرحال ساری عمر کا مسئلہ بنتی ہے اور ہمیشہ یاد رہتی ہے"...... عمران نے کہا وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ عمران نے رسیوں سے ہاتھ نکالا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی گیند تھی۔ یہ لوہے کی گیند تھی جس پر ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ عمران نے اس گیند کا بٹن پریس کیا اور پھر اس نے ہاتھ عقب کی طرف کر لئے۔ اس کے

WWW.PAKISTANIPOINT.COM
PAKISTANIPOINT

ساتھیوں نے عمران کے ہاتھ میں فولادی گیند دیکھ لی تھی لیکن اس پر کسی نے کوئی بات نہ کی تھی۔ اسی طرح کی باتیں کرتے ہوئے انہیں کافی وقت گزر گیا تو دروازہ کھلا اور ٹریسا اور انتونیو اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے دو مسلح آدمی بھی اندر آ گئے۔

”سوری عمران۔ رئیلی ویری سوری۔ تم نے میرے بہت سے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی موت کو یقینی بنا لیا ہے۔ میری کرنل مورگن اور کرنل روڈس سے دوبارہ بات ہوئی ہے۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے تم سب کو ہلاک کر دیا جائے اور اس کے بعد تمہارے دوسرے گروپ کو تلاش کیا جائے۔ اس طرح ہم پر سے کم از کم تمہارا اور تمہارے ان ساتھیوں کا دباؤ تو کم ہو جائے گا“...... ٹریسا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل سیدھا کیا اور اس کا رخ عمران کی جانب کر دیا۔ اس کے عقب میں موجود اس کے دونوں ساتھیوں نے بھی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

”رکو۔ کیا تم کرنل مورگن یا کرنل روڈس سے میری بات کرا سکتی ہو“...... عمران نے یکلخت سنجیدگی سے کہا۔

”کیوں“...... ٹریسا نے پوچھا۔

”کیونکہ مجھے تم جیسی ذہین ایجنٹ کی موت پر حقیقتاً بے حد افسوس ہو گا“...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو ٹریسا ہنس پڑا۔

”نہیں۔ اصل میں تم مجھ سے زیادہ ذہین ہو اور تمہاری موت کا

بنیادی سبب بھی یہی بن رہا ہے۔ جس طرح سے ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں اسی طرح میں بھی اپنے سے زیادہ ذہین آدمی کو نفسیاتی طور پر برداشت نہیں کر سکتی ہوں اور مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ تم بہرحال ذہانت میں مجھ سے برتر ہو“...... ٹریسا نے کہا۔

”لیکن......“ عمران نے کہنا چاہا مگر اس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتا ٹریسا نے یکلخت مشین پسٹل کے ٹریگر پر دباؤ ڈال دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دبا کر فائرنگ کرتی عمران کا ہاتھ عقب سے نکلا اور اس کے ہاتھ میں موجود فولادی گیند نکل کر ٹریسا اور انتونیو کے قریب گری۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

کرنل روڈس اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل روڈس چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس۔ کرنل روڈس بول رہا ہوں"...... کرنل روڈس نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔

"چیف سیکرٹری سرجیکب کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل مورگن نے جواب دیا۔

"کرنل روڈس بول رہا ہوں سر"...... کلک کی ہلکی سی آواز سن کر کرنل روڈس نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل روڈس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا"۔ چیف سیکرٹری سرجیکب نے کہا۔

"وہ سب ہلاک کر دیئے گئے ہیں جناب اور ان کی لاشیں برقی

بھٹی میں ڈال کر راکھ بنا دی گئی ہیں۔ وہ ایکریمیا کے دشمن تھے۔ اس لئے ان کا یہی انجام ہونا تھا"...... کرنل روڈس نے کہا۔

"ویری گڈ۔ میں بھی یہی سننا چاہتا تھا۔ ایکریمیا کے مجرموں کو ہر صورت میں مرنا چاہئے تھا۔ ویری گڈ"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو کرنل روڈس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"اس فلم کا کیا ہوا ہے۔ اس کا کوڈ اوپن ہوا ہے یا نہیں"۔ چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں کرنل مورگن جانتا ہے سر اور وہ کسی خفیہ ٹھکانے پر منتقل ہو گیا ہے۔ اس کا فون نمبر ہے میرے پاس۔ میں آپ کو نمبر دے دیتا ہوں۔ آپ اس سے بات کر لیں"...... کرنل روڈس نے کہا۔

"دو نمبر"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو کرنل روڈس نے اسے کرنل مورگن کا نیا نمبر دے دیا۔ نمبر لیتے ہی چیف سیکرٹری نے رابطہ ختم کر دیا تو کرنل روڈس نے بھی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی تو کرنل روڈس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کرنل روڈس بول رہا ہوں"...... کرنل روڈس نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ سے مس ریٹا جولین بات کرنا چاہتی ہیں چیف"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل روڈس بے اختیار

چونک پڑا۔ ریٹا جولین ڈارک اسکائی کی تیز طرار، انتہائی ہوشیار اور ذہین ترین لیڈی ایجنٹ تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس قدر حسین اور نوجوان لڑکی تھی کہ کرنل روڈس ادھیڑ عمر ہونے کے باوجود اس کے لئے پسندیدگی کے جذبات رکھتا تھا اور ریٹا جولین بھی اس کے ان جذبات سے بخوبی واقف تھی اس لئے ان دونوں کے درمیان سروس سے ہٹ کر بھی خاصے بے تکلفانہ تعلقات تھے لیکن ڈیوٹی کے دوران ان کا تعلق آفیسر اور ماتحت والا ہی تھا۔ بہر حال پسندیدگی کے جذبات اور تعلقات کی وجہ سے ہی ریٹا جولین نے ڈارک اسکائی میں دیکھتے ہی دیکھتے خاصی ترقی کر لی تھی اور ریٹا جولین کو راجر کے بعد ڈارک اسکائی کا نمبر ٹو سمجھا جاتا تھا۔ چونکہ راجر، کرنل مورگن کے ساتھ جا چکا تھا اس لئے کرنل روڈس نے چارج سنبھالتے ہی ریٹا جولین کے بارے میں پوچھا تھا۔ ریٹا جولین کئی ماہ سے ڈارک اسکائی کے ایک مشن کے سلسلے میں جنوبی ایکریمیا گئی ہوئی تھی اور اس کی واپسی کی اطلاع کرنل روڈس کو نہیں ملی تھی اس لئے وہ اچانک اس کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔ اس نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ ریٹا جولین جب بھی واپس آئے گی تو وہ اسے اپنا نمبر ٹو بنائے گا۔

''کیا مطلب۔ کہاں سے بات کر رہی ہے وہ''...... کرنل روڈس نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔ اس کے ذہن میں آیا تھا کہ شاید ریٹا جولین نے جنوبی ایکریمیا سے کال کیا ہے۔

''ناراک سے جناب''...... دوسری طرف سے جواب ملا تو کرنل روڈس کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کراؤ بات''...... کرنل روڈس نے بے چین مگر انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ہیلو چیف۔ میں ریٹا جولین بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد رسیور میں نسوانی آواز سنائی دی۔ وہ انتہائی مؤدبانہ انداز میں بات کر رہی تھی۔

''کیا تم جنوبی ایکریمیا سے بات کر رہی ہو ریٹا جولین''۔ کرنل روڈس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

''نو چیف۔ یہیں سے بات کر رہی ہوں اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ کرنل مورگن کی جگہ آپ کے ایک بار پھر ڈارک اسکائی کے چیف بن گئے ہیں''...... ریٹا جولین نے جواب دیا تو کرنل روڈس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''کب آئی ہو واپس''...... کرنل روڈس نے پوچھا۔

''میں رات کو واپس پہنچی تھی چیف''...... ریٹا جولین نے جواب دیا۔

''اب کہاں سے بات کر رہی ہو''...... کرنل روڈس نے پوچھا۔

''میں اپنے فلیٹ سے بات کر رہی ہوں''...... ریٹا جولین نے جواب دیا۔

''لیکن تم نے واپسی کی تو کوئی اطلاع نہیں دی تھی اور نہ ہی

تمہارے مشن کے سلسلے میں مجھے کوئی رپورٹ ملی ہے''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''میں نے رپورٹ تیار کر لی ہے چیف۔ میں کل آفس رپورٹ آفس میں بھیج دوں گی البتہ مشن کی کامیابی اور اپنی واپسی کی اطلاع میں نے رات کو ہی آفس میں دے دی تھی''...... ریٹا جولین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم نے اب کال کیوں کیا ہے''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''میں ٹریسا کے سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں چیف''...... ریٹا جولین نے کہا تو کرنل روڈس چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ ٹریسا کے بارے میں کیا بات کرنا چاہتی ہو تم''...... کرنل روڈس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس آفس آ جاؤں۔ یہ بات تفصیل طلب ہے فون پر نہیں کی جا سکتی ہے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''ٹھیک ہے آ جاؤ''...... کرنل روڈس نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے ریٹا جولین کے آنے پر اسے آفس میں بھجوانے کا حکم دیا اور پھر رسیور رکھ کر سامنے میز پر پڑی ہوئی فائل پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد دروازے پر دستک

ہوئی تو اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

''یس کم اِن''...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس کے جسم پر انتہائی چست جینز اور لیدر کی جیکٹ تھی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی اسے دیکھ کر کرنل روڈس کے چہرے پر یکلخت جیسے بہار سی آ گئی۔ اس نے میز کے کنارے لگے ہوئے کئی بٹن پریس کئے اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اوہ۔ ڈیئر ریٹا جولین۔ اتنے طویل عرصے کے بعد تمہیں دیکھ کر مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے اچانک ویرانے میں بہار آ گئی ہو ہر طرف رنگ ہی رنگ کھل اٹھے ہوں''...... کرنل روڈس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو ریٹا جولین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر اس نے انتہائی گرم جوشی سے کرنل روڈس سے مصافحہ کیا۔

''مجھے بھی تمہیں دیکھ کر بے حد خوشی ہو رہی ہے''۔ ریٹا جولین نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

''اچھا ہوا تم واپس آ گئی۔ تمہارے بغیر میں خود کو ادھورا محسوس کر رہا تھا''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''تم بیٹھو۔ میں ریٹائرنگ روم سے شراب لے آؤں پھر دونوں شراب پیتے ہوئے باتیں کریں گے''۔ ریٹا جولین نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل روڈس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے

سامنے میز پر رکھی ہوئی فائل بند کی اور میز کی دراز کھول کر اس میں رکھ دی۔ اسی لمحے ریٹا جولین واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک لمبے منہ والی بوتل اور دو گلاس تھے۔ اس نے بوتل کھول کر دونوں گلاس آدھے بھرے اور پھر بوتل بند کر کے اس نے میز پر رکھی اور ایک گلاس اٹھا کر بڑے لاڈ بھرے انداز میں کرنل روڈس کے سامنے رکھ دیا اور دوسرا اٹھا کر وہ سائیڈ کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے گلاس اپنے سامنے رکھ لیا۔

''تھینکس''...... کرنل روڈس نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

''ہاں اب بتاؤ کیا بات کرنی تھی تم نے ٹریسا کے بارے میں''...... کرنل روڈس نے شراب کا سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ کیا میری عدم موجودگی میں ٹریسا نے کوئی خاص کارنامہ سرانجام دیا ہے''...... ریٹا جولین نے کہا تو کرنل روڈس چونک پڑا۔

''ہاں۔ اس نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن تمہیں کیسے پتہ چلا۔ فون پر تو تم نے کہا تھا کہ تم رات کو ہی واپس آئی ہو''...... کرنل روڈس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں موجود میرے گروپ کے ایک آدمی نے مجھے یہ بات بتائی ہے لیکن اسے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ تم بتاؤ کیا ہے تفصیل''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو۔ فون کر کے ٹریسا سے خود ہی پوچھ لیتی''...... کرنل روڈس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کئی بار کر چکی ہوں اسے فون لیکن اس سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا ہے''...... ریٹا جولین نے کہا تو کرنل روڈس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پاکیشیائی نژاد ڈاکٹر محسن شیرازی سے بی آر فارمولا حاصل کرنے سے لے کر آخر میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے خاتمے تک کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا تو ریٹا جولین ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''اب یہ بتاؤ کہ کیا اس کے بعد تم نے ٹریسا سے ملاقات کی ہے''...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''اگر میں کہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں تو''۔ ریٹا جولین نے کہا تو کرنل روڈس اسے اس انداز میں دیکھنے لگا جیسے ریٹا جولین نے کوئی انہونی بات کہہ دی ہو۔

''لگتا ہے تم اس سے جیلس فیل کر رہی ہو جو ایسی بات کر رہی ہو۔ حالانکہ تم مجھ سے زیادہ اس کی مداح ہو''...... کرنل روڈس نے اس بار بڑی سنجیدگی سے کہا جیسے اسے ریٹا جولین کی بات سے بے حد کوفت ہوئی ہو۔

''میں اب بھی ٹریسا کی مداح ہوں۔ میں اس کی بے پناہ

ذہانت کی نہ صرف قائل ہوں بلکہ ذہنی طور پر بھی میں نے اسے اپنی استاد تسلیم کر رکھا ہے لیکن جس کا نام عمران ہے وہ مافوق الفطرت صلاحیتوں کا مالک انسان ہے اور یہ بات میں کسی صورت میں تسلیم نہیں کر سکتی کہ ٹریسا نے عمران اور اس کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس طرح جکڑ کر ہلاک کر دیا ہو۔ ایسا ہونا قطعی ناممکن ہے''۔ ریٹا جولین نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''ہونہہ۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔ انہوں نے واقعی رسیوں کھول لی تھیں اور وہ کسی بھی وقت ان رسیوں سے آزاد ہو سکتے تھے لیکن ٹریسا کی بے پناہ ذہانت نے ان کے اس اقدام کی بھی پیش بندی کر رکھی تھی۔ اس نے اس کمرے میں ایسا سسٹم نصب کرایا ہوا تھا کہ اس کے ایک بٹن دباتے ہی کمرے میں ایسی ریز پھیل جاتی جو ان سب کو فوراً بے حس و حرکت کر دیتی جبکہ اس نے اور اس کے ساتھیوں اس ریز سے بچاؤ کے لئے خصوصی انجکشنز لگائے ہوئے تھے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت میں رہائی حاصل نہ کر سکتے تھے اور مجھے خود ٹریسا نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے ان سب کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں تک برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کر دی ہیں اور آج تک ٹریسا کی دی ہوئی کوئی رپورٹ غلط ثابت نہیں ہوئی ہے''...... کرنل روڈس نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''اوکے۔ یہ بتاؤ کہ تمہاری اس سے جو بات چیت ہوئی ہے کیا وہ یہاں ریکارڈ ہوئی ہے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''تم اس ٹیپ میں موجود گفتگو کو وائس چیکر ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کرا دو وہاں یقیناً ٹریسا کی اصل آواز بھی فیڈ ہو گی۔ پھر چیکنگ کرو اس کے بعد تم بھی رزلٹ دیکھنا اور میں بھی دیکھوں گی''۔ ریٹا جولین نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ جس ٹریسا نے مجھے رپورٹ دی ہے وہ اصل ٹریسا نہیں تھا۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''تم شاید بھول رہے ہو کہ عمران کسی بھی انسان کی آواز اور لہجے کی فوری طور پر کامیاب نقل کرنے کا ماہر ہے اور اسے سوائے وائس چیکر ماسٹر کمپیوٹر کے اور کوئی چیک نہیں کر سکتا۔ اس لئے ممکن ہے کہ جس نے تم سے بات کی ہو وہ ٹریسا کی بجائے عمران ہو''...... ریٹا جولین نے کہا تو کرنل روڈس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے فوراً انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے پھر اس نے آپریشن سیکشن کو ریکارڈنگ چیک کرنے اور اس کا رزلٹ آفس میں بھیجنے کی ہدایات دینی شروع کر دیں۔

''اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں یہ شک آخر کیوں ہوا ہے۔ شک کی وجہ بتاؤ مجھے''...... کرنل روڈس نے رسیور رکھ کر ریٹا جولین سے

مخاطب ہو کر کہا۔

''شک کی وجوہات میں عمران کی ذہانت اور ثریا کا نہ ملنا دونوں باتیں ہی شامل ہیں۔ ثریا آفس سے غائب ہے اور اس کا اپنے آفس سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہے اور عمران اتنی آسانی سے مرنے والوں میں سے نہیں ہے اور جب اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود ہو تو یہ معاملہ سونے پہ سہاگے والا ہو جاتا ہے''۔ ریٹا جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیسے جانتی ہو۔ جہاں تک مجھے یاد ہے تم نے پاکیشیا میں کبھی کوئی مشن مکمل نہیں کیا ہے اور نہ ہی کبھی عمران سے ٹکرائی ہو''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''میں عمران کو کافی عرصے سے جانتی ہوں''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''لیکن کیسے''...... کرنل روڈس نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''تمہیں نہیں معلوم۔ تمہاری غیر موجودگی میں عمران ایک بار پہلے بھی یہاں آیا تھا۔ میرا اس سے ٹکراؤ ہوا تھا گو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں ڈارک اسکائی ایجنسی نہیں آئی تھی لیکن میرا گروپ چونکہ الگ تھا اور میں ڈارک ایجنسی کے ساتھ ساتھ دوسری ایجنسیوں کے لئے بھی کام کرتی ہوں اس لئے اس وقت میری اور میرے گروپ کی خدمات ایکریمیا کی ایک ایجنسی وائٹ

کراس نے حاصل کر رکھی تھیں۔ اسی دوران میرا اور میرے گروپ کا عمران سے ٹکراؤ ہوا لیکن وہ مجھے ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس لئے میں اس کے مزاج اور اس کے انداز سے بخوبی واقفیت ہے۔ اس کے تمام کارنامے باقاعدہ ڈسکس کئے جاتے تھے اور میرے گروپ کے ساتھی اسے مافوق الفطرت انسان ہونے کا درجہ دیتے تھے۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ بہرحال وہ ثریا جیسی عورت کے بس کا روگ نہیں ہے اور ثریا کا اس طرح اسے ہلاک کرنا ناممکن سی بات ہے''...... ریٹا جولین نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل روڈس کوئی جواب دیتا اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو ریٹا جولین جو بڑے بے تکلف انداز میں بیٹھی ہوئی تھی یکلخت سنبھل کر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی اور کرنل روڈس بھی سیدھا ہو گیا۔

''یس کم ان''...... کرنل روڈس نے اونچی آواز میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ اس نے فائل بڑے مؤدبانہ انداز میں کرنل روڈس کے سامنے رکھ دی۔

''اب تم جاؤ''...... کرنل روڈس نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا تو نوجوان نے اسے سلام کیا اور الٹے قدموں واپس چلا گیا اور دروازہ بند کر دیا تو کرنل روڈس نے فائل کھولی اور دوسرے لمحے اس کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا اور پھر اس نے مسکراتے ہوئے

فائل اٹھا کر ریٹا جولین کی طرف بڑھا دی۔

''کیا ہے''...... ریٹا جولین نے اس سے فائل لیتے ہوئے کہا۔

''رزلٹ رپورٹ ہے خود ہی دیکھ لو''...... کرنل روڈس نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں طنز تھا کیونکہ فائل میں موجود کمپیوٹر پرنٹڈ پیپر پر وائس چیکر ماسٹر کمپیوٹر کی رپورٹ درج تھی کہ ریکارڈنگ میں کرنل روڈس اور ٹریسا کی ہی آوازیں ہیں۔ ریٹا جولین نے فائل دیکھی اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر دی۔

''میرا خیال ہے اب شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی''...... کرنل روڈس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن مجھے ابھی بھی اس بات پر یقین نہیں آ رہا''۔ ریٹا جولین نے کہا تو کرنل روڈس بے اختیار ہنسنے لگا۔

''اب تم خواہ مخواہ خدشات کا شکار ہو رہی ہو۔ چھوڑو یہ سب۔ عمران ایک انسان تھا اور وہ ٹریسا کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے اور بس''...... کرنل روڈس نے کہا اور ریٹا جولین نے اس انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا جیسے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ کرنل روڈس کی تائید کر رہی ہو لیکن اس کے چہرے پر بدستور الجھن کے تاثرات نمایاں طور پر دکھائی دے رہے تھے۔

فولادی گیند ایک زور دار دھماکے سے پھٹی تھی اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف ٹریسا اور انتونیو بلکہ ان کے قریب کھڑے دونوں مسلح افراد کے بھی پرخچے اُڑ گئے تھے۔ عمران کے ساتھی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ عمران تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ صفدر بھی چونکہ رسیاں کھول چکا تھا اس لئے وہ بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''ان سب کی رسیاں کھول دو۔ جلدی''...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا اور اس نے ان کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب رسیوں سے آزاد کھڑے تھے۔

''باہر جاؤ اور جو دکھائی دے اسے گولی سے اُڑا دو لیکن خیال رکھنا کہ ان کے چہرے محفوظ رہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کے میک اپ کرنے پڑیں''...... عمران نے کہا اور صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر ٹریسا اور اس کے ساتھیوں ک

مشین گنیں اٹھائیں اور دروازے کی جانب بڑھ گئے۔

"رک جاؤ۔ میرے خیال میں ان کی جیبوں کا ابھار بتا رہا ہے کہ ان کے پاس مشین پسٹلز بھی موجود ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر واقعی ان تینوں کی جیبوں سے ایک ایک مشین پسٹل بھی برآمد کر لیا گیا۔ ایک مشن پسٹل اس نے اپنے پاس رکھا اور دو مشین پسٹل اس نے صالحہ اور جولیا کی طرف بڑھا دیئے۔ جولیا نے آگے بڑھ کر دروازے کا لاک ہٹایا اور دروازہ کھول کر اپنا سر باہر نکال کر دیکھا اور پھر ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کر کے تیزی سے ہال سے باہر نکل گئی۔ اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی باہر چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ یہ فولادی گیند کیا تھی"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ بلاسٹر بال تھی جو چھوٹی تو تھی لیکن اس کا بٹن پریس کر کے اسے بلاسٹ کیا جائے تو یہ کسی ہینڈ گرنیڈ کی طرح کام کرتی ہے۔ میں نے اس کا بٹن پریس کر کے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا جب میں نے دیکھا ثریا ہر صورت میں فائرنگ کرنا چاہتی ہے تو میں نے مجبوراً بلاسٹر بال ان کی طرف پھینک دی جس کے نتیجے میں وہ سب ہلاک ہو گئے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو صفدر نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران آوازیں سنتے ہی سمجھ گیا کہ آنے والی جولیا ہے۔

"کیا ہوا جولیا"...... عمران نے اس کے دروازے کے قریب پہنچتے ہی اندر سے آواز دے کر پوچھا۔

"مجھے تو حیرت ہو رہی ہے یہ خاصا بڑا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن یہاں صرف بیس آدمی موجود تھے۔ ان سب کو ہم نے ختم کر دیا ہے"۔ جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"انہیں ہلاک کرنے کے لئے تم نے فائرنگ تو نہیں کی"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے فائرنگ کرنے سے سب کو منع کر دیا تھا کیونکہ یہ جگہ گنجان آباد علاقے میں ہے اور یہ ہال کمرہ تو ساؤنڈ پروف ہے لیکن باہر کا کوئی حصہ ساؤنڈ پروف نہیں ہے اس لئے پہلے ہم نے انہیں بے ہوش کیا اور پھر ان کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا گیا"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا یہاں کوئی مشینری موجود ہے۔ میرا مطلب ہے کوئی کنٹرول روم"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہاں ایسا کچھ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تلاشی لینی تھی۔ شاید کوئی کام کی چیز مل جاتی"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"ہم نے ہر جگہ کی تلاشی لی ہے لیکن یہاں کچھ نہیں ہے۔ البتہ

ایک ٹرانسمیٹر ملا ہے“...... جولیا نے جواب دیا۔

”کہاں ہے ٹرانسمیٹر“...... عمران نے کہا تو جولیا نے جیکٹ کی جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

”اوہ۔ یہ تو فائیو فائیو تھری ٹرانسمیٹر ہے“...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اس کی کوئی خاصیت ہے کیا جو اسے دیکھ کر آپ خوش ہو رہے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ اس ٹرانسمیٹر سے کی جانے والی کال چیک نہیں کی جا سکتی ہے اور اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس ٹرانسمیٹر سے آواز کی چیکنگ بھی ممکن نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ اگر میں اس ٹرانسمیٹر سے ثریا یا انتونیو کی آواز میں بات کروں گا تو کوئی بھی مشینی سسٹم اس بات کا پتہ نہیں چلا سکے گا کہ ان کی آواز اصل تھی یا نقل“۔ عمران نے کہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر موجود فکسڈ فریکوئنسی دیکھنے لگا پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا اور ثریا کی آواز میں دوسری طرف کال دینے لگا۔

”یس۔ اوور“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ثریا بول رہی ہوں چیف سے بات کراؤ۔ اوور“...... عمران نے ثریا کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہولڈ آن کریں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یس۔ کرنل روڈس بول رہا ہوں۔ اوور“...... چند لمحوں بعد کرنل روڈس کی آواز سنائی دی۔

”ثریا بول رہی ہوں چیف۔ اوور“...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا لیکن آواز اور لہجہ ثریا کا ہی تھا۔

”یس ثریا۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کرنل روڈس نے کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں نے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دیا ہے چیف۔ اب میں نے آپ سے یہ پوچھنے کے لئے کال کی ہے کہ ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ اوور“...... عمران نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ کرنا کیا ہے۔ ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کرا دو۔ اوور“...... کرنل روڈس نے کہا۔

”اوکے ۔ چیف۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ثریا۔ تمہاری بے پناہ ذہانت کی وجہ سے ہی یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں ورنہ یہ فارمولا لے جاتے اور ہم کچھ بھی نہ کر سکتے اس لئے اس بار اس کارنامے پر تمہیں خصوصی طور پر بونس دیا جائے گا۔ اوور“...... کرنل روڈس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شکریہ چیف۔ اوور“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گڈ بائی“...... دوسری طرف سے کرنل روڈس نے کہا اور پھر

اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''سچ مچ اللہ تعالیٰ نے تمہارا ذہن خصوصی طور پر بنایا ہے''۔ تنویر نے بے اختیار تحسین بھرے لہجے میں کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''اور تمہارے دل کو''...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار ان سب کے کھلکھلاتے ہوئے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی بے اختیار ہنس دی حالانکہ وہ عمران کے اس فقرے کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی۔

''لیکن عمران صاحب۔ وہ فولادی بال کیسی تھی اور آپ کی جیب میں کیسے رہ گئی۔ کیا آپ کی انہوں نے تلاشی نہ لی تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں صفدر کو تفصیل بتا چکا ہوں۔ انہوں نے میری تلاشی لی تھی لیکن یہ بال چھوٹی تھی اور میں نے یہ خفیہ جیب میں چھپائی تھی اس لئے وہ اسے نہ نکال سکے تھے اور اس بال کے کمال کی تم سب کو تفصیل بتانی پڑے گی تو دل بلکہ جگر تھام کے سنو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

''لیکن اب ہم فارمولا کہاں سے حاصل کریں گے۔ کرنل مورگن نے کہا تھا کہ فارمولا نہ اس کے پاس ہے اور نہ ہی اس کے ہیڈ کوارٹر میں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی مسئلے والی بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اب کیا کریں۔ یہ مشن ضرورت سے زیادہ ہی طوالت اختیار کرتا جا رہا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''جو بھی ہے ہم اپنا مشن مکمل کئے بغیر واپس نہیں جائیں گے یہ بات طے ہے''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن اب اس بات کا پتہ کیسے چلے گا کہ فارمولا ہے کہاں''۔ صفدر نے کہا۔

''دیکھتے ہیں۔ فی الحال یہاں سے تو نکلو۔ ڈارک اسکائی ایجنسی کا سربراہ اب کرنل مورگن نہیں کرنل روڈس ہے لیکن کرنل مورگن ہی جانتا ہے کہ فارمولا کہاں ہے۔ اب ہمیں اسے تلاش کرنا ہے۔ وہ مل گیا تو ہمارے لئے فارمولے تک پہنچنا مشکل ثابت نہ ہوگا''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اوہ واقعی۔ تنویر نے درست ہی کہا تھا کہ تمہارا ذہن اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر ہی بنایا ہے۔ پھر اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''فی الحال تو تم ٹریسا اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر ان کی راکھ بناؤ۔ یہاں پر ہمیں ماسک میک اپ لازماً مل جائیں گے۔ میں تلاش کرتا ہوں اور پھر ہم ماسک میک اپ کر کے یہاں سے نکل جائیں گے اور اطمینان سے واپس اپنی رہائش گاہ پر جا کر کرنل مورگن کو تلاش کرنے کے لئے کوئی لائن آف ایکشن بنائیں گے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اب ڈارک اسکائی ہمارے پیچھے نہیں آئے گی''۔ صفدر نے کہا۔

''اسی لئے تو میں تم سب کو لے کر وہاں جا رہا ہوں کیونکہ اس وقت وہ سب سے محفوظ جگہ ہے۔ ڈارک اسکائی کے چیف کرنل روڈس کو رپورٹ مل چکی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشیں تک جلا کر راکھ بنا دی گئی ہیں تو وہ احمق ہی ہو گا جو اس رہائش گاہ کے بارے میں سوچتا پھرے گا۔ رہی بات ٹریسا اور اس کے ساتھی کہاں گئے تو یہ سوچنا اس کا کام ہے ہمارا نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اس بار عمران نے ناراک سے نکلنے کے لئے موٹر بوٹ یا لانچ میں سفر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ٹیکسیوں، چوری شدہ کاروں یا بسوں کے ذریعے سفر کرتے ہوئے وہ کہیں بھی پکڑے جا سکتے ہیں کیونکہ ڈارک اسکائی نے ان سارے علاقوں کی چیکنگ کرا رکھی ہو گی اور وہ ہر آنے جانے والے پر گہری نظر رکھے ہوں گے اس لئے بائے روڈ سفر کرنے کی بجائے اگر سمندری راستہ اختیار کیا جائے تو وہ زیادہ محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس وقت وہ ایک لانچ میں تھے جو سمندر میں تیزی سے سفر کرتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ عمران کو اس بات کا یقین تھا کہ ٹریسا اور انٹونیو کی موت زیادہ دیر چھپی نہ رہ سکے گی۔ ٹریسا کے خصوصی پوائنٹ سے نکل کر اس نے اور اس کے ساتھیوں نے رونالڈ کے ایک نئے ٹھکانے پر چند گھنٹے ریسٹ کیا تھا۔ رونالڈ نے اسے بتایا تھا کہ کرنل روڈس نے نہ صرف ڈارک ایجنسی کا چارج سنبھال لیا تھا بلکہ اس نے اپنی

نمبر ٹو ریٹا جولین کو بنا لیا ہے جس کا گروپ ایجنسی کا سب سے بڑا، طاقتور اور انتہائی حد تک فعال گروپ تھا۔ ریٹا جولین کے بارے میں عمران جانتا تھا۔ چونکہ ٹریسا اور انتونیو ہلاک ہو چکے تھے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ ریٹا جولین کو جیسے ہی ان کی ہلاکت کے بارے میں پتہ چلے گا وہ فوراً حرکت میں آ جائے گی۔ اس سے پہلے کہ ریٹا جولین کو ان کے بارے میں کچھ پتہ چلتا وہ کورانٹو پہنچنا چاہتے تھے۔ عمران نے طویل مشاورت کے بعد کورانٹو جانے کو ہی ترجیح دی تھی۔ اس نے خیال کے مطابق اسے کرنل مورگن کے بارے میں کورانٹو سے ہی پتہ چل سکتا تھا اس لئے اب وہ سب کورانٹو جا رہے تھے۔

''عمران صاحب۔ نجانے مجھے ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے اس بار آپ ٹارگٹ پر پہنچنے کی بجائے ادھر ادھر وقت ضائع کر رہے ہیں''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ وہ لانچ کے عرشے کے نیچے بنے ہوئے مخصوص کیبن میں موجود تھے۔ اوپر صرف لانچ چلانے والا اور اس کا ایک ہیلپر موجود تھا۔ چونکہ لانچ کھلے سمندر میں سفر کر رہی تھی اس لئے باہر بیٹھنے کی بجائے وہ سب کیبن میں آ کر بیٹھ گئے تھے۔ لانچ کے کپتان سے انہوں نے پہلے ہی معلوم کر لیا تھا کہ انہیں کورانٹو پہنچنے میں سات گھنٹے لگ جائیں گے۔ اس لئے سات گھنٹے باہر بیٹھ کر بور ہونے کی بجائے انہوں نے کیبن میں بیٹھنے کو ترجیح دی تھی۔

''کیا۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ہمارا مشن کورانٹو میں ہے اور ہم ادھر ادھر بھاگ دوڑ کر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں بلکہ صحیح معنوں میں کہوں تو ہم چھپتے پھر رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس بار اس کا دماغ کام ہی نہیں کر رہا۔ اس لئے یہ حال ہے''...... تنویر نے فوراً ہی کیپٹن شکیل کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے کیپٹن شکیل جو تم سوچ رہے ہو۔ ہم نے فارمولے کی مائیکرو فلم حاصل کرنی ہے جو اب کرنل مورگن کے کہنے کے مطابق نہ تو ہیڈ کوارٹر میں ہے اور نہ ہی کرنل مورگن کے پاس۔ اگر یہ کنفرم ہو جاتا کہ مائیکرو فلم ڈی ایس ہیڈ کوارٹر میں ہے تو ہم سیدھے وہاں پہنچ جاتے اور ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے وہاں سے مائیکرو فلم حاصل کر لیتے۔ کرنل مورگن کی باتوں سے لگ رہا ہے کہ فارمولا وہ حکومت کے حوالے کر چکا ہے اب اس نے فارمولا کس کے حوالے کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں اسے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے دوسرے ذرائع سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس میں بہت وقت لگ جائے گا اور عمران صاحب اس وقت کو بچاتا بچنا چاہتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''پھر بھی ہم جس انداز میں لانچ پر سفر کر رہے ہیں کیا اس کے بارے میں ڈارک اسکائی کو علم نہیں ہو گا۔ ہم جس طرف جا رہے ہیں وہاں بھی تو ڈارک اسکائی کے ایجنٹ موجود ہو سکتے ہیں''۔ تنویر

نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔تنویر کی بات درست ہو سکتی ہے۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ میرے ذہن میں تو یہ خیال ہی نہ آیا تھا۔ ٹاپو سے اگر ڈارک اسکائی کے ایجنٹوں کو اطلاع مل گئی کہ چھ افراد کا گروپ جس میں چار مرد اور دو عورتیں شامل ہیں کس لانچ میں گیا ہے اور ان کی منزل کیا ہے تو وہ ہمیں کسی جگہ بھی ٹریپ کر سکتے ہیں''...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔تنویر اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہوں کہ عمران اس طرح کھلے عام اس کی بات کی تائید کر سکتا ہے۔

''تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں بہرحال اس پہلو کا خیال رکھنا چاہئے''...... جولیا نے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ آپ نے بھی اس پہلو کو یکسر نظر انداز کر دیا ہو''......صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے کیا یہ سب اہم پہلو میں نے ہی سوچنے ہیں۔ کچھ تو رقیب روسیاہ، اوہ سوری رقیب روسفید کو بھی سوچنے دیا کرو''۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شٹ اَپ۔ اب تنویر کی وجہ سے تم اس طرح بات کر کے شرمندگی مٹا رہے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے اپنے طور پر صرف اتنا کیا ہے کہ لانچ کے کپتان کو وہاں کے مین ٹاپو ڈرنگ کی بجائے پہلے آنے والے ایک دوسرے

ٹاپو پرٹ پر رکنے کو کہا ہے لیکن دونوں کے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ نہیں ہے اور اگر ڈارک اسکائی وہاں پہنچ گئی تو لازماً وہ ادھر کا بھی خیال رکھے گا''......عمران نے کہا۔

''ویسے اگر ڈارک اسکائی کو معلوم ہو گیاتو وہ ہمیں راستے میں ہی میزائلوں سے بھی اڑا سکتی ہے''......صفدر نے کہا۔

''یہاں بے شمار لانچیں چلتی رہتی ہیں اور ہم بہرحال پیچھے موجود ہیں اس لئے ایسا ممکن نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہ ہیلی کاپٹر پر آئیں گے۔ سمندر میں لانچوں اور موٹر بوٹس کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ ڈائریکٹ ہم پر حملہ نہیں کریں گے بلکہ وہ ٹاپو پر ہمارا انتظار کرے گا''......عمران نے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اب سوائے صبر کرنے کے اور کیا ہو سکتا ہے''......عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر ڈارک اسکائی کا کوئی گروپ ان دونوں ٹاپوؤں پر پہنچ گیا ہے تو ہم تیسرے ٹاپو وناٹی پر بھی تو جا سکتے ہیں۔ یہ ٹاپو ان دونوں ٹاپوؤں سے خاصا دور ہے لیکن کورانٹو کے ساحل کے قریب۔ میرے خیال میں اب تو وہاں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا''۔ صفدر نے کہا۔

''یہ تو ہمارا خیال ہے لیکن یہاں سے اسے کنفرم کرنے کا بھی کوئی ذریعہ نہیں ہے''......عمران نے کہا۔

"آپ کے پاس ٹرانسمیٹر ہے۔ آپ اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے براہ راست ڈارک اسکائی کے چیف کرنل روڈس سے بات کر سکتے ہیں"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن کس کی آواز اور لہجے میں بات کروں۔ کیا میں اپنی اصل آواز اور لہجے میں بات کروں۔ جس ٹرانسمیٹر سے آواز چیک نہیں کی جا سکتی وہ تو میں وہیں چھوڑ آیا ہوں ورنہ اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے بھی ہمیں ٹریک کیا جا سکتا تھا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کسی اور ایجنسی کے سربراہ کی آواز اور لہجے میں اس سے بات کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"کیا بات کر رہے ہو۔ دوسری ایجنسی کے سربراہ کو کرنل روڈس کی ذاتی فریکوئنسی کا کیسے علم ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے واقعی اس نے غلط بات کر دی ہو۔

"ایک اور حل ہے عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم کسی ٹاپو پر رک جائیں۔ لانچ کو بھی جبراً وہاں روک لیا جائے اور چند گھنٹے وہاں گزارنے کے بعد پرٹ ٹاپو پر جائیں تو لازماً وہاں چیکنگ ختم ہو چکی ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور اگر انہوں نے بلانچوں پر اردگرد چیکنگ شروع کر دی تو ہم بے بس چوہوں کی طرح مارے جا سکتے ہیں"...... عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم خود بتاؤ کہ کیا کرنا چاہئے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے بتانے سے کیا ہو گا۔ وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہیلپر کیبن میں آ گیا۔

"کیپٹن آرنڈ پوچھ رہا ہے جناب کہ آپ پرٹ میں ہی اتریں گے یا ڈرنگ جانا پڑے گا۔ کیونکہ پرٹ تو ویران ٹاپو ہے۔ وہاں سے آپ کو سواری بھی نہیں ملے گی"...... اس ہیلپر نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام فشر ہے جناب"...... ہیلپر نے کہا۔

"تو فشر یہ بتاؤ کہ کیا تمہارا کیپٹن آرنڈ وہاں ہمارے لئے کسی سواری کا انتظار کر سکتا ہے۔ ہم اس کا معاوضہ اور انعام علیحدہ دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جناب یہاں سے تو نہیں ہو سکتا"...... فشر نے کہا۔

"کیوں کیا لانچ میں ایمرجنسی ٹرانسمیٹر موجود نہیں ہوتا کہ خطرے کی صورت میں کال کی جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو ہے جناب۔ لیکن اب بوٹ والوں کے پاس تو ٹرانسمیٹر نہیں ہیں"...... فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ٹرانسمیٹر سے تم کس سے رابطہ کرتے ہو"...... عمران نے

پوچھا۔

''نیول ہیڈکوارٹر سے جناب۔ وہاں ہم خصوصی طور پر ایس۔ او۔ ایس پیغام دیتے ہیں تو وہ بات کرتے ہیں اور ہم خطرے کی نوعیت بتاتے ہیں تو وہ ہماری مدد کے لئے فوری طور اقدامات کرتے ہیں''...... فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس ڈرنگ اور پرٹ کے علاوہ بھی کوئی ٹاپو ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں ایک اور ٹاپو ہے ونائی۔ لیکن وہاں لانچ نہیں رک سکتی کیونکہ وہ سرکاری ٹاپو ہے''...... فشر نے کہا۔

''وہ کہاں ہے۔ کیا ڈرنگ سے آگے یا پیچھے''...... عمران نے پوچھا۔

''پرٹ اور ڈرنگ کے درمیان''...... فشر نے کہا۔

''پھر تم ہمیں پرٹ میں ہی ڈراپ کر دینا۔ سواری کا بندوبست ہم خود کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... فشر نے کہا اور واپس چلا گیا۔

''میرا خیال تھا کہ آپ اس ونائی پر رکیں گے لیکن آپ نے شاید پھر ارادہ بدل دیا ہے''...... صفدر نے فشر کے جانے کے بعد کہا۔

''ہاں اس لئے کہ اگر ڈارک اسکائی کا کوئی گروپ وہاں پہنچ بھی گیا تب بھی وہ پرٹ کی طرف توجہ نہ دے گا۔ ڈرنگ کے ساتھ

ساتھ وہ گروپ زیادہ سے زیادہ ونائی پر چیکنگ کرائے گا کیونکہ پرٹ ایسا ٹاپو ہے جہاں کوئی لانچ رکتی ہی نہیں اور نہ ہی وہاں سے سواری کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اس لئے کیپٹن آرنلڈ کو یقین نہ آ رہا تھا کہ ہم واقعی پرٹ میں ہی اتریں گے''...... عمران نے کہا اور صفدر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن عمران صاحب۔ فرض کیا کہ ہم پرٹ پر اتر کر آ گئے کیسے جائیں گے۔ کوئی پلان ہے آپ کے ذہن میں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اور کوئی صورت نہیں کہ ہم وہاں کسی پرائیویٹ سروس سے ہیلی کاپٹر حاصل کریں اور اس ہیلی کاپٹروں پر کورانٹو پہنچ جائیں اب بھی ایک راستہ نظر آ رہا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور سب خاموش ہو گئے۔ پھر ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے وہ وقت گزار رہے تھے کہ فشر نے آ کر پرٹ ٹاپو قریب آنے کا بتایا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت اوپر پہنچ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی لانچ ایک ویران ٹاپو پر پہنچ کر رک گئی۔

''سنو تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے اس لانچ چلانے والے سے کہا۔

''میرا نام کیپٹن آرنلڈ ہے جناب''...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اب تم ڈرنگ جاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ وہاں سے ہم نے فیول ڈلوانا ہے اور پھر اگر وہاں سے سواریاں مل گئیں تو ہم فوراً واپس چلے جائیں گے ورنہ کل جائیں گے"...... کیپٹن آرنلڈ نے کہا۔

"لیکن تم خالی لانچ لے کر وہاں جاؤ گے تو کیا تم سے پوچھا نہیں جائے گا کہ تم خالی لانچ لے کر کیوں آئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں کہہ دوں گا جناب کہ پسنجر پرٹ ٹاپو پر اتر گئے ہیں"۔ کیپٹن آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔تم نے انہیں ہمارے بارے میں کچھ نہیں بتانا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن پھر ہم کیا جواب دیں گے جناب"...... کیپٹن آرنلڈ نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر تم اس بات کو چھپانا چاہو تو پھر تمہارا کیا جواب ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"جناب پھر تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم لانچ مرمت کرانے آئے ہیں کیونکہ ڈرنگ میں لانچیں مرمت کرنے والے زیادہ ماہر ہیں اور اکثر لانچیں مرمت کے لئے یہیں لائی جاتی ہیں"...... کیپٹن آرنلڈ نے جواب دیا تو عمران نے جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور کیپٹن آرنلڈ کی طرف بڑھا دی۔

"یہ تم رکھ لو اور یہی جواب دینا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن

آرنلڈ نے جلدی سے گڈی جھپٹ لی۔

"جناب۔ آپ واقعی بے حد فیاض ہیں۔ پہلے کرایہ بھی آپ نے منہ مانگا دے دیا ہے اور اب یہ اتنی بڑی مالیت کی گڈی۔ آپ کے تو ہم خادم ہیں۔ آپ حکم کریں۔ کوئی مسئلہ ہو تو مجھے بتائیں۔ ہم تو یہاں کے کیڑے ہیں جناب"...... کیپٹن آرنلڈ نے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے دشمن ہو سکتا ہے کہ ٹاپو پر موجود ہوں اور ہم نے ان سے چھپ کر کسی ایسی جگہ پہنچنا ہے جہاں ایک دو روز رہ سکیں تاکہ ہمارے دشمن ناکام ہو کر واپس چلے جائیں اور ہم اپنا کام کر سکیں۔ اگر تم ہمارا یہ مسئلہ حل کر سکتے تو اتنی مالیت کی ایک اور گڈی تمہیں مل سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب۔ پھر آپ یہاں نہ اتریں۔ ہمارے ساتھ چلیں۔ ہم لانچ کو ڈرنگ ٹاپو لے جانے کی بجائے چکر کاٹ کر سیدھا برجم لے جائیں گے۔ یہ کورانٹو کے ساتھ کا علاقہ ہے یہ ٹاپو تو نہیں ہے لیکن سمندری حصے میں کورانٹو سے قدرے کٹا ہوا ہے۔ ڈرنگ سے زیادہ وہاں لانچ مرمت کرنے والی ورکشاپیں ہیں۔ وہاں سے آپ کو ٹیکسیاں مل جائیں گی اور نفر آپ کے ساتھ جائے گا۔ یہ آپ کو برجم شہر پہنچا دے گا۔ وہاں آپ اگر رہائش رکھنا چاہیں تو یہ اس کا بھی انتظام کر دے گا۔ یہ آپ کو بلیو شارک ہوٹل پہنچا دے گا۔ بلیو شارک ہوٹل کے مالک ہیرس خاصا با اثر آدمی ہے۔ وہ اس

پورے علاقے کا بادشاہ ہے۔ اس سے اگر آپ بات کر لیں تو پھر یہاں آپ کے دشمن آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے“...... کیپٹن آرنلڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے چلو وہاں پہنچ کر تمہیں دوسری گڈی مل جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر آپ ابھی باہر نہ آئیں بلکہ آپ نیچے کیبن میں چلے جائیں“...... کیپٹن آرنلڈ نے کہا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت دوبارہ کیبن میں پہنچ گیا تو لانچ ایک بار پھر حرکت میں آ گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک بار پھر کیبن میں آ گئے۔ چونکہ طویل سفر تھا اس لئے انہوں نے اب کیبن میں ہی ریسٹ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ پھر سات گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ برجم پہنچ گئے۔ کیپٹن آرنلڈ کا ساتھی فشر نے انہیں لے کر ایک ویران سڑک پر آ گیا۔ اس نے اپنے سیل فون سے کسی کو فون کر کے ایک بند باڈی والی ویگن منگوائی اور پھر وہ سب اس بند باڈی والی ویگن میں سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔ ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ بلیو شارک ہوٹل پہنچ گئے اور پھر ہیرس تک جب کیپٹن آرنلڈ کا نام پہنچا تو اس نے انہیں فوراً اپنے پاس بلا لیا اور کیپٹن آرنلڈ کا نام سنتے ہی اس نے انہیں فوری طور پر نہ صرف دو خالی کاریں مہیا کر دی تھیں بلکہ ایک رہائشی کوٹھی بھی انہیں دے دی لیکن عمران اپنے ساتھیوں سمیت بجائے کوٹھی میں جانے کے اس طرف کو بڑھ گیا جہاں کے بارے

میں انہیں ورکشاپ والوں نے بتایا تھا کہ ایک ہیلی کاپٹروں کی ایک پرائیویٹ کمپنی موجود ہے۔ اس کے ساتھی ایک کار میں آ سکتے تھے۔ لیکن عمران نے دو کاریں اس لئے لی تھیں کہ اگر راستے میں کسی ایک کار میں کوئی گڑبڑ ہو تو فوری طور پر دوسری کار استعمال میں لائی جا سکے کیونکہ عمران کو معلوم تھا کہ اس چھوٹے سے علاقے میں ڈارک اسکائی کے ایجنٹوں کی موجودگی کی وجہ سے وہ ہر وقت خطرے میں گھرے رہیں گے لیکن دونوں کاریں پرائیویٹ کمپنی پہنچ گئیں اور عمران نے کمپنی کے مینجر سے مل کر ایک ہیلی کاپٹر ہائر کیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ سب ہیلی کاپٹروں میں سوار کورانٹو کی جانب اُڑے جا رہے تھے۔

”عمران صاحب اب کیا کرنا ہے اور اب آپ کہاں جائیں گے“...... ہیلی کاپٹر کی عقبی سیٹ پر موجود کیپٹن شکیل نے پائلٹ سیٹ پر موجود عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ سب ایک ہی ہیلی کاپٹر میں موجود تھے۔

”ابھی تو کورانٹو جانا ہے تاکہ ہیلی کاپٹر وہاں چھوڑا جائے اس کے بعد جہاں سینگ سائے وہیں پر چلے جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب ہمیں کورانٹو کے اس حصے کی طرف جانا چاہئے جہاں ڈارک اسکائی کا ہیڈکوارٹر موجود ہے۔ اس ہیڈکوارٹر سے ہی شاید ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ بی آر میزائل کا فارمولا کہاں ہے یا

کرنل مورگن کہاں چھپا ہوا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”تاکہ اس دوران ڈارک اسکائی کا چیف کرنل روڈس ٹرانسمیٹر پر وہاں ہر طرف ریڈ الرٹ بھی کر دے اور ہوسکتا ہے کہ ان کے گن شپ ہیلی کاپٹر بھی ہمارے مقابلے میں آجائیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ، لیکن اسے کیسے فوراً معلوم ہوسکتا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ہمیں ہیڈکوارٹر جانے کے لئے اس چھوٹے سے شہر کے اوپر سے گزرنا پڑے گا اور اتنے بڑا ہیلی کاپٹر نیچے سے خاصا بڑا نظر آتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر تمہارا کیا ارادہ ہے“...... جولیا نے کہا۔

”میرا ارادہ تو پختہ ہے۔ صفدر چونکہ خطبہ نکاح یاد نہیں کر رہا اس لئے اب مجھے لگتا ہے کہ اسے زبردستی خطبہ نکاح یاد کرانا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔ اس کا ذہن ایک بار پھر پٹڑی سے اترنے لگا تھا۔

”بکواس مت کرو۔ اس وقت ہم انتہائی خطرے میں ہیں“۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تو پھر خطبہ نکاح بعد میں پڑھوالیں گے۔ نکاح تو ہوسکتا ہے۔ دو گواہ موجود ہیں۔ کیوں تنویر“...... عمران نے کہا۔ بھلا وہ کہاں باز آنے والا تھا۔

”شٹ اپ“......تنویر نے کہا۔

”لو اس نے تو شٹ اپ کر دیا۔ اب تم بتاؤ کیا کریں“۔ عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے کرو نکاح تاکہ ہمیشہ کے لئے اس عذاب سے جان چھوٹ جائے“...... جولیا نے کہا شاید وہ اب جھلاہٹ کے عروج پر پہنچ گئی تھی اس لئے اس نے بغیر کسی جھجک کے بات کر دی تھی۔

”سوری۔ فضاء میں نکاح پڑھ لیا تو باقی ساری عمر فضاء میں ہی رہنا پڑے گا۔ اس لئے فی الحال اتنا ہی کافی ہے کہ تم رضامند ہوگئی ہو“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے قدرے ناگوار لہجے میں کہا۔ یقیناً اسے جولیا کے اس بے باک انداز میں جواب سے کوفت ہوئی تھی۔

”عمران صاحب۔ آپ نے کورانٹو میں کہاں جانا ہے۔ کیا وہاں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں ہم چھپ سکیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہم بجائے مغرب میں کورانٹو کی طرف جانے کے چکر کاٹ کر مشرق کی طرف آگے بڑھیں گے اور کورانٹو کے مشرق میں تقریباً اسی کلو میٹر پر ایک اور قصبہ ہے ٹوریو۔ وہاں پہنچیں گے۔ وہاں سے ہم آسانی سے کورانٹو میں کسی بھی حیثیت سے پہنچ سکتے ہیں“۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے طویل سفر کے بعد ایک بڑے شہر کے آثار نظر آنے شروع ہو گئے تو وہ سب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔ عمران نے یہاں بھی ہیلی کاپٹر

کو شہر سے پہلے کھیتوں کے اندر درختوں کے ایک ذخیرے کے درمیان قدرے کھلے حصے میں اتار دیا۔ پھر اس نے اس کے انجن کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنی شروع کر دی۔ وہ ہیلی کاپٹر کا انجن خراب کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے فوری طور پر اڑایا نہ جا سکے اور اس کے بعد وہ درختوں کے اس ذخیرے سے نکلے اور پیدل شہر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

تقریباً ایک گھنٹے تک پیدل چلنے کے بعد وہ شہر میں داخل ہو گئے۔ شہر خاصا بڑا تھا۔ اس لئے جلد ہی انہیں ایک رہائشی ہوٹل نظر آ گیا اور انہوں نے اس رہائشی ہوٹل میں کمرے لے لئے تاکہ یہاں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ آگے جانے کی منصوبہ بندی کر سکیں۔ کمروں میں پہنچ کر انہوں نے صرف چیننگ کی اور پھر وہ سب عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔ عمران نے ہوٹل سروس کو فون کر کے سب کے لئے کھانا منگوایا تھا۔ پھر کھانا کھانے کے بعد وہ کافی پی رہے تھے کہ اچانک عمران کو محسوس ہوا کہ اس کا سر تیزی سے بھاری ہوتا جا رہا ہے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اس کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کے منہ سے نکلنے والی ایسی ہی آوازیں پڑیں اور پھر اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑتے چلے گئے۔

ریٹا جولین اپنے آفس میں موجود تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد کرنل روڈس نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے گروپ کی تلاش کا ٹاسک دے دیا تھا۔ کرنل روڈس نے بتایا تھا کہ عمران کے کہنے کے مطابق ڈی ایس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کے لئے ان کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ بھی آیا ہوا ہے اور اس گروپ کے بارے میں عمران نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ کورانٹو میں موجود ہے۔ ریٹا جولین نے اپنے آفس میں آ کر فوری طور پر اپنے سارے گروپ کو ہر طرف پھیلا دیا تھا جو نہ صرف پورے کورانٹو میں پھیل گئے تھے بلکہ انہوں نے سی پورٹ اور ارد گرد موجود چھوٹے ٹاپوؤں پر بھی چیکنگ کر لی تھی۔ دو روز گزر گئے تھے لیکن ابھی تک کسی جانب سے بھی اسے کوئی رپورٹ نہ ملی تھی۔ جس پر ریٹا جولین کو یقین ہو گیا تھا کہ عمران نے جان بچانے کے لئے یقیناً ٹریسا اور انتونیو

کے سامنے جھوٹ بولا تھا۔ وہ اپنے کام میں مصروف تھی کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ریٹا جولین بول رہی ہوں''...... اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اولیور بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیوں فون کیا ہے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''مادام ابھی ابھی ایک اطلاع ملی ہے کہ ایک خالی لانچ کو ٹاپو پر آنے کی بجائے آگے ورکشاپوں کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے تو میں وہاں پہنچ گیا اور مادام۔ وہاں سے خبر ملی ہے کہ ایک عورت اور چار مردوں کا ایک گروپ مرمت ہونے والی ایک لانچ سے اترا اور لانچ کے ایک آدمی کو ساتھ لے کر مرمت کرنے والوں کی بند باڈی والی وین میں بیٹھ کر شہر چلا گیا ہے۔ میں نے جب وہاں سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ یہ گروپ شہر کے سب سے بدنام ہوٹل بلیو شارک گیا ہے۔ اس ہوٹل کا مالک اس شہر کا سب سے بڑا بدمعاش ہیرس ہے۔ میں نے ان لوگوں کے حلیئے اور قدوقامت کے بارے میں معلوم کر لیا ہے۔ قدوقامت سے پاکیشیائی ایجنٹ ہی لگتے ہیں''...... اولیور نے کہا۔

''اوہ، اوہ۔ یہ واقعی وہی لوگ ہوں گے اور انہیں کسی نہ کسی

طرح معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ چکر چلایا ہے تاکہ ہم یہاں ان کا انتظار کرتے رہ جائیں۔ تم تمام ساتھیوں کو ساتھ لے کر چیک پوسٹ پر پہنچو۔ فوراً''...... ریٹا جولین نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریٹا جولین نے رسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے اٹھی اور میز کے پیچھے سے نکل کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ باہر کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا اسے دیکھ کر وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''مارش''...... ریٹا جولین نے اس نوجوان کو دیکھ کر کہا۔

''یس مادام''...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جانسن کہاں ہے''...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

''وہ باہر موجود ہے مادام''...... مارش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''اسے بلاؤ یہاں اور اسے کہو کہ دس مسلح آدمی اور دو خالی جیپیں لے کر یہاں آئے۔ دشمن ایجنٹوں کے ٹھکانے کا پتہ چل گیا ہے اور ہم نے فوراً وہاں چھاپہ مارنا ہے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''یس مادام۔ میں کال کرتا ہوں انہیں''...... مارش نے کہا اور تیزی سے اس آفس کی طرف بڑھ گیا جہاں سے ریٹا جولین باہر آئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آ گیا۔

''وہ حاضر ہو رہے ہیں مادام''...... مارش نے کہا اور ریٹا جولین

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جانسن اپنے دس ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا اور ان کے کچھ ہی دیر بعد چار جیپیں بھی وہاں پہنچ گئیں جن میں سے دو خالی جیپیں تھیں اور دو میں مسلح افراد موجود تھے۔ جانسن لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا مقامی آدمی تھا۔ وہ جلدی سے جیپ سے اترا اور اس نے ریٹا جولین کو سلام کیا۔ باقی مسلح آدمی بھی گاڑیوں سے اتر کر اس کے سامنے قطار بنا کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھی اسے سلام کیا۔

''آؤ میرے ساتھ''...... ریٹا جولین نے کہا اور اسے لے کر وہ اس کمرے میں پہنچ گئی جس میں اس نے اولیور کی کال وصول کی تھی۔

''یہاں کوئی بلیو شارک ہوٹل ہے''...... ریٹا جولین نے کرسی پر بیٹھ کر جانسن کو سامنے موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ انتہائی بدنام ہوٹل ہے''...... جانسن نے کہا۔

''اس کا مالک ہیرس ہے''...... ڈارک اسکائی نے کہا۔

''یس مادام۔ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں جناب۔ بڑے بڑے افسران اس سے ملتے رہتے ہیں''...... جانسن نے کہا۔

''ہم سے بڑا افسر اور کوئی نہیں ہے سمجھے۔ یہ سمجھ لو کہ پریذیڈنٹ کے بعد میرا عہدہ ہے۔ اس لئے آئندہ ایسی بات منہ سے مت نکالنا''...... ریٹا جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی مادام''...... جانسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر مزید مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''سنو۔ پاکیشیائی دشمن ایجنٹ جن کی تعداد چھ ہے اور جن میں دو عورتیں بھی شامل ہے یہاں سے خفیہ طور پر گزر کر بلیو شارک ہوٹل پہنچے ہیں اور یقیناً اس ہیرس نے انہیں پناہ دی ہو گی۔ یہ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اگر ہم نے ویسے ہی جا کر وہاں چھاپہ مار دیا تو انہیں خبر ہو جائے گی اور وہ چکنی مچھلی کی طرح ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ پہلے ان کے بارے میں پوری تفصیل معلوم ہو جائے پھر ان کو گھیرا جائے اور اس انداز میں چھاپہ مارا جائے کہ آخری لمحے تک انہیں ہمارے بارے میں یا چھاپے کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔ تم بتاؤ کہ کیا کرنا چاہئے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''مادام آپ کو وہاں جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ آپ کی توہین ہے اور آپ کی یہ بات بھی درست ہے کہ ہمارے وہاں پہنچنے کا ان لوگوں کو علم ہو جائے گا۔ پہلے ہم وہاں موجود اپنے ایک مخبر سے اس بارے میں پوری تفصیل حاصل کر لیتے ہیں اس کے بعد آپ جیسے حکم دیں گی ویسے ہی ہو گا''...... جانسن نے کہا۔

''کیا وہ مخبر ہیرس کے راز لیک آؤٹ کر دے گا''...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

’’یس مادام۔ وہ انتہائی بااعتماد مخبر ہے‘‘...... جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’تو بلاؤ اسے۔ لیکن کیسے بلاؤ گے۔ اگر کسی کو پتہ چل گیا تو پھر وہ لوگ ہاتھ سے نکل جائیں گے‘‘...... ریٹا جولین نے کہا۔

’’نہیں مادام میں فون پر اس سے رابطہ کرتا ہوں‘‘...... جانسن نے کہا اور ریٹا جولین نے اثبات میں سر ہلا دیا تو جانسن نے اٹھ کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو‘‘...... ریٹا جولین نے کرخت لہجے میں کہا تو جانسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

’’بلیو شارک ہوٹل‘‘...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

’’رافیل سے بات کراؤ‘‘...... جانسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

’’کون بول رہا ہے‘‘...... دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا گیا۔

’’گرین لائن بول رہا ہوں‘‘...... جانسن نے بھی کرخت لہجے میں کہا۔

’’ہولڈ کرو‘‘...... اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ

پہلے کی نسبت کم کرخت تھا۔

’’رافیل بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد ہی ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

’’گرین لائن بول رہا ہوں‘‘...... جانسن نے کہا۔

’’اوہ اوہ۔ حکم جناب‘‘...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مودبانہ ہو گیا۔

’’میں مادام ریٹا جولین کے پاس ہوں تم بغیر کسی کو بتائے فوراً یہاں پہنچو۔ فوراً‘‘...... جانسن نے کہا۔

’’حکم کی تعمیل ہو گی جناب‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جانسن نے رسیور رکھا اور اٹھ کا کر باہر چلا گیا۔ شاید وہ اپنے آدمیوں کو رافیل کی آمد کے بارے میں بتانے گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’وہ کیسے آئیں گے‘‘...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

’’جیپ پر مادام‘‘...... جانسن نے جواب دیا اور ریٹا جولین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا اور چہرے مہرے سے وہ کوئی چھٹا ہوا غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے جانسن اور ریٹا جولین کو سلام کیا اور ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

’’بیٹھو‘‘...... ریٹا جولین نے کہا تو رافیل سہمے ہوئے انداز میں

کرسی پر بیٹھ گیا۔

''جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں سمجھے کیونکہ ہمارے پاس حتمی اطلاعات موجود ہیں۔ تمہیں صرف اس لئے بلایا گیا ہے کہ تم سے کنفرمیشن کی جا سکے''...... ریٹا جولین نے سرد لہجے میں کہا۔

''لیس مادام۔ میں جانتا ہوں مادام اور ویسے بھی بھلا آپ سے کوئی بات کیسے چھپ سکتی ہے''...... رافیل نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''تمہارے باس ہیرس کے پاس ایک گروپ پہنچا ہے جس میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں۔ اس گروپ کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ اسے کہاں رکھا گیا ہے''۔ ریٹا جولین نے کہا۔

''اوہ۔ مادام یہ گروپ باس ہیرس کے پاس پہنچا تھا۔ انہوں نے باس ہیرس کو دارالحکومت کے بڑے مشہور ترین سینڈیکیٹ کے سربراہ کیپٹن آرمڈ کا نام لیا اور اس سے ایک رہائش گاہ طلب کی۔ اس کے ساتھ دو کاریں بھی۔ چنانچہ ہیرس نے انہیں دو کاریں بھی دے دیں اور ساتھ ہی ویسٹ کالونی میں ایک رہائش گاہ بھی دے دی۔ اس رہائش گاہ کا نمبر اٹھارہ ہے سر''...... رافیل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ اب کہاں ہیں''...... ریٹا جولین نے اس بار انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مادام۔ باس جانسن کی جب کال آئی تھی تو وہ کاروں میں

بیٹھ کر جا رہے تھے۔ وہ یقیناً اس رہائش گاہ پر ہی گئے ہوں گے''...... رافیل نے کہا۔

''کیا تم نے وہ رہائش گاہ دیکھی ہوئی ہے''...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

''جی ہاں مادام۔ بہت اچھی طرح دیکھی ہوئی ہے''...... رافیل نے کہا۔

''کیا اس میں کوئی خفیہ راستہ بھی ہے''...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

''نہیں مادام۔ اس کے چاروں طرف سڑکیں ہیں''۔ رافیل نے کہا۔

''اوکے۔ آؤ ہمارے ساتھ''...... ریٹا جولین نے اٹھتے ہوئے کہا تو جانسن اور رافیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد چار جیپیں تیزی سے شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ سب سے آگے والی جیپ میں ریٹا جولین، جانسن اور رافیل موجود تھے۔ ریٹا جولین نے اپنے آدمیوں کو خصوصی ہدایات دے دی تھیں۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ آج اس کے ہاتھوں سے پاکیشیائی ایجنٹ بچ کر نہ جا سکیں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد جیپیں ایک کالونی میں داخل ہوئیں اور پھر رافیل کی نشاندہی پر ایک کافی بڑی کوٹھی کے قریب پہنچ کر جیپ روک دی گئی۔ باقی جیپیں بھی اس کے پیچھے رک گئیں۔

یہ کوٹھی خاصی بڑی تھی اور اس کے چاروں طرف واقعی سڑکیں تھیں۔ درمیان میں یہ کوٹھی تھی۔ اسی لمحے ریٹا جولین کے آدمی جیپوں سے اتر کر تیزی سے اس کوٹھی کے چاروں طرف پھیلتے چلے گئے اور پھر دو اطراف سے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی گئی۔ کوٹھی کا گیٹ بند تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد گیٹ اندر سے کھلا اور جانسن دوڑتا ہوا ریٹا جولین کی جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔ ریٹا جولین جیب سے نیچے اتر آئی۔

''مادام کوٹھی میں صرف ایک مقامی آدمی ہے اور وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ نہ یہاں کاریں ہیں اور نہ ہی پاکیشیائی ایجنٹ''۔ جانسن نے کہا۔

''اوہ اوہ پھر وہ کاروں میں بیٹھ کر کہاں چلے گئے''...... ریٹا جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک اس کے کانوں میں ہیلی کاپٹر کی آواز پڑی تو ریٹا جوئین اور باقی افراد نے بے اختیار چونک کر اوپر کی طرف دیکھا۔

''ارے ارے یہ تو کسی پرائیویٹ کمپنی کا ہیلی کاپٹر ہے''۔ ریٹا جولین نے یکلخت بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ یہ ہیلی کاپٹر بلیومون کمپنی کا ہے''...... جانسن نے کہا۔ اسی لمحے کوٹھی کی سائیڈوں سے ان کے آدمی دوڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے۔

''اوہ اوہ ویری بیڈ۔ اوہ یہ واقعی ان کی ہی کارروائی ہے''۔ ریٹا جولین اسکائی نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا ہوا مادام''...... جانسن نے کہا۔

''وہ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ اپنے ساتھیوں سمیت کاروں میں سوار ہو کر یہاں آنے کی بجائے ہیلی کاپٹر رینٹ پر دینے والی کمپنی کے ہیڈکوارٹر چلے گئے اور ہم احمقوں کی طرح ادھر دوڑے چلے آئے۔ اب وہ ہیلی کاپٹر پر سیدھے کورانٹو پہنچ جائیں گے۔ یہ۔ یہ۔ یہ ضرور عمران ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست ہے۔ یہ عمران ابھی زندہ ہے۔ وہ واقعی شیطان ہے۔ اوہ اوہ ایک منٹ۔ اوہ، ہاں۔ اب بھی ان کا تعاقب ہوسکتا ہے''...... ریٹا جولین نے بات کرتے کرتے یکلخت چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور تیزی سے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ریٹا جولین کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... ریٹا جولین نے چیخ چیخ کر کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ جیرالڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''میں کورانٹو بندرگاہ سے بول رہی ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹ ایک پرائیویٹ کمپنی کا ہیلی لے کر فرار ہو رہے ہیں۔ وہ شاید کورانٹو پہنچیں۔ تم چیف سے کہہ کر گن شپ ہیلی کاپٹر لے کر ان کے پیچھے

جاؤ اور ان کے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دو اور سنو۔ کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ فوراً۔ اوور''...... ریٹا جولین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو ریٹا جولین نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور واپس جیب میں رکھ لیا۔

''یہاں کوئی کوئی ہیلی کاپٹر مل سکتا ہے''...... ریٹا جولین نے جانسن سے کہا جو اس دوران خاموش کھڑا رہا تھا۔

''یس مادام۔ میرے پاس ہنگامی صورت حال کے لئے دو ہیلی کاپٹر ہیں''...... جانسن نے کہا۔

''اوہ، اوہ جلدی کرو۔ واپس چلو۔ ہم نے فوراً ان کے پیچھے جانا ہے۔ فوراً''...... ریٹا جولین نے کہا اور جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ تیزی سے ریٹا جولین کے ساتھ باہر نکلتا چلا گیا۔

جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح بار بار عمران کے ذہن میں بھی روشنی کے نقطے چمکنے لگے اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا۔

اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر گھوم گئے جب وہ ہوٹل کے کمرے میں ساتھیوں سمیت کھانا کھانے کے بعد کافی پی رہا تھا کہ اچانک اس کا سر بھاری ہونا شروع ہو گیا تھا اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ پوری طرح ہوش میں آنے پر اس نے دیکھا کہ وہ ایک خاصے بڑے تہہ خانے میں موجود ہے۔ اس کے جسم کو کرسی پر رسیوں سے باندھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے گردن گھمائی تو اس کے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں پر

رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے اور ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ مخصوص ذہنی مشقوں کی وجہ سے اسے خود بخود ہوش آ گیا ہے لیکن اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر ان کے ساتھ یہ کارروائی کیوں کی گئی ہے کیونکہ وہ یہاں ہر لحاظ سے اجنبی تھے اور پھر انہیں ہوٹل میں پہنچے زیادہ دیر بھی نہ ہوئی تھی۔ بہرحال اس نے رسیوں کا جائزہ لیا اور پھر اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے اس نے رسیاں کاٹنے کی کوشش شروع کر دی جو اس نے ایک بار پھر ناخنوں میں ایڈجسٹ کر لئے تھے۔ ابھی وہ اس کوشش میں مصروف تھا کہ اس تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک خالی ہاتھ تھا جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور دونوں ہی اپنے انداز اور چہرے مہرے سے زیر زمین دنیا کے افراد لگ رہے تھے۔

''اوہ۔ تمہیں خود بخود ہوش آ گیا۔ کیا مطلب کیسے''...... خالی ہاتھ والے نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میری کافی کی پیالی میں بے ہوشی کی دوا شاید کم ڈالی گئی ہو گی لیکن یہ سب آخر کیا ہے۔ تم لوگ کون ہو اور تم نے ہمیں کیوں بے ہوش کر کے یہاں باندھ رکھا ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور مادام ریٹا جولین جس کا تعلق ڈارک

اسکائی ایجنسی سے ہے تھوڑی دیر میں یہاں پہنچنے والی ہے پھر تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا''...... خالی ہاتھ والے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب یہ تم کس بنا پر کہہ رہے ہو اور تم نے بغیر کسی تصدیق کے ہمیں اس طرح کیوں اغوا کیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تمہارے ہیلی کاپٹر کو ٹوریو کی طرف جاتے ہوئے مارک کر لیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی یہاں کے تمام ہوٹلوں میں احکامات پہنچا دیئے گئے تھے اور تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی قد و قامت کی تفصیل بتا دی گئی تھی اور ہم سب الرٹ ہو گئے۔ پھر تم اس ہوٹل میں پہنچے تو ہم نے تمہیں پہچان لیا۔ چونکہ ہمیں کہا گیا تھا کہ تم انتہائی خطرناک لوگ ہو اس لئے ہم نے کافی میں بے ہوشی کی دوا ملا دی تھی اور تم چونکہ ہر لحاظ سے مطمئن تھے۔ اس لئے تم سب نے یہ کافی پی لی اور اس کے نتیجے میں تم یہاں موجود ہو۔ تمہارے بارے میں اطلاع پہنچا دی گئی ہے اور ابھی اطلاع ملی ہے کہ ریٹا جولین خود یہاں پہنچ رہی ہے اس لئے میں تم لوگوں کو چیک کرنے یہاں آیا تھا''...... اس آدمی نے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے اور کیا تم اس ہوٹل کے مینجر ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں میں مینجر ہوں اور میرا نام ہیرلڈ ہے''...... اس آدمی نے

کہا۔

''کیا تم بتاؤ گے کہ ریٹا جولین نے خود تمہیں فون کیا تھا''۔ عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے فون کورانٹو سے کیا گیا تھا۔ فون کرنے والے کا کہنا تھا کہ وہ بلیک اسکائی ایجنسی کا چیف کرنل روڈس ہے اسی نے مجھے احکامات دیئے تھے اور ہم ان کے احکامات کے پابند ہیں ورنہ ہمارا ہوٹل دوسرے لمحے تباہ کیا جا سکتا ہے''...... ہیرلڈ نے جواب دیا۔

''اب تمہیں کس نے اطلاع دی ہے کہ ریٹا جولین خود آ رہا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کرنل روڈس نے۔ میں نے انہیں تمہاری گرفتاری کی اطلاع دی تھی''...... ہیرلڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ریٹا جولین تم سے زیادہ عقلمند ہو گی۔ اسے جب معلوم ہو گا کہ تم نے غلط افراد کو پکڑ لیا ہے تو وہ یقیناً ہم سے معذرت کر لے گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے رسیاں کاٹنے کا کام غیر محسوس انداز میں جاری رکھا تھا۔ اس لئے اب رسیاں کافی حد تک کٹ گئی تھیں۔ لیکن بہرحال انہیں جسم سے مکمل طور پر ہٹانے میں ظاہر ہے ابھی وقت چاہئے تھا اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا۔

''تم یہیں رہو گے ریڈک۔ اگر یہ آدمی کوئی غلط حرکت کرے تو

اسے بے شک گولی مار دینا''...... ہیرلڈ نے مشین گن بردار سے کہا۔

''اسے دوبارہ بے ہوش کیوں نہ کر دیا جائے''۔ ریڈک نے کہا۔

''نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ شاید دوسروں کو بھی ہوش میں لانا پڑے۔ ویسے بھی یہ بندھے ہوئے اور بے بس ہیں۔ بس تم نے ان کا خیال رکھنا ہے''...... ہیرلڈ نے کہا اور ریڈک نے اثبات میں سر ہلا دیا تو ہیرلڈ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے سے باہر چلا گیا جبکہ ریڈک دیوار کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا تھا البتہ اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

''کیا تمہارا تعلق بھی اس ہوٹل سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں میں مینجر صاحب کا باڈی گارڈ ہوں''...... ریڈک نے کہا۔

''تو کیا مینجر صاحب کو قتل ہونے کا خدشہ ہے کہ اس نے تمہیں باقاعدہ مشین گن سے مسلح کر رکھا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں یہاں ایک گروپ ہمارا مخالف ہے۔ اس سے خطرہ رہتا ہے''...... ریڈک نے کہا۔

''کون سا گروپ ہے اور کیا جھگڑا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم اس بات کو چھوڑو۔ تمہارا اس سے کیا تعلق''...... ریڈک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا چلو ایک گلاس پانی پلوا دو۔ یہ کام تو تم کر سکتے ہو۔ اس میں تو کوئی خطرہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو ریڈک بے اختیار

ہنس پڑا۔

"میں نے یہیں رہنا ہے۔ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم خطرناک آدمی ہو۔ اسی لئے تم خود بخود ہوش میں بھی آ گئے ہو اس لئے سوری۔ میں تمہارا کوئی کام نہیں کروں گا۔ اب چپ ہو جاؤ تم"...... ریڈک نے کہا۔

"کمال ہے۔ ایک بندھا ہوا آدمی تمہیں خطرناک نظر آ رہا ہے تو تم نے کیا خاک مینجر صاحب کی حفاظت کرنی ہے۔ حیرت ہے۔ واقعی حیرت ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ میں ایسی باتوں کا برا نہیں مناتا۔ جو مرضی آئے کہتے رہو"...... ریڈک نے کہا۔

"چلو مشین گن ساتھ لے جاؤ۔ اسے یہاں رکھ نہ جاؤ۔ اگر تمہیں خطرہ ہے کہ میں بندھے ہوئے ہاتھوں سے مشین گن اٹھا لوں گا"...... عمران نے کہا تو ریڈک ایک بات پھر ہنس پڑا۔

"تم ریڈک کو بزدل کہہ رہے ہو۔ ہونہہ۔ کاش کہ مینجر صاحب تمہیں زندہ رکھنے پر مجبور نہ ہوتے تو میں ابھی تمہیں گولیوں سے چھلنی کر دیتا"...... ریڈک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر چلو تم مجھے ایک گلاس پانی پلا دو۔ میں یقین کر لوں گا کہ تم واقعی بہادر"...... عمران نے کہا۔

"لگتا ہے تم ضدی انسان ہو۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں یہاں سے باہر نہیں جاؤں گا۔ پھر تم بار بار کیوں یہ بات کر رہے

ہو"...... ریڈک نے غصیلے کہا۔

"یہیں کھڑے کھڑے پانی پلوا دو۔ پانی پلانے سے تمہارا کیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو ریڈک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہونہہ۔ تم باز نہیں آؤ گے۔ ٹھیک ہے میں لے آتا ہوں پانی"...... ریڈک نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا اور پھر یکلخت تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ ریڈک دروازے کے باہر کھڑا پیر زمین پر مار رہا ہے اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ریڈک اچھل کر اندر آ گیا۔

"کمال ہے اتنا قریب تھا پانی اور تم پھر بھی گھبرا رہے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نجانے تم سے کیوں خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب میں پانی لے آتا ہوں"...... ریڈک نے عمران کے جسم پر موجود رسیاں دیکھ کر کہا اور پھر پھرتی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس بار اس کے قدموں کی آوازیں واقعی دور جاتی ہوئی سنائی دیں تو عمران کے بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور دو تین جھٹکوں میں اس کے ہاتھ آزاد ہو گئے اور پھر اس نے تیزی سے رسیاں جسم سے کھول کر نیچے فرش پر پھینک دیں اور پھرتی

سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ دبے پاؤں سیدھا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیبوں میں ہاتھ ڈالا تو جیبوں میں اسلحہ موجود تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کی تلاشی نہیں لی گئی۔ وہ دروازے کی سائیڈ پر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دروازہ کھلا اور ریڈک اچھل کر اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ریڈک چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات گھومی اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا ریڈک ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔

اس کی مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی جو اس کے نیچے گرنے سے ایک طرف جا گری تھی۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی جو دوسری طرف جا گری تھی۔ عمران نے مشین گن اٹھائی اور پھر تیزی سے باہر آ گیا لیکن تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا کیونکہ یہ آبادی سے ہٹ کر ایک عمارت تھی جہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ ایک کار باہر موجود تھی۔ پھر اس نے پانی کی بوتل اٹھائی اور اپنے ساتھیوں کے منہ کھول کر پانی ان کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب کافی وقت گزر چکا ہے اس لئے اب پانی سے بھی ان کی بے ہوشی دور ہو جائے گی اور وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے۔ عمران نے سب کی رسیاں کھول دی تھیں۔

''یہ کیا ہوا عمران صاحب۔ یہ کون سی جگہ ہے اور ہم کہاں

ہیں''...... کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

''اس کا خاتمہ کرو اور نکلو یہاں سے۔ کسی وقت بھی ریٹا جولین یہاں موت بن کر پہنچ سکتی ہے''...... عمران نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ریڈک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر کار تک پہنچتے پہنچتے تنویر بھی ان کے ساتھ آ کر مل گیا تھا۔ وہ اس ریڈک کا خاتمہ کرنے کے لئے وہیں رک گیا تھا جبکہ باقی ساتھی عمران کے پیچھے ہی باہر آ گئے تھے۔

''لیکن اب ہم جائیں گے کہاں ۔ایسا لگ رہا ہے کہ اس بار تو ہم برے پھنسے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''یہاں سے نکلو۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... عمران نے کہا اور وہ سب کار میں سوار ہو گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود موجود تھا۔ کار کے اگنیشن میں چابی موجود تھی۔ شاید ایمرجنسی کے لئے ایسا کیا گیا تھا لیکن اس سے انہیں بہرحال آسانی ہو گئی تھی۔ صفدر نے نیچے اتر کر پھاٹک کھولا اور عمران نے کار پھاٹک سے باہر نکالی اور صفدر پھاٹک بند کر کے چھوٹی کھڑکی سے باہر آیا اور کار میں سوار ہو گیا۔ عمران نے کار کو مغرب کی طرف موڑ دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک مین روڈ پر پہنچ گئے۔

یہ جگہ شہر سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھی کیونکہ شہر کی عمارتیں دور

سے نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے کار کا رخ شہر کی طرف کیا اور پھر اسے تیزی سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ شہر کے آغاز میں ہی ایک کالونی کا بورڈ انہیں نظر آ گیا۔ یہ نئی کالونی تھی اور ابھی اس میں رہائش یونٹوں کی تعداد بے حد کم تھی اور کافی سارے یونٹ ابھی زیر تعمیر نظر آ رہے تھے۔ عمران نے کار کا رخ اس کالونی کی طرف موڑ دیا اور پھر عمران کی توقع کے عین مطابق ایک کوٹھی پر 'کرایہ کے لئے خالی ہے' کا بورڈ نظر آ گیا۔ گیٹ کے باہر تالا لگا ہوا تھا۔ عمران نے کار اس کوٹھی سے کافی آگے جا کر روک دی۔

''اس کوٹھی میں عقبی طرف سے کود کر اندر جانا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کار تو یہاں چیک ہو جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں کار تو ہمارے لئے پھندہ بن جائے گی۔ اسے یہاں سے دور چھوڑنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''تو آپ اندر جا کر چھوٹا پھاٹک کھول دیں۔ میں اسے یہاں سے دور کھیتوں میں چھوڑ کر واپس آ جاتا ہوں''...... صفدر نے کہا تو سب نیچے اترے اور سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ سب اس کوٹھی کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران کے کہنے پر تنویر نے جا کر چھوٹا پھاٹک اندر سے کھول دیا تھا اور تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آ گیا تھا۔ چونکہ یہاں کرائے پر فرنشڈ اور ہر لحاظ سے رہائش کے لئے مکمل مکان دیئے جاتے تھے۔ اس لئے یہاں

فرنیچر بھی موجود تھا اور فون بھی۔ عمران نے رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہوٹل گولڈن کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''گولڈن ہوٹل''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مینجر سے بات کراؤ۔ میں دارالحکومت سے بات کر رہا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''سوری جناب۔ مینجر صاحب تو موجود نہیں ہیں۔ آپ اسسٹنٹ مینجر ایمرے صاحب سے بات کر لیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ کراؤ بات''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو میں سیکنڈ مینجر ایمرے بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں دارالحکومت سے مائیکل بول رہا ہوں۔ میرا تعلق ہیرس

سینڈیکیٹ سے ہے۔ مجھے تمہارے منیجر ہیرلڈ نے کہا تھا کہ یہاں ان کا کوئی مخالف گروپ ہے جس کا خاتمہ وہ ہمارے سینڈیکیٹ سے کرانا چاہتے ہیں۔ ہم اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ کارروائی کی جا سکے''...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ جناب۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے منیجر صاحب نے ایسا کہا ہے۔ بہرحال وہ گروپ تو یہاں کا مشہور گروپ وائٹ کوبرا گروپ ہے اور رائل کلب ان کا مین اڈہ ہے''...... ایمرے نے کہا۔

''اوکے ٹھیک ہے۔ میں اپنے باس کو رپورٹ دے دیتا ہوں''...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے اور وہاں سے رائل کلب کا فون نمبر معلوم کر کے اس نے وہ نمبر پریس کر دیئے۔

''رائل کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''وائٹ کوبرا سے بات کرو میں دارالحکومت سے مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ وائٹ کوبرا بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''مسٹر وائٹ کوبرا۔ میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق دارالحکومت

کے ہیرس سینڈیکیٹ سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ اچھا۔ میں جانتا ہوں ہیرس صاحب کو۔ فرمائیں کیسے فون کیا ہے''...... وائٹ کوبرا نے چونک کر کہا۔

''ہیرس صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اس فون پر رہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ریٹا جولین کو جب معلوم ہوگا کہ ہم نکل گئے ہیں تو اس نے اس سارے شہر کی سخت ترین ناکہ بندی کرا دینی ہے اور شاید وہ فوج کو یہاں چڑھا دے اور ہم نے بہرحال یہاں بند ہو کر نہیں بیٹھنا۔ اس لئے میں تم سب کو لے کر یہاں سے فوری طور پر نکلنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رائل کلب''...... رابطہ ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''وائٹ کوبرا سے بات کراؤ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے واقعی کوئی بھوکا بھیڑیا غرا رہا ہو۔

''یس سر۔ یس سر''...... دوسری طرف سے شاید غراہٹ بھری آواز سن کر ہی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو میں وائٹ کوبرا بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد وائٹ کوبرا کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''ہیرس بول رہا ہوں''...... عمران نے لہجے کی غراہٹ کو مزید تیز کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ جناب۔ آپ نے خود مجھ سے بات کر کے مجھے میری زندگی کا سب سے بڑا اعزاز بخش دیا ہے۔ حکم کریں جناب۔ میں آپ کا غلام ہوں جناب''...... وائٹ کوبرا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے تمہارے بارے میں رپورٹ مل چکی ہے کہ تم کام کرنے والے آدمی ہو اور ہم تمہیں اپنے دوستوں کی لسٹ میں شامل کر سکتے ہیں لیکن پہلے تمہیں ایک ٹیسٹ کلیئر کرنا ہوگا''...... عمران نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو میرے لئے انتہائی خوش قسمتی کا باعث ہوگا جناب۔ آپ حکم دیں۔ میں ٹوریو کو آپ کے حکم پر تباہ کر سکتا ہوں۔ جناب''...... وائٹ کوبرا نے انتہائی مسرت بھرے لیکن انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمارے دوستوں کا ایک گروپ ٹوریو میں موجود ہے۔ اس گروپ کے پیچھے سرکاری ایجنسیاں لگی ہوئی ہیں۔ کیا تمہارے کلب کو بھی ڈارک اسکائی ایجنسی کے چیف کرنل روڈس کے احکامات کسی گروپ کے سلسلے میں ملے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

'' یہ بتاؤ کہ کورانٹو میں کوئی ایسا آدمی موجود ہے جو ہمارے آدمیوں کو وہاں خفیہ طور پر پناہ دے سکے اور کسی تک اس کی اطلاع نہ پہنچے''...... عمران نے کہا۔

''بالکل ہے جناب۔ اس کا نام جوہن ہے۔ وہ اس علاقے کے فوجیوں کو شراب سپلائی کرتا ہے اور یہاں مجھے بھی۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ اسے جب آپ کے بارے میں بتایا جائے گا تو وہ ہر ممکن تعاون کرے گا۔ بس جناب وہ فوجیوں کے خلاف کوئی کام نہیں کرے گا۔ باقی ہر کام کرے گا''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''وہ فوجیوں کو اطلاع تو نہیں دے دے گا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ اس سلسلے میں وہ انتہائی با اعتماد آدمی ہے''۔ وائٹ کوبرا نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ سرکاری ایجنسیاں یہاں ٹوریو کی ناکہ بندی کریں۔ ایسی صورت میں تم میرے آدمیوں کو جو چھ افراد ہیں کیسے کورانٹو پہنچاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''جناب کورانٹو سے جوہن کا ٹرک آج رات کو شراب لے کر ٹوریو پہنچ رہا ہے۔ چونکہ یہ جوہن فوجیوں کو یہاں سے شراب سپلائی کرتا ہے اس لئے اس ٹرک کی تلاشی نہیں لی جاتی۔ اس ٹرک میں آپ کے آدمیوں کو واپس کورانٹو پہنچا دیا جائے گا اور وہاں بھی اس کی چیکنگ نہیں ہوتی''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی کام کے آدمی ہو۔ اوکے۔ اس گروپ کے لیڈر کا کوڈ گولڈن ایگل ہے۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں کہ وہ تمہارے کلب پہنچ جائے گا لیکن ہو سکتا ہے کہ وہاں سرکاری مخبر موجود ہوں اس لئے تم کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ یہ گروپ تم تک کسی کو معلوم ہوئے بغیر پہنچ جائے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ کلب کے عقب میں ایک بند گلی ہے۔ اس میں ایک دروازہ موجود ہے۔ آپ جناب گولڈن ایگل کو کہیں کہ وہ اس درواز پر تین بار دستک دے تو میرا خاص آدمی جو وہاں موجود ہو گا انہیں میرے پاس لے آئے گا اور آپ بے فکر رہیں۔ میں ان کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ کروں گا"...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

"اوکے۔ جوہن سے تم نے خود بات کرنی ہے۔ جیسے ہی گولڈن ایگل نے مجھے رپورٹ دی کہ تم نے مکمل تعاون کیا ہے اور تمہاری وجہ سے جوہن نے بھی۔ تو تمہیں دوستی کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ بالکل سر۔ جیسے آپ نے کہا ہے جناب ویسے ہی ہو گا"...... وائٹ کوبرا کے لہجے میں بے پناہ مسرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"اوکے۔ میں گولڈن ایگل کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ تم تک پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ہیرس کون ہے جو ہے تو دارالحکومت میں۔ لیکن اس کا

رعب و دبدبہ اتنے طویل فاصلے پر بھی موجود ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ڈرگ اور شراب کا سب سے بڑا گروپ ہے۔ پورے ایکریمیا میں اس کا دھندہ ہے۔ اس سے دوستی کا مطلب تو تم سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن یہ رائل کلب ہے کہاں"...... جولیا نے کہا۔

"ہم نے یہاں سے ایک ایک کر کے نکلنا ہے اور پیدل ہی جانا ہے۔ راستے میں کسی سے بھی پوچھا جا سکتا ہے۔ وہاں سب اکٹھے ہو جائیں گے لیکن جب تک میں نہ پہنچوں تم نے اکٹھے نہیں ہونا اور نہ ہی کلب میں جانا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا ہم پیدل سفر کریں یا ٹیکسیوں میں جا سکتے ہیں"...... تنویر نے پوچھا۔

"تم چاہو تو پیدل سفر کر سکتے ہو باقی سب ٹیکسیوں میں جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ تنویر خود اپنے ہی سوال پر شرمندہ ہو کر رہ گیا کہ نادانستگی میں اس نے واقعی عمران سے غلط سوال پوچھ لیا تھا جس کا جواب ظاہر ہے اسے کرارا ہی ملنا تھا جو عمران نے اسے دے دیا تھا اس لئے وہ خاموش ہو گیا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

ریٹا جولین کا چہرہ اس وقت غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ اس کے سامنے ایک لاش پڑی ہوئی تھی جبکہ وہاں موجود کرسیوں کے سامنے رسیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے اور ہوٹل کا منیجر ہیرلڈ آنکھیں پھاڑے یہ سب کچھ اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''کہاں ہیں وہ لوگ۔ بولو کہاں گئے ہیں وہ۔ بولو نہیں تو میں تمہیں گولی مار دوں گی نانسنس''...... ریٹا جولین نے یکلخت غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اس کے پیچھے اس کا آدمی اولیور بھی موجود تھا جس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

''مادام۔ وہ تو رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور میں نے اپنے باڈی گارڈ ریڈک کو خصوصی طور پر ہدایت کی تھی کہ وہ یہاں سے باہر نہ جائے اور ویسے بھی وہ سب بے ہوش تھے۔ انہیں کافی میں بے ہوشی کی دوا ڈال کر دی گئی تھی اور......'' ہیرلڈ نے انتہائی

گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ کیا تم یہاں آئے تھے پہلے''...... ریٹا جولین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ جب ہمارے آدمیوں نے انہیں یہاں لا کر باندھ دیا اور مجھے اطلاع دی تو میں یہاں آیا۔ یہاں مستقل طور پر کوئی نہیں رہتا۔ اس لئے میں ریڈک کو ساتھ لے کر آیا تھا۔ پھر میں انہیں چیک کر کے اور تسلی کر کے ریڈک کو یہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تاکہ آپ کے آنے پر آپ کو یہاں لے آؤں''...... ہیرلڈ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا اس وقت سب بے ہوش تھے یا کوئی ہوش میں بھی تھا''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''ایک آدمی ہوش میں تھا لیکن وہ بندھا ہوا تھا''...... ہیرلڈ نے کہا تو ریٹا جولین بے اختیار چونک پڑا۔

''اس نے تم سے سب کچھ پوچھا بھی ہو گا''...... ریٹا جولین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں مادام اور میں نے اسے بتا دیا کہ یہ سب کچھ آپ کے لئے کیا گیا ہے اور آپ یہاں پہنچنے والی ہیں''...... ہیرلڈ نے جواب دیا۔

''یہاں کوئی سواری بھی موجود تھی''...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

''یس مادام۔ ایک کار یہاں ہر وقت موجود رہتی ہے لیکن اب

وہ غائب ہے''...... ہیرلڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ وہ کار میں کہاں تک جا سکتے ہیں۔ انہیں اب تلاش کرنا پڑے گا''...... ریٹا جولین نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ وہ ہیلی کاپٹر پر کورانٹو سے واپس ٹوریو پہنچی تھی تو اسے اطلاع دی گئی کہ پرائیویٹ کمپنی کے ہیلی کاپٹر کو ٹوریو کی طرف جاتے چیک کیا گیا ہے اور وہاں کے گروپ انچارج کے ذریعے یہاں تمام ہوٹلوں میں احکامات دیئے گئے اور پھر ایک ہوٹل کے منیجر نے رپورٹ دی کہ اس گروپ کو چیک کر کے بے ہوش کر کے ایک علیحدہ عمارت میں رکھا گیا ہے تو ریٹا جولین، اولیور کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچی تھی۔ انہوں نے ہیلی کاپٹر ہوٹل کے قریب اتارا اور پھر منیجر کے ساتھ جیپ میں سوار ہو کر یہاں پہنچے تھے۔ لیکن یہاں سے یہ لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

''مادام مجھے یقین ہے کہ وہ اس کار میں لازماً کورانٹو پہنچیں گے اس لئے ہم ہیلی کاپٹر کے ذریعے انہیں چیک کر سکتے ہیں''۔ اولیور نے باہر آتے ہوئے ریٹا جولین سے کہا۔

''کورانٹو یہاں سے ستراسی میل کے فاصلے پر ہے اور اس طرح مشکوک کار میں وہ اتنا لمبا سفر نہیں کر سکتے اور ان کا یہاں کوئی واقف کار نہیں ہو گا اس لئے بہرحال انہیں تلاش کیا جا سکتا ہے''...... ریٹا جولین نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ان کی جیپ واپس ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

''مادام۔ ہوٹل میں پہنچ کر میں اپنے گروپ کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ اس کار کو تلاش کر لیں گے''...... ڈرائیونگ سیٹ پر موجود ہیرلڈ نے کہا۔

''یہاں کی ناکہ بندی ہونی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ رات کو یہاں سے نکلیں۔ کیا یہاں کوئی گروپ ہے جو انہیں ٹریس کر سکے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''ٹریسنگ کیسے ہو سکتی ہے مادام۔ مجھے بتائیں۔ ہو سکتا ہے کہ میرے ہی آدمی یہ کام کر لیں''...... ہیرلڈ نے کہا۔

''یہ پورا گروپ ہے اور یہاں ان کا کوئی واقف کار نہیں ہے اور نہ ہی یہاں سے انہیں میک اپ کا سامان کہیں سے مل سکتا ہے۔ اس لئے وہ انہی حلیوں اور لباسوں میں ہوں گے جو تم نے دیکھے ہیں۔ یہاں وہ لازماً کسی ہوٹل، کلب یا کسی پرائیویٹ رہائش گاہ پر ہی چھپے ہوں گے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''اوہ مادام۔ پھر میرے آدمی ان کا سراغ لگا لیں گے''۔ ہیرلڈ نے کہا۔

''اولیور تم ہیلی کاپٹر پر کورانٹو جانے والی روڈ پر چیکنگ کرو گے جبکہ یہاں منیجر کے آدمی چیکنگ کریں گے اور میں ہوٹل میں ہی رہوں گی''...... ریٹا جولین نے مڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اولیور سے کہا۔

''یس مادام''...... اولیور نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ واپس

ہوٹل پہنچ گئی۔ اولیور اتر کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا جبکہ ریٹا جولین ایک علیحدہ راستے سے ہیرلڈ کے آفس میں پہنچ گئی۔ ہیرلڈ نے سب سے پہلے ریٹا جولین کے لئے شراب منگوائی اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اپنے آدمیوں کو چیکنگ کے لئے پورے ٹوریو میں پھیل جانے اور جیپ کو تلاش کرنے کا کہہ دیا۔

''یہ لوگ آخر کہاں جا سکتے ہیں''...... ریٹا جولین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن ہیرلڈ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہیرلڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ہیرلڈ نے کہا۔

''اوہ اچھا وہیں اردگرد چیکنگ کرو''...... ہیرلڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''مادام خالی کار کھیتوں میں کھڑی مل گئی ہے''...... ہیرلڈ نے کہا تو ریٹا جولین بے اختیار چونک پڑا۔

''کہاں سے ملی ہے وہ کار۔ وہ لوگ وہاں سے قریب کہیں موجود ہوں گے''...... ریٹا جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ریٹا جولین کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... ریٹا جولین نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ اولیور اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''واپس آ جاؤ۔ کار یہاں موجود ہے اس لئے اس کی تلاش کی ضرورت نہیں۔ اوور اینڈ آل''...... ریٹا جولین نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو ہیرلڈ نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ہیرلڈ نے کہا۔

''جناب میں پاؤل بول رہا ہوں۔ چھ افراد کا گروپ جس میں دو عورتیں بھی شامل ہے رائل کلب کی عقبی گلی میں جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہیرلڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''تفصیل بتاؤ''...... ہیرلڈ نے کہا۔

''جناب یہ گروپ پہلے فرنٹ کی طرف علیحدہ علیحدہ رہا۔ پھر وہ اکٹھے ہو کر عقبی گلی میں چلے گئے اور وہاں سے غائب ہو گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ وائٹ کوبرا کے آفس میں پہنچے ہیں جناب اور یہ معلومات حتمی ہیں''...... پاؤل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں''...... ہیرلڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''مادام۔ اس گروپ کا پتہ چل گیا ہے''...... ہیرلڈ نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ جلدی بتاؤ"...... ریٹا جولین نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا اور ہیرلڈ نے پاؤل سے معلوم ہونے والی ساری بات بتا دی۔

"اوہ اوہ۔ رائل کلب میں تمہارا کوئی آدمی نہیں ہے۔ اس سے کنفرم کرو"...... ریٹا جولین نے کہا۔

"مادام۔ وہ میرا مخالف گروپ ہے۔ وہ تو مجھے قتل کرنے کے درپے رہتا ہے"...... ہیرلڈ نے کہا۔ اسی لمحے اولیور اندر داخل ہوا۔

"اس کا نمبر پریس کر کے رسیور مجھے دو۔ میں بات کرتی ہوں"...... ریٹا جولین نے کہا تو ہیرلڈ نے جلدی سے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے اٹھ کر رسیور ریٹا جولین کی طرف بڑھا دیا۔

"رائل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریٹا جولین بول رہی ہوں۔ سیکنڈ چیف آف ڈارک اسکائی۔ وائٹ کوبرا سے بات کراؤ"...... ریٹا جولین نے انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے یکلخت بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو مادام۔ میں وائٹ کوبرا بول رہا ہوں مادام۔ آپ کا خادم مادام۔ آپ حکم فرمائیں مادام"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے

انتہائی مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"میں یہاں ٹوریو میں موجود ہوں اور مجھے تم سے انتہائی ضروری کام ہے۔ میں اپنے نائب کے ساتھ تمہارے کلب آ رہی ہوں"...... ریٹا جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ میرے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے مادام۔ میں آپ کے استقبال کے لئے گیٹ پر موجود ہوں گا مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریٹا جولین نے رسیور رکھ دیا۔

"اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ اس رائل کلب کی چاروں طرف سے نگرانی کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں میرے پہنچنے سے پہلے نکال دے"...... ریٹا جولین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا مادام۔ ویسے میں بتا دوں کہ وائٹ کوبرا انتہائی کمینہ اور خطرناک آدمی ہے۔ اس نے یقیناً ان سے بھاری دولت لے کر یہ کام کیا ہو گا اور میں چونکہ اس سے اچھی طرح سے واقف ہوں اس لئے بتا دوں کہ اس نے ان آدمیوں کو اپنے کلب کے خفیہ تہہ خانے میں چھپا رکھا ہو گا۔ آپ وہاں کی چیکنگ ضرور کریں"...... ہیرلڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا تفصیل ہے اس تہہ خانے کی"...... ریٹا جولین نے چونک کر پوچھا تو ہیرلڈ نے تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں خود چیک کر لوں گی"...... ریٹا جولین نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باہر جیپ موجود

تھی۔ ریٹا جولین جیپ کی عقبی نشست پر جا کر بیٹھ گئی۔

"کہاں تشریف لے جائیں گی مادام"...... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اولیور آ جائے گا پھر چلیں گے"...... ریٹا جولین نے کہا اور ڈرائیور سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ یہ جیپ ہیرلڈ کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اولیور جیپ کے قریب پہنچ گیا۔

"بیٹھو۔ مجھے تمہارا انتظار تھا"...... ریٹا جولین نے کہا تو اولیور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"رائل کلب چلو"...... ریٹا جولین نے کہا تو ڈرائیور نے جیپ آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ایک تین منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر مین گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی تو اولیور تیزی سے نیچے اترا اور ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ ریٹا جولین عقبی سیٹ سے نیچے اتر آئی۔

"جاؤ جا کر اس مینجر وائٹ کوبرا کو میری آمد کی اطلاع دو"۔ ریٹا جولین نے کہا تو اولیور تیزی سے دوڑتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ ریٹا جولین وہیں کھڑی ادھر ادھر دیکھتی رہی۔ تھوڑی دیر بعد ایک پستہ قامت لیکن بھاری جسم کا آدمی جو سر سے گنجا تھا دوڑتے ہوئے انداز میں چلتا ہوا ریٹا جولین کے سامنے آ کر تقریباً رکوع کے بل جھک گیا۔

"میں آپ جیسی اعلیٰ ترین آفیسر کو اپنے کلب میں خوش آمدید

کہتا ہوں مادام۔ میرا نام وائٹ کوبرا ہے"...... اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم شکل سے تو اچھے آدمی لگتے ہو وائٹ کوبرا۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے تعاون نہ کیا تو پھر تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے میں تمہیں فوراً گولی مار کر ہلاک کر دوں گی"...... ریٹا جولین نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں تو آپ کی خاطر سر کٹوانے کو تیار ہوں۔ آپ مجھے ہمیشہ اپنا تابعدار پائیں گے"...... وائٹ کوبرا نے اور زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چلو آفس میں چلو۔ وہاں تم سے باتیں ہوں گی" ریٹا جولین نے کہا۔

"تشریف لے آئیں مادام"...... وائٹ کوبرا نے کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں ریٹا جولین اور اولیور کلب میں داخل ہوئے اور ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک کافی بڑے کمرے میں پہنچ گئے جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تشریف رکھیں مادام اور حکم فرمائیں۔ میں آپ کو کیا پیش کروں"...... وائٹ کوبرا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی کچھ نہیں۔ بیٹھو"...... ریٹا جولین نے رعونت بھرے لہجے میں کہا اور وائٹ کوبرا خاموشی سے سامنے صوفے کی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کا یہ انداز بتا رہا تھا کہ وہ ریٹا جولین کے

سامنے اپنے آپ کو انتہائی حقیر اور کمزور سمجھ رہا ہے۔

''چھ افراد کا گروپ تمہارے پاس پہنچا ہے۔ بولو کہاں ہیں وہ لوگ''...... ریٹا جولین نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو وائٹ کوبرا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''انکار مت کرنا۔ کیونکہ ہمارے پاس حتمی رپورٹ موجود ہے کہ یہ گروپ جس میں دو عورتیں بھی شامل ہے پہلے تمہارے کلب کی فرنٹ سائیڈ پر علیحدہ علیحدہ رہے پھر اکٹھے ہو کر وہ تمہارے کلب کی عقبی گلی میں گئے اور وہاں سے تمہارے خفیہ آفس میں پہنچ گئے اور یہ سن لو کہ میں ڈارک اسکائی کی سیکنڈ چیف ہوں اور ڈارک اسکائی کے پاس تمہارے اس کلب کے تہہ خانوں تک کی معلومات موجود ہیں۔ اگر تم نے تعاون نہ کیا تو پھر نہ تم رہو گے اور نہ ہی تمہارا یہ کلب''...... ریٹا جولین نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مادام۔ میں آپ کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا۔ وہ گروپ واقعی میرے پاس آیا تھا وہ دارالحکومت کے ایک طاقتور سینڈیکیٹ کی ٹپ لے آئے تھے اس لئے مجبوراً مجھے ان کا کام کرنا پڑا۔ انہوں نے مجھے کہا میں انہیں ایک بڑی بند باڈی والی وین جس کا فیول ٹینک بھرا ہوا ہو اور ایک گائیڈ بطور ڈرائیور دوں جو انہیں کورانٹو تک چھوڑ آئے اور انہوں نے اس کے لئے مجھے باقاعدہ معاوضہ بھی دیا۔ اس لئے میں نے انہیں وین اور ڈرائیور مہیا کر دیا

اور وہ کورانٹو چلے گئے ہیں۔ انہیں یہاں سے گئے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا ہے مادام''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''کس طرف سے گئے ہیں وہ''...... ریٹا جولین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''عقبی گلی کے راستے سے مادام۔ باہر وین میں ڈرائیور موجود تھا''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''کیا تفصیل ہے اس وین کی۔ اس کا ماڈل، کلر اور اس کا نمبر وغیرہ کیا ہے''...... ریٹا جولین نے کہا تو وائٹ کوبرا نے فوری طور پر تمام تفصیل بتا دی۔

''چلو اٹھو اور ہمیں اس تہہ خانے میں لے جاؤ جہاں تم شراب سٹاک کرتے ہو۔ اٹھو''...... ریٹا جولین نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا تو وائٹ کوبرا بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا البتہ ریٹا جولین کی بات سن کر اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''مادام تو شاید پہلی بار یہاں تشریف لائی ہیں اور یہ تہہ خانہ تو انتہائی خفیہ ہے۔ پھر آپ کو کیسے اس کا علم ہو گیا مادام''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ ڈارک اسکائی سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ چلو''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''یس مادام۔ آئیں مادام''...... وائٹ کوبرا نے کہا اور تیزی

سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ریٹا جولین اور اولیور اس کے ساتھ تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کافی بڑے تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں واقعی شراب کا سٹاک رکھا گیا تھا۔ لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی وہاں ایسے آثار موجود تھے جس سے یہ سمجھا جا سکے کہ یہاں کچھ لوگ رہے ہوں۔

''ٹھیک ہے اب ہم واپس جا رہے ہیں لیکن یہ سن لو کہ اگر بعد میں تمہاری بات غلط نکلی تو پھر تمہیں پورے ایکریمیا میں کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔ یاد رکھنا میری بات''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''مادام میں نے یہاں رہنا ہے اور میں دریا میں رہ کر آپ جیسی بڑی آفیسر سے کیسے مخالفت لے سکتا ہوں۔ میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی سو فیصد درست ہے''...... وائٹ کوبرا نے متانت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تمہاری وین میں ٹرانسمیٹر نصب ہے''...... اچانک ریٹا جولین نے باہر آتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں مادام۔ وہ تو عام سی وین ہے کوئی سرکاری گاڑی تو نہیں ہے مادام''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''اس ڈرائیور کا کیا نام ہے''...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

''اس کا نام ایرک ہے مادام''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''اپنے آفس چلو''...... ریٹا جولین نے کہا تو وائٹ کوبرا انہیں دوبارہ آفس میں لے آیا۔

''تمہارے پاس کوئی نقشہ ہے جس میں یہاں سے کورانٹو تک کے تمام راستوں کی نشاندہی کی گئی ہو''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''یس مادام۔ تفصیلی نقشہ موجود ہے۔ میں ابھی منگواتا ہوں''۔ وائٹ کوبرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے کسی کو نقشہ لانے کا حکم دیا اور رسیور رکھ دیا۔

''ابھی آ جاتا ہے مادام نقشہ۔ آپ کیا پینا پسند کریں گی مادام۔ یہاں ہر قسم کی شراب موجود ہے''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''ہم ڈیوٹی پر ہیں''...... ریٹا جولین نے غصیلے لہجے میں کہا تو وائٹ کوبرا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور نقشہ ریٹا جولین کی طرف بڑھا دیا۔ ریٹا جولین نے نقشہ لے کر اسے سامنے موجود میز پر پھیلا دیا۔

''بتاؤ کہاں ہے یہ شہر''...... ریٹا جولین نے کہا تو وائٹ کوبرا نے ایک جگہ پر انگلی رکھ دی۔

''اور کورانٹو کہاں ہے''...... ریٹا جولین نے کہا تو وائٹ کوبرا نے دوسری جگہ انگلی رکھ دی۔ ریٹا جولین نے جیب سے قلم نکالا اور دونوں جگہوں پر دائرے ڈال دیئے اور پھر وہ غور سے نقشے کو دیکھنے لگی۔

''تو یہاں سے کورانٹو تک پہنچنے کے لئے ایک ہی سڑک ہے''۔ ریٹا جولین نے کہا۔

''یس مادام۔ ایک ہی سڑک ہے اور کوئی راستہ نہیں ہے مادام''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''اس سڑک کی دونوں سائیڈوں پر کیا ہے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''خالی میدان ہیں مادام''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''یہ نشان کیسا ہے''...... ریٹا جولین نے ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

''مادام یہ ایک قدیم کھنڈر ہے جو اب ختم ہو چکا ہے۔ صرف اس کے آثار باقی ہیں''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''یہاں سے کورانٹو کی طرف ٹریفک کی کیا پوزیشن ہے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''جناب۔ اِکا دُکا جیپیں اور دو یا تین بسیں چلتی ہیں۔ شاید ایک آدھ کار بھی کہیں نظر آجائے ورنہ عموماً یہ سڑک مکمل طور پر خالی رہتی ہے''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''یہ کورانٹو سے پہلے کون سا علاقہ ہے''...... ریٹا جولین نے دائرے کے قریب ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

''یہ ایک چھوٹا سا علاقہ ہے مادام۔ اس کا نام تو فیری ونگ ہے۔ دو تین سو مکانوں کا قصبہ ہے۔ یہاں وہ لوگ رہتے ہیں جو

کورانٹو میں جا کر محنت مزدوری کرتے ہیں''...... وائٹ کوبرا نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہاری باتوں پر یقین کر لیتی ہوں اور یہ نقشہ میں ساتھ لے جا رہی ہوں''...... ریٹا جولین نے کہا اور نقشہ اٹھا کر اس نے اولیور کی طرف بڑھا دیا۔

''مادام آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے یہاں قدم رکھے ہیں۔ میں ہمیشہ اپنے اس اعزاز پر فخر کرتا رہوں گا''...... وائٹ کوبرا نے ایک بات پھر انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''آؤ اولیور''...... ریٹا جولین نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وائٹ کوبرا بھی انہیں باہر تک چھوڑنے آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ جیپ میں بیٹھے اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں ان کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

''اب اس پوری سڑک کو چیک کرنا پڑے گا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ عمران اس قصبے فیری ونگ میں ڈیرہ ڈالے گا۔ ہمیں اس قصبے کو بھی چیک کرنا ہوگا''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''یس مادام۔ میں ٹرانسمیٹر کال کر کے اپنے آدمیوں کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ اس قصبے میں ہم سے پہلے پہنچ کر وہاں چیکنگ کر لیں گے اور اگر یہ لوگ ابھی وہاں نہ پہنچے ہوں تو وہاں کی پکٹنگ کر لیں اور جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں ان پر میزائلوں کی بارش کر دی جائے''...... اولیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ ویسے کرنل روڈس کو بھی کال کر کے کہنا پڑے گا تاکہ وہ بھی کورانٹو میں پوری طرح محتاط رہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی بھروسہ نہیں کہ وہ کب اس تک پہنچ جائیں"...... ریٹا جولین نے کہا اور اولیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سیاہ رنگ کی بند باڈی والی وین خاصی تیز رفتاری سے کورانٹو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی آدمی تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر جولیا، صالحہ، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ انہیں ٹوریو سے چلے ہوئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا تھا۔ سڑک پر اکا دکا جیپیں آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں اور سڑک کے دونوں اطراف میں وسیع لیکن بنجر میدان تھے۔ سیٹوں کا درمیانی حصہ کھلا ہوا تھا اس لئے وہ سب عمران سے آسانی سے بات کر سکتے تھے۔

"عمران صاحب۔ اس ریٹا جولین نے لامحالہ ہمارے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور اس کے پاس ہیلی کاپٹر ہے وہ کسی بھی وقت ہم پر حملہ آور ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"چھوڑو صفدر۔ ایسی باتیں مت کرو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ کم از کم اب ہم اپنے ٹارگٹ کی طرف تو بڑھ رہے ہیں"۔ عمران

کے جواب دینے سے پہلے تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے تو کوشش کی تھی کہ اس بار ریٹا جولین کا ہیلی کاپٹر اڑا دوں لیکن وہ پہلے ہی واپس جا چکا تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں سے پتہ تو یہی چلا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں ریٹا جولین سوار نہیں ہوئی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں نے ٹوریو سے فوراً نکلنے کو ترجیح دی ہے ورنہ ریٹا جولین وہاں رائل کلب میں کسی بھی لمحے پہنچ سکتی تھی کیونکہ اس ہیرلڈ اور وائٹ کوبرا میں دشمنی چل رہی ہے۔ اس لئے لامحالہ اس کے آدمی وہاں بطور مخبر موجود ہوں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر ریٹا جولین کو ہماری اس وین کے بارے میں علم ہو گیا تو وہ ہمیں کسی صورت کورانٹو نہیں پہنچنے دے گی"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جہاں تک میں ریٹا جولین کی فطرت کو سمجھتا ہوں۔ وہ راستے میں اپنے ہیلی کاپٹر سے ہم پر حملہ نہیں کرے گی بلکہ وہ ٹرانسمیٹر پر اپنی فورس کو کال کر کے ہمارے مقابلے پر لائے گی۔ اسے خطرہ ہو سکتا ہے کہ ہم جواب میں اس کا ہیلی کاپٹر بھی فضاء میں ہی تباہ نہ کر دیں اور ریٹا جولین کو سب سے زیادہ عزیز اپنی زندگی ہے۔ اس لئے بے فکر رہو۔ کورانٹو تک ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے اور ہم نے

براہ راست کورانٹو نہیں جانا بلکہ ہمارا ٹھکانہ کورانٹو سے پہلے آنے والا قصبہ فیری ونگ ہے۔ ڈرائیور ایرک سے میری تفصیل سے بات ہو چکی ہے۔ یہ دو تین سو مکانوں کا چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس قصبہ کا با اثر آدمی ایک اولڈ پادری ہے جسے اب بھی اولڈ فادر کہا جاتا ہے۔ وہ بے حد لالچی آدمی ہے۔ اسے اگر رقم دی جائے تو وہ ہر طرح سے تعاون پر تیار ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ کیا تعاون کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس قصبہ سے لوگ محنت مزدوری کرنے کورانٹو روزانہ آتے جاتے ہیں اور ان سب کے پاس ملٹری کے جاری کردہ خصوصی کارڈ موجود ہیں۔ ان کے روپ میں ہم آسانی سے کورانٹو میں داخل ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ریٹا جولین کو بھی یہ بات سمجھ میں آ جائے اور وہ اس قصبہ پر اپنی فورس لے کر چھاپہ مار دے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ ایسے معاملات میں بے حد ہوشیار ہے اس لئے لازماً وہ ایسا ہی کرے گی اور ہو سکتا ہے کہ اس کے آدمی ہمارے پہنچنے سے پہلے کورانٹو سے اس قصبہ میں پہنچ چکے ہوں لیکن ہم نے براہ راست اس قصبہ میں نہیں جانا بلکہ اس قصبہ سے پہلے ایک قدیم اور منہدم شدہ کھنڈر آتا ہے۔ ہم وہاں رک جائیں گے۔ ایرک وہاں سے پیدل جا کر اس اولڈ فادر کو لے آئے گا اور ایرک نے بتایا ہے کہ

بظاہر یہ قصبہ محنت مزدوری کرنے والوں کا قصبہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہاں ایسے خفیہ گودام موجود ہیں جہاں اسمگلروں کا مال خفیہ طور پر رکھا جاتا ہے اور ان سب گوداموں کا انچارج اولڈ فادر اور اس کا مخصوص گروپ ہے۔ یہ گروپ دولت کی خاطر سب کچھ کرنے پر تیار رہتے ہیں''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایرک نے جیپ کو موڑا اور جیپ سڑک کو چھوڑ کر تیزی سے سامنے کچھ فاصلے پر موجود مہندم کھنڈر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران سمیت سب لوگ اب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔ جیپ کھنڈر کے قریب جا کر رک گئی تو عمران اور اس کے ساتھی باہر آ گئے۔ ایرک نے جیپ آگے بڑھائی اور پھر وہ اسے گھما کر ایک ایسی جگہ پر لے گیا جہاں سے وہ سڑک سے نظر نہ آ سکتی تھی۔

''یہ آدمی پیدل کیوں جائے گا۔ جیپ پر چلا جائے''...... جولیا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

''میں نے اسے خود منع کیا ہے۔ جیپ کا وہاں جانا چھپ نہ سکے گا اور ہو سکتا ہے کہ ریتا جولین اپنی فورس سمیت وہاں پہلے سے موجود ہو''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں اولڈ فادر کو لے آتا ہوں جناب''...... ایرک نے وین سے باہر آتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ لو گڈیاں۔ ایک تمہاری اور دوسری گڈی اس اولڈ فادر کو دے دینا''...... عمران نے جیب سے دو گڈیاں نکال کر ایرک کو دیتے ہوئے کہا۔

''بہت شکریہ۔ آپ بے فکر رہیں جناب۔ سب کام اوکے ہو جائے گا''...... ایرک نے کہا۔

''سنو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے وہاں سرکاری لوگ پہنچ چکے ہوں۔ اس صورت میں تم نے ان کے سامنے نہیں جانا۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ جلدی کی وجہ سے الٹا ہم پھنس جائیں''...... عمران نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں جناب۔ میں ایسے کئی کھیلوں میں شریک رہ چکا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں''...... ایرک نے کہا تو عمران نے اسے جانے کی اجازت دے دی اور ایرک سڑک کی طرف بڑھ کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''اوہ اوہ۔ ہیلی کاپٹر کی آواز۔ چھپ جاؤ''...... اچانک عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے جہاں ایرک نے جیپ چھپائی تھی۔ وہاں ٹوٹی پھوٹی سی چھت موجود تھی۔ ہیلی کاپٹر کی آواز اب انہیں کھنڈر کے اوپر سے سنائی دے رہی تھی۔اور پھر ہیلی کاپٹر نے کھنڈر کے اوپر دو چکر لگائے اور اس کے بعد اس کی آواز آگے جا کر معدوم ہو گئی۔

''اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔ بال بال بچے ہیں۔ یہ یقیناً

ڈارک اسکائی کا ہیلی کاپٹر تھا''...... عمران نے کہا۔

''کہیں اس نے اس ایرک کو نہ چیک کر لیا ہو''...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ایرک تیز آدمی ہے۔ وہ یقیناً اوٹ میں ہو گیا ہو گا''...... عمران نے کہا تو صفدر خاموش ہو گیا۔

''یہ تمہارے پاس اتنی بھاری رقم کہاں سے آ گئی''...... اچانک جولیا نے کہا۔

''یہ صفدر کا کارنامہ ہے۔ اس نے رائل کلب میں وقت ضائع نہیں کیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''اچھا تو اسی لئے صفدر غائب رہا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''مس جولیا۔ ہمیں رقم کی بے حد ضرورت تھی اور رائل کلب کا ایک حصہ صرف مشینی جوئے کے لئے مخصوص ہے اس لئے مجھے وہاں جا کر کھیلنا پڑا''...... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دو گھنٹے گزر جانے کے باوجود ایرک کی واپسی نہ ہوئی تو ان سب نے وہاں صاف کر کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنا لی تھی اور اب وہ سب وہاں بیٹھے ایرک کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ ہم میں سے کسی کو باہر ہونا چاہئے ورنہ اچانک یہاں ریڈ بھی ہو سکتا ہے''...... اچانک صفدر نے کہا۔

''ایرک پکڑا جائے تو ریڈ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ بہرحال بات تو

ٹھیک ہے ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہئے۔ تم یہاں رہو۔ میں باہر جاتا ہوں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں عمران صاحب۔ آپ بیٹھیں۔ یہ کام میں اور تنویر بہتر انداز میں کر لیں گے۔ آؤ تنویر''...... صفدر نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں باہر چلے گئے۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد صفدر تیزی سے واپس آیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''ایرک ایک آدمی کے ساتھ آ رہا ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا اور کیپٹن شکیل بھی کھڑے ہو گئے۔ تنویر ابھی تک باہر ہی تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایرک اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک آدمی تھا جو بظاہر تو بوڑھا لگتا تھا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ خاصا طاقتور معلوم ہوتا تھا۔

''یہ فیری ونگ قصبہ کا اولڈ فادر ہے جناب''...... ایرک نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو اس اولڈ فادر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔

''پہلے وہاں کے بارے میں بتاؤ۔ بہت دیر لگا دی تم نے''۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ مجھے وہاں ڈیڑھ گھنٹہ تو چھپنا پڑا۔ وہاں جیپوں پر لوگ آئے ہوئے تھے اور وہ پورے قصبہ کی تلاشی لے رہے تھے۔ پھر ایک ہیلی کاپٹر بھی وہاں آ گیا اور پھر جب وہ واپس چلے گئے تو

میں جا کر اولڈ فادر سے ملا''...... ایرک نے کہا۔

''کون لوگ تھے وہ اولڈ فادر۔ تفصیل بتاؤ''...... عمران نے اولڈ فادر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جناب۔ وہ کورانٹو سے آئے تھے۔ ان کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک وین میں پاکیشیائی دشمنوں کا ایک گروپ یہاں پہنچا ہے۔

اس گروپ میں دو عورتیں اور چار مرد ہیں اور ہم نے انہیں چھپا رکھا ہے لیکن جناب مجھے تو کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ انہوں نے پورے قصبے کے ایک ایک گھر کی تلاشی لی۔ انہوں نے سارے قصبہ کے مردوں کے کارڈ بھی چیک کئے۔ پھر ان کی بڑی لیڈی آفیسر ہیلی کاپٹر پر آ گئی۔ اس کا نام ریٹا جولین تھا وہ غصیلی عورت تھی جناب۔ اس نے مجھے اور پورے قصبہ کو ایسی خوفناک دھمکیاں دیں کہ ہم سب بے حد ڈر گئے لیکن قصبہ میں کوئی ہوتا تو ہم بھی بتاتے یا انہیں ملتا۔

اچھی طرح تلاشی لے کر آخر کار وہ واپس چلے گئے۔ اس کے بعد ایرک میرے پاس پہنچا اور اس نے آپ کے بارے میں بتایا تو جناب میں نے پہلے تو صاف انکار کر دیا کیونکہ میں اپنے ملک کے دشمنوں کو پناہ نہیں دے سکتا۔ لیکن ایرک نے بتایا کہ آپ کا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے جو اس سرکاری ایجنسی کی مخالفت میں کام کر رہے ہیں اور اس نے مجھے نوٹوں کی گڈی دی تو میں یہاں

آنے کے لئے تیار ہو گیا۔

ویسے اس بڑے صاحب نے مجھے اور قصبہ کے لوگوں کو جس طرح بے عزت کیا ہے اس سے ہم سب اس کے خلاف ہو چکے ہیں۔ آپ بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں۔ ویسے یہ بتا دوں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ رات کو دوبارہ چیکنگ شروع کر دیں''...... اولڈ فادر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہم کورانٹو میں اس طرح پہنچنا چاہتے ہیں کہ وہاں ہمیں چیک نہ کیا جا سکے اور ہمیں وہاں پناہ بھی مل جائے کیونکہ دشمن وہاں کام کر رہے ہیں جبکہ یہ لیڈی صاحبہ بھی ہمارے پیچھے لگی ہوئی ہے تاکہ ہم دشمنوں کو پکڑ نہ سکیں اور کریڈٹ وہ لے جائیں اور یہ سن لو کہ اگر تم نے دھوکہ دیا یا دینے کی کوشش کی تو پھر معاملات ہمارے بس سے باہر ہو جائیں گے اور تمہیں اور تمہارے قصبہ کو اس کا عبرتناک خمیازہ بھگتنا پڑے گا لیکن اگر تم تعاون کرو تو اس جیسی بیس گڈیاں تمہیں مزید مل سکتی ہیں''...... عمران نے کہا تو اولڈ فادر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''جج۔ جج۔ جناب کیا آپ درست کہہ رہے ہیں''...... اولڈ فادر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ہم جس طرح رقم دینے میں فیاض ہیں اسی طرح دھوکہ دینے والے کے لئے ہم سے بڑا جلاد

بھی کوئی نہیں ہوسکتا''...... عمران نے کہا۔

''جناب آپ بے فکر رہیں۔ آپ اتنی دولت دے رہے ہیں کہ اتنی شاید ہم ایک سال میں بھی نہ کما سکیں تو مجھے دھوکہ دینے کی کیا ضرورت ہے''...... اولڈ فادر نے کہا۔

''پھر بتاؤ کہ کیا کرو گے اور کس طرح کرو گے۔ تفصیل بتاؤ مجھے''...... عمران نے کہا۔

''جناب ان دنوں کورانٹو میں مکمل طور پر فوج کا کنٹرول ہے اور فوجی کارڈ کے بغیر وہاں کوئی آدمی نہ داخل ہوسکتا ہے اور نہ رہ سکتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ نے وہاں کتنے دن رہنا ہے''...... اولڈ فادر نے کہا۔

''دو سے تین دن''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم آپ کو فوجی کارڈ مہیا کر دیتے ہیں اور ہمارے آدمی ایک ہفتے تک قصبہ میں رہیں گے۔ ان کارڈ کی وجہ سے وہاں آپ کو کوئی مشکل نہ ہوگی۔ جہاں تک رہائش کا تعلق ہے تو کورانٹو میں ایک خفیہ اڈہ موجود ہے جہاں فوج کے ہاتھ بھی نہیں پہنچ سکتے۔ یہ سپر ماسٹر کا اڈہ ہے۔ وہاں آپ کو رہائش، کھانا، اسلحہ، شراب بلکہ جو کچھ آپ چاہیں آپ کو مل سکتا ہے۔ لیکن اسے آپ کو علیحدہ رقم دینا پڑے گی''...... اولڈ فادر نے کہا۔

''کیا ان کارڈوں پر تصویریں بھی ہوتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ کارڈوں پر صرف نام، پتہ اور شناختی نشان ہوتا ہے''...... اولڈ فادر نے کہا۔

''کیا عورتیں بھی وہاں جاتی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں جناب۔ ہمارے قصبہ کی کئی عورتیں بھی وہاں کام کرتی ہیں''...... اولڈ فادر نے کہا۔

''لیکن اس سپر ماسٹر تک ہم پہنچیں گے کیسے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''میرا ایک آدمی آپ کے ساتھ جائے گا۔ وہ میرا پیغام سپر ماسٹر تک پہنچا دے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ ہمارا خاص آدمی ہے''...... اولڈ فادر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے ہمیں دیکھ لیا ہے۔ اب ہماری عمروں کے مطابق کارڈ فراہم کرو اور اپنے آدمی کو بھیج دو تاکہ ہم اس کے ساتھ آگے بڑھ سکیں۔ ہم یہاں سے جیپ پر جائیں گے اور پھر کورانٹو سے پہلے جیپ چھوڑ دیں گے اور جیپ ایک واپس لے جائے گا''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ وہ رقم......'' اولڈ فادر نے کہا تو عمران کے اشارے پر صفدر نے دس گڈیاں نکال کر اولڈ فادر کے حوالے کر دی۔ گڈیاں دیکھ کر اولڈ فادر کا چہرہ گلنار ہوگیا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

''یہ آدمی رقم ہے اور آدمی اس وقت جب تم کارڈز لے کر آؤ

گے“...... عمران نے کہا اور اولڈ فادر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے گڈیاں فوراً جیب میں ڈالیں اور وہ ایرک کو لے کر تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس وقت تک ایرک اور اولڈ فادر کو دیکھتے رہے جب تک کہ وہ ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئے۔

ریٹا جولین کا چہرہ بدستور غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ کورانٹو کی ایک عمارت میں موجود تھی۔ یہ عمارت کورانٹو میں موجود فوج کے انچارج کا ہیڈکوارٹر تھی جس کا نام میجر فرانسو تھا۔ ریٹا جولین اس وقت میجر فرانسو کے آفس میں تھی اور اس کے سامنے کرسی پر کورانٹو کا فوجی انچارج میجر فرانسو بھی موجود تھا۔

”میری بات کا یقین کریں میجر فرانسو۔ یہ لوگ کورانٹو میں پر داخل ہو چکے ہیں۔ یہ بات طے سمجھیں“...... ریٹا جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”مادام۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ یقین کریں کہ کورانٹو میں اڑنے والی چڑیا بھی ہماری نظروں سے بچ نہیں سکتی اور آپ ایک پورے گروپ کی بات کر رہے ہیں“...... میجر فرانسو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آپ یہاں آنے جانے والوں کے زیادہ سے زیادہ کارڈز

چیک کر سکتے ہیں اور کارڈز یہ لوگ کہیں سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ ہیں۔ انتہائی خطرناک ایجنٹ''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''مادام یہاں جو لوگ آتے اور جاتے ہیں ان کے بارے میں میرے آدمی کافی حد تک جانتے ہیں۔ اس لئے اگر ان کے پاس کارڈز بھی ہوئے تب بھی وہ پکڑے جائیں گے''...... میجر فرانسو نے کہا۔

''یہاں کوئی ایسا اڈہ ہے جہاں یہ رہ سکیں۔ کوئی بھی خفیہ اڈہ''...... ریٹا جولین نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''نہیں مادام۔ یہاں ایسا کوئی اڈہ نہیں ہے۔ وہ یہاں کسی بھی مکان میں نہیں جا سکتے۔ کیونکہ یہاں ہر مکان کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ یہاں کتنے افراد رہتے ہیں''...... میجر فرانسو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل فرانسو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ میجر فرانسو بول رہا ہوں''...... کرنل فرانسو نے کہا۔

''کیپٹن ڈیوس بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

کیا ہوا۔ کوئی خاص بات''...... میجر فرانسو نے کہا۔

''جناب ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ یہاں کسی سپر ماسٹر کا ایک خفیہ اڈہ بھی موجود ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر کے ہی

وہاں ریڈ کیا جائے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ خفیہ اڈہ اور یہاں۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... میجر فرانسو نے کہا تو ریٹا جولین بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے جلدی سے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''جناب ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ کورانٹو کے شمال میں جہاں مزدوروں کی آبادی ہے وہاں ایک بڑا سا احاطہ ہے جہاں مزدور رات کو مل کر رہتے ہیں۔ وہاں سے کسی خفیہ اڈے کو راستہ جاتا ہے جو زیر زمین ہے اور وہاں نہ صرف ہر قسم کی عیاشی کا سامان مہیا کیا جاتا ہے بلکہ وہاں ایسے لوگوں کو پناہ بھی دی جاتی ہے جو مجرم ہوں۔ یہ اطلاع جس نے دی ہے وہ اس سپر ماسٹر کا ساتھی تھا لیکن پھر کسی وجہ سے ان کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور اس آدمی نے ہمیں مخبری کر دی ہے''...... کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس پر تو ابھی اور اسی وقت ریڈ ہونا چاہئے۔ تم ریڈ پارٹی تیار کرو۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا ابھی اور اسی وقت''...... میجر فرانسو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''اوہ۔ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی اور میرے آدمی بھی''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''ٹھیک ہے مادام۔ ضرور چلیں''...... میجر فرانسو نے کہا تو ریٹا

جولین نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"یس اولیور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے اولیور کی آواز سنائی دی۔

"ریٹا جولین بول رہی ہوں۔ کورانٹو میں ایک خفیہ اڈے کا پتہ چلا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں چھپے ہوئے ہوں۔ اس لئے فوج کے ساتھ ساتھ ہم نے بھی وہاں ریڈ کرنا ہے۔ تم ساتھیوں سمیت جیپ لے کر یہاں ملٹری ہیڈ کوارٹر آجاؤ ابھی اور اسی وقت"...... ریٹا جولین نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ریٹا جولین نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کیپٹن ڈیوس اور اولیور دونوں اکٹھے ہی اندر داخل ہوئے تو ریٹا جولین اور میجر فرانسو دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد ہی ان کی جیپیں تیزی سے دوڑتی ہوئیں اس آبادی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں جہاں کے بارے میں انہیں نشاندہی کی گئی تھی۔ آبادی میں فوج نے اس احاطے کو پہلے ہی گھیر رکھا تھا اور لوگ اس احاطے کے باہر سہمے ہوئے انداز میں کھڑے تھے۔

"کہاں ہے وہ سپر ماسٹر"...... میجر فرانسو نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا۔

"اندر ہو گا جناب۔ ہم نے ابھی تک کوئی مداخلت نہیں کی۔ صرف محاصرہ کر رکھا ہے"...... کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"تم نے حماقت کی ہے کیپٹن۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ اگر اندر ہوئے تو وہ نکل گئے ہوں گے"...... ریٹا جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام وہ محاصرے سے کیسے نکل سکتے ہیں۔ وہ اندر تھے تو اندر ہی ہوں گے"...... کیپٹن ڈیوس نے قدرے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر ریٹا جولین اور میجر فرانسو اپنے آدمیوں سمیت اندر داخل ہوئے۔ سپر ماسٹر بوڑھا آدمی تھا۔ اس نے دو تھپڑوں میں سب کچھ اگل دیا اور پھر ریٹا جولین اور اس کے آدمی بھی اس تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ وہاں شراب اور اسلحے کا سٹاک موجود تھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"وہ چھ افراد کہاں ہیں جو یہاں پہنچے تھے تمہارے پاس۔ بولو جلدی بولو۔ ورنہ......" ریٹا جولین نے اچانک سپر ماسٹر کو گریبان سے پکڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

"چھ چھ افراد۔ کون سے افراد مادام۔ آپ کن افراد کی بات کر رہی ہیں"...... سوپر ماسٹر نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دو عورتیں اور چار مرد۔ جو یہاں تمہارے اڈے میں تھے۔ کہاں ہیں وہ بولو"...... ریٹا جولین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہاں کسی عورت کا کیا کام۔ آپ پورا اڈہ اچھی طرح چیک کر لیں۔ یہاں کوئی نہیں آیا۔ یہاں تو صرف فوج کے لئے شراب

کا سٹاک رکھا جاتا ہے مادام اور کچھ نہیں''...... سپر ماسٹر نے کہا تو ریٹا جولین نے ہاتھ ہٹا لیا۔

''اولیور اس اڈے کی ایک ایک اینٹ چیک کرو۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اگر وہ لوگ آئے ہوں گے تو لازماً یہاں کہیں چھپے ہوئے ہوں گے اور اگر یہاں سے باہر نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ ہے تو پھر کیپٹن ڈیوس کی حماقت کی وجہ سے وہ نکل گئے ہوں گے لیکن اگر کنفرم ہو جائے تو میں پورے قصبہ کو چیک کروں گی۔ چلو جلدی کرو''...... ریٹا جولین نے تیز تیز اور نہایت غصیلے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... اولیور نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر آگے بڑھ گیا جبکہ ریٹا جولین اور میجر فرانسو باہر احاطے میں آ گئے تھوڑی دیر بعد اولیور واپس آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔

''مادام۔ یہاں کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے اور نہ ہی اندر کوئی آدمی موجود ہے''...... اولیور نے کہا۔

''ہونہہ ٹھیک ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بعد میں یہاں پہنچیں اس لئے کیپٹن ڈیوس تم نے یہاں اپنے خاص آدمی چھوڑنے ہیں اور جیسے ہی ان کے بارے میں اطلاع ملے تم نے مجھے اطلاع دینی ہے میری ذاتی فریکوئنسی پر''...... ریٹا جولین نے کیپٹن ڈیوس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

''چلو اولیور۔ اب ہم اپنی رہائش گاہ پر جائیں گے۔ یہاں کا باقی کام فوج کر لے گی''...... ریٹا جولین نے کہا اور میجر فرانسو سے اجازت لے کر وہ جیپ میں سوار ہو گئی اور اس کی پیروی اس کے ساتھیوں نے کی اور پھر جیپیں ایک رہائشی کوٹھی کی طرف بڑھتی چلی گئی ریٹا جولین کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہاں اور کیسے ٹریس کرے۔ یہ بات تو بہرحال طے تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ تھے اور انہوں نے کسی نہ کسی انداز میں یہاں ضرور پہنچنا تھا کیونکہ یہاں آئے بغیر وہ کسی صورت بھی ڈی ایس ہیڈ کوارٹر میں داخل نہ ہو سکتے تھے اور ظاہر ہے وہ یہاں جیپ کے ذریعے ہی پہنچ سکتے تھے۔ ہیلی کاپٹر پر تو نہیں آ سکتے تھے لیکن یہاں آ کر اس نے فوج کی چیکنگ کا جو نظام دیکھا تھا اس سے بہرحال یہ بات طے تھی کہ وہ لوگ یہاں کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے تھے اور اگر کسی طرح داخل ہو بھی جائیں تو لازماً چیک ہو جائیں گے لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس لئے وہ آرام کرنے کے لئے بیڈ روم میں جانے کی بجائے ملحقہ کمرے میں آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

''اس وقت یہاں فون''...... ریٹا جولین نے کہا اور رسیور اٹھا

لیا۔

''لیس ریٹا جولین بول رہی ہوں''...... ریٹا جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''میجر فرانسو بول رہا ہوں۔ اس گروپ کو ٹریس کر کے گرفتار کر لیا گیا ہے اور وہ اس وقت میرے ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ آپ آ جائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریٹا جولین بری طرح سے اچھل پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا وہ زندہ ہیں''۔ ریٹا جولین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ گرفتار ہو گئے ہیں اور ظاہر ہے ہم انہیں ہلاک تو نہیں کر سکتے۔ انہیں قانون کے حوالے کیا جائے گا''...... میجر فرانسو نے کہا۔

''کہاں ٹریس ہوئے ہیں وہ اور کیسے''...... ریٹا جولین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ کورانٹو کے مشرق میں ایک عمارت کی دیوار کی اوٹ میں چھپے ہوئے تھے کہ اچانک چند افراد وہاں پہنچ گئے اور ان افراد کی وجہ سے انہیں باہر آنا پڑا جس پر فوج نے انہیں گھیر لیا۔ ان کے پاس کارڈز بھی نہیں تھے اور وہ دو عورتیں اور چار مرد تھے اس لئے انہیں گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لایا گیا ہے اور میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں''۔ میجر فرانسو نے کہا۔

''اوہ اوہ ۔وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں میجر فرانسو۔ آپ انہیں فوری طور پر بے ہوش کرا دیں۔ ورنہ وہ کسی بھی لمحے پچوئیشن بدل سکتے ہیں''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ وہ ہل بھی نہیں سکتے۔ میں نے انہیں اس انداز میں جکڑ رکھا ہے کہ وہ سانس بھی نہیں لے سکتے۔ آپ آ جائیں''...... میجر فرانسو نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں آ رہی ہوں''...... ریٹا جولین نے کہا اور اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ خود ہی جیپ چلاتی ہوئی فوجی ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے جیپ احاطے میں جا کر روکی اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی میجر فرانسو کے آفس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آفس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر لائٹ جل رہی تھی۔ ریٹا جولین اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ یکلخت اس کے منہ سے چیخ نکلی۔ اس کے سر پر اچانک خوفناک اور زور دار دھماکہ ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اس طرح تاریکی پھیلتی چلی گئی جیسے کسی نے اچانک پردہ ڈال دیا ہو اور پھر اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے لیکن آخری لمحات میں اس کے ذہن میں بہرحال یہ بات ابھری تھی کہ اس کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے اور پھر اس کے ذہن میں تاریکی پھیلتی چلی گئی۔ شاید ہمیشہ کے لئے۔

"آخر خدا خدا کر کے ہم کورانٹو پہنچ ہی گئے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کے ساتھ کورانٹو پہنچے تھے۔ کورانٹو میں ان کے کارڈ ایک جگہ چیک کئے گئے لیکن یہ چیکنگ صرف کارڈز تک ہی محدود رہی کیونکہ چیک پوسٹ پر اور بھی کئی مرد اور عورتیں موجود تھیں۔ اولڈ فادر نے ان کے ساتھ جو آدمی بھیجا تھا اس کا نام فراسٹ تھا اور عمران باوجود اس فراسٹ کے کہنے کے سپر ماسٹر کے اڈے میں نہ گیا تھا بلکہ اس نے فراسٹ کو کہا تھا کہ وہ سپر ماسٹر کو ان کے پاس لے آئے اور جب تک اس سے تفصیلی بات نہ ہو گی وہ اندر نہیں جائیں گے اور پھر فراسٹ نے واپس آ کر جو کچھ کہا اس پر عمران کے ساتھی عمران کی پیش بندی پر حیران رہ گئے۔ فراسٹ نے بتایا تھا کہ سپر ماسٹر کے اڈے کو فوج نے گھیر رکھا ہے اور بڑے افسران آئے ہوئے ہیں۔

"اوہ اوہ۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ میجر فرانسو کا ہیڈ کوارٹر کہاں

ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ تو یہاں سے کچھ دور ہے"...... فراسٹ نے کہا۔

"تم ہمیں وہیں لے چلو"...... عمران نے کہا۔

"آپ وہاں کیا کریں گے۔ وہاں تو فوج کا پہرہ ہوتا ہے"۔ فراسٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم وہاں چلو تو سہی۔ تم اندر نہ جانا"...... عمران نے کہا اور فراسٹ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

"ہم نے اس ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کرنا ہے اور پھر فوری طور پر آگے بڑھنا ہے ورنہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔ اس لئے سب تیار رہیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ یہاں ایک احاطہ تھا جس کے اندر چھوٹی سی عمارت تھی۔ عمارت پر ایکریمی فوج کا مخصوص جھنڈا لہرا رہا تھا لیکن وہاں کوئی پہرے دار نظر نہ آ رہا تھا۔

"تم اب کہاں جاؤ گے"...... عمران نے فراسٹ سے کہا۔

"میں تو ابھی اسی وقت واپس جاؤں گا۔ میں یہاں نہیں رک سکتا جناب"...... فراسٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو فراسٹ انہیں سلام کر کے واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ اسلحہ لے لو لیکن کوشش یہی ہونی چاہئے کہ فائرنگ نہ ہو"...... عمران نے کہا اور وہ سب احاطے میں داخل ہو گئے اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد انہوں نے اس عمارت پر قبضہ کر لیا۔ وہاں صرف سات آدمی تھے جنہیں آسانی سے کور کر لیا گیا۔ ان میں سے ایک نے بتایا کہ یہاں صرف میجر فرانسو کی رہائش اور آفس ہے۔ جبکہ باقی فوج علیحدہ علاقے میں رہتی ہے اور ان کا عملی انچارج کیپٹن ڈیوس ہے اور اس وقت میجر فرانسو، کیپٹن ڈیوس اور ڈارک اسکائی کی سیکنڈ چیف ریٹا جولین اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کسی خفیہ اڈے پر ریڈ کے لئے گیا ہوا ہے تو عمران سمجھ گیا کہ یہ سب سپر ماسٹر کے اڈے پر گئے ہوں گے اور یہ بات سن کر عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب ریٹا جولین کو پہلے کور کرے گا پھر آگے کوئی کام ہو سکے گا چنانچہ ان سب آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور عمران اور اس کے ساتھی اس میجر فرانسو کے انتظار میں وہیں اندر چھپ گئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک جیپ احاطے میں داخل ہوئی۔

"او کے۔ اب تم جاؤ۔ صبح آ جانا"...... جیپ سے اترنے والے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے مڑ کر جیپ کے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے جیپ بیک کی اور واپس چلا گیا جبکہ وہ آدمی فوجی انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا۔ صفدر اور تنویر نے اسے چھاپ لیا یہ آدمی میجر فرانسو تھا۔

پھر عمران نے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کر کے مطلب کی تمام معلومات حاصل کر لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے میجر فرانسو سے ریٹا جولین اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیں اور اس عمارت کا فون نمبر بھی معلوم کر لیا جہاں ریٹا جولین رہائش پذیر تھا۔ میجر فرانسو کو بے ہوش کر دیا گیا تو عمران نے رسیور اٹھا کر ریٹا جولین کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے جب ریٹا جولین نے فون اٹنڈ کیا تو اس نے میجر فرانسو کی آواز اور لہجے میں اسے اپنے گروپ کی گرفتاری کے بارے میں بتایا۔

ریٹا جولین کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ان کے زندہ ہونے کی وجہ سے وہاں آنے سے کترا رہی ہے۔ لیکن عمران نے آخر کار اسے وہاں آنے پر آمادہ کر لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک جیپ احاطے میں پہنچ کر رک گئی اور ریٹا جولین جیپ سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے مارا اور ریٹا جولین ایک ہی ضرب کھا کر بے ہوش ہو گئی۔ عمران کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے اسے بھی میجر فرانسو کے ساتھ ایک کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا۔

"اب تم نے اس عمارت پر ریڈ کرنا ہے جہاں ریٹا جولین کے آدمی موجود ہیں۔ وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر

دینا اور پھر اندر جا کر ان سب کو ہلاک کر دینا“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ اس سے کیا ہو گا۔ صبح ہوتے ہی جیسے ہی ان کی لاشیں ملیں گی یہاں ہنگامہ برپا ہو جائے گا“...... صفدر نے کہا۔

”عمران ٹھیک کہہ رہا ہے صفدر۔ ہمیں اصل خطرہ ریٹا جولین اور اس کے آدمیوں سے ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں جبکہ عام فوجی اس انداز میں کام نہیں کر سکتے“...... جولیا نے کہا۔

”لیکن پھر اس ریٹا جولین کا بھی تو خاتمہ کرنا ہو گا“...... صفدر نے کہا۔

”وہ بھی کر لیں گے۔ تم پہلے یہ کام تو کرو“...... عمران نے کہا اور پھر جولیا کے علاوہ تنویر، صفدر، صالحہ اور کیپٹن شکیل عمارت سے باہر چلے گئے۔

”تم ان کا خیال رکھو ساتھیوں کے واپس آنے تک۔ میں باہر رہوں گا“...... عمران نے جولیا سے کہا۔

”لیکن اگر اس دوران کوئی فون آ گیا تو پھر“...... جولیا نے کہا۔

”میں فون کی گھنٹی سن کر یہاں آ کر فون اٹنڈ کر لوں گا۔ بے فکر رہو۔ میں نہیں چاہتا کہ اچانک کوئی ہمارے سروں پر پہنچ جائے“۔ عمران نے سنجیدگی کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران احاطے میں آ کر ایک جیپ کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ پھر تقریباً

ڈیڑھ گھنٹے بعد اسے اپنے ساتھی احاطے میں داخل ہوتے دکھائی دیئے۔

”کیا ہوا“...... عمران نے جیپ کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

”کام ہو گیا ہے۔ سات آدمی وہاں موجود تھے۔ ان کی گردنیں توڑ کر انہیں نیچے تہہ خانے میں ڈال دیا گیا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم یہاں ڈیوٹی دو۔ میں اس میجر فرانسو اور ریٹا جولین سے مذاکرات کر لوں“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر اندر داخل ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس کمرے میں داخل ہوا جہاں میجر فرانسو اور ریٹا جولین دونوں کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے۔

”انہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا۔ حیرت ہے“...... عمران نے حیرت سے کہا۔

”ہوش آیا تھا۔ میں نے دوبارہ ضرب لگا کر بے ہوش کر دیا“...... جولیا نے کہا۔

”تمہیں ضرب لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ صرف بے ہوش ہو جانے کا حکم دینا ہی کافی تھا“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”تم نے تو آج تک میرا کوئی بھی حکم مانا نہیں تو یہ کیسے مان لیتے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو ہمیشہ حکم کی تعمیل کے لئے ہی کوشاں رہا ہوں لیکن یہ صفدر اصل میں ڈنڈی مار جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے میجر فرانسو کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا بھی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"ریٹا جولین کے ساتھیوں کا کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔

"تنویر کی موجودگی میں کون اپنے انجام سے بچ سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم اپنا خیال رکھا کرو۔ کسی وقت واقعی تنویر کے ہاتھوں نقصان اٹھا سکتے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید خوشگوار موڈ میں تھی۔

"اس سے بڑا نقصان اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے اب تک تین بار ہاں کرنے سے ہی محروم چلا آ رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خود۔ بہرحال چھوڑو اور کوئی بات کرو"...... جولیا بات کرتے کرتے موضوع بدل گئی تھی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ میجر فرانسو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ان کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔ ظاہر ہے رسیوں میں جکڑے

ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ سب کیا ہے۔ میں نے تمہیں سب کچھ تو بتا دیا۔ پھر تم نے مجھے کس لئے باندھا ہے۔ آخر تم ہو کون۔ اوہ اوہ مادام ریٹا جولین بھی یہاں موجود ہے۔ یہ سب کیا ہے"۔ میجر فرانسو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر اور سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میجر فرانسو ہم وہی ہیں جن کی تلاش کے لئے تم نے سپر ماسٹر کے اڈے کو گھیر رکھا تھا۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر فرانسو اس انداز میں جھٹکے کھانے لگا جیسے اس کے جسم میں لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ اچانک گزرنے لگ گیا ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی جا رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ تم یہاں میرے ہیڈ کوارٹر میں۔ کیا، کیا مطلب۔ تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔ یہ سب کیسے ہوا ہے"...... میجر فرانسو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اس کی حالت حقیقتاً بے حد خراب ہو گئی تھی۔

"تم ابھی ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتے لیکن یہ ریٹا جولین سب کچھ جانتی ہے اور میں نے اسے ہوش نہیں دلایا کیونکہ اس نے چیخنا چلانا شروع کر دینا ہے۔ یہ جذباتی عورت ہے جبکہ تم مجھے سنجیدہ اور سمجھدار دکھائی دے رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... اس بار میجر فرانسو نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم نے کورانٹو کے شمال مغربی علاقے کے اندر موجود ڈارک اسکائی کے ہیڈ کوارٹر سے بی آر میزائل کا فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا اور بس"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"لیکن اس سلسلے میں میں کیا کر سکتا ہوں۔ میرا تو اس ہیڈ کوارٹر سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ میں تو یہاں کورانٹو قصبہ کا انچارج ہوں"...... میجر فرانسو نے کہا۔

"تم ہمیں تفصیلات تو بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"سوری یہ ملک سے غداری ہے اور میں بطور فوجی ملک سے غداری کسی صورت نہیں کر سکتا۔ چاہے تم مجھے ہلاک ہی کیوں نہ کر دو"...... میجر فرانسو نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تم سے ایسی کوئی بات نہیں پوچھی جس سے تم پر غداری کا الزام لگ سکے"...... عمران نے بجائے غصے کے انتہائی نرم لہجے میں کہا تو میجر فرانسو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... میجر فرانسو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کے عقب میں ایک فوجی چھاؤنی ہے۔ تم مجھے صرف

اس چھاؤنی کے انچارج کے بارے میں بتا دو"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام پوچھ رہے ہو"...... میجر فرانسو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام کرنل ڈرمن"...... میجر فرانسو نے کہا۔

"اس کرنل ڈرمن کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے"...... میجر فرانسو نے جواب دیا۔

"میجر فرانسو فون نمبر بتانا تو غداری کے زمرے میں نہیں آتا۔ یہ تو یہاں کی ایکس چینج کو فون کر کے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو میجر فرانسو بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"کرنل ڈرمن کا قد وقامت اور حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم"...... میجر فرانسو نے کہا وہ ایک بار پھر ضد پر اتر آیا تھا۔

"اوکے۔ تمہاری مرضی۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم ہلاکت سے بچ جاؤ اور تمہارا ضمیر بھی داغدار نہ ہو لیکن اگر تم خواہ مخواہ کی ضد کر کے مرنا ہی چاہتے ہو تو پھر ایسا ہی سہی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے

مشین پسٹل نکال لیا اور اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اوہ اوہ۔ رکو۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں''...... میجر فرانسو نے اچانک کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے سب کچھ بتانا شروع کر دیا۔

''کرنل ڈرمن تمہارا کیا لگتا ہے رشتے میں''...... عمران نے کہا تو میجر فرانسو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... میجر فرانسو نے کہا۔

''تم نے جو حلیہ بتایا ہے وہ تمہارے بنیادی خدوخال سے ملتا ہے۔ اس لئے یا تو یہ کرنل ڈرمن تمہارا حقیقی بھائی ہے یا پھر فرسٹ کزن ہے''...... عمران نے کہا تو میجر فرانسو کی آنکھیں ایک بار پھر پھیلتی چلی گئیں۔

''تم۔ تم کیا ہو۔ تم کیسے یہ سب کچھ جان لیتے ہو''...... میجر فرانسو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں ہلاکت سے بچانا چاہتا ہوں میجر فرانسو اور کچھ بھی نہیں''...... عمران نے مسکرا کہا۔

''کرنل ڈرمن میرا خالہ زاد بھائی اور میری بہن کا شوہر ہے''...... میجر فرانسو نے کہا۔

''کیا تمہاری بہن بھی چھاؤنی میں رہتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ وہ دارالحکومت مین رہتی ہے۔ یہاں فیملیز نہیں رہتیں''...... میجر فرانسو نے کہا۔

''جولیا اسے ہاف آف کر دو''...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے اٹھی اور میجر فرانسو کی طرف بڑھ گئی۔

''کک۔ کیا۔ کیا مطلب''...... میجر فرانسو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ جولیا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ اس کی کنپٹی پر جڑ دیا تھا اور پھر دوسری ضرب کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی تو جولیا واپس مڑ آئی۔

''تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا اس کرنل ڈرمن سے بات کرو گے میجر فرانسو کی آواز میں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں لیکن نتیجہ کیا نکلتا ہے اس کا ابھی اندازہ نہیں ہے۔ بہرحال ایک کوشش تو کی ہی جا سکتی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میجر فرانسو بول رہا ہوں۔ کرنل ڈرمن سے بات کراؤ''۔ عمران نے میجر فرانسو کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ صاحب تو بیڈ روم میں چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بات کراؤ میری۔ سمجھے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو فرانسو۔ کیا بات ہے۔ ڈرمن بول رہا ہوں۔ اس وقت کیسے فون کیا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک بے تکلفانہ مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا تم بلیک اسکائی ایجنسی کی سیکنڈ چیف ریٹا جولین کو جانتے ہو"...... عمران نے بھی اس بار بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ کیوں کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"تو پھر تم ان سے خود بات کر لو۔ میں تو کچھ کہہ بھی نہیں سکتا"...... عمران نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ریٹا جولین بول رہی ہوں سیکنڈ چیف آف بلیک اسکائی ایجنسی"...... عمران نے ریٹا جولین کے انداز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈرمن بول رہا ہوں مادام۔ کیا بات ہے مادام"۔ دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ ہم چیف سیکرٹری صاحب کے خصوصی حکم پر یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے آئے ہوئے

ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس مادام۔ مجھے معلوم ہے مادام۔ ہمیں اس کی باقاعدہ اطلاع دی گئی تھی لیکن مسئلہ کیا ہے مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ آپ کے بیس کیمپ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہمارے پاس حتمی اطلاع ہے اور میں اس سلسلے میں بیس کیمپ آنا چاہتی ہوں تاکہ ان کو وہاں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر سکوں لیکن میجر فرانسو بضد ہیں کہ وہ لوگ یہاں بھی نہیں پہنچے اور بیس کیمپ میں بھی نہیں گئے۔ میں چاہوں تو انہیں فوری طور پر معطل کر سکتی ہوں لیکن ان حالات میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے بات کی جائے"...... عمران نے ریٹا جولین کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مادام یہ بات تو طے ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں داخل ہو ہی نہیں سکتے۔ یہاں ایک ایک قدم پر چیکنگ ہوتی ہے اور تمام کمپیوٹرائزڈ چیکنگ ہے اس لئے آپ کو جس نے بھی اطلاع دی ہے غلط دی ہے"...... کرنل ڈرمن نے کہا۔

"آپ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو نہیں جانتے۔ ان کے سامنے آپ کا کمپیوٹر کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے ایسی بے شمار لیبارٹریاں اور ہیڈ کوارٹر تباہ کئے ہوئے ہیں جن میں دنیا کے ٹاپ اور جدید ترین سپر کمپیوٹر کام کرتے تھے البتہ آپ کو یقین دلانے

کے لئے یہ ہوسکتا ہے کہ آپ یہاں کورانٹو میں میجر فرانسو کے ملٹری ہیڈ کوارٹر میں آ جائیں۔ یہاں ثبوت موجود ہیں جو آپ کو دکھائے جا سکتے ہیں اور میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ آپ کو وہاں الرٹ کیا جا سکے۔ ہم نے تو بہرحال یہیں رہنا ہے لیکن جس طرح آپ اب کہہ رہے ہیں کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے میں آپ کو یہ ثبوت دکھانا چاہتی ہوں تاکہ آپ اس طرح مطمئن نہ رہیں اور الرٹ رہیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں ہیلی کاپٹر پر آ جاتا ہوں۔ آپ میجر فرانسو سے میری بات کرائیں''...... کرنل ڈرمن نے کہا۔

''یس۔ میجر فرانسو بول رہا ہوں''...... عمران نے فوراً ہی آواز اور لہجہ بدل کر میجر فرانسو کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''میجر فرانسو آپ نے ثبوت دیکھے ہیں۔ وہ کیا ثبوت ہیں''۔ کرنل ڈرمن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''جناب۔ مادام ریٹا جولین نے ایک آدمی پکڑا ہے۔ اس کے پاس بیس کیمپ کا مخصوص کمپیوٹرائزڈ کارڈ بھی ہے۔ اس سے ایک ٹرانسمیٹر بھی برآمد ہوا ہے جس میں کال ٹیپ ہو جاتی ہے۔ اس ٹیپ سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ کوڈ میں گفتگو ہوئی ہے اور اس کوڈ کے مطابق وہ بیس کیمپ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ مادام ریٹا جولین نے اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے بیس کیمپ میں ان کے چھپنے کی مخصوص جگہ بھی

چیک کر لی ہے لیکن ظاہر ہے وہ تو کبھی اس بیس کیمپ میں آئی ہی نہیں اس لئے وہ اس سلسلے کو تفصیل سے تمہارے ساتھ ڈسکس کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے جب مجھے دھمکی دی کہ وہ چیف سیکرٹری صاحب سے میری شکایت کرتی ہیں تو میں نے آپ کے ساتھ بات کرائی ہے''...... عمران نے میجر فرانسو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ یہ واقعی انتہائی اہم معاملہ ہے۔ ہمیں بہرحال ہر طرف سے چوکنا اور محتاط رہنا چاہئے''...... کرنل ڈرمن نے کہا۔

''آپ تھوڑی دیر کے لئے آ جائیں تاکہ مادام ریٹا جولین مطمئن ہو جائیں''...... عمران نے کہا۔

''اوکے میں آدھے گھنٹے کے اندر پہنچ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''اب باہر جا کر اپنے ساتھیوں کو ساری بات بتا دو تاکہ وہ اس کو کور کر سکیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اکیلا نہ آئے''...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ویسے تم واقعی جادوگر ہو''...... آج مجھے بھی یقین آ گیا ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''کاش ایسا ہوتا تو کوہ قاف کی سوئس پری میری قید میں ہوتی''...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ

یکلخت گلنار ہو گیا اور وہ زیر لب مسکراتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران کو باہر سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دینے لگی تو وہ اٹھ کر دروازے کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر لینڈ ہونے کے چند لمحوں بعد ایک ہلکی سی چیخ اس کے کانوں میں پڑی اور تھوڑی دیر بعد صفدر کاندھے پر ایک آدمی کو اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس آدمی نے باقاعدہ فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔

''اسے کرسی پر ڈال دو۔ اکیلا تھا یا کوئی اور بھی ساتھ تھا''۔ عمران نے کہا۔

''ایک ہیلی کاپٹر پائلٹ ہی تھا اسے بھی کور کر لیا گیا ہے''۔ صفدر نے کاندھے پر لدے ہوئے اس کرنل ڈرمن کو کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا۔

''اسے آف کر دو''...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی تو عمران نے جولیا کی مدد سے کرنل ڈرمن کو رسیوں کے ساتھ کرسی سے باندھ دیا اور پھر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''یہ۔ یہ کیا کیا مطلب۔ یہ۔ یہ''...... کرنل ڈرمن نے ہوش میں

آتے ہی اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کی حالت پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی۔

''تم نے میجر فرانسو کو تو پہچان لیا ہو گا کرنل ڈرمن۔ البتہ یہ بتا دوں کہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بلیک اسکائی ایجنسی کی سیکنڈ چیف ریٹا جولین ہے اور میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیائی ہوں''...... عمران نے کہا تو کرنل ڈرمن کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنے آپ پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''کیا، کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ تم نے یہاں کیسے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ سب کیا ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے تو میری بات ہوئی ہے''...... کرنل ڈرمن نے کہا۔

''وہ سب گفتگو میں نے تم سے کی تھی اور میں یہ سب کچھ اس لئے تمہیں بتا رہا ہوں تاکہ تم پوری طرح ہوش و حواس میں آ جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''ویری بیڈ۔ مجھے تصور بھی نہ تھا۔ ویری بیڈ''...... کرنل ڈرمن نے کہا۔

''اب تم مجھے بتاؤ گے کہ بیس کیمپ سے ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کیسے پہنچا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ تم مجھ سے کچھ نہیں معلوم کر سکتے۔ کبھی نہیں''...... کرنل ڈرمن نے کہا تو عمران کرسی سے اٹھا اس نے کرسی

اٹھا کر اس کے عین سامنے رکھی اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

''ابھی تم سب کچھ بتاؤ گے۔ سب کچھ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور کمرہ کرنل ڈرمن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ پھر ابھی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس بار کرنل ڈرمن کے حلق سے پہلے سے بھی زیادہ بلند چیخ نکلی۔ اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹ چکے تھے اور وہ تکلیف کی شدت سے اپنا سر دائیں بائیں مار رہا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔

''اب تم سب کچھ خود بتاؤ گے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر ایک سائیڈ پر رکھا اور ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر اس نے دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مارا اور کرنل ڈرمن کا جسم اس طرح کانپنے لگا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ گیا ہو۔ اس کی آنکھیں ابل کر آدھی سے زیادہ باہر آ گئی تھیں اور چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔ عمران نے دوسری ضرب لگا دی۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''جج۔ جج۔ کرنل ڈرمن۔ میں کرنل ڈرمن ہوں''...... کرنل ڈرمن کے منہ سے اس طرح مسلسل الفاظ نکلنے لگے جیسے کوئی ٹیپ ریکارڈ

آن ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ مسلسل اپنا نام بتا رہا تھا اور پھر عمران نے اس سے سوالات کرنے شروع کر دیئے کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کرنل ڈرمن کا شعور ختم ہو چکا ہے اور اب وہ لاشعوری طور پر سب کچھ بتائے چلا جا رہا ہے۔ عمران مسلسل سوالات کئے چلا جا رہا تھا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ کرنل مورگن کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نن نن۔ نہیں۔ میں نہیں جانتا''...... کرنل ڈرمن نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا پھر اچانک وہ خاموش ہو گیا۔ اس کی گردن ڈھلک گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس کے سر سے ہاتھ ہٹایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جھک کر خنجر اٹھا کر کرنل ڈرمن کی یونیفارم سے صاف کیا اور پھر جیب میں ڈال لیا۔

''میرا خیال تھا کہ تم یونیفارم کو خراب نہیں کرو گے تاکہ اس یونیفارم میں وہاں ہم میں سے کوئی پہنچ سکے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ایک تو ہمارے پاس میک اپ کا جدید سامان نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ وہاں تمام تر کمپیوٹرائزڈ چیکنگ ہے۔ اس لئے یہ آئیڈیا وہاں کام نہیں دے سکتا''...... عمران نے کرسی اٹھا کر پیچھے جولیا کی کرسی کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا کرو گے''...... جولیا نے کہا۔

''اب وہاں کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو گیا ہے۔ ایک راستہ اس بیس کیمپ سے بھی ڈارک اسکائی ہیڈ کوارٹر میں جاتا ہے اور چونکہ باقی سارے راستے انہوں نے ہمارے خوف سے سیلڈ کر دیئے ہیں اس لئے اب ڈارک اسکائی کے ایجنٹ اس بیس کیمپ کے راستے سے ہیڈ کوارٹر آتے جاتے ہیں۔ ڈی ایس ہیڈ کوارٹر میں اسلحہ بھی وافر مقدار میں موجود ہے۔ اس لئے اب ایک ہی صورت ہے کہ وہاں تنویر ایکشن سے کام لیا جائے اور کوئی صورت نہیں''۔ عمران نے کہا۔

''اس ریٹا جولین کا کیا کرو گے۔ اس کے سارے ساتھی تو ہلاک ہو چکے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ویسے مجھے حیرت ہے کہ اتنا طویل وقت گزر گیا ہے لیکن اسے دوبارہ ہوش نہیں آیا۔ اتنی کمزور تو نہیں ہے یہ''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

''اسے میں نے بے ہوش کیا ہے اس لئے یہ از خود ہوش میں آ ہی نہیں سکتی''...... جولیا نے کہا۔

''ارے کیوں۔ کیا کیا ہے تم نے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''میں نے اس کی ناک ایک ہاتھ سے بند کر کے سر پر چوٹ لگائی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ اچھا پھر تو واقعی یہ خود بخود ہوش میں نہیں آ سکتی۔ تم صفدر، صالحہ اور کیپٹن شکیل کو اندر بھیجوا دو اور خود باہر تنویر کے پاس

رہو''...... عمران نے کہا۔

''کیوں''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''میں نے صفدر، صالحہ اور کیپٹن شکیل سے مشورہ کرنا ہے کہ ناک کس طرح بچائی جا سکتی ہیں۔ تنویر سے تو مشورہ ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ تو ایک جملے میں ہی بات ختم کر دے گا کہ سرے سے ناک ہی اڑا دی جائے''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تمہاری تو ناک ہی نہیں ہے۔ تم اسے کیا بچاؤ گے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ جولیا مسکراتی ہوئی اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر، صالحہ اور کیپٹن شکیل تینوں اندر داخل ہوئے۔

''کیا تفصیلات معلوم ہوئی ہیں عمران صاحب''...... صفدر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مختصر طور پر بتا دیا۔ وہ تینوں اس دوران کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

''پھر آپ نے کیا پلان بنایا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اسی لئے تو میں نے تمہیں بلایا ہے کیونکہ تنویر کے بارے میں تو میں جانتا ہوں کہ اس نے کیا مشورہ دینا ہے''...... عمران نے کہا تو تینوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''اس کرنل ڈرمن سے ہمیں ہیلی کاپٹر کراسنگ کارڈ تو مل جائے گا اور ہم کراسنگ کر کے اندر پہنچ جائیں گے لیکن جیسے ہی ہم نے

ہیلی کاپٹر سے باہر نکلنا ہے وہاں الارم بج اٹھیں گے اور اس کے بعد ہمارا باہر نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔ جبکہ ہم نے ہیڈ کوارٹر کو کھلوانا ہے۔ وہاں سے فارمولے کی مائیکروفلم حاصل کرنا ہے اور اس کے بعد زندہ سلامت باہر بھی آنا ہے۔ اب بتاؤ کہ یہ سب کیسے ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کو یقین ہے کہ فارمولے کی مائیکروفلم اب بھی اس ہیڈ کوارٹر میں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کے علاوہ دوسری کوئی جگہ کا بھی تو ہمیں علم نہیں ہو رہا ہے۔ ہم اس ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیں تو وہاں سے کرنل مورگن کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے۔ دوسری صورت میں اس ہیڈ کوارٹر میں اس بات کا ریکارڈ تو موجود ہو گا کہ بی آر میزائل فارمولا کہاں بھیجا گیا ہے''...... عمران نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''موجودہ حالات میں تو ایسا ہونا ہی ناممکن ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ناممکن کو ممکن بنانا ہی ہمارا کام ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کے ذہن میں کوئی پلان ہو تو بتائیں۔ میرے ذہن میں تو کوئی پلان نہیں آ رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تم کیا کہتے ہو کیپٹن شکیل''...... عمران نے کیپٹن شکیل سے

مخاطب ہو کر کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم وہاں جاتے ہی مین چیکنگ ٹاور پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں فائرنگ کر کے اس قدر افراتفری پھیلا دیں کہ کسی کو کسی کا ہوش ہی نہ رہے۔ اس دوران ہم مشن مکمل کر سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''چلو شکر ہے تم نے کچھ سوچا تو ہے لیکن وہاں تربیت یافتہ فوج ہے اور ہماری تعداد محدود ہے اور ہم ظاہر ہے کہیں چھپ بھی نہ سکیں گے۔ پھر''...... عمران نے کہا۔

''پھر کیا کیا جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس سپر کمپیوٹر کو پہلے اڑا دیا جائے اس کے بعد کارروائی کی جائے۔ جہاں تک ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے اسے کھلوایا نہیں جا سکتا لیکن میزائلوں سے گیٹ تڑوایا جا سکتا ہے لیکن اصل مسئلہ واپسی کا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ وہ مائیکروفلم وہاں باہر نمائش کے لئے تو نہیں رکھی گئی ہو گی۔ لامحالہ اسے کسی ریکارڈ روم یا کسی ہارڈ روم کے سیف میں رکھا گیا ہو گا اسے وہاں سے نکلوانے یا نکالنے میں کافی وقت لگے گا اور اس دوران کچھ بھی ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اب کیا کیا جائے۔ اسی لئے تو تنویر کہتا ہے کہ زیادہ سوچنے

سے معاملات سنورنے کی بجائے بگڑتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے تمہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو تفصیل بتائی ہے اس میں یہ پوائنٹ خاص طور پر بتایا ہے کہ اس کا بیس کیمپ کے اندر محل وقوع کیا ہے۔ اس محل وقوع سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ایک سائیڈ بیس کیمپ کے مشرقی حصے سے مل جاتی ہے اور ہیلی کاپٹر وہاں آسانی سے جا سکتا ہے۔ اسے چیک کیا جائے گا تو میں کرنل ڈرمن کی آواز میں چیکنگ کا بہانہ کر دوں گا اور باہر سے اندر پہنچا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کیسے۔ کیا کوئی سرنگ لگائیں گے۔ لیکن اس کے لئے مخصوص مشینری کی ضرورت ہے اور اگر میزائل یا بم فائر ہوئے تو پھر سب کو علم ہو جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''یہ ریٹا جولین کس کام آئے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر، صالحہ اور کیپٹن شکیل بے اختیار اچھل پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب''...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کا خفیہ راستہ اس طرف ہے اور ہیڈ کوارٹر کا چیف کرنل روڈس ہے اور ظاہر ہے وہ ریٹا جولین کو اچھی طرح جانتا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اس کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کا علم کیسے ہوگا''۔

صفدر نے کہا۔

''وہاں ٹرانسمیٹر نہیں ہے صرف فون ہے اور ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر کرنل ڈرمن نے بتا دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن آپ باہر سے فون کیسے کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہاں وائرلیس فون موجود ہے۔ یہ ملٹری ہیڈ کوارٹر ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ ملٹری میں وائرلیس فون استعمال کیا جاتا ہے تاکہ طویل فاصلے کو اس کی مدد سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر کی طرح سے کور کیا جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن بات کس سے کریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''یہ اصل مسئلہ ہے۔ باہر بیس کیمپ میں جو سپر کمپیوٹر ہے اس میں وائس چیکنگ سسٹم نہیں ہے کیونکہ اسے جنرل استعمال کے لئے رکھا گیا ہے لیکن ہیڈ کوارٹر میں جو کمپیوٹر ہے اس میں وائس چیکنگ سسٹم موجود ہے اور کرنل ڈرمن نے ظاہر ہے ریٹا جولین کی آواز سپر کمپیوٹر میں فیڈ کرائی ہو گی تاکہ اس کا رابطہ بیس کیمپ سے رہ سکے۔ اس لئے اگر میں نے ہیڈ کوارٹر میں بات کی تو فوراً چیک ہو جائے گی اور اگر ریٹا جولین نے خود کی تو چیکنگ نہیں ہو سکے گی''...... عمران نے کہا۔

''لیکن آپ ریٹا جولین کو کیسے آمادہ کریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''میں ریٹا جولین کے بارے میں جانتا ہوں۔ ویسے تو یہ بے حد دلیر اور بہترین صلاحیتوں کی مالکہ ہے لیکن اس میں ایک خامی بھی موجود ہے۔

''کون سی خامی''...... انہوں نے پوچھا۔

''یہ بے چاری موت سے اتنا ڈرتی ہے کہ اتنا شاید اور کوئی نہ ڈرتا ہو گا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو پھر آپ کا کیا پروگرام ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اس ریٹا جولین کو کھول دو اور اسے لے جا کر ہیلی کاپٹر میں بٹھاؤ۔ میں اس میجر فرانسو کا خاتمہ کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد ہم ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر بیس کیمپ روانہ ہو جائیں گے۔ پھر جو ہو گا اللہ مالک ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے اچانک صفدر چونک پڑا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

''بیس کیمپ پر اٹیک کرنے اور ڈی ایس ہیڈ کوارٹر داخل ہونے سے پہلے ہم ایک اور کام بھی تو کر سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کون سا کام''...... عمران نے کہا۔

''آپ نے کہا تھا کہ جب تک کرنل مورگن کا علم نہیں ہو گا اس وقت تک یہ پتہ چلنا مشکل ہے کہ مائیکرو فلم کہاں ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے بتایا تھا کہ کرنل مورگن کی جگہ اب کرنل روڈس نے ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھال لیا ہے اور کرنل مورگن غائب ہو گیا

ہے۔ وہ جہاں بھی غائب ہوا ہے اس کے بارے میں کوئی اور جانتا ہو یا نہ جانتا لیکن ایک آدمی ایسا ہے جو اس کے بارے میں ضرور جانتا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ تم شاید چیف سیکرٹری کی بات کر رہے ہو''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میرے خیال میں بیس کیمپ یا ڈارک اسکائی ہیڈ کوارٹر میں جانے سے پہلے ہمیں ایک بار اس سے بھی بات کر لینی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم ڈائریکٹ کرنل مورگن تک پہنچ جائیں اور ہمارا مسئلہ حل ہو جائے''...... صفدر نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم نے اچھا آئیڈیا دیا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''لیکن چیف سیکرٹری تو ناراک میں ہو گا۔ کیا اس کے لئے ہمیں پھر سے ناراک جانا پڑے گا''...... صالحہ نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے معلومات حاصل کی تھیں۔ چیف سیکرٹری جیکب یہاں کورانٹو میں ہی موجود ہیں اور میں نے اس کی رہائش گاہ کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیں ہیں۔ میرا ارادہ تھا کہ پہلے ہم ڈی ایس ہیڈ کوارٹر جاتے اور اگر وہاں سے ہمیں کچھ نہ ملتا تو پھر ہم اس چیف سیکرٹری پر ہاتھ ڈالتے لیکن اگر صفدر کا پہلے چیف سیکرٹری کے پاس جانے کا ارادہ بن رہا ہے تو پھر ایسا ہی سہی''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ نہیں اگر آپ کا ایسا ارادہ نہیں ہے تو کوئی بات نہیں۔ ہم پہلے ہیڈ کوارٹر ہی جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ہمارا مقصد فارمولا حاصل کرنے کا ہے اور میرے ذہن کے مطابق اس کا پتہ چیف سیکرٹری بھی بتا سکتا ہے۔ اور کچھ نہیں تو اسے یہ ضرور معلوم ہو گا کہ کرنل مورگن کہاں ہے۔ اس لئے ہم پہلے چیف سیکرٹری والے آپشن پر ہی کام کریں گے۔ اگر اس سے کچھ نہ ملا تو پھر ہم اسی پلاننگ پر عمل کریں گے''...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کے کہنے پر صالحہ باقی ساتھیوں کو بلا لائی اور پھر عمران انہیں چیف سیکرٹری تک پہنچنے کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

تھوڑی دیر میں وہ سب ایک بڑی جیپ میں ٹاپ رینک کالونی کی جانب اُڑے جا رہے تھے۔ وہ سب عقبی راستے سے کالونی میں داخل ہوئے تھے لیکن جب چیف سیکرٹری کی کوٹھی پر پہنچے تو وہاں انہوں نے کوٹھی کی ساخت اور اندر جلتی ہوئی لائٹس سے اندازہ لگا لیا تھا کہ کوٹھی کے اندر سیکورٹی کے لئے کافی لوگ موجود ہوں گے اس لئے عمران نے اکیلے اندر جانے اور چیف سیکرٹری کا انتظار کرنے کا فیصلہ کیا ورنہ وہاں لازماً خاصی قتل و غارت کرنا پڑتی اور عمران ایسا نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں کو واپس کالونی کی عقبی طرف بھیج دیا اور خود وہ عقبی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوا اور پھر اسے عقبی طرف ایک بیڈ روم کی کھڑکی کھلی نظر آئی تو وہ

سامنے کی طرف جانے کی بجائے اس کھڑکی کے راستے اندر داخل ہو گیا۔ البتہ اس نے کھڑکی کو اندر سے بند کر دیا تھا۔ بیڈ روم کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ چیف سیکرٹری کا ذاتی بیڈ روم ہے اس لئے اسے یقین تھا کہ ملازم اس میں داخل نہ ہوں گے۔ چنانچہ وہ وہاں اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر سے راہداری میں قدموں کی آوازیں سنائی دی تو وہ تیزی سے اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم کا دروازہ آہستہ سے کھولا اور اندر چلا گیا البتہ اس نے دروازہ پوری طرح بند نہ کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی بیڈروم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

''سر۔ آپ میری آواز سنے بغیر دروازہ نہیں کھولیں گے''۔ ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔ وہ تیز تیز انداز میں بول رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں گے ویسا ہی ہو گا''...... دوسری آواز سنائی دی اور اس کے بعد دروازہ بند ہوا اور پھر قدموں کی آواز باتھ روم کی طرف بڑھنے لگی۔ عمران سمجھ گیا کہ آنے والا چیف سیکرٹری ہے اور عمران کو معلوم تھا کہ باہر لوگ موجود ہیں اس لئے اس نے چیف سیکرٹری کی گردن کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اسے بے ہوش کیا اور اسے قالین پر ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ پھر اس نے واپس آ کر اس آدمی کی گردن کو ایک بار پھر مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر سیدھا کیا اور پھر اس کے ہوش میں آتے ہی اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ

دیا اور اس بار یہ آدمی تیر کی طرح سیدھا ہو گیا۔ یہ واقعی چیف سیکرٹری تھا اور پھر اس نے بتا دیا کہ پاکیشیا سے بی آر فارمولا جس مائیکرو فلم میں لایا گیا تھا وہ ماسٹر فلم تھی جس پر ڈاکٹر محسن شیرازی نے لاک لگا رکھا تھا۔ چونکہ ان کے پاس ماسٹر مائیکرو فلم کا کوڈ موجود نہ تھا اس لئے انہوں نے اس ماسٹر مائیکرو فلم کا کوڈ کھلوانے کے لئے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ایک ماہر سافٹ ویئر انجینئر کی خدمات حاصل کی تھیں۔ چیف سیکرٹری کے کہنے کے مطابق ابھی تھوڑی دیر پہلے کرنل مورگن وہ فارمولا لے کر اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ وہ پہلے اس فلم کا پرنٹ نکالے گا اور اس کے بعد یہ فلم ہارڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر شیفرڈ کے حوالے کر دے گا۔ یہ سن کر عمران کو بے حد تقویت ملی تھی کہ ڈاکٹر محسن شیرازی نے ملک سے غداری کرتے ہوئے بی آر میزائل کا فارمولا ایکریمی ایجنسی ڈارک اسکائی کو فروخت تو کر دیا تھا لیکن اس نے یہاں عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فارمولے کی کاپی ایک ماسٹر مائیکرو فلم میں بنائی تھی جس پر باقاعدہ کوڈ لگایا جا سکتا ہے اور اگر مائیکرو فلم پر کوڈ لگا دیا جائے تو اسے بغیر کوڈ کے نہیں کھولا جا سکتا۔ ڈاکٹر محسن شیرازی نے مائیکرو فلم تو انہیں دے دی تھی لیکن شاید وہ انہیں کوڈ بتانا بھول گیا تھا یا پھر اس نے ان سے مزید دولت کے حصول کے لئے جان بوجھ کر کوڈ نہیں بتایا تھا۔ بہرحال جو بھی تھا ماسٹر مائیکرو فلم ہونے کی وجہ سے اب تک اس فارمولے کو نہ اوپن کیا گیا تھا اور نہ

ہی اس کی کوئی کاپی بنائی گئی تھی۔ لیکن اب ایک سافٹ ویئر انجینئر نے مائیکرو فلم کا کوڈ اوپن کر دیا تھا اور مائیکرو فلم کرنل مورگن کے حوالے کر دی تھی جو اسے لے کر واپس ڈی ایس ہیڈ کوارٹر پہنچ چکا تھا اور وہاں اس فلم کا پرنٹ بنا کر اس کی مزید کاپیاں بنانا چاہتا تھا۔

ساری تفصیلات معلوم ہونے پر عمران نے چیف سیکرٹری کے سر پر مکے کی ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا اور پھر وہ کھڑکی کھول کر باہر آیا تو اس نے وہاں ایک آدمی کو کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ آدمی اس طرح اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے کسی کے یہاں نہ پہنچنے کا یقین ہو۔ عمران نے کھڑکی کھولتے ہی اسے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ اس انداز میں اس آدمی تک پہنچا کہ اسے آخری لمحے تک احساس ہی نہ ہو سکا تھا۔ عمران اس کے جسم اور انداز کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ آدمی تربیت یافتہ ہے اس لئے اس نے اس کے ساتھ بھی وہی کارروائی کی جو اس نے چیف سیکرٹری کے ساتھ کی تھی کہ اس کی شہ رگ پر پیر رکھ کر اس سے معلومات حاصل کر لیں۔ اس طرح آدمی چونکہ اونچی آواز نکالنے سے قاصر رہتا تھا اس لئے عمران نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا اور اس آدمی سے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈی ایس ایجنسی کا ہی آدمی ہے جسے وہاں چیف سیکرٹری کی حفاظت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اور وہ پہلے ایک اور آدمی کے ساتھ سامنے کی طرف موجود تھا۔ اس سے

معلومات حاصل کر لینے کے بعد عمران نے اس کی شہ رگ کچل کر اسے ہلاک کیا اور پھر اطمینان سے دیوار پھلانگ کر وہ باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی باہر اس کے انتظار میں موجود تھے اور عمران انہیں ساتھ لے کر سیدھا واپس میجر فرانسو کے ہیڈ کوارٹر میں آ گیا تھا۔ راستے میں اس نے کوٹھی کے اندر ہونے والی تمام کارروائی کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو مختصر طور پر بتا دیا تھا۔

''اوہ۔ تو اب یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ مائیکروفلم ڈی ایس ہیڈ کوارٹر میں ہے اور یہ ہمارے لئے واقعی خوشی کی بات ہے کہ ابھی تک اس مائیکروفلم سے فارمولے کا پرنٹ نہیں بنایا گیا ہے''۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس ماسٹر مائیکروفلم کی وجہ سے ہمارے ماسٹر مشن کا اسکوپ بن گیا ہے اس لئے ہمیں فوری طور پر اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہئے تاکہ جب تک یہ لوگ سنبھلیں ہم اپنا مشن مکمل کر لیں''...... عمران نے کہا۔

''تم نے واپس آنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے۔ تمہیں وہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دینا چاہئے تھا''...... جولیا نے کہا۔

''میں تو ہر کام میں جلدی کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن نجانے کیوں مسلسل دیر ہوتی چلی جاتی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''مطلب صفدر سے پوچھو۔ اب تک خطبہ نکاح ہی یاد نہیں کر سکا''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کی یہاں واپسی کا مطلب ہے کہ آپ اب ہیڈ کوارٹر پر ریڈ نہیں کرنا چاہتے''...... اس سے پہلے کہ جولیا عمران کی بات کا جواب دیتی کیپٹن شکیل بول پڑا۔

''کیوں۔ یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ صفدر کی بات درست ہے۔ وہاں اگر ریڈ کرنا ہے تو فوری ہونا چاہئے لیکن ظاہر ہے آپ ہم سے بھی زیادہ بہتر انداز میں سوچ سکتے ہیں۔ آپ کی یہاں واپسی سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے وہاں ریڈ کرنے کا ارادہ بدل دیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی یہی بات ہے''...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

''ہاں۔ فی الحال تو ایسا ہی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ بعد میں ارادہ بدل جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ بغیر ریڈ کے وہاں سے فارمولا کیسے مل سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''جو کچھ مجھے اس چیف سیکرٹری سے معلوم ہوا ہے اس کے مطابق ہم اندھا دھند اقدام کر کے وہاں سے فارمولا نہیں نکال سکتے

اور کرنل روڈس نے بھی یقیناً وہاں اپنے آدمی تعینات کیے ہوئے ہوں گے۔ یہ ایجنسی خاصی تیز ہے اور کرنل روڈس کو میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ ذہین بھی ہے اور تیز رفتاری سے کام کرنے کا بھی عادی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آدمیوں کو کوٹھی پر چھوڑ کر خود ہیڈ کوارٹر چلا گیا ہو اس لئے ہمیں وہاں سوچ سمجھ کر اقدام کرنا ہوگا''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہاری یہی سوچنے سمجھنے والی عادت نے سارے کام بگاڑ رکھے ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں جولیا کا بازو پکڑوں اور اسے بھگا کر لے جاؤں۔ سوچوں سمجھوں ہی نہ''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم سے یہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ بہرحال تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں وہاں سوچ سمجھ کر اقدام کرنا ہوگا''...... جولیا نے کہا۔

''واہ۔ اسے کہتے ہیں حمایت کہ بس بیٹھے سوچتے سمجھتے رہو اور تنویر دوڑ جیت بھی چکا ہوگا۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ ہم تو اے بی میں رہیں اور رقیب بی اے کر گئے''...... عمران نے کہا تو اس بار تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''اب بتاؤ کیا پروگرام ہے تمہارا''...... جولیا نے پوچھا۔

''چٹ منگنی اور پٹ سے بیاہ۔ کیوں تنویر''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''سیدھی طرح بتاؤ''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''اب ہمارا ہیڈ کوارٹر جانا ہی مناسب ہو گا۔ کرنل مورگن بھی وہیں موجود ہے اور اس کے پاس مائیکرو فلم بھی موجود ہے جس کا وہ پرنٹ بنانے کے ساتھ ساتھ کاپی بھی بنانا چاہتا ہے اور اس کام میں کافی وقت لگتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ مائیکرو فلم سے فارمولے کا پرنٹ بنائے اور اس کی کاپی کرے ہم اس کے سر پر پہنچ جائیں گے اور پھر وہی ہو گا جو ہم سب بلکہ تنویر چاہتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

آدھی رات کا وقت تھا۔ کیپٹن ڈیوس ابھی تک اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کیپٹن ڈیوس چونک پڑا۔ کمرے میں ایک نوجوان داخل ہوا تھا۔

''سر۔ سر۔ ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر سے بیس کیمپ کی طرف گیا ہے۔ بیس کیمپ کا ہیلی کاپٹر ہے''...... کمرے میں داخل ہونے والے نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

''بیس کیمپ کا ہیلی کاپٹر اور ہیڈ کوارٹر سے گیا ہے۔ کیا مطلب یہ سب رات کے وقت تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے''...... کیپٹن ڈیوس نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''سر۔ میں اوپر چھت پر تھا۔ میں نے دور سے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند ہوتے دیکھا۔ وہ ملٹری ہیڈ کوارٹر سے ہی اڑ رہا تھا اور پھر وہ گھوم کر واپس بیس کیمپ کی طرف چلا گیا۔ اس لئے میں آپ کو

اطلاع دینے آیا ہوں''...... آنے والے نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ میجر فرانسو صاحب نے کرنل ڈرمن صاحب کو کسی مشورے کے لئے بلایا ہو''...... کیپٹن ڈیوس نے اس بار قدرے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ بیس کیمپ کی طرف ہیلی کاپٹر کے جانے کا سن کر اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ اس میں غلط لوگ نہیں ہو سکتے۔

''سر آپ کرنل صاحب کی عادت جانتے ہیں کہ وہ رات کو کسی کے ڈسٹرب کرنے کو پسند نہیں کرتے۔ میں تو ان کے ساتھ بطور گارڈ پانچ سال رہا ہوں اور پھر اگر انہوں نے ایسا کرنا ہوتا تو وہ لازماً آپ کو بھی کال کرتے''...... آنے والے نوجوان نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے چیک کر لیتے ہیں۔ ہیلی کاپٹر ابھی گیا ہے تو لازماً میجر فرانسو صاحب جاگ رہے ہوں گے''...... کیپٹن ڈیوس نے کہا اور جوتے پہن کر وہ بیڈ روم سے باہر آ گیا۔ ملحقہ کمرے کو اس نے آفس بنایا ہوا تھا اور فون وہاں موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کال ہی اٹنڈ نہ ہو۔ تم ایسا کرو کہ جیپ لے جاؤ اور جا کر وہاں کے حالات معلوم کر آؤ''...... کیپٹن ڈیوس نے رسیور رکھتے ہوئے اس نوجوان سے کہا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے تشویش کے تاثرات عیاں تھے۔

"یس سر"...... اس نوجوان نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس کمرے سے باہر چلا گیا۔ اب اسے اس کی واپسی تک جاگنا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے باہر سے جیپ کی تیز آواز سنائی دی۔

"سر۔ سر۔ وہاں قتل عام ہو چکا ہے سر۔ میجر فرانسو صاحب کی بھی لاش پڑی ہوئی ہے اور وہاں کے تمام آدمی بھی ہلاک ہو چکے ہیں باس"...... اس نوجوان نے دوڑ کر اندر داخل ہوتے ہوئے انتہائی متوحش لہجے میں کہا تو کیپٹن ڈیوس بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... کیپٹن ڈیوس نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میجر فرانسو اور بیس کیمپ کے انچارج کرنل ڈرمن صاحب کی لاشیں کرسیوں سے بندھی ہوئی پڑی ہیں۔ باقی افراد کی لاشیں ایک علیحدہ کمرے میں پڑی ہیں"...... اس نوجوان نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچ گئے ہیں"...... کیپٹن ڈیوس نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ ڈارک اسکائی کی سیکنڈ چیف ریٹا جولین کو یہ اہم اطلاع دینا چاہتا تھا کیونکہ اس معاملے میں وہ براہ راست ملوث تھی اور چیف سیکرٹری صاحب کی طرف سے بھی انہیں

واضح احکامات تھے کہ ڈارک اسکائی کی بھرپور انداز میں معاونت کی جائے۔ لیکن دوسری طرف ایک بار پھر گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو کیپٹن ڈیوس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"وہ سب سو رہے ہوں گے۔ اٹھاؤ سب کو۔ جیپیں نکالو۔ جلدی کرو۔ اسلحہ بھی لے لو اور ملٹری ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ میں ریٹا جولین کو اطلاع دے کر وہاں پہنچ رہا ہوں"...... کیپٹن ڈیوس نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس عمارت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں ریٹا جولین اور اس کے ساتھی رہائش پذیر تھے۔ پھاٹک بند تھا۔ اس نے جیپ پھاٹک کے باہر روکی اور اچھل کر نیچے اترا تو دوسرے لمحے ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ چھوٹا پھاٹک تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ اس نے پھاٹک کھولا اور وہ دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کی چھٹی حس مسلسل خطرے کا الارم بجا رہی تھی۔ پھر ایک کمرے میں پہنچ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہاں سات افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور ان سب کو گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا۔ کمرے کا بلب چونکہ جل رہا تھا اس لئے لاشیں اس کی نظروں کے سامنے تھیں۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"...... کیپٹن ڈیوس نے کہا اور تیزی سے مڑا اور پھر دوسرے کمروں میں گیا لیکن ریٹا جولین اسے کہیں نظر نہ آیا اور نہ ہی کہیں اس کی لاش ملی تو وہ واپس دوڑتا ہوا اس

عمارت سے باہر آیا اور چند لمحوں بعد اس کی جیپ آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی ملٹری ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ساتھی پہلے ہی وہاں پہنچ چکے تھے۔ کیپٹن ڈیوس نے خود ساری صورتحال دیکھی تو وہ فوراً پہچان گیا کہ دوسری لاش کرنل ڈرمن کی ہے۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس ہیلی کاپٹر میں دشمن ایجنٹ تھے اور وہ بیس کیمپ کی طرف گئے ہیں۔ رئیلی ویری بیڈ''۔ کیپٹن ڈیوس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے پاس اب اس کے سوا کوئی راستہ نہ تھا کہ وہ بیس کیمپ کال کرے۔ اسے معلوم تھا کہ میجر فرانسو نے اپنے ساتھ ساتھ اس کی آواز بھی وہاں سپر کمپیوٹر میں فیڈ کرائی ہوئی تھی اس لئے اس کی کال رسیو ہو جائے گی۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں کیپٹن ڈیوس بول رہا ہوں کورانٹو قصبہ کے ملٹری ہیڈ کوارٹر سے۔ کسی بڑے افسر سے بات کراؤ۔ انتہائی اہم بات کرنی ہے''...... کیپٹن ڈیوس نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں ڈیوٹی آفیسر۔ کیا مسئلہ ہے کیپٹن ڈیوس''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن

ڈیوس نے ساری تفصیل بتا دی۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کرنل ڈرمن کی لاش بھی وہاں پڑی ہے لیکن کرنل ڈرمن تو یہاں ڈارک اسکائی کی سیکنڈ چیف ریٹا جولین کے ساتھ بیس کیمپ کے بیرونی علاقوں کی چیکنگ کر رہے ہیں''۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''وہ دشمن ایجنٹ ہیں جناب۔ کرنل ڈرمن کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان کی لاش یہاں میرے سامنے کرسی پر رسی سے بندھی ہوئی پڑی ہے''...... کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

''اوہ اوہ ۔ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں ان کا بندوبست''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن ڈیوس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ مزید کیا کرے۔ لیکن پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ابھی یہیں رہے گا کیونکہ کسی بھی وقت کسی کی طرف سے کال آ سکتی ہے اور پھر وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کیپٹن ڈیوس نے رسیور اٹھا لیا۔

''کیپٹن ڈیوس بول رہا ہوں''...... کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

''کرنل رچرڈ بول رہا ہوں۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو کہ کرنل ڈرمن کی لاش وہاں موجود ہے''...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''یس سر۔ میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے سر''...... کیپٹن

ڈیوس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لیکن سپر کمپیوٹر نے ان کی آواز کو اوکے کیا ہے جبکہ ریٹا جولین کی آواز کو بھی اوکے ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی ان کی آواز کی نقل کرتا تو سپر کمپیوٹر تو اسے کسی صورت اوکے ہی نہ کرتا''۔ کرنل رچرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''مجھے یہ سب کچھ نہیں معلوم جناب۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ میجر فرانسو اور کرنل ڈرمن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور مادام ریٹا جولین کا تو مجھے علم نہیں ہے البتہ ان کے سات ساتھیوں کو ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھ کر آیا ہوں''...... کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم وہیں رہو گے۔ میں خود تمہارے پاس آ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن ڈیوس سمجھ گیا کہ کرنل رچرڈ کو اس کی بات پر یقین نہیں آیا ہے اس لئے وہ خود چیکنگ کرنے آ رہا ہے لیکن ظاہر ہے وہ اس کے سوا اور کیا کر سکتا تھا کہ ان کے احکامات کی تعمیل کرتا رہے۔ اس لئے وہ خاموش ہو کر رہ گیا۔

سیاہ رنگ کا ہیلی کاپٹر تیزی سے اڑتا ہوا بیس کیمپ کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ عمران پائلٹ سیٹ پر تھا جبکہ اس کے ساتھی عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ ابھی ہیلی کاپٹر بیس کیمپ کے قریب بھی نہ پہنچا تھا کہ اس کے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے ہیلی کاپٹر کو وہیں ہوا میں معلق کر کے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اسے بیس کیمپوں کے اصولوں کا علم تھا کہ جب تک چیکنگ نہ ہو جائے وہ ہیلی کاپٹر کو آگے نہیں لے جا سکتا تھا۔

''ہیلو۔ ہیلو کون ہے ہیلی کاپٹر میں۔ اوور''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کرنل ڈرمن بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے کرنل ڈرمن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ اب بولیں کرنل صاحب۔ اوور''...... چند لمحوں کی

خاموشی کے بعد کہا گیا۔

''کرنل ڈرمن بول رہا ہوں۔ میرے ساتھ ڈارک اسکائی کی سیکنڈ چیف مادام ریٹا جولین بھی موجود ہیں۔ مادام ریٹا جولین کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بیس کیمپ کی مشرقی طرف چھپے ہوئے ہیں اس لئے ہم وہاں چیکنگ کے لئے جا رہے ہیں۔ اوور''...... عمران نے کرخت آواز میں کہا۔

''اوہ۔ تو کیا آپ ابھی بیس کیمپ میں نہیں آ رہے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''نہیں ویسے بھی مادام ریٹا جولین ساتھ ہیں۔ انہوں نے واپس بھی جانا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے آپ بے فکر ہو کر چیکنگ کریں۔ آپ کے ہیلی کاپٹر کو ٹارگٹ نہیں کیا جائے گا۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا کر وہ مشرقی سائیڈ میں لے گیا۔ بیس کیمپ کی دیوار کے ساتھ ساتھ وہ اسے اڑاتا ہوا آگے بڑھاتا چلا گیا۔ وہ دراصل یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کی سائیڈ کہاں ہو گی۔ قلعے نما دیوار پر جگہ جگہ بلب جل رہے تھے اور سرچ لائٹس بھی روشن تھیں جس کی وجہ سے نیچے زمین پر کافی فاصلے تک ہر چیز جگمگ کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کو دیوار کے قریب ایک جگہ اتار دیا۔

''ریٹا جولین کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے ہیں یا نہیں''...... عمران نے مڑ کر کہا۔

''جی ہاں باندھ دیئے گئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اب اسے ہوش میں لے آؤ اور وائرلیس فون سیٹ بھی بیگ میں سے نکال کر مجھے دے دو''...... عمران نے کہا۔

''کیا کال ہیلی کاپٹر کے اندر سے ہو گی''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ممکن ہے کہ باہر ریز سے چیکنگ کی جا رہی ہو اور باہر نکلتے ہی ہمیں چیک کر لیا جائے۔ اندر کی کارروائی کا علم نہ ہو سکے گا''۔ عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ریٹا جولین بے ہوشی کے عالم میں ہیلی کاپٹر کی عقبی طرف فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے اسے ہیلی کاپٹر میں ڈالنے سے پہلے ایک بار پھر ضرب لگا کر بے ہوش کر دیا تھا۔ جولیا اور صالحہ نے ریٹا جولین کو اٹھایا اور اسے درمیانی سیٹ پر لٹا کر صالحہ نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صالحہ نے ہاتھ ہٹا لئے۔

''صفدر خنجر نکال کر جولیا کو دے دو''...... عمران نے کہا تو صفدر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر جولیا کو دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد ریٹا جولین نے کراہتے ہوئے آنکھیں

کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے بندھے ہوئے تھے اور عمران نے ایسی گانٹھ لگائی تھی کہ وہ کسی صورت اسے نہ کھول سکے۔ ریٹا جولین ہوش میں آتے ہی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ جیسے وہ اچانک کسی جادونگری میں پہنچ گئی ہو۔

”ہیلو۔ مادام ریٹا جولین۔ میرا نام علی عمران ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریٹا جولین اس طرح اچھلی جیسے اسے ہزاروں وولٹ کا کرنٹ لگ گیا ہو۔

”کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ میں تو ملٹری ہیڈکوارٹر گئی تھی کہ میرے سر پر ضرب لگائی گئی تھی۔ کیا ہوا۔ تم کون ہو اور یہ ہیلی کاپٹر کہاں موجود ہے۔ بولو۔ جواب دو“...... ریٹا جولین نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ملٹری ہیڈ کوارٹر پر اس وقت ہمارا قبضہ تھا۔ اس لئے میں نے تمہیں بلا کر بے ہوش کر دیا اور تمہارے سات ساتھیوں کو اس کوٹھی میں جہاں وہ سب موجود تھے ہلاک کر دیا گیا اور یہ سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں۔ یہ سب متفقہ طور پر بضد ہیں کہ تمہیں بھی گردن توڑ کر ہلاک کر دیا جائے“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”نہیں نہیں۔ یہ غلط ہے۔ مجھے مت مارو۔ نہیں نہیں۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتی“...... ریٹا جولین نے یکلخت خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی معصوم ہرن شیروں کی کچھار میں آ جائے۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید ترین خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اس کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا جیسے اسے یکلخت جاڑے کا بخار ہو گیا ہو۔

”سنو ریٹا جولین ہم اس وقت ہیلی کاپٹر میں کورانٹو بیس کیمپ کی مشرقی دیوار کے قریب موجود ہیں اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تم ہیلی کاپٹر میں موجود ہو۔ ہم نے جو کرنا ہے وہ تو ہم کر ہی لیں گے البتہ میں اب تک بڑی مشکل سے تمہاری زندگی بچائے ہوئے ہوں کیونکہ میرے ساتھی سختی سے اپنی بات پر مصر ہیں کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے لیکن میں نے ایک شرط رکھ دی ہے کہ اگر تم چاہو تو اپنی زندگی بچا سکتی ہو۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم زندہ رہنا چاہتی ہو یا نہیں“...... عمران نے اسی طرح خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

”کک کک۔ کیا شرط ہے“...... ریٹا جولین نے چونک کر پوچھا۔

”بے حد معمولی سی شرط ہے کہ تم اپنے چیف کرنل روڈس کو وائرلیس فون پر کال کرو اور اسے کہو کہ وہ ہیڈ کوارٹر کی مشرقی دیوار میں موجود خفیہ دروازہ کھول کر تمہیں ساتھ لے جائے اور تم وہاں سے ہمیں وہ مائیکروفلم لا کر دے دو جو ہیڈ کوارٹر میں موجود کرنل

مورگن کے پاس ہے۔ ہمارے پاس اس بات کی مصدقہ اطلاع ہے کہ مائیکرو فلم اور کرنل مورگن دونوں ہی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ اس طرح تمہاری جان بچ جائے گی اور ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں دیوار میں کوئی خفیہ راستہ ہے۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا''...... ریٹا جولین نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان سب باتوں کو چھوڑو اور اپنی زندگی کی فکر کرو۔ ورنہ میرے ساتھی تمہیں دوسرا سانس لینے کا موقع بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے انہیں یقین دلایا ہے کہ مادام ریٹا جولین جو بھی وعدہ کرتی ہے وہ ہر حالت میں پورا کرتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں وعدہ پورا کروں گی''...... ریٹا جولین نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک سی ابھر آئی تھی تو عمران نے صفدر کے ہاتھ سے وائرلیس فون پیس لیا۔

''لیکن کرنل روڈس اور کرنل مورگن کو ہمارے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ اگر تم نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اندر سے وہ مائیکرو فلم لا کر ہمیں دے دی تو تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''تم میرے ہاتھ کھول دو۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ تمہیں وہ

مائیکرو فلم مل جائے گی''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''جب راستہ کھل جائے گا تو تمہارے ہاتھ بھی کھول دیئے جائیں گے۔ میں تمہیں نمبر ملا دیتا ہوں۔ تم کرنل روڈس سے بات کرو''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کو آن کیا اور اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور فون پیس کو ریٹا جولین کے کان سے لگا دیا۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس''...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''ریٹا جولین بول رہی ہوں''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''کرنل روڈس بول رہا ہوں۔ تم کہاں ہو ریٹا جولین۔ میں کب سے تمہاری رپورٹ کا انتظار کر رہا ہوں''...... کرنل روڈس کی تیز آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے میں مصروف تھی چیف میرا ارادہ تھا کہ میں ان سب کا خاتمہ کر کے ہی آپ کو اطلاع دوں''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ''۔ کرنل روڈس نے کہا۔

''نو چیف۔ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا دوسرا کوئی گروپ موجود نہیں ہے۔ یہ عمران اور اس کے انہی ساتھیوں کا گروپ ہے

جس کے بارے میں آپ نے کہا تھا کہ ٹریسا اور انتونیو نے انہیں ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دی ہیں''...... ریٹا جولین نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی عمران زندہ ہے''۔ دوسری طرف سے کرنل روڈس نے چونک کر کہا۔

''یس چیف''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''اوہ۔تم ایسا کرو فوراً ہیڈ کوارٹر آ جاؤ اور مجھے ساری تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ اب عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اور تم نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے''...... کرنل روڈس نے کہا۔

''میں ہیں کیمپ کی مشرقی دیوار کے قریب موجود ہوں۔ آپ ہیڈ کوارٹر کا مشرقی دروازہ کھول دیں تاکہ میں اندر آپ کے پاس آ سکوں''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔تمہاری آواز چونکہ چیکنگ کمپیوٹر نے اوکے کر دی ہے اس لئے میں دروازہ کھلواتا ہوں''...... کرنل روڈس نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے''...... ریٹا جولین نے کہا تو عمران نے فون پیس ہٹایا اور پھر اسے آف کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر سے کچھ فاصلے پر دیوار کی جڑ میں ہلکی سی گڑگڑاہٹ سے ایک چھوٹا سا خلاء نمودار ہوا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ریٹا جولین کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک مارا اور ریٹا جولین ہلکی سی چیخ مار کر وہیں

ڈھیر ہو گئی۔

''آؤ۔ہم نے اس خلاء کے بند ہونے سے پہلے اندر داخل ہونا ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

''آپ اکیلے اندر ہو آئیں۔ ہم باہر رکتے ہیں۔ کہیں کوئی اچانک اس طرف نہ آ جائے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں میں تمہیں یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ کسی بھی لمحے یہ راز کھل سکتا ہے اور ہم اکٹھے زیادہ بہتر انداز میں جدوجہد کر سکتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''اس کو تو گولی مار دیں''...... تنویر نے ریٹا جولین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اس کی وجہ سے تو ہماری واپسی ہو گی۔ آؤ اسلحہ لے لو۔ ہم نے فوری کارروائی کرنی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر سے اترا اور دوڑتا ہوا دیوار میں موجود خلا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ اس خلاء میں سے گزر کر آگے ایک اور کمرے میں پہنچ گئے۔ اسی لمحے عمران نے کرنل روڈس کو اس طرف آتے دیکھا تو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس سے پہلے کہ کرنل روڈس کچھ سمجھتا عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا اور اس نے یکلخت اسے بازو سے پکڑ کر سینے سے لگا لیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کر رہے ہو کرنل

ڈرمن''...... کرنل روڈس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''سب کچھ پتہ چل جائے گا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ یہ خلاء کیسے بند ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''اس کی سائیڈ پر جڑ میں ایک اینٹ ابھری ہوئی ہے اس پر پیر مارو تو یہ بند ہو جائے گا مگر تم کون ہو''...... گردن پر بازو کا جھٹکا پڑتے ہی کرنل روڈس نے بے اختیار سے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ابھری ہوئی اینٹ کی طرف اشارہ کر دیا۔ عمران کے اشارے پر صفدر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ابھری ہوئی اینٹ پر پیر مارا تو خلاء ہلکی سی گڑگڑاہٹ سے بند ہو گیا۔

''اب بتاؤ ہیڈ کوارٹر میں کتنے آدمی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''بیس۔ مگر تم کون ہو اور ریٹا جولین کہاں ہے''...... کرنل روڈس نے کہا اس کی حالت خراب ہو گئی تھی۔

''تم سب جا کر ان بیس افراد کو آف کر دو اور کرنل مورگن جہاں دکھائی دے اسے ہاف آف کر دینا۔ جلدی کرو۔ میں اس دوران اس سے مزید پوچھ گچھ کرتا ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ چاروں سر ہلاتے ہوئے دروازہ کھول کر دوسری طرف غائب ہو گئے۔

''کرنل مورگن کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اوہ اوہ تم عمران ہو۔ اوہ۔ مم مم مگر......'' کرنل روڈس نے رک رک کر کہا لیکن جیسے ہی عمران نے اس کی گردن کے گرد موجود

بازو کو جھٹکا دیا تو اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکل گئی۔

''سنو کرنل روڈس۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو وہ مائیکرو فلم ہمارے حوالے کر دو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ ناممکن ہے''...... کرنل روڈس نے کہا تو عمران نے یکلخت بازو اس کی گردن سے ہٹا کر اسے زور سے دھکا دیا تو کرنل روڈس اچھل کر چیختا ہوا منہ کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کرنل روڈس کی کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا۔

''اندر بیس افراد تھے۔ سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اور کرنل مورگن۔ وہ کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''باقی سب اسے تلاش کر رہے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''ٹھیک ہے اسے اٹھاؤ اور چلو''...... عمران نے کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے کرنل روڈس کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر تنویر کی رہنمائی میں عمران اس دروازے سے گزر کر ایک راہداری سے ہوتا ہوا ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ ہال انتہائی قیمتی مشینری سے پر تھا۔ فرش پر بیس افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ عمران ایک کیبن میں داخل ہوا تو وہاں ایک

قد آدم مشین بھی ایک سائیڈ پر موجود تھی۔ عمران اس مشین کو دیکھتے ہی چونک پڑا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کچھ دیر تک غور سے اس مشین کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا تو مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس پر موجود سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ پھر سرخ رنگ کا ایک بڑا بلب جلا اور بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین کے تمام بلب بھی بجھ گئے اور مشین دوبارہ بے جان ہو گئی۔ اسی لمحے باقی سب ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ صفدر کے کاندھے پر ایک آدمی لدا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ کرنل مورگن تھا۔ عمران کے کہنے پر صفدر نے کرنل مورگن کو زمین پر پڑے کرنل روڈس کے ساتھ لٹا دیا۔ کرنل روڈس کو تنویر نے یہاں لا کر فرش پر ڈال دیا تھا۔

"میں نے اس ہیڈ کوارٹر کو سیلڈ کر دیا ہے۔ اب اس پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکے گا اور نہ ہی اسے باہر سے کسی صورت کھولا جا سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہم نے بھی تو باہر جانا ہے۔ تم اس ریٹا جولین کو بھی ساتھ لے آتے۔ اسے ہوش بھی آ سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ریٹا جولین کو میں جان بوجھ کر ساتھ نہیں لایا کیونکہ اگر ہمارے نکلنے میں کوئی مشکل پیش آئی تو ریٹا جولین ہی ہمارے

کام آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ وہ تو الٹا ہمارے لئے مصیبت بن جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ فوجی بیس کیمپ ہے۔ یہاں تمام کنٹرول فوجیوں کے پاس ہے اور فوجیوں کو وہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی جسے ڈارک اسکائی والے فوراً سمجھ جائیں گے۔ بہرحال یہ بعد کی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم لوگ پورے ہیڈ کوارٹر کو چیک کرو۔ میں اس کرنل مورگن سے معلوم کرتا ہوں کہ بی آر میزائل کا فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے کہا اور اس کیبن سے باہر آ گیا۔

"اس مشین کو تباہ کر دیا جائے"...... تنویر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ اس کرنل روڈس اور کرنل مورگن کو اس کی تباہی کی دھمکی تیر کی طرح سیدھا کر دے گی"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے فرش پر پڑے ہوئے کرنل مورگن کا جھک کر ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا جبکہ سوائے جولیا کے اس کے باقی ساتھی ہال سے باہر چلے گئے تھے۔ چند لمحوں بعد جب کرنل مورگن کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو کر اس نے بوٹ کی سائیڈ اس کی گردن پر رکھ دی۔ چند لمحوں کے بعد کرنل مورگن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے

ساتھ ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹنے لگا تو عمران نے پیر کو دبا کر آگے کی طرف موڑ دیا اور کرنل مورگن کا اٹھنے لئے سمٹا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کی آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں تو عمران نے پیر کو واپس موڑ کر دباؤ کم کر دیا۔

''کہاں ہے د: فارمولا۔ بولو کہاں ہے''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''وہ میں نے ہارڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر شیفرڈ کو دے دیا ہے اس کی رہائش گاہ میں''...... کرنل مورگن نے اس طرح رک رک کر کہنا شروع کیا جیسے الفاظ لاشعوری طور پر اس کے منہ سے نکل رہے ہوں۔ اس کی بات سن کر عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ چیف سیکرٹری نے تو بتایا تھا کہ تم مائیکرو فلم کا کوڈ اوپن کرا کر اسے اس ہیڈ کوارٹر میں لائے تھے تاکہ فارمولے کا پرنٹ بنا سکو اور اس کی کاپی بھی کر سکو''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میرا یہی ارادہ تھا لیکن وہ ماسٹر فلم تھی جس کا پرنٹ تو بنایا جا سکتا تھا لیکن اسے کاپی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ فلم پرنٹ بنانے کے لئے سپیشل پرنٹر مشین کی ضرورت تھی جو اس ہیڈ کوارٹر میں موجود

ہے۔

میں نے چیف سیکرٹری سے اس بات کی اجازت لی تھی۔ میں ہیڈ کوارٹر آ رہا تھا تو مجھے یاد آیا کہ پرنٹر مشین خراب ہے۔ اس لئے میں نے راستے میں ہی کار موڑ لی اور مائیکرو فلم ڈاکٹر شیفرڈ کو پہنچا دی۔ وہ خود ہی اب پرنٹ حاصل کر لے گا اور پھر اس کے بعد میں یہاں آ گیا''...... کرنل مورگن نے کہا تو عمران کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔ جس مائیکرو فلم کے لئے وہ اس قدر تگ و دو کرتے ہوئے یہاں پہنچے تھے وہ فلم ہارڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر شیفرڈ کو پہنچا دی گئی تھی اور ان کی یہاں تک پہنچنے کی ساری جدوجہد بے کار ثابت ہوئی تھی۔

''کہاں ہے ڈاکٹر شیفرڈ کی رہائش گاہ۔ پتہ بتاؤ۔ جلدی۔ ورنہ......'' عمران نے پیر کو تھوڑا سا آگے کی طرف موڑ کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

''یہ یہ عذاب ختم کرو۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ عذاب ختم کرو۔ پلیز پلیز''...... کرنل مورگن نے رک رک کر کہا تو عمران نے فوراً پیر ہٹا لیا اور کرنل مورگن نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ عمران نے اس کی حالت دیکھ کر مزید دباؤ ڈالنا فوراً بند کر دیا تھا کیونکہ مزید دباؤ سے اس کی ہلاکت کا خطرہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کرسی پر بٹھا دیا۔

"بولو ورنہ......" عمران نے غراتے ہوئے کہا تو اس نے ڈاکٹر شیفرڈ کا پتہ بتانا شروع کر دیا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے مسلسل اپنی گردن بھی مسل رہا تھا۔

"سنو تمہارے سب ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں کرنل مورگن۔ اس لئے اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو سچ بتا دو ورنہ تمہارا انجام بھی بھیانک ہو گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم مم مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں نے سچ بتایا ہے"...... کرنل مورگن نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے سے عمران کو یقین ہو گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور کرنل مورگن کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ الٹ کر گرتا اور ساکت ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے ساتھی پہنچ گئے۔

"کیا ہوا۔ فارمولا مل گیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو وہ سب اچھل پڑے۔

"نہیں۔ کیا مطلب۔ کیا فارمولا کرنل مورگن کے پاس نہیں ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔ یہ سن کر انہیں بھی شدید دھچکا لگا تھا کہ فارمولا کرنل مورگن نے ایک سائنس دان تک پہنچا دیا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ اس مشن نے تو ہمیں تگنی کا ناچ نچا کر رکھ

دیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"رات کا وقت ہے ابھی ڈاکٹر شیفرڈ اپنی رہائش گاہ میں ہی ہو گا۔ میں نے اس کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔ ہمیں یہاں سے نکل کر فوراً اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا ہے۔ مجھے یقین ہے فارمولا وہاں سے ہمیں مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اس ہیڈ کوارٹر کا کیا کرنا ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"یہاں اسلحے کا سٹور ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے یہاں کافی بڑا اسلحے کا سٹور موجود ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تو جاؤ۔ وہاں میگا بلاسٹر آپریٹ کر کے سٹور میں رکھ دو کہ پوری ہیڈ کوارٹر اڑ سکے۔ ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ہیں کیمپ بھی اُڑ جائے تو پرواہ نہیں"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ان دونوں کو گولیاں مار دو"...... عمران نے جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے اس روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ ابھی وہ ہال کے درمیان میں ہی پہنچا تھا کہ کیبن میں سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے دوڑتا ہوا کیبن میں داخل ہو گیا۔ فون میز پر موجود تھا اور عمران اسے پہلے ہی چیک کر چکا تھا اور اس نے اس کے ساتھ منسلک واکس چیکر کمپیوٹر بھی دیکھ لیا تھا لیکن اس

وقت چونکہ وہ خود فون اٹنڈ کر رہا تھا اس لئے اسے واکس چیکر کی پرواہ نہ تھی۔

''یس کرنل روڈس بول رہا ہوں''...... عمران نے کرنل روڈس کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ ریٹا جولین بول رہی ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ریٹا جولین کی آواز سنائی دی۔

''ہاں بولو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم کرنل روڈس نہیں ہو۔ تم عمران ہو۔ مجھے معلوم ہے تم عمران ہو۔ میں نے تمہیں خود اندر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں اس وقت ہیلی کاپٹر میں نیم بے ہوشی کے عالم میں تھی''۔ دوسری طرف سے ریٹا جولین نے چیختے ہوئے کہا۔

''پھر تم نے اسے روکا کیوں نہیں۔ کیا اسے روکنا تمہاری ذمہ داری نہیں ہے۔ بہرحال وہ یہاں موجود نہیں ہیں''...... عمران نے کہا۔

'' اگر آپ کرنل روڈس ہیں تو فوراً ہیڈ کوارٹر کا مین گیٹ اوپن کریں۔ ہم اندر آ کر خود چیکنگ کریں گے''...... دوسری طرف سے ریٹا جولین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''میں کرنل روڈس ہوں سمجھی۔ آئندہ مجھ پر شاؤٹ کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ جب میں نے کہہ دیا کہ یہاں پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہیں تو پھر نہیں ہیں اور مین گیٹ سیلڈ ہے اور اب جب تک کام

مکمل نہ ہو جائے مین گیٹ نہیں کھل سکتا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''میں نے کہا تھا تمہیں کہ ریٹا جولین کو ساتھ لے آتے یا اسے گولی مار دیتے۔ اب بھگتو''...... کیبن کے دروازے پر موجود تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

جولیا اور صالحہ کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ہال کرنل روڈس اور کرنل مورگن کے بے ہوش پڑے جسم بری طرح سے پھڑکے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

''اب یہاں سے باہر کیسے جائیں گے اور باہر تو پوری فوج ہو گی''...... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ میں نے اسلحے کے سٹور میں میگا پاور بم لگا دیا ہے''...... اسی لمحے صفدر نے اندر آ کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

''یس''...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

''ریٹا جولین بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے ایک بار پھر ریٹا جولین کی آواز سنائی دی تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں۔ کرنل روڈس اور اس کے ساتھی سب

یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ تو تم ہو عمران''...... ریٹا جولین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں میں عمران ہوں اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے اس پورے ہیڈ کوارٹر اور بیس کیمپ کو بلاسٹ کرنے کا بھی انتظام کر لیا ہے۔ میں اگر چاہتا تو وہیں ملٹری ہیڈ کوارٹر میں ہی تمہیں کرنل ڈرمن اور میجر فرانسو کے ساتھ ہی گولی مار کر ہلاک کر دیتا اور اگر چاہتا تو تمہیں اپنے ساتھ ہیڈ کوارٹر میں لے آتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم ان فوجیوں سے زیادہ سمجھدار ہو۔ اس لئے اگر تم چاہتی ہو کہ یہ انتہائی قیمتی ہیڈ کوارٹر اور بیس کیمپ اور اس میں موجود ہزاروں فوجی زندہ بچ جائیں تو ہمیں یہاں سے نکلنے کا راستہ مہیا کر دو۔ اس کے بعد جو تم سے ہو سکے کر لینا''...... عمران نے کہا۔

''تم یہاں سے بچ کر تو کسی صورت بھی نہیں جا سکتے''...... ریٹا جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''اسے چھوڑو۔ یہ ہمارا کام ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ ہاں یا نہ میں جواب دو''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بچا سکتی ہوں۔ اگر تم اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو گے تو ورنہ نہیں''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''اگر تم واقعی بے بس ہو چکی ہو تو پھر بیس کیمپ سے نکل جاؤ۔ میں تمہیں انتہائی خلوص سے یہی مشورہ دے سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''سنو عمران۔ جیسے تم کہو گے میں ویسے ہی کروں گی لیکن تمہیں بہرحال گرفتاری دینا ہو گی''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''ایک شرط پر گرفتاری دے سکتا ہوں کہ یہ گرفتاری تم ہی کرو اور ہمیں فوج کے حوالے نہ کیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا اور یہ سن لو کہ میرا وعدہ کہ میں تمہیں بچا لوں گی''...... ریٹا جولین نے بے حد خلوص بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اوکے۔ میں تم پر یقین کر لیتا ہوں۔ تم ہیلی کاپٹر لے کر مشرقی گیٹ پر پہنچو۔ ہم اسکرین پر تمہیں چیک کر رہے ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ یہ ریٹا جولین ہمارے کام آ سکتی ہے''...... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ پوری فوج کو ہم پر چڑھا دے گی اور پھر ہیلی کاپٹر کو بھی میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ ریٹا جولین ہمارے ساتھ ہو گی اور جبکہ ہم یہ مائیکروفلم بھی حاصل نہیں کر سکے تو ریٹا جولین کی وجہ سے ہمارا ہیلی کاپٹر فضا میں تباہ نہیں کیا جائے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے

ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں سے وہ راستہ باہر جاتا تھا۔ عمران نے دیوار کی جڑ میں ابھری ہوئی اینٹ پر پیر مارا تو راستہ کھل گیا اور عمران نے اوپر چڑھ کر سر باہر نکالا اور ادھر ادھر دیکھا۔ میدان ویران تھا اور دیوار کے اوپر کیا تھا یہ اسے یہاں سے نظر نہ آ رہا تھا۔

''ہم باہر نکل کر دیوار کی جڑ میں نہ لیٹ جائیں''...... صفدر نے کہا۔

''تاکہ گن شپ ہیلی کاپٹر کی فائرنگ سے وہ اطمینان سے ہمیں بھون ڈالیں''...... عمران نے کہا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''پھر بتاؤ کرنا کیا ہے''...... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

''انتظار''...... عمران نے کہا۔

''ایسا نہ ہو کہ ہم انتظار ہی کرتے رہ جائیں اور پھر سب کچھ ہی ختم ہو جائے''...... اس بار جولیا نے کہا۔

''اللہ پر بھروسہ رکھو۔ وہ ہمیں ضرور اس مشکل سے نکالے گا''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب عمران کے ساتھ بیرونی خلاء کی سائیڈ دیوار کی طرف آ گئے۔ عمران خلاء سے باہر جھانکنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر کو اس خلاء کی طرف آتے دیکھ لیا تھا۔

''سب لوگ ہوشیار ہو جاؤ۔ اب ہم حقیقتاً دہکتی آگ میں کودیں

گے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد گن شپ ہیلی کاپٹر خلاء کے قریب آ کر رک گیا۔ عمران نے سامنے سے چیک کر لیا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں ریٹا جولین اکیلی ہے لیکن جب ریٹا جولین سوراخ کے قریب آئی تو عمران نے اسے اندر آنے کا کہا پہلے تو ریٹا جولین نے اندر آنے سے انکار کر دیا لیکن پھر وہ عمران کی بات مان کر اندر آنے پر آمادہ ہو گئی۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور پھر جیسے ہی ریٹا جولین اندر داخل ہوئی۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ریٹا جولین کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ ایک بھرپور ضرب سے ہی ڈھیر ہو گئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ گر جاتی جولیا نے اسے اپنے بازوؤں میں سنبھال لیا اور پھر اسے آرام سے زمین پر ڈال دیا۔

عمران کے اشارے پر صفدر نے ریٹا جولین کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے اس خلاء سے باہر نکلے۔ عمران واپس مڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس اندر داخل ہوا۔ اس نے اس ابھری ہوئی اینٹ پر پیر مارا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عقب میں چھلانگ لگا دی اور تیزی سے بند ہوتے ہوئے خلاء سے باہر آ گیا اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو وہ یقیناً اس میں پھنس کر کچلا جا سکتا تھا لیکن چونکہ اسے پہلے سے احساس تھا کہ اسے ایسا کرنا پڑے گا اس لئے وہ

ذہنی اور جسمانی طور پر اس کے لئے تیار تھا۔

یہ راستہ یا تو مشین سے کھولا جا سکتا تھا یا پھر اندر سے اس اینٹ کی مدد سے۔ باہر سے اسے کھولنے یا بند کرنے کا کوئی سسٹم موجود نہ تھا اور وہ اس راستے کو کھلا نہ رہنے دینا چاہتا تھا تا کہ اندر موجود میگا بلاسٹر کو چیک نہ کیا جا سکے۔ باہر نکل کر وہ دوڑتا ہوا اس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے جبکہ ریٹا جولین عقبی سیٹ کے پیچھے خالی جگہ پر بے ہوش پڑی تھی۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے فضا میں بلند ہوا لیکن عمران نے اسے دیوار سے اوپر لے جانے کی بجائے تھوڑا سا اوپر لے جا کر مغرب کی طرف تیزی سے آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گیا تھا کہ اچانک اس نے گن شپ ہیلی کاپٹر کو بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر کیا اور خوفناک سیٹی کی آواز پیدا کرتا ہوا میزائل ہیلی کاپٹر کے قریب سے نکل کر آگے زمین سے ٹکرایا اور پھٹ گیا۔

''میگا بلاسٹر آپریٹ کر دو''...... عمران نے گن شپ ہیلی کاپٹر کو تیزی سے دائیں بائیں کاٹتے اور اوپر سے نیچے لے جاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر ایک اور میزائل کی زد میں آتے آتے بچا۔

''اوہ اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو ریٹا جولین کو بھی ہلاک کر دینا چاہتے ہیں۔ جلدی کرو۔ میگا بلاسٹر آپریٹ کر دو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ ہیلی کاپٹر کو مسلسل دائیں بائیں کرتا ہوا آگے بڑھائے

لئے جا رہا تھا کہ اچانک ایک اور میزائل کی مخصوص آواز سنائی دی تو اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کو گھمایا اور تیزی سے نیچے کی طرف لیتا چلا گیا۔

''ہیلی کاپٹر سے نکلنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو اس انداز میں زمین کی طرف کر دیا کہ سب کے سانس رک سے گئے کیونکہ یوں لگتا تھا کہ ہیلی کاپٹر پوری قوت سے سیدھا زمین سے ٹکرا جائے گا۔ زمین کے قریب پہنچ کر عمران نے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو زمین پر لینڈ کر دیا۔ اسی لمحے صفدر نے ڈی چارجر کا ریڈ بٹن پریس کر دیا۔ اچانک انہیں عقب میں گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا اور انہوں نے جب مڑ کر دیکھا تو کورانٹو بیس کیمپ پر گرد اور دھوئیں کے گہرے بادل چھاتے چلے جا رہے تھے اور بیس کیمپ کی فصیل نما اونچی دیوار کے پرخچے اڑ گئے تھے۔

''ہیڈ کوارٹر کا اسلحہ سٹور تباہ ہو رہا ہے۔ نکلو یہاں سے جلدی''...... عمران نے کہا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے چھلانگیں لگاتے ہوئے نکلے اور تیز سے مخالف سمت میں دوڑنے لگے۔

''تیزی سے دوڑو۔ ابھی گن شپ ہیلی کاپٹر یا جیپیں پہنچ جائیں گی''۔ عمران نے آگے کی طرف دوڑتے ہوئے کہا اور اس کے

ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ دور دور تک خالی میدان تھا اور اس وقت وہ جس پوزیشن میں تھے ان کے بچ نکلنے کا کوئی چانس باقی نہ رہا تھا۔ اچانک انہیں اس دھوئیں اور گرد میں سے گن شپ ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی جو تیزی سے ان کی طرف بڑھی چلی آرہی تھی۔

''اوہ اوہ زیگ زیگ انداز میں دوڑو۔ جلدی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک منی میزائل گن نکالی اور اس کا رخ کافی بلندی پر آنے والے گن شپ ہیلی کاپٹر کی طرف کر دیا۔ وہ رک گیا تھا جبکہ اس کے ساتھی مسلسل دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر چند لمحوں میں تقریباً عمران کے سر پر پہنچ گیا تو عمران نے یکلخت غوطہ لگایا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کی گن سے نکلنے والی گولیوں کی باڑ سے وہ بال بال بچا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے منی میزائل گن کا بٹن پریس کر دیا تھا اور گن سے منی میزائل نکلا اور پلک جھپکنے میں فضا میں حرکت کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے جا ٹکرایا اور دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور گن شپ ہیلی کاپٹر پرزوں میں بکھر گیا۔

''دوڑو۔ نکلو یہاں سے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچتے ہی کہا جو کافی آگے جا کر رک گئے تھے۔ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ عمران پیچھے رک گیا ہے اور پھر وہ مسلسل دوڑتے ہوئے

آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں جنوب کی جانب سے دو جیپیں تیزی سے اپنی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔ یہ دونوں جیپیں فوجی تھیں۔

''میں ایک جیپ کو نشانہ بناتا ہوں۔ دوسری کو صحیح سلامت پکڑنا پڑے گا''...... عمران نے دوڑتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے جیب سے منی میزائل گن نکال لی۔ جیپیں اب کافی قریب آ چکی تھیں۔ ان کی رفتار خاصی تیز تھی کہ عمران نے رک کر آگے آنے والی جیپ کا نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیا۔ گن سے منی میزائل نکل کر جیپ سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے اس کے پرزے فضا میں بکھرتے چلے گئے۔

اس کے پیچھے آنے والی جیپ نے سائیڈ پر ہو کر تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی کہ عمران کے ساتھیوں نے اس پر فائرنگ شروع کر دی لیکن جیپ مسلسل آگے بڑھی چلی آ رہی تھی۔ مشین پسٹل کی گولیوں کا اس کی باڈی پر اثر ہی نہ ہو رہا تھا اس لئے عمران نے ایک بار پھر منی میزائل گن کا استعمال کیا اور پھر اس جیپ کا وہی حشر ہوا جو پہلی جیپ کا ہوا تھا۔

''مجبوری تھی۔ یہ ہمیں ہلاک کر دیتے۔ ادھر دوڑو جہاں سے یہ جیپیں آ رہی تھیں۔ ادھر شاید فوجی چیک پوسٹ ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رخ موڑا اور تیزی سے دوڑنا شروع کر دیا۔ وہ اب بیس کیمپ سے کافی دور نکل آئے تھے لیکن

بیس کیمپ میں ہونے والے دھماکوں کی آوازیں ابھی تک مسلسل سنائی دے رہی تھیں اور بیس کیمپ کا پورا علاقہ گرد اور دھوئیں میں مکمل طور پر چھپ گیا تھا۔

''ہمت کرو۔ اللہ تعالیٰ ضرور ہماری مدد کرے گا۔ دوڑتے رہو''...... عمران نے کہا اور پھر انہوں نے چیک پوسٹ کی عقبی طرف میدان میں دوڑنا شروع کر دیا۔ وہ اس انداز میں دوڑ رہے تھے کہ چیک پوسٹ کے بالکل عقب میں رہیں لیکن ظاہر ہے یہ احتیاط ہیلی کاپٹروں میں سوار افراد کی نظروں سے تو نہ بچا سکتی تھی۔ ابھی انہیں دوڑتے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔

''کیا ہوا''...... سب ساتھیوں نے بھی رکتے ہوئے کہا۔

''دائیں طرف دیکھو۔ میرا خیال ہے کہ کوئی جیپ موجود ہے''...... عمران نے کہا تو سب دائیں طرف دیکھنے لگے۔ جیپ ایک نقطے جیسی نظر آ رہی تھی۔

''جی ہاں یہ جیپ ہی ہے اور ساتھ ایک خیمہ بھی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''چلو ادھر۔ جلدی کرو''...... عمران نے کہا اور وہ سب مڑ کر تیزی سے اس طرف کو دوڑنا شروع کر دیا۔ وہ دوڑتے ہوئے بار بار مڑ کر بھی دیکھ رہے تھے کہ کوئی ہیلی کاپٹر تو نہیں آ رہا لیکن آسمان ابھی تک صاف تھا۔ اب واقعی جیپ اور چھوٹا سا خیمہ واضح طور پر

نظر آنے لگ گیا تھا لیکن وہاں کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت نظر نہ آ رہی تھی اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے جیپ کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے پھیل کر اس خیمے کا محاصرہ کر لیا لیکن نہ خیمے سے باہر کوئی آدمی آیا تھا اور نہ ہی جیپ کے گرد۔ خیمے کا پردہ باہر سے بندھا ہوا تھا۔ عمران نے جھٹکا دے کر سائیڈ کا بند توڑا اور اندر داخل ہو گیا۔ خیمہ خالی تھا۔ اسے شاید کسی فوجی افسر نے اپنے لئے بنوایا تھا۔ وہاں شراب کی بوتلیں اور کھانے پینے کا مخصوص سامان اور پانی کی بوتلیں پڑی تھیں۔

''یہاں کچھ نہیں ہے چلو۔ جیپ میں چلتے ہیں''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب باہر آئے اور جیپ میں سوار ہو گئے۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور پھر وہ ڈیش بورڈ کے نیچے جھک گیا۔ اس نے اگنیشن کی تاریں توڑیں اور پھر انہیں ایک دوسرے سے ملانے لگا۔ چند ہی لمحوں میں جیپ اسٹارٹ ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار آگے بڑھتے چلے گئے۔ پانی کی بوتلیں وہ اٹھا لائے تھے۔ کیونکہ مسلسل اور تیز دوڑنے کی وجہ سے ان سب کو شدید پیاس محسوس ہو رہی تھی۔

''دھیان رکھنا۔ کسی بھی لمحے ہمیں گھیرا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''بے فکر رہیں ہم چیک کر رہے ہیں''...... صفدر نے کہا اور

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"فیول بھی ہے اس میں یا اسے بھی چھوڑنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"فیول ٹینک فل ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس میدان کو کراس کر گئے اور انہیں ایک آبادی نظر آنے لگ گئی تھی اس سے پہلے ایک بڑی سڑک بھی تھی اور پھر عمران نے جیپ کے سڑک پر پہنچتے ہی جیپ کا رخ آبادی کی مخالف سمت کو موڑ دیا۔

"عمران صاحب۔ گن شپ ہیلی کاپٹر کا اسکوارڈ آرہا ہے میدان کی طرف سے"...... اچانک دوسری سائیڈ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں میں نے چیک کر لیا ہے۔ اب اللہ مالک ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ مجھے امید ہے یہ لوگ اسے عام سی جیپ سمجھ کر آگے نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر واقعی گن شپ ہیلی کاپٹر شور مچاتے ان کے اوپر سے گزر کر سڑک کراس کر کے اس آبادی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک کافی بڑے قصبے نما شہر کے آثار شروع ہو گئے تو سب نے اطمینان بھرا سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی سے انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایک شہر آئیوڈ

میں پہنچے ہیں۔ عمران نے جیپ کی رفتار کم کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیپ روک دی۔ وہ سب نیچے اتر آئے اور اس کے ساتھ ہی وہ علیحدہ علیحدہ ہو کر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ اس مشن میں جتنی بھاگ دوڑ کرنا پڑی ہے شاید اتنی بھاگ دوڑ پہلے کبھی نہیں کرنی پڑی"...... صفدر نے کہا۔

"اس بار حقیقتاً قسمت نے ہمارا ساتھ دیا ہے ورنہ ہم واقعی بری طرح پھنس گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ اگر میگا بلاسٹر کا دھماکہ بیس کیمپ کو متاثر نہ کرتا تو ہم واقعی چوہوں کی طرح شکار کر لئے جاتے"۔ صفدر نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں اپنے سر پر ایک گن شپ ہیلی کاپٹر کی تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے۔ اچانک ہیلی کاپٹر نمودار ہوا اور اس کے نیچے لگی ہوئی گنیں آگ اگلنے لگیں۔ دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں کے منہ سے زور دار چیخیں نکلیں اور وہ اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔

گن شپ ہیلی کاپٹر نے آخر کار انہیں ہٹ کر دیا تھا اور اب وہاں وہ سب مردوں کی طرح پڑے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر فائرنگ کرتا ہوا آگے گیا اور پھر وہ یوٹرن لے کر مڑا ہی تھا کہ اسی لمحے عمران نے سر اٹھایا۔ اس نے جیب سے منی میزائل گن

نکالی اور اس نے گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ تیز آواز کے ساتھ گن سے منی میزائل نکلا اور ہیلی کاپٹر کے فرنٹ سے ٹکرایا۔ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور مڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے پرخچے فضاء میں بکھرتے چلے گئے۔ ہیلی کاپٹر کو تباہ ہوتے دیکھ کر عمران نے سر نیچے ڈالا اور پھر اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ اسی لمحے ایک اور ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور پھر ایک اور گن شپ ہیلی کاپٹر گڑگڑاتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ ہیلی کاپٹر کچھ دیر تک ان سب کے اوپر فضاء میں معلق رہا اور پھر مڑ کر تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

''عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں سر۔ میں نے خود ایک گن شپ کو ان پر فائرنگ کرتے دیکھا تھا جب وہ ڈی ایس ہیڈ کوارٹر اور بیس کیمپ کو تباہ کر کے بھاگ رہے تھے۔ ان میں سے کوئی آدمی شاید زندہ تھا۔ اس نے مرتے مرتے بھی منی میزائل گن سے حملہ کرنے والے ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیا تھا۔ میں تھوڑی ہی دیر میں وہاں پہنچ گئی تھی اور میں نے میدان میں ان سب کی لاشیں اپنی آنکھوں سے بکھری دیکھی تھیں''...... ریٹا جولین نے تیز لہجے میں چیف سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت چیف سیکرٹری کے ایک خصوصی کمرے میں چیف سیکرٹری کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

''تم نے اگر ان کی لاشیں دیکھیں تھیں تو پھر تم نے اپنا ہیلی کاپٹر لینڈ کیوں نہیں کیا تھا اور ان کی لاشیں چیک کیوں نہ کی تھیں''...... چیف سیکرٹری سر جیکب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ان سب کو گولیاں لگی تھیں لیکن مرتے مرتے جس طرح عمران کے ایک ساتھی نے گن شپ کو منی میزائل گن سے نشانہ بنایا تھا اس سے میں پریشان ہو گئی تھی اس لئے میں نے وہاں رکنا مناسب نہ سمجھا تھا۔ بعد میں جب میں نے وہاں اپنے آدمیوں کو بھیجا تو وہاں کوئی لاش موجود نہ تھی۔ شاید ان کی لاشیں قریب موجود جنگل کے جانور اٹھا کر لے گئے تھے''...... ریٹا جولین نے سر جیکب کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ جب تک میں عمران کی لاش اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوں اس کی موت کا یقین نہیں کروں گا اور یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان کا کوئی ساتھی بچ گیا ہو اور وہی ان سب کی لاشیں اٹھا کر لے گیا ہو''...... چیف سیکرٹری سر جیکب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو سر۔ وہ جس طرح گولیوں سے ہٹ ہوئے تھے ان کا بچنا ناممکن تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اب تک وہ جنگلی جانوروں کی خوراک بن گئے ہوں گے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ وہ لوگ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اور یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا تھا۔ ہیڈ کوارٹر میں جا کر انہوں نے نہ صرف کرنل روڈس بلکہ کرنل مورگن کو بھی ہلاک کر دیا اور پھر انہوں نے ہیڈ کوارٹر کے اسلحے کے ڈپو کو بھی بلاسٹ کر دیا جس کے نتیجے میں بیس کیمپ بھی اُڑ گیا اور ہر طرف تباہی پھیل گئی''...... چیف سیکرٹری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یہ واقعی غلط ہوا ہے لیکن یہ سب کرنل مورگن اور کرنل روڈس کی غلطی تھی۔ کرنل روڈس کو ان کے لئے اندر سے ہیڈ کوارٹر کا راستہ اوپن نہیں کرنا چاہئے تھا''...... ریٹا جولین نے الزام کرنل روڈس اور کرنل مورگن پر ڈالتے ہوئے کہا۔ اس نے سر جیکب کو یہی بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کرنل ڈرمن کا گن شپ ہیلی کاپٹر لے کر بیس کیمپ کے اوپر سے ہوتے ہوئے ہیڈ کوارٹر کے مشرقی خفیہ راستے کے باہر پہنچ گئے تھے اور پھر عمران نے کرنل ڈرمن کی آواز میں کرنل روڈس کو کسی طرح سے راستہ کھولنے پر مجبور کر دیا تھا۔ چونکہ وہ سب ہلاک ہو چکے تھے اور اس کی کسی بات کی چیف سیکرٹری صاحب تصدیق نہ کر سکتے تھے اس لئے انہیں ریٹا جولین کی ہر بات کا یقین کرنا پڑ رہا تھا۔

''ان کی لاشیں ڈھونڈو۔ ریٹا جولین۔ جب تک ان کی لاشیں نہیں مل جاتیں میں کسی بھی صورت میں اس بات کا یقین نہیں کر سکتا کہ وہ مر چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ صرف زخمی ہوئے ہوں اور پھر وہاں سے زخمی حالت میں ہی نکل گئے ہوں''...... سر جیکب نے سخت لہجے میں کہا۔

''لیکن ان کے پاس کاریں تو نہ تھیں۔ اگر وہ وہ زخمی حالت میں پیدل ہی کہیں گئے ہوں گے تو انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا تھا۔ میرا گروپ اب پورے کورانٹو میں انہیں سرگرمی سے تلاش کر رہا ہے۔ اگر وہ لوگ زخمی حالت میں کہیں جا کر چھپ گئے ہیں تو

بھی وہ لوگ زیادہ دیر چھپ نہیں سکیں گے“...... ریٹا جولین نے جواب دیا۔

”او کے۔ ٹھیک ہے میں نے اسی لئے تمہیں طلب کیا تھا تاکہ صحیح صورتحال معلوم کرسکوں۔ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ انہیں زندہ یا مردہ حالت میں تلاش کرو۔ اگر تم کامیاب ہوگئی تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں ڈارک اسکائی کا چیف بنا دوں گا“...... چیف سیکرٹری نے کہا تو ریٹا جولین کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھا۔

”شکریہ جناب۔ یہ میرے لئے زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہوگا۔ آپ بے فکر رہیں۔ بہت جلد میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈھونڈ کر زندہ یا مردہ آپ کے سامنے پیش کر دوں گی“...... ریٹا جولین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔ اب تم جا سکتی ہو“...... چیف سیکرٹری نے کہا اور ریٹا جولین نے اٹھ کر انہیں سلام کیا اور واپس مڑ گئی۔ چیف سیکرٹری کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ انہیں ریٹا جولین کی ذہانت اور صلاحیتوں پر اعتماد تھا اور انہیں یقین تھا کہ ریٹا جولین اس مشن میں یقینی طور پر کامیاب ہو جائے گی۔ ریٹا جولین چیف سیکرٹری کے آفس سے نکل کر اپنے مخصوص ہیڈ کوارٹر آ گئی۔ کرنل روڈس اور کرنل مورگن چونکہ ہلاک ہو چکے تھے اس لئے اب وہ عارضی طور پر بلیک اسکائی ایجنسی کی چیف بنا دی گئی تھی۔ چونکہ اس کا گروپ

ہیڈ کوارٹر اور بیس کیمپ نہ گیا تھا اس لئے وہ سب اس کے ساتھ تھے۔ وہ ابھی آ کر اپنے آفس میں بیٹھی ہی تھی کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی تو ریٹا جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... ریٹا جولین نے خشک لہجے میں کہا۔

”جانسن بول رہا ہوں مادام۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے“...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو جانسن کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی اور ریٹا جولین یہ خبر سنتے ہی بے اختیار کرسی پر ہی اچھل پڑی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ ابھی تک زندہ ہیں۔ کس طرح۔ کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ“...... ریٹا جولین نے حلق کے بل چیختے ہوئے پوچھا۔

”مادام۔ میں نے ایک طبی مرکز کے ایمبولینس ڈرائیور کا کھوج لگایا ہے یہ طبی مرکز رومبو کے علاقے میں ہی ہے۔ یہ کورانٹو کا قریب ترین قصبہ ہے۔ بہرحال ڈرائیور نے مجھے بتایا کہ اس نے پانچ شدید زخمیوں اور ایک قدرے کم زخمی افراد کو رومبو کے طبی مرکز سے ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال میں پہنچایا ہے“...... جانسن نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو یہ لوگ وہاں چھپے ہوئے ہیں اس لئے پورے شہر میں کہیں نظر نہ آ رہے تھے۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ گروپ لے کر

وہاں پہنچ جاؤ۔ میں خود بھی وہاں آ رہی ہوں''...... ریٹا جولین نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ تیزی سے میز کی سائیڈ سے نکل آئی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے اس ہسپتال کی طرف اڑی جا رہی تھی جس کے بارے میں اس کے ساتھی جانسن نے بتایا تھا۔ یہ ایک عام سا ہسپتال تھا۔ جس کا انچارج ڈاکٹر وکٹر تھا۔ جیسے ہی ریٹا جولین ہسپتال کے باہر پہنچی اس کا ساتھی جانسن اس کے پاس آ گیا۔

''تمہارے ساتھی کہاں ہیں''...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

''وہ باہر موجود ہیں''...... جانسن نے کہا۔

''انہیں اندر بلاؤ''...... ریٹا جولین نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جانسن کے بیس مسلح ساتھی ان کے پاس پہنچ گئے تو وہ ہسپتال میں داخل ہوئے۔ ریٹا جولین کے کہنے پر جانسن نے ہسپتال انتظامیہ کو اپنے آنے کی کوئی اطلاع نہ دی تھی اس لئے وہاں موجود تمام ڈاکٹر اور ملازم مسلح افراد کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور پھر ان میں سراسیمگی پھیل گئی۔ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر وکٹر کو شاید ان کے ہسپتال میں داخل ہوتے ہی اطلاع مل چکی تھی اس لئے جب یہ اس کے دفتر کے قریب پہنچے تو بوڑھا ڈاکٹر وکٹر خود ہی دفتر سے باہر آ گیا۔

''ہم سرکاری افراد ہیں خفیہ سروس سے ہمارا تعلق ہے اور ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہاں ہسپتال میں کچھ مجرم موجود ہیں''...... ریٹا

جولین نے ڈاکٹر وکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجرم اور یہاں۔ یہ جیل تو نہیں ہے۔ یہاں تو صرف مریض موجود ہیں یا پھر ڈاکٹر اور نرسیں''...... ڈاکٹر وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر وکٹر۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ چند بین الاقوامی مجرم جو شدید زخمی بھی ہیں رومبو کے طبی مرکز سے ایمبولینس کے ذریعے یہاں لائے گئے ہیں''...... ریٹا جولین نے غور سے ڈاکٹر وکٹر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''رومبو کا طبی مرکز تو ہمارے ہسپتال کے ساتھ منسلک ہے۔ اس لئے وہاں سے مریض تو آتے رہتے ہیں لیکن یہاں تو صرف اسی علاقے کے مریض ہی آتے ہیں۔ ویسے آپ حضرات بے شک مریضوں کو چیک کر لیں''...... ڈاکٹر وکٹر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ریٹا جولین اور اس کے ساتھیوں نے ہسپتال کے تقریباً تمام وارڈز، خصوصی کمرے حتیٰ کہ ڈاکٹرز اور نرسوں کے پرائیویٹ رومز بھی چیک کر لئے۔ جس جس مریض پر انہیں شک پڑتا ریٹا جولین کا نمبر ٹو جانسن جدید ترین میک اپ واشر سے اسے مزید چیک کرتا لیکن ایک گھنٹے کی مسلسل اور سخت چیکنگ کے باوجود وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی سراغ نہ لگا سکے تو ریٹا جولین بڑے طنزیہ انداز میں جانسن کی طرف دیکھنے لگی۔

’’وہ لوگ لازماً یہیں ہوں گے ہوسکتا ہے یہاں خفیہ کمرے یا تہہ خانے ہوں‘‘...... جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ریٹا جولین اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے ایک بار پھر پورے ہسپتال کا راؤنڈ لگایا۔ وہ تہہ خانوں کا جائزہ لینا چاہتا تھا لیکن کہیں بھی اسے فن تعمیر کے لحاظ سے اس کے آثار نظر نہ آئے لیکن اتنا وہ بھی جانتی تھی کہ ہسپتال کا ڈیزائن خصوصی طور پر اس قسم کا ہوتا ہے کہ وہاں تہہ خانوں کو آسانی سے اس طرح چھپایا جا سکے کہ فن تعمیر کے لحاظ سے انہیں چیک نہ کیا جا سکے۔

’’آپ کی تسلی ہوگئی مادام‘‘...... ڈاکٹر وکٹر نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

’’آپ کے تعاون کا شکریہ۔ کیا ہم آپ کے دفتر میں بیٹھ کر ایک کپ چائے پی سکتے ہیں‘‘...... ریٹا جولین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ ضرور مادام۔ یہ تو میرے لئے اعزاز ہو گا۔ تشریف لائیں‘‘...... ڈاکٹر وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریٹا جولین اپنے ساتھیوں سمیت ڈاکٹر وکٹر کے خاصے بڑے دفتر میں پہنچ گئی۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی گہری لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔

’’ڈاکٹر وکٹر۔ آپ کب سے اس ہسپتال میں ہیں‘‘...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

’’گذشتہ دس سالوں سے‘‘...... ڈاکٹر وکٹر نے جواب دیا۔

’’اور یہ ہسپتال کب سے قائم ہے‘‘...... ریٹا جولین نے پوچھا۔

’’میں نے خود اسے تعمیر کرایا ہے‘‘...... ڈاکٹر وکٹر نے جواب دیا۔

’’اب آپ سچ بتا دیں کہ وہ مجرم کہاں ہیں‘‘...... ریٹا جولین نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ ڈاکٹر وکٹر کی طرف کر دیا۔

’’کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اور یہ ریوالور۔ آپ جانتے ہیں کہ میری عزت تو چیف سیکرٹری بھی کرتے ہیں میں ان کا ذاتی معالج ہوں‘‘...... ڈاکٹر وکٹر نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’آپ کے ہسپتال میں جتنے بھی مریض ہیں وہ سب مسلمان ہیں۔ کیا آپ صرف مسلمانوں کا ہی علاج کرتے ہیں۔ کیا آپ کو مسلمانوں سے خاص لگاؤ ہے‘‘...... ریٹا جولین نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر وکٹر کا رنگ بدل گیا۔

’’یہ جھوٹ ہے۔ یہاں جو بھی مریض آتا ہے اس کا علاج کیا جاتا ہے۔ چاہے وہ یہودی ہو، مسلمان ہو یا کسی بھی مسلک سے اس کا تعلق ہو‘‘...... ڈاکٹر وکٹر نے کہا۔

’’آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں آپ کے بولنے کے انداز اور لہجے سے کنفرم ہوگئی ہوں کہ آپ نے یہاں ہسپتال میں یقیناً کوئی تہہ خانہ یا ایسے کمرے بنا رکھے ہیں جہاں آپ نے مجرموں کو

چھپایا ہے اور آپ لازماً پہلے بھی انڈر ورلڈ کے افراد اور مجرموں کو یہاں پناہ دیتے رہے ہیں۔ آپ شرافت سے بتا دیں۔ ورنہ میری انگلیاں ٹیڑھی بھی ہو سکتی تھی''...... ریٹا جولین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''آپ غلط کر رہی ہیں۔ میں ایکریمیا کا معزز شہری ہوں''۔ ڈاکٹر وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ اٹھ کر ادھر دیوار کے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور سنیں۔ ابھی مجھے آپ پرصرف شک ہے۔ اگر میرا شک غلط ثابت ہوا تو میں آپ سے معافی مانگ لوں گی لیکن اگر آپ نے تعاون نہ کیا یا کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر نتیجے کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے''...... ریٹا جولین نے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر وکٹر ہونٹ بھینچ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''دروازہ بند کر دو جانسن''...... ریٹا جولین نے دروازے کے قریب بیٹھے ہوئے جانسن سے کہا اور جانسن نے اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کیا اور باقاعدہ کنڈی لگا دی۔ ڈاکٹر وکٹر خاموشی سے میز کے پیچھے سے نکل کر ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

''جیمز، ڈاکٹر وکٹر کی تلاشی لو اور جانسن تم اس دفتر کی بھرپور تلاشی لو۔ اگر وہ مجرم یہاں کسی جگہ چھپے ہوئے ہیں تو لازماً ڈاکٹر وکٹر کا ان سے تعلق ہو گا اور ایمرجنسی میں اطلاع دینے کے لئے

انہوں نے کوئی انتظام کر رکھا ہو گا''...... ریٹا جولین نے کہا اور دونوں اٹھ کر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ ڈاکٹر وکٹر کی بھرپور انداز میں تلاشی لی گئی لیکن کوئی مشکوک چیز برآمد نہ ہوئی۔

''ہاں۔ اب بولو ڈاکٹر وکٹر کہاں ہیں یہ مجرم''...... ریٹا جولین نے انتہائی تلخ لہجے میں ڈاکٹر وکٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم''...... ڈاکٹر وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر قالین پر جا گرا۔ ریٹا جولین کا ہاتھ تیزی سے گھوما تھا اور اس کا بھرپور تھپڑ بوڑھے ڈاکٹر وکٹر کے چہرے پر پڑا تھا۔

''بتاؤ ورنہ ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گی''...... ریٹا جولین نے جھک کر ڈاکر وکٹر کے بال مٹھی میں جکڑے اور انہیں ایک زور دار جھٹکا دیتے ہوئے غرا کر کہا۔ ڈاکٹر وکٹر ایک بار پھر چیخنے لگا۔

''جتنا چاہے چیخو۔ لیکن تمہیں ہر حال میں بتانا پڑے گا''۔ ریٹا جولین نے یکلخت اس کا سر پوری قوت سے سائیڈ دیوار پر مارتے ہوئے کہا اور پھر تو جیسے ریٹا جولین اور ڈاکٹر وکٹر دونوں پر دورہ سا پڑ گیا ہو۔ ریٹا جولین مسلسل بالوں کو جھٹکا دے کر اس کا سر دیوار پر مارتا جا رہا تھا اور ڈاکٹر وکٹر مسلسل ہذیانی انداز میں چیختا جا رہا تھا۔

''بولو۔ ورنہ''...... ریٹا جولین نے اس بار ڈاکٹر وکٹر کے نتھنوں میں انگلیاں گھسیڑتے ہوئے کہا اور زمین پر پڑا ہوا ڈاکٹر وکٹر کا جسم مرغ بسمل کی طرح پھڑکنے لگا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ مجھے چھوڑ دو"...... ڈاکٹر وکٹر نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو گئی تھی۔

"بتاؤ۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ......" ریٹا جولین نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا البتہ اس نے اپنی انگلیاں باہر نکال لی تھیں اور شاید بوڑھے ڈاکٹر وکٹر کے اعصاب اب مکمل طور پر جواب دے چکے تھےاس لئے اس نے واقعی نیچے تہہ خانوں اس کے خفیہ راستہ اور وہاں موجود افراد کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ نیچے صرف ایک آدمی صحت مند ہے"......ریٹا جولین نے ڈاکٹر کے لباس سے ہی اپنی انگلیاں صاف کر کے سیدھی کھڑی ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... ڈاکٹر وکٹر نے کراہتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز ڈوب رہی تھی اور آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھیں۔ خوفناک تکلیف کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا۔

"باہر سے آدمی بلا لو"......ریٹا جولین نے کہا۔

"رہنے دیں مادام۔ چند زخمی افراد کے لئے ہم تین افراد ہی کافی ہیں اور اس بار تو صرف گولیاں ہی چلانی ہیں۔ عمران زخمی ہے اس لئے وہ تو ویسے بھی حرکت نہ کر سکے گا اور جو نظر آئے گولی سے اڑا دیا جائے گا"...... جانسن نے کہا تو ریٹا جولین نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر دروازہ کھول کر وہ سب یکے بعد دیگرے باہر نکل کر تیزی سے اس راہداری کی طرف دوڑتے گئے جس کے اختتام

پر دیوار میں ہی نیچے جانے کا راستہ موجود تھا۔ وہ تیزی سے راہداری کے اختتام تک پہنچے ان سب نے ہاتھوں میں ریوالور سنبھالے ہوئے تھے اور ان کے چہروں پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔ ریٹا جولین سب سے آگے تھی اس نے دیوار کی جڑ میں ابھری ہوئی اینٹ پر زور سے بوٹ کی ٹو کی ٹھوکر ماری تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں گھس گئی۔ اب نیچے جاتی ہوئی ڈھلوان سی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ تیزی سے اس ڈھلوان پر دوڑتے ہوئے نیچے ایک راہداری میں پہنچے۔ اس راہداری میں دس کے قریب کمرے تھے لیکن یہاں مکمل خاموشی تھی اور پھر بڑے چوکنے انداز میں انہوں نے ایک ایک کمرہ چیک کر لیا لیکن تمام کمرے خالی پڑے ہوئے تھے وہاں ہر قسم کا سامان تو موجود تھا لیکن آدمی کوئی بھی نہ تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ کہاں چلے گئے۔ کیا کوئی اور راستہ بھی ہے"...... ریٹا جولین ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس ڈاکٹر نے ہمیں چکر دیا ہے یا تو یہ وہ حصہ نہیں ہے یا پھر یہاں کا کوئی اور خفیہ راستہ بھی ہے"...... جانسن نے کہا۔

"آؤ۔ اب دیکھو کہ میں اس ڈاکٹر کا کیا حشر کرتی ہوں"۔ ریٹا جولین نے غراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر واپس دوڑ پڑی۔ وہ دیوار ان کے عقب میں خود بخود برابر ہو چکی تھی دیوار کے پاس پہنچ

کر ریٹا جولین نے اس کی جڑ میں بار بار پیر مارے لیکن دیوار نہ کھلی اور وہاں کوئی اینٹ ابھری ہوئی نظر نہ آ رہی تھی۔ ریٹا جولین پاگلوں کے سے انداز میں بار بار ٹھوکریں مارتی رہی لیکن مضبوط دیوار اسی طرح اپنی جگہ قائم تھی۔ اس نے ادھر ادھر بھی دیکھا سائیڈ کی دیواروں پر بھی ہاتھ مارے لیکن بے سود۔ دیوار کھل ہی نہ رہی تھی۔

''اوہ۔ یہ کوئی چکر چل گیا ہے ہمارے ساتھ''...... ریٹا جولین نے چیختے ہوئے انداز میں کہا اس کے ساتھی بھی پریشان نظر آ رہے تھے۔

''اب کیا ہو گا۔ ہم تو بری طرح پھنس گئے''......جانسن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس کے میکنزم میں کوئی خرابی کی گئی ہے اور لازماً یہ ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے کیا گیا ہے یہ دوسری طرف سے تو ٹھیک انداز میں راستہ کھلگیا تھا مگر اب''...... ریٹا جولین نے پیچھے ہٹ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب غور سے اس دیوار کی جڑ کو دیکھ رہی تھی پھر وہ آگے بڑھی اور اس نے زمین کے ساتھ لیٹ کر اور بھی زیادہ غور سے دیوار کو دیکھنا شروع کر دیا اور پھر وہ یکلخت چونک پڑی۔ اس نے جلدی سے ایک جگہ جہاں جڑ میں باریک سی جھری نظر آ رہی تھی اپنی چھوٹی انگلی ڈالی اور پھر ناخن کی مدد سے اس نے اس جگہ کو کھرچنا شروع کر دیا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد ایک سکہ

تھوڑا سا باہر نکل آیا۔ ریٹا جولین نے اس سکے کو چٹکی سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھینچا تو ہلکی سی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس جگہ سے ذرا اوپر ایک اینٹ قدرے باہر کو نکل آئی۔ ریٹا جولین اچھل کر کھڑی ہو گئی اور اس نے اس ابھری ہوئی اینٹ پر پیر مارا تو اس بار دیوار پہلے کی طرح درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور وہ سب دوڑتے ہوئے ڈاکٹر وکٹر کے دفتر کی طرف بڑھنے لگے دیوار ان کے عقب میں ایک بار پھر برابر ہو چکی تھی۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ آنکھیں کھولیں عمران صاحب''...... عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے کانوں میں پہلی آواز صفدر کی پڑی۔

''خدا کا شکر ہے عمران صاحب۔ آپ ہوش میں آ گئے۔ ورنہ ہم سب تو مکمل طور پر مایوس ہو چکے تھے''...... صفدر نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے گردن موڑی تو اسے ساتھ ہی کھڑا صفدر نظر آ گیا جس کی آنکھوں کے نیچے گڑھے سے پڑ چکے تھے اور گالوں پر ایسے نشانات موجود تھے۔ جیسے وہ روتا رہا ہو۔ عمران کا پورا جسم پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا اور وہ ایک پلنگ پر موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی دو سٹینڈ موجود تھے جن میں سے ایک پر خون کی بوتل اور دوسرے پر گلوکوز کی بوتل لٹکی ہوئی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور سفید کوٹ پہنے ایک بوڑھا سا ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

''اوہ۔ ہوش آ گیا انہیں۔ خدا کا شکر ہے''...... ڈاکٹر کے منہ

سے بھی بے اختیار نکلا اور وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے جھپٹ کر عمران کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔

''آپ دونوں نے جس انداز میں میرے ہوش میں آنے پر تبصرہ کیا ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ میں عالم بالا میں جانے سے بچ گیا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر تو بے اختیار ہنس پڑا جبکہ ڈاکٹر صرف مسکرا دیا۔

''آپ کی بات درست ہے جناب۔ آپ کو چار روز بعد ہوش آیا ہے اور کم از کم میں آپ کی طرف سے اب مکمل طور پر مایوس ہو چکا تھا لیکن شاید قدرت کو ابھی آپ کی زندگی مقصود تھی کہ آپ کی واپسی ہو گئی ہے''...... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چار روز''...... عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ واقعی آپ کو چار روز بعد ہوش آیا ہے۔ آپ کو آٹھ گولیاں لگی تھیں اور ان میں سے دو تو انتہائی خطرناک جگہ پر لگی تھیں۔ باقی سب کو بھی گولیاں لگی تھیں لیکن ان کی حالت بہتر تھی۔ مجھے بھی ایک گولی چھو کر گزر گئی تھی۔ آپ سب وہاں پڑے ہوئے تھے۔ میں آپ سب کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔ اتفاق سے وہاں سے ایک بڑی جیپ گزری تو میں نے اسے روک لیا اور پھر میں زخمی حالت میں ہی آپ سب کو لے کر فوراً قریبی طبی مرکز میں پہنچا لیکن وہاں کا ڈاکٹر صرف خون روکنے کی حد تک ہی کامیاب ہو سکا تھا۔ میں نے آپ کے

پہلے سے بتائے ہوئے رونالڈ کے نمبر پر کال کی اور اسے آپ کے بارے میں بتایا۔ وہ چونکہ ناراک میں تھا اس لئے اس نے اس علاقے کے قریبی ہسپتال کے ایم ایس سے بات کی اور اس ہسپتال کی ایک ایمبولینس بھیج دی۔ آپ کو اس ایمبولینس میں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا جائے۔ ایمبولینس کی وجہ سے راستے میں چیکنگ نہ ہوئی۔ یہاں ڈاکٹر وکٹر صاحب نے چھ گھنٹوں میں مکمل آپریشن کر کے گولیاں نکال لیں اس طرح وقتی طور پر آپ کی جان بچ گئی لیکن آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا۔ بہرحال خدا کا شکر ہے کہ چار روز بعد آپ کو ہوش آ گیا ہے''...... صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو باقی سب بھی زخمی ہوئے ہیں۔ کیا حال ہے ان کا''...... عمران نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

''انہیں بھی گولیاں لگی تھیں لیکن زیادہ کاری زخم نہ تھے۔ انہیں جلد ہوش آ گیا تھا لیکن بہرحال ابھی وہ بیڈ پر ہی ہیں اور یہ محفوظ ترین جگہ ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''آپ زیادہ باتیں نہ کریں جناب۔ ابھی آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔ ورنہ ذہن پر دوبارہ دباؤ پڑنے سے معاملہ خراب ہو جائے گا''...... ڈاکٹر نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں کیونکہ اسے بھی اتنی دیر میں ہی ذہن پر دباؤ سا محسوس ہونے لگ گیا تھا اور کچھ دیر بعد اسے

واقعی نیند آ گئی کیونکہ پھر جب اس کی آنکھیں کھلیں تو کمرے میں صفدر کے علاوہ جولیا اور کیپٹن شکیل بھی موجود تھے۔

''اوہ۔ مجھے شاید نیند آ گئی تھی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نئی زندگی مبارک ہو عمران''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ باہر کی کیا پوزیشن ہے ہماری لاشیں نہ ملنے پر ڈارک اسکائی کی طرف سے ہمیں پورے دارالحکومت میں سرگرمی سے تلاش کیا جا رہا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ رونالڈ اسی لئے یہاں نہیں آیا۔ شہر میں انتہائی سخت چیکنگ جاری ہے۔ ویسے انہوں نے تمام سرکاری اور غیر سرکاری ہسپتالوں کو بھی اچھی طرح چیک کیا ہے لیکن وہ ابھی تک اس ہسپتال تک نہیں پہنچ سکے اور ویسے ان کے ذہن میں بھی نہیں ہو گا کہ ایک عام سے ہسپتال کے نیچے یہ خفیہ ہسپتال بھی ہو سکتا ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خفیہ ہسپتال''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں جس جگہ ہم موجود ہیں اس کے اوپر ایک سرکاری ہسپتال ہے اور ڈاکٹر وکٹر صاحب اس ہسپتال کے مین سرجن اور انچارج ہیں لیکن یہ مسلمانوں کے اہم ترین آدمی ہیں اس لئے یہاں انڈر گراؤنڈ انتہائی خفیہ طور پر چھوٹا سا مکمل ہسپتال بنایا گیا ہے جہاں مسلمانوں کا خاص طور پر علاج ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے

کہ کورانٹو کا سارا علاقہ یہودیوں سے بھرا ہوا ہے جو اسرائیل کی طرح ہر مسلمان سے نفرت کرتے ہیں اور انہیں ہمیشہ پریشان اور تکلیف میں مبتلا رکھتے ہیں اور ان کا کسی ہسپتال میں آسانی سے علاج نہیں ہونے دیتے۔ اس لئے ڈاکٹر وکٹر نے ایسے مسلمانوں کے لئے یہاں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں تاکہ انہیں فسادی یہودیوں سے بچایا جا سکے''...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اگر تم نے مجھے اس ڈاکٹر شیفرڈ کا پتہ بتا دیا ہوتا تو میں صفدر کے ساتھ جا کر اس سے فارمولا حاصل کر چکی ہوتی لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہو سکا اور اب چار روز گزر گئے ہیں۔ ڈاکٹر شیفرڈ فارمولا لیبارٹری میں لے گیا ہوگا اور اس نے نہ صرف فلم کا پرنٹ نکال لیا ہوگا بلکہ اس کی کاپیاں بھی کر لی ہوں گی''...... جولیا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ڈاکٹر انتہائی پریشانی کے عالم میں اندر داخل ہوا۔

''اوپر ہسپتال میں انتہائی سخت چیکنگ جاری ہے۔ ڈاکٹر وکٹر کا خیال ہے کہ کسی نے آپ لوگوں کی مخبری کر دی ہے۔ میں نے ان کے حکم پر لنک راستہ بند تو کر دیا ہے لیکن آپ سب محتاط رہیں۔ معاملہ بے حد خطرناک لگتا ہے''...... نوجوان ڈاکٹر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اس وقت یہاں کتنے افراد ہیں''...... عمران نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ حضرات کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور یہاں سے نکلنے کا بھی دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر وکٹر نے ایک خفیہ ٹیلیفون پر مجھے اطلاع دی ہے میں ان کی عدم موجودگی میں یہاں کا انچارج ہوں''...... ڈاکٹر نے کہا۔

''آئیں میرے ساتھ''...... صفدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ نوجوان ڈاکٹر سمیت کمرے سے باہر نکل گئے۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے لیکن جسمانی حالت نے واقعی اسے بری طرح بے بس کر کے رکھ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس آ گئے۔ ان کے چہروں پر پریشانی عیاں تھی۔

''کیا ہوا''...... عمران نے کہا۔

''اوپر ریٹا جولین مسلح افراد کے ساتھ موجود ہے اور اسے ڈاکٹر وکٹر پر شک ہو گیا ہے اب ہمیں یہاں سے جلد نکلنا ہوگا۔ ڈاکٹر وکٹر بوڑھے آدمی ہیں وہ زیادہ دیر ریٹا جولین کے سامنے خاموش نہیں رہ سکیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن کہاں اور کس طرح جائیں۔ عمران سمیت تین افراد شدید زخمی ہیں''...... جولیا نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں یہاں سے نکل کر اوپر منتقل ہو جانا چاہئے۔ یہاں ڈاکٹروں کے کوٹ موجود ہیں وہ ہم پہن لیتے ہیں اور ریوالونگ اسٹریچروں پر زخمیوں کو ڈال کر یہاں سے نکل جاتے ہیں اوپر وہ ہسپتال چیک کر چکے ہیں اس لئے اب وہ دوبارہ اسے چیک نہ کریں گے اس دوران ہم کوئی تجویز سوچ لیں گے"۔ صفدر نے کہا۔ اسی لمحے وہ نوجوان ڈاکٹر دوڑتا ہوا آیا اور اس نے بتایا کہ ریٹا جولین ڈاکٹر وکٹر پر تشدد کر رہی ہے۔

"اوہ جلدی کرو نکلو۔ ورنہ یہاں ہم واقعی چوہوں کی طرح مارے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر انہوں نے تیزی سے حرکت شروع کر دی۔ عمران، صالحہ، اور تنویر کو انہوں نے فوری طور پر ریوالونگ اسٹریچروں پر منتقل کیا۔ نوجوان ڈاکٹر نے انہیں سفید کوٹ اور ڈاکٹروں والی ٹوپیاں لا دیں اور چند لمحوں بعد وہ اسٹریچر دھکیلتے ہوئے اس خفیہ راستے تک پہنچ گئے۔

خفیہ راستے سے نکل کر وہ اسٹریچر دھکیلتے ہوئے اس دیوار کی دوسری طرف پہنچے تو چند لمحوں بعد دیوار کھٹاک سے ان کے عقب میں برابر ہو گئی۔ شاید اس کا باقاعدہ بند ہونے کا ٹائم ایڈجسٹ کیا گیا تھا۔ ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک جنرل وارڈ میں پہنچ گئے۔ جنرل وارڈ میں مریضوں کے درمیان سے اسٹریچر تیزی سے چلاتے ہوئے وہ ایک اور پرائیویٹ وارڈ کی طرف بڑھ گئے۔ اس وارڈ میں جانے کے لئے انہیں اس نوجوان ڈاکٹر نے کہا تھا کیونکہ

وہ یہاں کا انچارج تھا۔

صفدر اس پرائیویٹ وارڈ میں اسٹریچر چھوڑ کر تیزی سے وارڈ کے دوسرے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے اس کھلے دروازے کے باہر ایک ایمبولنس کی جھلک دیکھی تھی۔ باہر نکلتے ہی وہ ایمبولینس کی طرف بڑھا۔ ایمبولینس خالی کھڑی تھی۔ اس کا ڈرائیور شاید اندر ڈیوٹی روم میں تھا اور قانون کے مطابق چابی اگنیشن میں موجود تھی۔ صفدر نے ایک لمحے میں ساری پلاننگ بنائی اور پھر دوڑتا ہوا واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جب اپنی پلاننگ عمران اور دوسرے ساتھیوں کو بتائی تو سب کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"اوہ ویری گڈ۔ وہ لوگ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں یہی صورت ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اسٹریچر چلاتے بلکہ ایک لحاظ سے دوڑاتے ہوئے ایمبولینس والے گیٹ کے پاس پہنچ گئے۔ جولیا نے دوڑ کر ایمبولینس کا عقبی دروازہ کھولا اور پھر صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا نے مل کر اسٹریچروں کو بڑی ایمبولینس کے اندر پہنچا دیا۔ ریوالونگ اسٹریچر بنائے ہی اس تکنیک سے جاتے تھے کہ وہ آسانی سے ایمبولینس کے اندر چلے جائیں۔ ایمبولینس میں چار اسٹریچروں کی گنجائش تھی اس لئے تین اسٹریچر آسانی سے اس کے اندر آ گئے پھر کیپٹن شکیل تو اسٹریچروں کے ساتھ اندر رہ گیا جبکہ صفدر اور جولیا فرنٹ پر بیٹھ گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ صفدر نے

سنبھالی۔ دوسرے لمحے ایمبولینس سٹارٹ ہو کر تیزی سے گھومی اور تیر کی طرح سڑک کی طرف بڑھ گئی۔ صفدر اسے پوری رفتار سے دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ جیسے جیسے ایمبولینس ہسپتال سے دور ہوتی جا رہی تھی۔ عمران سمیت سب ساتھیوں کے چہروں پر چھایا ہوا تناؤ کم ہوتا جا رہا تھا۔

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
''گولڈن پیکیج''
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ریٹا جولین اور اس کے ساتھی پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتے ہوئے اوپر ہسپتال میں پہنچے لیکن وہاں کوئی بھی خلاف معمول سرگرمی نظر نہ آ رہی تھی وہ سیدھے ڈاکٹر وکٹر کے دفتر میں پہنچے تو وہاں ڈاکٹر وکٹر موجود نہ تھا اور دفتر خالی پڑا ہوا تھا۔

''کہاں ہے۔ کہاں ہے یہ ڈاکٹر وکٹر''...... ریٹا جولین نے مڑ کر دفتر سے باہر موجود ایک ملازم سے سخت لہجے میں پوچھا۔

''بڑے ڈاکٹر صاحب کو ایمرجنسی روم میں لے جایا گیا ہے مادام۔ وہ یہاں اندر بے ہوش پڑے تھے''...... ملازم نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''تم سب پورے ہسپتال میں پھیل جاؤ۔ ایک ایک مریض کا چہرہ چیک کرو۔ وہ لازماً یہیں چھپے ہوئے ہوں گے۔ وہ یہاں سے کسی صورت باہر نہیں جا سکتے۔ میں ڈاکٹر وکٹر سے بات کرتی ہوں''...... ریٹا جولین نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود تیزی سے

اس ملازم کو ساتھ لے کر ایمرجنسی روم کی طرف بڑھ گئی۔ ایمرجنسی روم کا دروازہ بند تھا لیکن جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچی دروازہ کھلا اور چار ڈاکٹر منہ لٹکائے باہر نکلے۔

''ڈاکٹر وکٹر کی کیا پوزیشن ہے''...... ریٹا جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ ہلاک ہو گئے ہیں مادام۔ ان کے دماغ میں چوٹیں آئی ہیں ہم نے آپریشن بھی کیا لیکن وہ بچ نہ سکے''...... ایک ڈاکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس نے بھی ابھی مرنا تھا۔ احمق۔ نانسنس۔ اگر یہ مر نہ جاتا تو میں اس کے حلق میں انگلی ڈال کر اصل بات باہر نکال لیتی''...... ریٹا جولین نے بری طرح جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور سارے ڈاکٹر حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔ ان کے چہروں پر اپنے سینیئر ڈاکٹر کی وفات پر ریٹا جولین کے ایسے ریمارکس سے انتہائی ناخوشگوار تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مادام۔ ڈاکٹر وکٹر تو ایکریمیا کے سب سے ماہر سرجن تھے۔ ان کی وفات تو ایک بہت بڑا المیہ ہے''۔ ایک ڈاکٹر نے تلخ لہجے میں ریٹا جولین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ غیر ملکی ایجنٹوں کا ساتھی تھا۔ ایکریمیا کا دشمن۔ اس نے یہاں خفیہ ہسپتال قائم کر رکھا تھا''...... ریٹا جولین نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر وکٹر نے یہاں خفیہ ہسپتال قائم کر رکھا تھا۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں البتہ نیچے انہوں نے آرام کے لئے چند کمرے ضرور بنوا رکھے ہیں''...... اسی ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ریٹا جولین نے ہونٹ بھینچے اور تیزی سے ایک طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے سمجھ نہ آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کرے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیسے ٹریس کرے۔ بہرحال اب اسے اپنے ساتھیوں کی طرف سے رپورٹ کا انتظار تھا کیونکہ اسے اب بھی یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہسپتال کے اندر ہی کہیں چھپے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھی ابھی تک واپس نہ آئے تھے شاید ابھی چیکنگ جاری تھی اور ظاہر ہے ہسپتال کافی بڑا تھا اس لئے وقت تو لگنا تھا لیکن اس وقت وہ انتہائی بے چینی اور اضطراب میں مبتلا تھی اور وہ اپنے آپ کو انتہائی بے بس سا محسوس کر رہی تھی۔ اسی لمحے جانسن تیزی سے دوڑتا ہوا آیا۔ اسے دیکھ کر ریٹا جولین چونک پڑی۔

''کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا ان کا''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''ایک ایمبولینس یہاں سے روانہ ہوئی ہے مادام۔ اس میں چھ زخمیوں کو لے جایا گیا ہے۔ تین شدید زخمی تھے جبکہ باقی تین کے جسموں پر بھی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ زخمیوں میں دو عورتیں چار مرد شامل ہیں اور مجھے شک ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے''...... جانسن نے کہا تو ریٹا جولین اچھل پڑی۔

"کہاں گئے ہیں۔ کس طرف گئے ہیں۔ جلدی چلو۔ وہ زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے۔ ہمیں ان کے پیچھے جانا ہے۔ چلو۔ جلدی چلو"...... ریٹا جولین نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑ پڑی۔ جانسن بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگا۔ چونکہ ان کی گاڑیاں ہسپتال سے کچھ دور موجود تھیں اس لئے وہ دونوں ہی دوڑتے رہے۔ ریٹا جولین تو اس طرح دوڑ رہی تھی جیسے اس کے پیروں میں پنکھے لگ گئے ہوں جبکہ جانسن بس دوڑ ہی رہا تھا۔ ہسپتال کے عملے کے افراد حیرت سے ان دونوں کو اس طرح بے تحاشا انداز میں دوڑتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ ہسپتال سے باہر نکل کر وہ کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی ایک کار کی طرف بڑھے۔ جانسن نے جھپٹ کر کار کا دروازہ کھولا تو ریٹا جولین اس میں سوار ہو گئی۔ جانسن نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور پھر وہ تیزی سے کار دوڑاتا لے گیا۔ ریٹا جولین نے پاگلوں کی طرح اپنے ساتھیوں کو فون اور ٹرانسمیٹر پر کال کرنا شروع کر دیں۔ لیکن اسے کسی طرف سے بھی حوصلہ افزاء رپورٹ نہیں مل رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک بار پھر اس کے ہاتھوں بچ کر نکل گئے تھے۔ اسے خود پر ہی غصہ آ رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے ہاتھ لگ جائیں تو وہ اپنے ہاتھوں سے ان کی بوٹیاں اڑا دے۔

"وہ لوگ شاید شہر سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں

مادام"...... جانسن نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"وہ جائیں گے کہاں۔ میں انہیں پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالوں گی۔ ابھی وہ زخمی ہیں لیکن جلد ہی میں انہیں ڈھونڈ کر لاشوں میں تبدیل کر دوں گی۔ تم دوسرے قصبوں میں موجود ساتھیوں کو بھی الرٹ کر دو۔ عمران اور اس کے ساتھی اتنی جلدی زیادہ دور نہیں جا سکتے۔ وہ یہیں آس پاس ہی ہوں گے۔ ڈھونڈو۔ انہیں ہر حال میں ڈھونڈو"...... ریٹا جولین نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت رونالڈ کے ایک خفیہ اڈے پر موجود تھا۔ راستے میں عمران نے جولیا سے ٹرانسمیٹر لے کر رونالڈ کو کال کی تو رونالڈ نے اسی علاقے میں اسے ایک رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا تھا۔ عمران نے صفدر کو پتہ بتایا تو صفدر ایمبولینس اسی علاقے کی طرف لے گیا۔ اس نے راستے میں ایک ویران علاقے میں ایمبولینس روک دی۔ اس سڑک پر بہت کم ٹریفک تھی۔ وہاں ہر درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں ایمبولینس کو چھپا دیا گیا اور پھر صفدر وہاں سے پیدل جا کر وہاں سے کچھ فاصلے پر موجود ایک پلازہ سے ایک اور کار اڑا لایا اور پھر اس نے سب کو اس کار میں منتقل کیا اور انہیں لے کر روانہ ہو گیا۔ اس نے کار لارج کالونی کی طرف موڑ دی اور پھر ان سب کو لارج کالونی کی مطلوبہ کوٹھی میں پہنچا کر وہ کار ٹھکانے لگانے کے لئے لے گیا۔ اس کوٹھی میں انہوں نے ایک دن آرام کیا۔ اس وقت وہ سب ایک کمرے میں بیٹھے بی آر میزائل

فارمولے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ فارمولے کے لئے ہمیں چیف سیکرٹری سر جیکب کو گھیرنا چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''چیف سیکرٹری نے یہی کہنا ہے کہ فارمولا ہارڈ لیبارٹری پہنچ چکا ہے۔ بہرحال تم سب کو اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سارا معاملہ ایک فون پر کھل سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''کس کو فون کرو گے''...... جولیا نے کہا۔

''کوئی اللہ کا بندہ تو یہ معلوم کر کے بتا ہی دے گا کہ فارمولا کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو اٹھاؤ رسیور اور کرو کال۔ کیوں خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہو''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی''...... عمران نے بڑے فرمانبردار نہ لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور سب اس طرح ہمہ تن گوش ہو گئے جیسے فون کے رسیور سے ابھی کسی جن کی آواز سنائی دے گی کہ کیا حکم ہے میرے آقا۔

''یس''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہر ایک کو یس مت کہا کرو۔ ورنہ کسی روز مشکل میں پھنس جاؤ گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ آواز تو علی عمران کی ہے۔ کیا واقعی''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ارے میری آواز اتنی بھی کرخت نہیں ہے کہ تم اسے اتنے طویل عرصے کے بعد بھی یاد رکھو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بولنے والی ہنس پڑی۔

''مجھے چونکہ تمہاری ایکریمیا میں آمد کا علم ہو چکا ہے اس لئے میں نے فوراً ہی تمہاری آواز پہچان لی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تمہیں تو یہ بھی معلوم ہو گا کہ میں کہاں پر ہوں اور ایکریمیا پہنچنے کے بعد اب تک میں نے کیا کچھ کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے مادام فیلیا سے یہ باتیں کیسے چھپ سکتی ہیں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

''کمال ہے اس قدر ماہر نجومی رہتے ہیں ایکریمیا میں اس کا مطلب ہے کہ زائچہ بنوانے کی فیس کا بندوبست کر لیا جائے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے مادام فیلیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''آپ سے اس بار ڈبل فیس لی جائے گی کیونکہ آپ نے اب تک جو کچھ کیا ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ آپ اب صرف دولت کمانے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کر رہے ہیں ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تھرڈ کلاس غنڈے پرنس آف ڈھمپ کو

چکر دے جائیں اور پرنس آف ڈھمپ منہ اٹھائے اس طرف کو ہی چل پڑے جس طرف وہ اسے ہانکنا چاہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ارے ارے۔ غضب خدا کا۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ میرے ساتھی پہلے ہی مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں کہ میں نے اب تک یہاں پہنچ کر کچھ نہیں کیا۔ تم یہ بات کر کے انہیں مزید شہ دینا چاہتی ہو''...... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ مادام فیلیا کی باتیں سن کر جولیا، صالحہ اور تنویر تینوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ صفدر نے معنی خیز انداز میں کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

''انہوں نے ناراض تو ہونا ہی تھا۔ بہرحال آپ نے فون کیوں کیا ہے۔ آپ خود کیوں نہیں آئے میرے پاس''...... مادام فیلیا نے کہا۔

''پچھلی بار تم نے جو کافی پلائی تھی وہ اس قدر بد ذائقہ اور کڑوی تھی کہ دو سال گزر جانے کے باوجود میرے منہ کا ذائقہ ٹھیک نہیں ہو سکا۔ اب بھی حلق میں کڑواہٹ محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے مجبوری ہے فون پر ہی گزارہ کرو''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف مادام فیلیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''کافی تو آپ کو پینی ہی پڑے گی۔ بہرحال اتنا بتا دوں فارمولا ابھی تک ڈاکٹر شیفرڈ کے پاس ہے لیکن وہ نہ اپنی رہائش گاہ میں

ہے اور نہ ہی فارمولا لے کر لیبارٹری پہنچا ہے۔ اس بارے میں صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ اسے چیف سیکرٹری کے کہنے پر غائب کر کے فارمولے سمیت کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا ہے تاکہ آپ اور آپ کے ساتھی اس کی رہائش گاہ یا ہارڈ لیبارٹری میں پہنچ کر اس سے فارمولا حاصل نہ کر سکیں۔ باقی باتیں مزید بدذائقہ کافی پینے کے دوران ہی ہو سکتی ہیں۔ تب تک گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ مادام فیلیا کون ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیڈیز کلب کا مالکہ ہے۔ پہلے یہ ایکریمیا کی اسپیشل ایجنسی کی چیف تھی۔ پھر ریٹائر ہو کر اس نے یہ کلب کھول لیا۔ اسے یہاں ایکریمیا کا انسائیکلو پیڈیا کہا جاتا ہے۔ اس نے مخبری کی اتنی بڑی تنظیم بنائی ہوئی ہے کہ ایکریمیا میں ہونے والی کوئی بھی کارروائی اس کی تنظیم کی نظروں سے نہیں چھپ سکتی"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں اس مادام فیلیا کا پتہ بتاؤ۔ ہم اس کے پاس جا کر معلومات حاصل کرتے ہیں تاکہ معاملات کو آگے بڑھایا جا سکے"...... جولیا نے کہا۔

"رکو۔ مجھے فیلیا سے کچھ اور بھی پوچھنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی ایک بار پھر پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ ہوتے ہی مادام فیلیا کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری پرنس۔ اس طرح سنجیدگی سے کام نہیں چل سکتا۔ آپ کو بدذائقہ کافی دوبارہ پینی ہی پڑے گی"...... دوسری طرف سے مادام فیلیا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تمہارا واقعی ریٹائرمنٹ کا وقت آ گیا ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... مادام فیلیا نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہی کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں۔ انہیں اس بات کا پتہ نہیں ہو گا کہ تمہارا مجھ سے رابطہ ہے تو کیا وہ تمہاری نگرانی نہیں کر رہے ہوں گے اور میری تمہارے ساتھ ملاقات کے بعد سرکاری لوگ تمہارے خلاف کیا ایکشن لے سکتے ہیں یہ تم بھی جانتی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سرکاری لوگوں کی مجھے فکر نہیں ہے عمران صاحب۔ لیکن آپ کی بات درست ہے۔ کچھ پیچیدگیاں بہرحال پیدا ہو سکتی ہیں۔ ٹھیک ہے اس طرف واقعی میرا خیال نہیں گیا تھا حالانکہ مجھے اطلاع

بھی مل چکی تھی کہ بلیک اسکائی نامی ایجنسی ریڈ سیٹلائٹ سے آپ کی باقاعدہ نگرانی کرا رہی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھی ایک بار پھر چونک پڑے۔

''میں نے بھی ریڈ سیٹلائٹ کی چیکنگ دیکھ لی ہے۔اس کی نشانی یہ ہے کہ جہاں سبزہ ہوتا ہے وہاں سبز پتوں پر سرخ رنگ کے ڈاٹس سے بن جاتے ہیں اور ان میں چمک آجاتی ہے جس سے اردگرد کے علاقے کو چیک کیا جا سکتا ہے اور یہاں جتنا بھی سبزہ ہے ان پر سرخ ڈاٹس موجود ہیں۔ اسی لئے میں تمہیں فون کر رہا ہوں کہ ریڈ سیٹلائٹ میں بات چیت کور نہیں ہو سکتی اور انہیں یقیناً اس بات کا خیال نہیں آسکتا کہ میں تمہیں فون بھی کر سکتا ہوں ورنہ وہ لازماً فون بھی ٹیپ کرنے کا بندوبست کر لیتے''...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب آپ مزید شرمندہ نہ کریں عمران صاحب۔ اب میں آپ کی ذہانت کا مقابلہ تو نہیں کر سکتی''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں واقعی نہیں چاہتا کہ تمہیں مزید شرمندہ ہونے کا موقع دوں۔تم صرف اتنا بتا دو کہ اگر ہم یہاں سے نکلنا چاہیں تو تم اس کے لئے ہماری کیا مدد کر سکتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے جب نکلنا ہو مجھے بتا دیں میں انتہائی محفوظ طریقے سے آپ کو یہاں سے نکال دوں گی''...... مادام

فیلیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر میں جلد ہی تم سے رابطہ کروں گا۔تم اپنی کڑوی کافی تیار رکھنا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کوشش کروں گی کہ کافی کڑوی نہ ہو تو اس میں کونین ملا کر آپ کو دوں''...... مادام فیلیا نے ہنستے ہوئے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شکر ہے کہ تم نے زہر ڈالنے کی بات نہیں کی لیکن اگر تم ایسا کرو گی تو میں تمہارے کپ کے ساتھ اپنا کپ بدل لوں گا''۔عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف فیلیا اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''میں جانتی تھی آپ ایسا ہی کچھ کریں گے اسی لئے میں نے احتیاطاً کونین کی بات کی تھی''...... فیلیا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

''اچھا۔ یہ بتاؤ کہ کرنل مورگن کا رائٹ ہینڈ راجر کہاں ہے۔ اس کے بارے میں کوئی معلومات ہیں تمہارے پاس''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس کا ہیڈ کوارٹر سٹون بلڈنگ، آلمنڈ روڈ پر ہے لیکن وہ ان دنوں وہاں نہیں ہوتا۔ اس نے اس وقت تک کے لئے اپنے آپ کو انڈر گراؤنڈ کر لیا ہے جب تک آپ اور آپ کے ساتھی ایکریمیا میں موجود ہیں''...... مادام فیلیا نے کہا۔

''اور یہی حال یقیناً چیف سیکرٹری سر جیکب کا بھی ہوگا''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ چیف سیکرٹری سر جیکب اور راجر دونوں ہی انڈر گراؤنڈ ہو چکے ہیں''...... مادام فیلیا نے کہا۔

''اب اس ڈاکٹر شیفرڈ کے بارے میں بھی کوئی ٹپ دے دو۔ اسے کہاں چھپایا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ میری بات کا یقین کریں عمران صاحب۔ میں اس کے بارے میں واقعی نہیں جانتی۔ اگر جانتی ہوتی تو آپ کو ضرور بتا دیتی''...... فیلیا نے کہا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اور کچھ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو کم از کم میں بد ذائقہ اور کڑوی کافی پینے سے تو بچ گیا ہوں۔ گڈ بائی''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''حیرت ہے کہ ویسے تو یہ مادام فیلیا سب کچھ جانتی ہے لیکن جب کوئی کام کی بات پوچھو تو انڈر گراؤنڈ کہہ کر بات ختم کر دیتی ہے کہ اسے نہیں معلوم کہ یہ لوگ انڈر گراؤنڈ ہو کر کہاں موجود ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''وہ پاکیشیا کی نہیں ایکریمیا کی شہری ہے۔ میرے احسانات اتارنے کے لئے وہ بنیادی باتیں بتا دیتی ہے اور بس''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب اصل ٹریک یہی سامنے آیا ہے کہ ہم

نے اس ڈاکٹر شیفرڈ کو ٹریس کرنا ہے کہ وہ فارمولے سمیت کہاں پر موجود ہے۔ لیکن یہ ریڈ سیٹلائٹ کا کیا مطلب ہوا''...... صفدر نے کہا۔

''ریڈ سیٹلائٹ ایک ریز ہے جو سیٹلائٹ کے تھرو پھیلائی جاتی ہے۔ اس ریز سے کسی بھی انسان کی نقل و حرکت کا پتہ لگایا جا سکتا ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جسے فالو کرنا ہے وہ نظروں کے سامنے ہو۔ کسی ایک کو مارک کرنے کے لئے انہیں ریڈ سیٹلائٹ سے ایک ایک فرد کو چیک کرنا پڑے گا۔ ریز صرف منظر ٹرانسمٹ کر سکتی ہے آواز کو ٹرانسمٹ نہیں کر سکتی''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ہم جیسے ہی ان کے خلاف حرکت میں آئیں گے تو انہیں علم ہو جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''چونکہ انہوں نے ہمیں اپنا ٹارگٹ بنایا ہوا ہے اس لئے اب کورانٹو میں ہماری ہر حرکت پر ان کی نظر ہوگی''۔ عمران نے کہا۔

''اس چیکنگ سے بچنے کے لئے ہم بظاہر ناکام یہاں سے واپس چلے جائیں اور پھر نئے میک اپ میں دوبارہ یہاں آئیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا سوچنا ہی بزدلی ہے۔ اگر انہیں معلوم ہوتا ہے تو ہوتا رہے اس طرح وہ کھل کر سامنے آ جائیں گے''۔ تنویر نے کہا۔

''صفدر کی بات درست ہے۔ واقعی اس سچویشن سے نکلنے کا یہی

راستہ ہے''...... جولیا نے کہا تو تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

''اس کا ایک اور بھی بڑا آسان سا حل موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''ریڈ سیٹلائٹ کو دھوکہ دے دیا جائے''...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''وہ کیسے۔ کیا طریقہ ہے اس کا''...... جولیا نے کہا۔

''ہم سیکرٹ ہیومن بن جائیں تو ریڈ سیٹلائٹ ہمیں چیک نہ کر سکے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ تم کیوں سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے''۔ جولیا نے کہا۔

''مطلب ہے کہ ہم اگر میک اپ کر لیں تو ہم سیکرٹ ہیومن بن جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن وہ ہمیں میک اپ کرتا دیکھ لیں گے۔ پھر کیسے چھپ سکیں گے ہم''...... جولیا نے کہا۔

''کھڑکی بند کر دو۔ ریڈ سیٹلائٹ کی آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ اس کے بعد جب ہم باہر جائیں گے تب ہی وہ ہمیں کور کر سکیں گے لیکن اس صورت میں جب ہم انہی شکلوں میں ہوئے کیونکہ ہماری انہی شکلوں کی تصاویر انہوں نے ریڈ سیٹلائٹ کمپیوٹر میں فیڈ کی ہوئی ہوں گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی آسانی سے ریڈ سیٹلائٹ کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ ہمیں یہاں سے جانے سے پہلے لائن آف ایکشن بنا لینی چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''لائن آف ایکشن کیا طے کرنی ہے۔ سیدھی بات ہے کہ ڈاکٹر شیفرڈ کو ٹریس کرنا ہے اور اس سے ماسٹر مائیکرو فلم لے کر اپنا ماسٹر مشن مکمل کرنا ہے اور بس''...... جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس کی بات سے متفق ہوں اور اس کے ساتھ ہی صفدر اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے کمرے کے کھڑکیاں اور دروازے بند کرنے شروع کر دیئے تاکہ وہ اطمینان کے ساتھ نیا میک کر کے وہاں سے نکل سکیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ریٹا جولین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''برمن بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے''...... ریٹا جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ریڈ سیٹلائٹ چیکنگ ناکام ہوگئی ہے مادام۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اچانک غائب ہوگئی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ریٹا جولین بے اختیار چونک پڑی۔

''ریڈ سیٹلائٹ چیکنگ ناکام ہوگئی ہے۔ وہ کیسے۔ ریڈ سیٹلائٹ سے یہ لوگ کیسے غائب ہو سکتے ہیں''...... ریٹا جولین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ لوگ لارج کالونی کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھے۔ انہیں ان کی تعداد کو بنیاد بنا کر چیک کیا گیا تھا۔ ان کی تعداد چھ تھی جن میں دو عورتیں اور چار مرد تھے۔ چھ کے چھ افراد زخمی تھے۔ مزید چیکنگ کے لئے ہم نے انہیں مارک کر لیا تھا اور اس علاقے اور ان کی رہائش گاہ کو گھیرنے کی پلاننگ کی جا رہی تھی۔ وہ سب ایک کمرے میں موجود تھے۔ چونکہ کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اس لئے ان لوگوں کی تمام حرکات سکرین پر نظر آ رہی تھیں۔ شدید زخمی آدمی جسے عمران سمجھا جا رہا تھا۔ اس نے دو بار کسی کو فون کیا۔ اس کے بعد وہ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ پھر اچانک ایک آدمی نے اٹھ کر کھڑکیاں اور دروازے بند کر دیئے اور یہاں ہماری اسکرین آف ہو گئی تو ہم نے نارمل نگرانی پر وہاں موجود اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا لیکن پھر ان کی طرف سے رپورٹ آئی کہ رہائش گاہ خالی ہے اور یہ لوگ غائب ہو چکے ہیں جبکہ اس سارے علاقے میں اندر اور باہر وسیع رینج میں ٹارگٹ ریز موجود ہے لیکن یہ لوگ باہر نہیں آئے۔ پورے علاقے میں انہیں تلاش کیا گیا لیکن وہاں ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ریڈ سیٹلائٹ کی چیکنگ کے بارے میں علم ہو گیا تھا اور انہوں نے کسی طرح ریڈ سیٹلائٹ کو ڈاج بھی دے دیا۔ میں نے اسی لئے آپ کو کال کیا ہے کہ اب کیا کیا جائے''...... برمن نے کہا۔

''یہ معلوم ہوا ہے کہ دو بار فون کسے کیا گیا ہے''...... ریٹا جولین

نے کہا۔

''فون ٹیپ نہیں کیا گیا تھا تاکہ انہیں نگرانی کا علم نہ ہو سکے لیکن فون ایکس چینج میں کوٹھی کا نمبر اور ٹائم بتا کر وہ نمبر مل گئے ہیں جن پر اس کوٹھی سے کال کی گئی تھیں اور ان نمبروں کے مطابق دونوں بار ایک ہی نمبر پر کال کی گئی ہے اور یہ نمبر لیڈیز کلب کے مادام فیلیا کا خصوصی نمبر ہے''...... برمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مادام فیلیا کا خصوصی نمبر۔ کال کس نے کی تھی۔ سوئس عورت نے یا اس کے کسی اور ساتھی نے''...... ریٹا جولین نے چونک کر پوچھا۔

''اس شدید زخمی نے جسے ہم عمران تصور کر رہے ہیں مادام''...... برمن نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اس مادام فیلیا نے اسے ریڈ سیٹلائٹ کے بارے میں بتایا ہو گا۔ مادام فیلیا کو یقیناً اطلاع مل گئی ہو گی''...... ریٹا جولین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا''...... برمن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم انہیں شہر میں تلاش کرو۔ ان کے قدوقامت بھی تمہیں معلوم ہیں اور ان کی تعداد بھی اور سب سے اہم بات وہ زخمی ہیں اس لئے انہیں تلاش کرنا مشکل نہ ہو گا''...... ریٹا جولین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ہاتھ

ہٹانے پر جب ٹون آ گئی تو اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ریٹا جولین بول رہی ہوں فیلیا''...... ریٹا جولین نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تم۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھے معلوم ہے مادام فیلیا کہ تمہارے پاکیشیائی ایجنٹ عمران سے بڑے گہرے اور دوستانہ تعلقات ہیں لیکن مجھے تم سے یہ امید نہ تھی کہ تم ایکریمیا سے غداری کرتے ہوئے اسے وہ سیکرٹس بھی بتا دو گی جو اسے نہیں بتانا چاہئیں''...... ریٹا جولین کا لہجہ مزید سخت ہوتا چلا گیا تھا۔

''فیلیا تم سے کم محب وطن نہیں ہے۔ سمجھی تم۔ باقی تم عمران کو اتنا نہیں جانتی جتنا میں جانتی ہوں۔ تم نے اسے پکڑنے کا جو بچگانہ بلکہ احمقانہ پلان بنایا تھا تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران جیسا تجربہ کار ایجنٹ اس طرح تمہاری گرفت میں آ جائے گا۔ اسے تو یہ بھی معلوم تھا کہ اس کی نگرانی ریڈ سیٹلائٹ سے ہو رہی ہے اور سنو۔ میں نے اسے ایسی کوئی بات نہیں بتائی جو سیکرٹ کے دائرہ میں آتی ہو''۔ فیلیا نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

''اس نے تم سے دو بار فون پر بات کی ہے۔ اس کے بعد وہ

ریڈ سیٹلائٹ کو ڈاج دے کر غائب ہوئے ہیں۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم نے انہیں اس بارے میں تفصیل بتائی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے چیف سیکرٹری صاحب سے انتہائی قریبی اور گہرے تعلقات ہیں لیکن تمہیں بہرحال ایکریمیا کے مفادات کا بھی خیال رکھنا چاہئے تھا''...... ریٹا جولین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بتا تو رہی ہوں کہ اسے خود معلوم تھا کہ ان کی نگرانی ریڈ سیٹلائٹ سے ہو رہی ہے اور اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ ریڈ سیٹلائٹ کے بارے میں عمران کو معلومات حاصل نہیں ہیں تو تم احمقوں کی جنت میں رہتی ہو۔ وہ نہ صرف سائنسدان ہے بلکہ جدید ترین ایجادات سے بھی واقف رہتا ہے۔ میری اس سے بات ضرور ہوئی ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ ڈاکٹر شیفرڈ کہاں ہے۔ چیف سیکرٹری سر جیکب اور راجر کہاں ہیں لیکن میں نے اسے صرف اتنا کہا کہ تینوں انڈر گراؤنڈ ہو گئے ہو اور بس۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ تینوں اس وقت کہاں ہیں''...... مادام فیلیا نے تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے کھل کر سامنے آنا پڑے گا''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''اگر تم میری بات مانو تو تمہارے اور ایکریمیا کے مفاد میں تمہیں ایک مشورہ دے سکتی ہوں''...... مادام فیلیا نے کہا۔

''کیسا مشورہ''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''عمران کی فطرت کو میں جانتی ہوں۔ اسے نہ تم سے کوئی دلچسپی ہو گی اور نہ چیف سیکرٹری سر جیکب اور راجر سے۔ اسے اصل دلچسپی اس فارمولے سے ہو گی جو ڈاکٹر شیفرڈ کے پاس ہے جسے خصوصی طور پر وقتی طور پر انڈر گراؤنڈ کیا گیا ہے۔ عمران کی عادت ہے کہ وہ صرف اپنے ٹارگٹ پر نظر رکھتا ہے اس لئے وہ ہر صورت میں ڈاکٹر شیفرڈ کو تلاش کر کے اس سے فامولا حاصل کرے گا''۔ مادام فیلیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اس بارے میں سوچوں گی''...... ریٹا جولین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''میں خود کیسے چیف سیکرٹری کو کہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا میرے بس سے باہر ہے۔ نہیں میں ان کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتی۔ انہوں نے ڈی ایس ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ بیس کیمپ بھی تباہ کیا ہے اور ایکریمیا کے بے شمار بے گناہ انسانوں کو ہلاک کیا ہے۔ ان کے خون کا حساب عمران اور اس کے ساتھیوں کو دینا ہو گا۔ ہر صورت میں دینا ہو گا''...... ریٹا جولین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو چیف سیکرٹری''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ریٹا جولین بول رہی ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب سے بات

کرائیں''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''یس مادام۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری صاحب کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

''ریٹا جولین بول رہی ہوں جناب''......ریٹا جولین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس۔ کیوں کال کی ہے''...... دوسری طرف سے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا گیا۔

''سر۔ ڈاکٹر شیفرڈ کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھی نکل چکے ہیں۔ مجھے شک ہے کہ وہ آپ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے تاکہ آپ پر دباؤ ڈال کر یا آپ کو یرغمال بنا کر اس بات کے لئے مجبور کر سکیں کہ آپ ڈاکٹر شیفرڈ سے فارمولا لے کر ان کے حوالے کر دیں۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ آپ محتاط رہیں''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ اب ایکریمیا کے سیکورٹی ادارے اس قدر بے بس ہو چکے ہیں کہ جو چاہے منہ اٹھائے اعلیٰ حکام تک پہنچ سکتا ہے''۔ اس بار چیف سیکرٹری کے لہجے میں غصہ نمایاں تھا۔

''سر ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے آپ کو صرف الرٹ کرنے کے لئے فون کیا ہے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم اب اس قدر کمزور ہو چکی ہو کہ ان کے خلاف کوئی

ایکشن لینے کی بجائے الٹا مجھے کہہ رہی ہو کہ میں محتاط رہوں۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیوں نہ تمہیں معطل کر دیا جائے''...... چیف سیکرٹری کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔

''میں تو بہرحال ان کے خلاف کارروائی کروں گی۔ یہ تو میرا فرض ہے جناب''...... ریٹا جولین نے پریشان سے لہجے میں کہا کیونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ چیف سیکرٹری اس حد تک اتر آئے گا کہ اسے ہی معطل کرنے کی ہی دھمکی دے دے۔

''آئندہ محتاط رہ کر بات کرنا ورنہ میں تمہارے خلاف انتہائی سخت ایکشن بھی لے سکتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں آئندہ محتاط رہوں گی''...... ریٹا جولین نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا۔ ریٹا جولین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور اس کا نمبر ٹو جانسن اندر داخل ہوا۔

''آؤ جانسن۔ میں کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں''۔ ریٹا جولین نے اپنی عادت کے مطابق تیز تیز لہجے میں کہا۔

''مادام۔ جب آپ کی کال مجھے ملی تو میں راستے میں تھا اور ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے لیٹ ہو گیا جس کے لئے میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں''...... جانسن نے سلام کر کے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ریٹا جولین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''صورتحال یہ ہے کہ یہ لوگ دوبارہ غائب ہو چکے ہیں اب انہیں ٹریس کیسے کیا جائے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''مادام۔ انہیں ٹریس کرنا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے ہر صورت میں فارمولا واپس حاصل کرنا ہے اور فارمولا ڈاکٹر شیفرڈ کے پاس ہے جسے چیف سیکرٹری نے خصوصی طور پر فارمولے سمیت کسی نامعلوم جگہ پر چھپا رکھا ہے اور یہ بات وہ لوگ بھی جانتے ہوں گے اس لئے ان کا ٹارگٹ بہرحال چیف سیکرٹری ہی ہوں گے تاکہ ان سے اس ڈاکٹر شیفرڈ کے بارے میں پوچھ سکیں اور پھر وہاں سے فارمولا واپس حاصل کر سکیں''...... جانسن نے کہا۔

''تو تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ ہمیں چیف سیکرٹری صاحب کی نگرانی کرنی چاہئے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''نہیں مادام۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ لوگ ایک بار پہلے بھی چیف سیکرٹری تک پہنچ چکے تھے۔ چیف سیکرٹری ان کے سامنے سرنڈر ہو گئے تھے اور انہوں نے عمران کو بہت سی معلومات دی تھیں اس لئے چیف سیکرٹری سر جیکب کو ان کے لئے اوپن نہیں چھوڑا جا سکتا ہے''...... جانسن نے کہا۔

''تو پھر کیا کیا جائے''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''سر جیکب کا قدوقامت ہمارے گروپ کے ممبر ہوفر سے ملتا ہے۔ آپ ہوفر کو چیف سیکرٹری کا روپ دے دیں اور باقی گروپ اس کے عملے کی جگہ لے لے اس طرح یہ لوگ آسانی سے ہاتھ

آ سکتے ہیں''...... جانسن نے کہا۔

''احمق تو نہیں ہو گئے۔ چیف سیکرٹری انتہائی اہم ترین اور حساس ترین عہدہ ہے۔ ان کی جگہ دوسرا آدمی کیسے لے سکتا ہے۔ انہوں نے سینکڑوں ایسے کام کرنے ہوتے ہیں۔ ایسی گفتگو کرنی ہوتی ہے جو ٹاپ سیکرٹ ہوتی ہے''...... ریٹا جولین نے تیز لہجے میں کہا۔

''پھر یہ ہو سکتا ہے مادام کہ چیف سیکرٹری صاحب کی رہائش گاہ کی نگرانی کی جائے۔ وہ اسی رہائش گاہ کے تہہ خانے میں موجود ہیں اور عمران کو اس کے بارے میں معلوم ہو ہی جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ان کی رہائش گاہ پر ہی ریڈ کریں گے''...... جانسن نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے۔ لیکن ہم نے یہ گھیراؤ اس انداز میں کرنا ہے کہ ٹاپ رینک آفیسرز کالونی کے سیکورٹی افسروں کو اس کا علم نہ ہو سکے ورنہ وہ لوگ لازماً ان سے معلوم کر لیں گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ چند روز خاموش بیٹھے رہیں جبکہ میں اس مشن کو فوری طور پر مکمل کرنا چاہتی ہوں''...... ریٹا جولین نے کہا۔

''اس کا ایک ہی حل ہے مادام کہ ہم چیف سیکرٹری صاحب کو اعتماد میں لے کر ان کی رہائش گاہ میں موجود ان کے ملازمین کو ہٹا کر خود ان کی جگہ لے لیں۔ اس طرح معاملات کو زیادہ بہتر انداز میں ہینڈل کیا جا سکتا ہے اور ہم انہیں آسانی سے ٹریپ کر سکتے

ہیں''...... جانسن نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں بات کرتی ہوں چیف سیکرٹری صاحب سے''...... ریٹا جولین نے کہا تو جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ریٹا جولین نے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر اس نے چیف سیکرٹری سر جیکب کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے چیف سیکرٹری سے اس سارے معاملے پر بات کی اور انہیں سمجھانا شروع کر دیا۔ شروع میں چیف سیکرٹری سر جیکب نے اس کی بات ماننے سے انکار کیا لیکن جب ریٹا جولین نے اسے ملک کے مفاد اور ان کی یقینی سیفٹی کے لئے ضروری قرار دیا تو وہ مان گئے اور ریٹا جولین نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

''چیف سیکرٹری صاحب مان گئے ہیں۔ تم ہوفر اور ریگرڈ کو تیار رہنے کا حکم دے دو۔ ہم چاروں وہاں کارروائی کریں گے''۔ ریٹا جولین نے کہا تو جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پیلس کالونی کالونی کی ایک کوٹھی کے بڑے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ پہلی رہائش گاہ سے وہ مقامی میک اپ کر کے علیحدہ علیحدہ باہر نکلے تھے اور پھر ایک مخصوص جگہ پر اکٹھے ہونے کے بعد عمران نے فارن ایجنٹ رونالڈ کو ایک پبلک فون باتھ سے کال کر کے یہ کوٹھی حاصل کی تھی اور اس کے بعد بھی وہ علیحدہ علیحدہ بسوں میں سوار ہو کر اس کالونی میں پہنچے تھے۔ اس کوٹھی میں کار کے ساتھ ساتھ ان کے مطلب کا اسلحہ، میک اپ کا سامان وغیرہ سب کچھ موجود تھا۔ انہوں نے یہاں پہنچ کر ایک بار پھر میک اپ تبدیل کر لئے تھے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے لباس بھی تبدیل کر لئے تھے تاکہ ریڈ سیٹلائٹ میں اگر ان کے لباسوں کی تفصیل فیڈ کی گئی ہو تو وہ اس کی وجہ سے چیک نہ ہو جائیں۔

''اب اس چیف سیکرٹری کو ٹریس کرنا پڑے گا۔ اسی سے معلوم

ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹر شیفرڈ کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر معلوم کرو کہ اس وقت چیف سیکرٹری کہاں موجود ہے۔ ابھی وہاں پہنچ کر اس کی گردن ناپتے ہیں''...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ٹاپ رینک کالونی کے سیکورٹی آفس کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ شاید وہ سمجھ رہے تھے کہ عمران چیف سیکرٹری کے آفس کا نمبر معلوم کرے گا لیکن عمران نے دوسری جگہ کا نمبر پوچھا تھا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''یس۔ سیکورٹی آفس ٹاپ رینک کالونی''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''انچارج سے بات کراؤ۔ میں پریذیڈنٹ سرکل سے چیف سیکورٹی آفیسر پرنسٹن بول رہا ہوں''...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں انچارج کیپٹن ہیگرڈ بول رہا ہوں سر''...... اسی آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا البتہ عمران کے تعارف کے بعد

اس کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''کیپٹن ہیگرڈ۔ چیف سیکرٹری صاحب اپنی رہائش گاہ چھوڑ کر کہاں شفٹ ہوئے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ ابھی شفٹ نہیں ہوئے ہیں جناب۔ وہ ابھی اپنی رہائش گاہ میں ہی ہیں''...... کیپٹن ہیگرڈ نے کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''تو کیا انہوں نے اپنی رہائش گاہ کی حفاظت کے لئے آپ کو کوئی خصوصی احکامات دیئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نو سر۔ البتہ انہوں نے اتنا کہا ہے کہ آج کلب سے ان کے ساتھ ان کے مہمان آ رہے ہیں۔ انہیں سیکورٹی پر چیک نہ کیا جائے اس لئے وہ پیشگی اطلاع دے رہے ہیں''۔ کیپٹن ہیگرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ان کا شیڈول کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی وہ عام طور پر کلب سے رات کو گیارہ ساڑھے گیارہ بجے واپس آتے ہیں''...... کیپٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا کہ انہوں نے مہمانوں کے بارے میں کیا ہدایات دی ہیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے تفصیل بتا دی گئی۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ مہمان کون ہو سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''کوئی بھی ہو سکتے ہیں لیکن اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی

تک چیف سیکرٹری کی حفاظت کے خصوصی انتظامات نہیں کئے گئے "۔عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ جنہیں مہمان کہا جا رہا ہے وہی ان کی حفاظت کے لئے آ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہارے ذہن میں یہ خیال کیسے آ گیا"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ یہ بتایا گیا ہے کہ کلب سے مہمان ساتھ آئیں گے اور انہیں سیکورٹی پر چیک بھی نہ کیا جائے جبکہ اگر یہ چیف سیکرٹری صاحب کے ذاتی مہمان ہوتے تو وہ کلب سے ساتھ نہ آتے اور اگر یہ سرکاری مہمان ہیں تو قانون کے مطابق سیکورٹی آفس میں ان کا اندراج کیا جاتا"...... صفدر نے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہ واقعی قابل غور بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر ہم کلب میں اسے گھیر لیں تب"...... صالحہ نے کہا۔

"کلب میں تو مشکل ہو جائے گی۔ البتہ راستے میں اسے گھیرا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ راستے میں کہیں بھی اسے روکا جا سکتا ہے"...... تنویر نے بھی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اگر یہ مہمان واقعی اس کی حفاظت کے لئے ساتھ ہیں تو پھر یہ لازمی بات ہے کہ وہ تجربہ کار لوگ ہوں

گے۔ اس صورت میں انہیں کیسے کور کیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں نہیں کور کیا جا سکتا۔ وہ انسان ہی ہوں گے کوئی فولادی روبوٹ تو نہیں ہوں گے"...... تنویر نے کہا۔

"صفدر۔ الماری سے نقشہ نکالو۔ اس کلب اور ٹاپ' رہینک کالونی کے درمیانی راستے کو تو چیک کریں کہ کیا کوئی ایسا سپاٹ ہے بھی سہی جہاں انہیں روکا جا سکتا ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر اٹھا اور اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایکریمیا کے دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ نکال کر عمران کے سامنے میز پر پھیلا دیا۔ عمران اس نقشے پر جھک گیا اور اس نے بال پوائنٹ کی مدد سے اس پر نشانات لگانے شروع کر دیئے۔

"نہیں۔ یہ سب آباد علاقہ ہے یہاں کوئی ایسا سپاٹ نہیں ہے جہاں یہ کارروائی کی جا سکے۔ اگر آباد جگہ پر کوئی کارروائی کی گئی تو پولیس فوراً وہاں پہنچ جائے گی"...... عمران نے غور سے نقشے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ہم انہیں کوٹھی میں کور کرنا چاہیں تو ہمارا اندر جانا مسئلہ بن جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ عقبی طرف ایک اور راستہ موجود ہے جہاں سے کالونی کے ملازم آتے جاتے رہتے ہیں۔ تم جانتے ہو میں پہلے بھی ایک بار وہاں سے اندر جا چکا ہوں"...... عمران نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ کوٹھی میں گیس فائر کر کے ہم اندر داخل ہو جائیں گے اور پھر اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ ہو جائے گی"۔ جولیا نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اب اور کوئی صورت بھی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں دو گروپوں کی صورت میں کام کرنا چاہئے۔ ایک گروپ پہلے سے کوٹھی کے اندر پہنچ کر اس پر قبضہ کرے گا جبکہ دوسرا گروپ کلب میں کوشش کرے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ کلب میں کام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ہائی رینک آفیسرز کلب ہے۔ اس میں اجنبی آدمی کا داخلہ بھی ناممکن ہو گا البتہ یہ آئیڈیا اچھا ہے کہ ہم پہلے سے ہی کوٹھی پر قبضہ کر لیں تاکہ اگر چیف سیکرٹری کے ساتھ واقعی کوئی محافظ ہیں تو انہیں آسانی سے کور کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس صورت میں وہاں گیس تو فائر نہیں کی جا سکے گی"...... جولیا نے کہا۔

"محدود پیمانے پر کام ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے۔ آپ لیٹے رہیں۔ ابھی آپ کی حالت ایسی

نہیں ہے کہ آپ یہ سب کچھ کر سکیں۔ یہ کام میں، مس جولیا اور کیپٹن شکیل کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہماری حالت اتنی بھی خراب نہیں ہے۔ میں، صالحہ اور تنویر بھی تمہارے ساتھ جائیں گے۔ چلو اٹھو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو صفدر اور جولیا طویل سانس لے کر رہ گئے۔ باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار پیلس کالونی سے نکل کر ٹاپ رینک کالونی کی طرف جانے والی سڑک پر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

ایک گھنٹے بعد وہ سب چیف سیکرٹری کی رہائش گاہ کی عقبی سمت موجود تھے۔ عمران انہیں چیک پوسٹ سے بچا کر اس راستے سے یہاں لے آیا تھا جہاں سے وہ پہلے بھی یہاں آیا تھا۔

"چلو۔ اب اندر گیس فائر کرو۔ جلدی"...... عمران نے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا نے گیس پسٹل نکالے اور پھر انہوں نے عمارت کے اندر یکے بعد دیگرے کیپسول فائر کرنے شروع کر دیئے۔ گیس کے اثرات باہر تک آ رہے تھے۔ انہوں نے سانس روک لئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے سانس بحال کیا تو اس وقت تک گیس کے اثرات زائل ہو چکے تھے۔ عقبی طرف بھی ایک دروازہ تھا جسے عمران نے پچھلی بار کھلا چھوڑ دیا تھا اور چیف سیکرٹری کو اس بات کا شاید علم نہ ہوا تھا کہ وہ پہلے کس راستے سے آیا تھا اس لئے کسی نے یہ دروازہ بند نہ کیا تھا۔ اس لئے انہیں اندر

داخل ہونے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ وہ سب تیزی سے اندر داخل ہوئے اور پھر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے کہ وہاں کئی مسلح افراد موجود تھے جو جگہ جگہ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی عمارت کے فرنٹ پر پہنچ کر رہائشی حصے میں داخل ہو گئے۔ ایک جگہ انہیں ریٹا جولین اور اس کے ساتھی بھی بے ہوش پڑے دکھائی دیئے۔

''تو یہ ریٹا جولین اپنے ساتھیوں کے ہمراہ یہاں موجود ہے''۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کمرے کا دروازہ کھولا جس کے قریب ریٹا جولین اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اندر جھانکتے ہی عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی کیونکہ اس کمرے میں چیف سیکرٹری موجود تھا جو ایک کرسی کے پاس گرا ہوا تھا۔ قریب ہی شراب کا گلاس الٹا پڑا تھا۔ شاید چیف سیکرٹری اندر بیٹھا شراب پی رہا تھا۔

''سوائے جولیا کے تم باہر جا کر سب کو ختم کر دو۔ میں اس سے بات کرتا ہوں''...... عمران نے کہا تو جولیا وہاں رک گئی جبکہ باقی سب مڑ کر کمرے سے نکلتی چلی گئی۔

''تم رکو۔ میں اسے کرسی پر بٹھاتی ہوں اور اسے باندھ بھی دیتی ہوں''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر چیف سر جیکب کو اٹھایا اور واپس اسی کرسی پر بٹھا دیا جس سے وہ الٹ کر گرا تھا۔ اسے بٹھانے کے بعد جولیا نے

پیچھے موجود بیڈ کی چادر کھینچی اور اس کے پٹیاں پھاڑ کر انہیں موڑ کر رسیوں کی طرح بل دینے لگی اور پھر اس نے ان پٹیوں کی رسیوں سے چیف سیکرٹری کو کرسی پر مضبوطی سے باندھنا شروع کر دیا۔

''اسے ہوش میں لاؤ''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ سر جیکب کی کرسی کے عقب میں آ گئی۔ اس نے سر جیکب کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب سر جیکب کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ سر جیکب نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ کھڑا تو کیا وہ پوری طرح حرکت بھی نہ کر سکا۔

'تت۔ تت۔ کون ہو تم''...... سر جیکب نے بری طرح سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہی۔ جس سے ایک بار پہلے بھی تم مل چکے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا تھا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ عمران۔ تم۔ تم زندہ ہو۔ لیکن وہ ریٹا جولین''...... سر جیکب نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے باہر موجود تمہارے تمام ساتھیوں کو ہلاک کرا دیا ہے۔ ان میں ریٹا جولین اور اس کے ساتھی بھی شامل ہیں۔ مجھے ڈاکٹر شیفرڈ چاہئے۔ بولو کہاں ہے وہ''...... عمران نے سرد لہجے میں

کہا۔

''ڈاکٹر شیفرڈ۔ کون ڈاکٹر شیفرڈ''...... سر جیکب نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''میں تو چاہتا تھا کہ تم پر تشدد کئے بغیر میرا کام ہو جائے لیکن لگتا ہے کہ تم ایسے نہیں بتاؤ گے''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ خنجر دیکھ کر سر جیکب کا رنگ اُڑ گیا۔

''تم بوڑھے آدمی ہو اور تم چیف سیکرٹری کے عہدے پر ہو۔ تم پر تشدد کرنا اچھی بات تو نہیں ہے لیکن ڈاکٹر شیفرڈ کے بارے میں تم ہی مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ کہاں ہے اس لئے مجبوری ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ یکلخت اس کی تیز اور انتہائی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے خنجر مار کر اس کی آدھی سے زیادہ ناک اُڑا دی تھی۔

''بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ''۔ یکلخت سر جیکب نے حلق کے بل ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''بولتے جاؤ''...... عمران نے کہا لیکن اس کا ہاتھ نہ رکا اور اس بار اس نے اس کے دونوں کان اُڑا دیئے۔ سر جیکب نے چیخ چیخ کر کمرے کی چھت اُڑانی شروع کر دی۔

''بی آر فارمولا میرے پاس ہے۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ''...... چیف سیکرٹری سر جیکب نے بری طرح سے چیختے

ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ جولیا بھی چونک پڑی۔

''تمہارے پاس۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''تمہارے خوف سے میں نے ڈاکٹر شیفرڈ کو لیبارٹری جانے اور فارمولا اپنے پاس رکھنے سے روک دیا تھا اور اسے لے کر یہاں آ گیا تھا۔ میں نے ڈاکٹر شیفرڈ کو یہاں اپنی کوٹھی کے ایک تہہ خانے میں ہی چھپایا ہوا ہے اور اس سے فارمولا لے کر اپنے پاس محفوظ کر لیا تھا''...... سر جیکب نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح سے مسخ ہو چکا تھا۔

''کہاں ہے فارمولا۔ بتاؤ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں فارمولا کر کر دے دوں گا۔ چھوڑ دو مجھے''...... سر جیکب نے چیختے ہوئے کہا۔

''تم صرف وہ جگہ بتاؤ جہاں تم نے فارمولا رکھا ہے۔ میں خود اسے حاصل کر لوں گا''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ میں نہیں بتا سکتا۔ وہ انتہائی خفیہ جگہ ہے۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں فارمولے کی ماسٹر مائیکرو فلم تمہیں لا دوں گا''...... سر جیکب نے کہا۔

''تم شاید کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو مسٹر جیکب۔ بہرحال تمہاری مرضی''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور سر جیکب کے حلق سے اس قدر کربناک چیخ نکلی کہ کمرہ اس کی چیخ سے لرز اٹھا۔ عمران نے خنجر کی نوک اس کی بائیں آنکھ میں اتار

دی تھی۔ سر جیکب چیخ مار کر بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے ایک ہاتھ میں خنجر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ مارنے لگا۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر سر جیکب ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے ایک بار پھر چیخنا شروع کر دیا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی چیخیں بے حد کربناک تھیں۔

''جلدی بولو۔ ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''مجھ پر رحم کرو پلیز۔ مجھ سے معاہدہ کر لو۔ میں تمہیں فارمولا لا دیتا ہوں۔ مجھے زندہ چھوڑ دو''...... سر جیکب نے کراہتے ہوئے کہا۔

''کوئی معاہدہ نہیں ہو گا۔ بولو کہاں ہے فارمولا۔ بولو ورنہ......'' عمران نے انتہائی سرد اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ سامنے۔ سامنے دیوار کے پیچھے سیف میں ہے۔ خفیہ سیف میں''...... سر جیکب نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے پلٹ کر اس دیوار کی طرف دیکھا جس طرف سر جیکب نے دیکھ کر کہا تھا۔ دیوار پر اس کی ایک بڑی سی پورٹریٹ لگی ہوئی تھی۔

''چیک کرو''...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پورٹریٹ کی طرف بڑھی۔ اس نے پورٹریٹ دیوار سے ہٹا کر ایک طرف رکھی تو اس کے پیچھے ایک سیف دکھائی دیا۔ یہ فولادی سیف تھا جس پر نمبرنگ لاک لگا ہوا تھا۔

''سیف کے لاک کا کوڈ بتاؤ''...... عمران نے کہا لیکن سر جیکب

خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے انتہائی نقاہت زدہ ہو چکا تھا۔ عمران نے یکلخت ہک بنا کر اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی رگ پر مارا تو سر جیکب کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر اس کی چیخ سے گونج اٹھا۔

''لاک کا کوڈ بتاؤ''...... عمران نے کہا تو سر جیکب نے لاشعوری طور پر کوڈ بتا دیا۔ جولیا نے کوڈ لگا کر سائیڈ کا بٹن پریس کیا تو سیف کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سیف میں فائلیں، کرنسی کے ساتھ ساتھ بہت کچھ رکھا ہوا تھا۔ جولیا نے سیف کی اچھی طرح تلاشی لی تو ایک کونے میں اسے ایک مائیکروفلم رکھی دکھائی دی۔ اس نے مائیکروفلم اٹھائی اور اسے غور سے دیکھتی ہوئی عمران کی طرف آ گئی۔

''دیکھو یہی مائیکروفلم ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اس سے مائیکروفلم لی اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''ہاں۔ یہ ماسٹر مائیکروفلم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسی میں بی آر میزائل فارمولا ہے۔ گڈ۔ ویری گڈ''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے مائیکروفلم جیب میں رکھی اور ایک بار پھر سر جیکب کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے سر جیکب سے چند سوال کئے کہ اس نے یا ڈاکٹر شیفرڈ نے مائیکروفلم کا پرنٹ یا کاپی تو نہیں کی تھی۔ سر جیکب نے اسے بتایا کہ ابھی ایسا کچھ نہ کیا گیا تو عمران مطمئن ہو گیا۔ سر جیکب چونکہ لاشعوری کی کیفیت میں تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہا ہے۔ اسی لمحے اس کے

باقی ساتھی وہاں پہنچ گئے۔

''ریٹا جولین سمیت ہم نے یہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے''...... صفدر نے اندر داخل ہو کر کہا۔

''یہاں بھی مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ فارمولے کی مائیکروفلم اس چیف سیکرٹری کے پاس ہی تھی''...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ان سب کے چہروں پر بھی مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمارا ماسٹر مشن مکمل ہو گیا ہے''...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ بی آر فارمولا ابھی ماسٹر مائیکروفلم میں ہی ہے۔ وہ ہمیں مل گیا ہے۔ اب کھیل ختم اور پیسہ ہضم''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے''۔ صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ اب ہمیں جلد سے جلد ایکریمیا سے نکلنا ہے تاکہ میں تمہارے چیف سے ماسٹر مشن کی کامیابی کا چیک وصول کر سکوں۔ ویسے تمہارا چیف ہے بے حد کنجوس۔ اس نے یہی کہنا ہے۔ چیک نہیں ہے۔ چھوٹے سے اور عام سے مشن کو مکمل کرنے عوض حکومت کا خزانہ خالی نہیں کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''خزانہ۔ کیا مطلب۔ آپ کے ایک چیک سے حکومت کا

خزانہ کیسے خالی ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

'' میں نے چیف سے صرف یہ درخواست کرنی ہے کہ وہ معاوضے میں دیئے جانے والے چیک میں ایک کے آگے دو چار صفر بڑھا دے باقی جتنی ضرورت ہوئی میں خود ڈال لوں گا۔ اب صفروں کی تو کوئی قیمت نہیں ہوتی نا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں دلچسپ اور یادگار ناول

مکمل ناول

شیطان کے پجاری

مصنف مظہر کلیم ایم اے

☆☆ افریقہ کا ایک ایسا قبیلہ۔ جو شیطان کی پوجا کرتا تھا۔

☆☆ شیطان کے پجاری قبیلے کے بارے میں کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ لیکن ——؟

☆☆ ایکریمیا کے وہ لوگ جنہوں نے عمران کو اس قبیلے کے محل وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا ٹاسک دیا۔ کیوں ——؟

☆☆ وہ لمحہ جب اس قبیلے کے ذریعے ایکریمین ایک قیمتی ترین دھات تک پہنچنا چاہتے تھے۔

☆☆ کلاسیم۔ ایک ایسی دھات جس کا ہر ذرہ دنیا میں سب سے زیادہ قیمت رکھتا تھا۔ کیوں ——؟

☆☆ وہ لمحہ جب اس دھات کو حاصل کرنے کے لئے عمران شیطان کے پجاریوں کے قبیلے میں پہنچ گیا۔

☆☆ ایکریمیا کی ایجنسی بلیک سٹار کے سپر ایجنٹوں کا گروپ عمران کے مقابل آ گیا۔ پھر ——؟

☆☆ وہ لمحہ جب عمران کے کہنے پر جوزف نے شیطان کے پجاری قبیلے کے بڑے سردار کو چیلنج کر دیا۔ کیسے اور کیوں ——؟

☆☆ وہ لمحہ جب عمران نے دانستہ جوزف کو قبیلے کا سردار بننے سے روک دیا۔ کیوں ——؟

☆☆ وہ قیمتی دھات کس نے حاصل کی اور کیسے ——؟

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں سنیک کلرز کا ایک دلچسپ، منفرد اور دھماکے دار ایڈونچر

مکمل ناول

کوبران

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کوبران ☆☆ ایک بین الاقوامی تنظیم جو بظاہر تعلیم کے لئے کام کرتی تھی مگر درحقیقت وہ عورتوں کو اغوا کر کے دوسرے ممالک میں فروخت کرنے کا مذموم دھندہ کرتی تھی۔

سنیک کلرز ☆☆ ایک ایسی تنظیم جس کا چیف جوانا اور سپر چیف جوزف تھا۔ جبکہ ٹائیگر سنیک کلرز کا معاون تھا۔

سنیک کلرز کو جب پاکیشیا سے عورتوں کے اغوا اور انہیں دوسرے ممالک میں فروخت کرنے کے مکروہ کاروبار کا علم ہوا تو وہ حرکت میں آ گئے اور پھر یکے بعد دیگرے ان بدمعاشوں کے اڈوں پر سنیک کلرز کے دھاوے، جوانا اور جوزف کے زوردار ہنگامے شروع ہو گئے۔

ٹائیگر ☆☆ جس نے جوزف اور جوانا سے بڑھ کر کام کیا لیکن پھر بھی وہ سنیک کلرز کا صرف معاون ہی رہا۔

جوانا ☆☆ سنیک کلرز کا چیف جس نے پاکیشیا میں موجود زہریلے سانپوں کو کچلنے کا جب اقدام کیا تو پھر اس کے قدم آگے ہی بڑھتے چلے گئے۔

جوزف ☆☆ جس نے افریقہ کے وچ ڈاکٹروں کی رہنمائی سے کوبران کے خلاف بھرپور جنگ لڑی۔

وہ لمحہ ☆☆ جب کوبران کے ناقابل تسخیر ہیڈکوارٹر کو سنیک کلرز نے دھواں بنا کر فضا میں اُڑا دیا۔

وہ لمحہ ☆☆ جب سنیک کلرز کی مسلسل پیش قدمی نے کوبران کے بڑوں کو خوفزدہ کر دیا۔ پھر ——؟

ہیڈکوارٹر چیف، ولیم جونز اور ٹائیگر کے درمیان ہونے والی خوفناک جسمانی فائٹ دہشت زدہ کر دینے کے لئے کافی تھی۔ انجام کیا ہوا؟

عمران کی رہنمائی میں سنیک کلرز اور ٹائیگر کی مسلسل جدوجہد کا آخری نتیجہ کیا نکلا۔

انتہائی دلچسپ، سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک یادگار کہانی

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک دلچسپ، منفرد اور اچھوتا ناول

مکمل ناول

سیکرٹ ڈیمانڈر

مصنف
خالد نور

☆ ایکریمین ایجنسی بلیک سٹون کا سپر ایجنٹ ایڈم کائے جس کا ریکارڈ شاندار تھا اور وہ اپنے کسی مشن میں ناکام نہیں ہوا تھا۔

☆ ایڈم کائے اپنی منگیتر گریٹا کے ساتھ پاکیشیا ایک مشن پر آیا۔ وہ مشن کیا تھا؟

☆ ایڈم کائے نے مشن مکمل کرنے کے لئے ایسا اچھوتا اور منفرد پلان بنایا کہ عمران بھی حیران رہ گیا۔ وہ پلان کیا تھا——؟

☆ ایڈم کائے۔ جس نے ایک ہوٹل کو تباہ کر دیا اور صفدر اور کیپٹن شکیل ہوٹل کے ملبے تلے دب گئے۔ کیا وہ دونوں ہلاک ہو گئے——؟

☆ وہ لمحہ۔ جب ایڈم کائے، جوزف اور جوانا کو بے ہوش کر کے گریٹا کو رانا ہاؤس سے نکال لے گیا۔ کیسے——؟

☆ وہ لمحہ۔ جب ایڈم کائے نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں پاکیشیا کے وزیر ٹرانسپورٹ کو گولی مار دی اور وہ اسے نہ روک سکے۔ کیوں؟

ایک ایسا ناول جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں پڑھا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ

مکمل ناول

کرائم سٹوری

مصنف
ظہیر احمد

کرائم سٹوری —— ایک ایسی سٹوری جو قتل کے جرم سے شروع ہوئی۔
کرائم سٹوری —— جس کے پیچھے ایک راز پنہاں تھا۔ ایک بھیانک راز۔
عمران —— جسے کرائم سٹوری کا کردار بنانے کے لئے استعمال کیا گیا۔ کیسے؟
عمران —— جو پاکیشیا کے سرحدی علاقے تارتان پہنچ گیا۔ جہاں بگ ڈان کی حکومت تھی۔ بگ ڈان کون تھا——؟
وہ لمحہ —— جب بگ ڈان نے کافرستانی فورس کو پاکیشیا بلایا اور کافرستانی فورس عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے کافرستان لے گئی۔
کافرستان —— کا ایک بھیانک منصوبہ جس پر تیزی سے عمل کیا جا رہا تھا۔
وہ لمحہ —— جب عمران کے سامنے کرائم سٹوری کی حقیقت کا انکشاف ہوا مگر؟
کیپٹن شکیل —— جو الگ مسئلے میں پھنسا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ایک نقلی ٹائیگر موجود تھا۔ کیا نقلی ٹائیگر، کیپٹن شکیل کو ڈاج دینے میں کامیاب ہو سکا جس مقصد کے لئے وہ اس کے ساتھ ساتھ تھا

اپنی نوعیت کی انوکھی، انتہائی حیرت انگیز اور سسپنس سے بھرپور یادگار کہانی۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ

عنقال

ماورائی نمبر

مصنف
ظہیر احمد

عمران ‖ جس سے ملنے سید چراغ شاہ صاحب اس کے فلیٹ میں آئے تھے، کیوں؟

جوزف ‖ جس پر ایک شیطانی طاقت کا قبضہ ہو گیا تھا اور وہ عمران کو ہلاک کر دینا چاہتا تھا۔ کیا واقعی جوزف عمران کا دشمن بن گیا تھا۔ یا ——؟

کوجائیاں ‖ جو عمران کو تلاش کرتی پھر رہی تھیں۔ کون تھی یہ کوجائیاں ——؟

عمران ‖ جس کی حفاظت کے لئے شاہ صاحب نے انتظامات کئے تھے لیکن ایک کوجائی عمران کو زخمی کر کے اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو گئی۔

عمران ‖ جسے ایک تاریک کنویں میں زنجیروں سے باندھ دیا گیا تھا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران ‖ جنہیں چیف نے کافرستان ایک مشن مکمل کرنے کے لئے عمران کے بغیر بھیج دیا۔ اور پھر ——؟

ریڈ پاور ایجنسی ‖ جس کی پاور فورس کی کمانڈر انچارج مہالکشمی تھی۔

مہالکشمی ‖ جس کی مدد کے لئے ایک شیطانی طاقت کوجائی ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی تھی۔

مہالکشمی ‖ جسے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کوجائی ہر بات بتا دیتی تھی۔

مہالکشمی ‖ جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لوکیشن اور تمام موومنٹ کے بارے میں معلوم ہوتے ہی موت بن کر ان پر ٹوٹ پڑتی تھی۔

عمران ‖ جسے ایک عنقال کی لاش کی تلاش تھی۔ کیوں ——؟

عنقال ‖ ایک صدیوں پرانی لاش جسے ایک قبیلے کا سردار لے گیا تھا۔

گرو مہاراج ‖ شیطانی ذریتوں کا مالک جو عنقال کی لاش میں عمران کا دل اور اس کی آنکھیں لگانا چاہتا تھا۔

عمران ‖ جو اس قبیلے میں پہنچ گیا جس کے سردار کے پاس عنقال کی لاش تھی۔

وہ لمحہ ‖ جب عمران عنقال کی لاش لے کر ہر طرف دوڑتا پھر رہا تھا۔

گرو مہاراج ‖ جو عنقال کی لاش کو زندہ کرنے کے بعد اسے مثالی طاقت بنانا چاہتا تھا۔

مثالی طاقت ‖ جو عمران کو بھی دی گئی تھی۔ کیا تھی وہ مثالی طاقت ——؟

وہ لمحہ ‖ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو تاریک کنویں میں پھینک دیا گیا۔ اور پھر ——؟

وہ لمحہ ‖ جب عمران پر ہر طرف سے شیطانی طاقتیں مسلسل وار کر رہی تھیں۔

اڈانگا ‖ شیطان معبد کا درباری جن، جو عمران کے سامنے آیا اور پھر اس کی اور عمران کی جنگ شروع ہو گئی۔

انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین واقعات سے لبریز ایک انوکھی ترین جہت۔

فسوں کاریوں اور مزاح سے بھرپور ایک ایسا ناول جو آپ نے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔

‖ ماورائی ناولوں میں ایک بھرپور اور یادگار اضافہ ‖

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

علی عمران اور میجر پرمود کا اسرائیل میں ایک یادگار، مشترکہ سنسنی خیز کارنامہ

مکمل ناول

ٹارگٹ
بلیک اینڈ وائٹ

مصنف
سید علی حسن گیلانی

ڈاکٹر آسٹن ـــــ اسرائیل اور یہودیوں کا معروف ترین ڈاکٹر جس کا میڈیسن کی دنیا میں معتبر ترین نام تھا اور وہ ایک انقلابی ایجاد کے فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ وہ انقلابی ایجاد کیا تھی ـــــ؟

وہ لمحات ـــــ جب عمران اور میجر پرمود اسرائیل سے ملحقہ ایک بڑے صحرا، صحرائے بستان میں پہنچ گئے جہاں ڈاکٹر آسٹن کی لیبارٹری تھی۔ ان کا وہاں جانے کا کیا مقصد تھا ـــــ؟

وہ لمحات ـــــ جب اسرائیل کی معروف ایجنسی جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور ریڈ آرمی کے کرنل فرانک نے اس بار عمران اور میجر پرمود کو پکڑنے کا حتمی منصوبہ بنا رکھا تھا۔ مگر کیسے ـــــ؟

وہ خوفناک لمحہ ـــــ جب جولیا نے بلندی پر پرواز کرنے والے ہیلی کاپٹر سے چھلانگ لگا دی اور عمران اسے بے بسی سے دیکھتا رہ گیا۔ کیا جولیا زندہ بچ سکی؟

لیڈی بلیک تمثیلہ ـــــ میجر پرمود کی منگیتر، جس کی کرنل ڈیوڈ سے خوفناک فائٹ ہوئی۔ انجام کیا ہوا ـــــ؟

حیرت کے وہ لمحات ـــــ جب ٹائیگر اور کیپٹن نوازش نے اسرائیل کی سرزمین پر ایک بڑے ڈیم کے تیز رفتار بہتے پانی کی سرنگ میں چھلانگ لگا دی۔ مگر کیوں؟

وہ خوفناک لمحات ـــــ جب ٹائیگر اور تنویر کو اسرائیلی سیکرٹ سروس نے گرفتار کر لیا اور پھر ان بندھے ہوئے تنویر اور ٹائیگر پر گولیاں برسا دی گئیں۔ پھر کیا ہوا؟

حیرت کے وہ لمحات ـــــ جب اسرائیل کی سرزمین پر تنویر اور کیپٹن توفیق نے ایک بڑے ڈیم کو تنکوں کی طرح اُڑا دیا۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا ـــــ؟

وہ لمحات ـــــ جب عمران اور میجر پرمود ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہو گئے۔ مگر کیوں ـــــ؟

وہ لمحات ـــــ جب جولیا اور ریڈ آرمی کے چیف کرنل فرانک کی آپس میں خوفناک فائٹ ہوئی۔ ان میں سے کون فاتح ٹھہرا ـــــ؟

وہ لمحات ـــــ جب عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں پر کرنل فرانک اور کرنل ڈیوڈ نے گولیاں برسا دیں حالانکہ یہ سب بندھے ہوئے تھے۔ پھر کیا ہوا ـــــ؟

وہ خوفناک لمحات ـــــ جب جولیا اور تمثیلہ دونوں کا برسٹ فائر سے خاتمہ کر دیا گیا اور ان کی لاشوں کو گٹر میں بہا دیا گیا۔ کیا دونوں واقعی مر چکی تھیں ـــــ؟

عمران کی حماقتیں، تنویر کا ایک نیا اور حیرت انگیز روپ اور رابرٹ اور لاٹوش کی عاشقانہ خرمستیوں سے مزین ایک دلچسپ ناول۔

انتہائی تیز رفتار ٹیمپو اور اعصاب کو چٹخا دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک شاہکار ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں دلچسپ اور یادگار ناول

مکمل ناول

ٹوٹل زیرو

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

پاکیشیا کا انتہائی اہم سائنسی فارمولا جسے انتہائی حیرت انگیز انداز میں پاکیشیا سے اسرائیل لے جایا گیا۔ کیسے اور کیوں ——؟

ریڈ وولف ☆☆ یہودیوں کی ایسی بین الاقوامی تنظیم جسے درپردہ اسرائیل کی سرپرستی حاصل تھی۔

جینڈی ☆☆ ریڈ وولف کی سپر ایجنٹ جسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف سے خود ریڈ وولف نے ہلاک کرا دیا۔

کرنل ہارگ ☆☆ ریڈ وولف کا سپر چیف جس کا آفس اسرائیل میں تھا۔ اسی طرح وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا تھا۔ مگر درحقیقت وہ محفوظ نہ تھا۔

وہ لمحہ ☆☆ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل جانا پڑا اور پھر وہ ریڈ وولف کے سپر چیف سے ٹکرا گئے۔ پھر کیا ہوا ——؟

وہ لمحہ ☆☆ جب خوفناک فائٹر سے جولیا کو فائٹ کرنی پڑی۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا؟ (انتہائی دلچسپ، ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک یادگار ناول)

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان